عَسٰى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فتاویٰ محمودیہ

جلد ۲۹

از

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند

مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206

Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

F.M.Fainal\Jild-1\S.R.Waraq



مقدمہ فتاوی محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ھند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶



انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۲۹
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۵۱۹
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ:۲۴۵۲۰۶

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

اجمالی فہرست

☆......☆......☆......☆......☆



تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد...... ۲۹

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	کتاب الحظر والاباحۃ	
	﴿جائز اور ناجائز امور﴾	
	باب شانزدھم	
	احکام حقوق	
	فصل اول:- زوجین کے احکام	

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

☆...... باب بستم ......☆

ناموں کا بیان

☆......☆......☆......☆......☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆...... باب بست ودوم ......☆

کھیل وتصاویر کے احکام

فصل اول:- کھیلوں کا بیان

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

☆...... باب بست وسوم ......☆

کفار سے تعلقات ومعاملات

فصل اول:- کفار کے ساتھ تعلقات

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-29\ Fahrist

تمت وبالفضل عمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب شانزدہم: احکام حقوق

فصل اول: - زوجین کے احکام

نکاح لڑکی پر والدین کا کتنا حق ہے؟

سوال:۔ بعد نکاح والدین کا لڑکی کو اپنے حسبِ منشاء استعمال کی کس قدر اجازت ہے؟ اور شوہر کو کتنا اس بات کا حق ہے کہ اپنے جائز امور و معاملات میں اور جنسی تسکین کے لئے (علاوہ ایامِ حیض ونفاس کے) کس وقت استعمال کرسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

والدین تو رخصت کرکے فارغ ہوگئے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ لڑکی اپنے والدین کی زیارت کے لئے جاسکتی ہے مگر زیارت کرکے واپس چلی آئے۔ بغیر شوہر کی اجازت کے وہاں نہ رہے۔ والدین جب چاہیں لڑکی کو دیکھنے کے لئے اس کے مکان پر جاسکتے ہیں۔ مگر بغیر داماد کی اجازت کے رات کو وہاں نہ رہیں[1]۔ شوہر اپنی تسکین کے لئے اس کی تحمل کی رعایت کرتے

[1] ولایمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدراعلی اتیانها علی ما اختاره فی الاختیار ولا یمنعهما من الدخول علیها فی کل جمعة ویمنعهم من الکینونة وفی نسخة من البیوتة الخ، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریاص ۳۲۴ج۵ باب النقة، مطلب فی الکلام علی المؤنسة، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۱۸۷ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

ہوئے جس قدر مناسب ہو استعمال کرسکتا ہے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند

بیوی کو والدین سے ملنے سے روکنا

سوال:۔(۱) خلاصۂ سوال یہ ہے میرے داماد محمد رفیق نے میری لڑکی کو روک لیا ہے اور مجھ سے ملنے نہیں دیتا دراصل اس کو روپیہ کا لالچ ہے محمد رفیق کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(۲) دراصل ایک ماسٹر صاحب کے توسط سے مجھے فریب دے کر نکاح کیا گیا ہے اس میں ماسٹر صاحب بھی شریک ہیں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر واقعات اسی طرح ہیں تو محمد رفیق کا یہ فعل شرعاً واخلاقاً ہر طرح قابل مذمت ہے[۲]۔

(۲) اگر اس فریب میں ماسٹر صاحب بھی شریک ہیں تو ان کا یہ فعل قابل نفرت وملامت

---

[۱] ولو تضرت مع كثرة جماعه لم تجزيادة على قدر طاقتها والرای فی تعيين المقدار للقاضی بمايظن طاقتها. الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زكريا ص ۳۸۰ ج۴ باب القسم، سكب الانهر علی مجمع الانهر ص ۵۵۰ ج ۱، قبيل كتاب الرضاع، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، النهرالفائق ص ۲۹۴ ج ۲، باب القسم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[۲] بلکہ لڑکی کے والدین کو ہر جمعہ اپنی لڑکی سے ملنے کا حق ہے۔اس لئے والدین کولڑکی سے ملنے سے روکنا ظلم ہے۔
ولايمنعهما من الدخول عليها فی كل جمعة الخ الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زكريا ص ۳۲۴ ج۵ باب النفقة، مطلب فی الكلام علی المؤنسة، عالمگيری كوئٹه ص ۵۵۷ ج ۱، الفصل الثانی فی السكنی، بزازية علی الهندية كوئٹه ص ۱۵۶ ج ۴، كتاب النكاح، نوع آخر ابت ان تسكن مع احماء الزوج الخ (ابوالقاسم ادروی)

ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۲/۲۴ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

عورت کو میکہ جانے کا حق

سوال:۔ زید نے اپنی دختر مسماۃ ہندہ کا نکاح باداء حلف شرع شریف بکر سے کیا کہ آمدو رفت ہندہ کو بخانۂ والدین سے میں ہرگز نہ ادا کروں گا۔ اور ہندہ کو سپرد بکر کردیا اور بکر ہندہ کو بمقام کویل علیگڑھ لے کر چلا گیا۔ جس کو عرصہ تین سال کا ہوگیا اب بکر یہ عہد کرتا ہے اور مسماۃ ہندہ زوجہ خود کو بخانہ علاء الدین آنے نہیں دیتا اور نہ والدین سے ملنے دیتا ہے اور قسم کی تکالیفات زدوکوب وغیرہ کی مسماۃ ہندہ کو پہنچا رہا ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ مسماۃ ہندہ زوجہ بکر کو بخانہ والدین آمدورفت کا ونیز قیام سکونت کا کس قدر حق حاصل ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(ولایمنعهامن الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدررا علی اتیانها علی ما اختاره فی الاختیار) الذی رائیته فی الاختیار شرح المختار هکذا قیل لایمنعها من الخروج الی الوالدین وقیل یمنع ولا یمنعهما من الدخول الیها فی کل جمعة وعن ابی یوسفؒ فی النوادر تقیید خروجها بان لا یقدرا علی اتیانها فان قدرالا تذهب وهو حسن وقداختار بعض المشائخ منعها من الخروج الیهما واشارالی نقله فی شرح المختار والحق الاخذ بقول ابی یوسفؒ اذاکان الابوان

[1] کبرت ای عظمت خیانة تمییز ان تحدث اخاک والمعنی جنایة عظیمة منک اذا حدثت اخاک المسلم حدیثا هو لک به مصدق وانت به ای له کاذب ای بحدیث کذب وهو یعتمد علیک ویثق بقولک وظن بک انک مسلم لاتکذب فیصدقک والحال انک کاذب مرقاة شرح مشکوٰة ص ۶۳۶ ج ۴، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی، شرح الطیبی ص ۱۳۶ ج ۹، باب حفظ اللسان، مطبوعه زکریا دیوبند.

بالصفة التی ذکرت والاینبغی ان یاذن لها فی زیارتهما فی الحین بعد الحین علی قدر متعارف امافی کل جمعة فهوبعید فان فی کثرة الخروج فتح باب الفتنة خصوصاً اذا کانت شابة والزوج من ذوی الهیئات بخلاف خروج الابوین فی کل جمعة باذنه وبدونه وللمحارم فی کل سنة مرة باذنه وبدونه اھ درمختار وشامی[1] مختصراً ص۱۰۲ ج۲ باب النفقة۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مرد کو یہ حق ہرگز نہیں کہ اپنی بیوی کو اس کے والدین سے بالکل منع کردے نہ والدین کو آنے دے نہ بیوی کو جانے دے اگر شوہر ایسا کرے گا تو گنہگار ہوگا اور عورت کو اپنے والدین سے ملنے کا یقیناً حق حاصل ہے بہتر تو یہ ہے کہ والدین خود جا کر اپنی لڑکی سے مل آیا کریں اگر یہ دشوار ہو تو پھر لڑکی والدین کے پاس آ کر زیارت کر جایا کرے اگر قریب ہو اور کوئی دقت نہ ہو نیز کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ بھی آنے کی گنجائش ہے اگر دور ہوں یا فتنہ کا اندیشہ ہو یا اور کوئی دقت ہو تو پھر وہاں کے عرف کے اعتبار سے جس قدر مدت میں مناسب معلوم ہو والدین کی زیارت کے لئے آجایا کرے مسافت سفر کے لئے محرم کا ہونا بھی ضروری ہے[2] اور آمد و رفت کا خرچہ خود عورت کو برداشت کرنا ہوگا۔ مرد کے ذمہ نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ دارالافتاء مظاہر علوم...... صحیح: عبداللطیف ۱۵/۵/۵۷ھ

---

[1] الدر المختار مع الشامی زکریا ص ۳۲۳-۳۲۴ ج۵ باب النفقة. مطلب فی الکلام علی المؤنسة، النهر الفائق ص ۵۱۵ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، البحرالرائق ص ۱۹۵ ج۴، باب النفقة.

[2] قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم لاتسافر امرأة مسیرة یوم ولیلة إلا ومعها ذومحرم، مشکوٰة ص ۲۲۱، کتاب المناسک، الفصل الاول، یاسر ندیم دیوبند

[3] ولومعه فعلیه نفقة الحضر خاصة لانفقة السفر والکراء، الدر مع الشامی کراچی ص ۵۷۹، باب النفقة، مطلب لاتجب علی الاب نفقة زوجة ابنه الصغیر، النهرالفائق ص ۵۰۹ ج۲، باب النفقة، مکه مکرمه، بحر کوئٹه ص ۱۸۱ ج۴، باب النفقة.

اندیشۂ فتنہ کی صورت میں بیوی کو اس کے میکہ نہ بھیجنا

سوال:۔ ایک رات مجھ سے میری بیوی نے کہا کہ میں تم سے ایک بات کہتی ہوں کسی سے کہو گے تو نہیں، جب اس کو یقین ہوگیا کہ میں کسی سے نہیں کہوں گا، تو بیوی نے کہا کہ میرے بھائی نے مجھ سے حرام کاری کی ہے۔ یہ بات حلفیہ کہتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب اس کو اس کے باپ کے گھر بھیجوں یا نہیں؟ مجھ کو تو اس کے بھائی سے ڈر لگتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

شوہر کو حق ہے کہ اپنی بیوی کو مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے اپنے مکان پر رکھے، اس کی اجازت نہ دے کہ وہ والدین کے مکان پر جا کر رہے،[۱] لیکن والدین سے ملنے کو منع نہ کرے۔ جب وہ آ کر ملنا چاہیں تو ان کو اجازت دیدے۔ مگر یہ بھی حق ہے کہ اس کے والدین سے کہدے کہ آپ اپنی لڑکی سے ملاقات کیجئے اور رات کو اپنے مکان پر تشریف لے جائیے۔ یہاں قیام نہ کیجئے اور کبھی کبھی بیوی کو اجازت دیدے کہ وہ والدین کی زیارت کر آیا کرے۔ جس بھائی سے ملاقات کرنے میں فتنہ ہو اس سے ملاقات کی اجازت نہ دے۔[۲] جب تک فتنہ

---

[۱] للزوج أن يسكنها حيث أحب ولكن بين جيران صالحين، شامي مع الدر المختار كراچی ص۲۰۲ ج۳، مطلب فی الكلام علی المؤسسة، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۴ ج۴، باب النفقة، سكب الأنهر علی هامش مجمع الأنهر ص۱۸۶ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت.

[۲] ولايمنعها من الخروج إلى الوالدين ولايمنعهما من الدخول عليها فی كل جمعة ويمنعهم من الكينونة وفی نسخة: من البيتوتة عندها ويمنعها (الدرالمختار) وفی الشامية: والذينبغی تحريره أن يكون له منعها عن كل عمل يؤدی إلىٰ تنقيص حقه أو ضرره أو إلى خروجها من بيته الخ شامی كراچی ص۶۰۲، ۶۰۳ ج۳، باب النفقة، مطلب فی الكلام علی المؤنسة، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۵ ج۴، باب النفقة، سكب الأنهر علی هامش مجمع الأنهر ص۱۸۷ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت.

سے حفاظت کا اطمینان نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۱/ ۸۹ھ

عورت کو باپ کے گھر بغیر اجازت شوہر جانا

سوال:۔ اگر کسی عورت کا خاوند کہیں باہر گیا ہو اور اس کا والد سخت بیمار ہے تو وہ عورت اپنے باپ کے پاس جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تیمارداری اور عیادت کے لئے جاسکتی ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر/۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/صفر/۶۸ھ

بلا اجازت شوہر ماں کے گھر جانا

سوال:۔ میرا لڑکا عبدالجبار ایک ماہ سے باہر گیا ہوا ہے اس کی زوجہ بغیر میری اجازت کے مع اپنی والدہ کے گھر چلی گئی ہے جب کہ میں نے کہا کہ شوہر سے اجازت لے لو پھر جانا مگر وہ باز نہیں آئی اور اس کی ماں ہی لے گئی اس صورت میں کیا حکم ہے؟

[1] فان كانت قابلة او غسالة او كان لها حق على آخر او الآخر عليها حق تخرج بالاذن وبغير الاذن، عالمگیری کوئٹہ ص۵۵۷ ج۱ باب النفقة، الفصل الثانی فی السکنی، مجمع الانهر ص۱۸۷ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، البحر الرائق کوئٹہ ص۱۹۵ ج۴، باب النفقة، ومنها الخروج الى زيارة الوالدين وتعزيتهما وعيادتهما الخ خانية على هامش الهندية کوئٹہ ص۴۴۳ ج۱، فصل فی حقوق الزوجية، بزازيه على الهنديه کوئٹہ ص۱۵۶ ج۴، کتاب النکاح، نوع آخر ابت ان تسکن مع احماء الزوج، البحر الرائق ص۱۹۵ ج۴، باب النفقهة.

الجواب حامداًومصلیاً!

بغیر شوہر کی اجازت کےنہیں جانا چاہئے تھا لڑکی نے بھی غلطی کی اور والدہ نے بھی غلطی کی شوہر کے مکان پر واپس آ کر معافی مانگنا لازم ہے جب تک واپس نہیں آئے گی۔ نان ونفقہ شوہر سے پانے کی حقدار نہیں[۱] ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیو بند ۸۸/۸/۱۲ھ

بغیر شوہر کی اجازت کے والدین کے پاس رہنا

سوال:۔اگر نکاح کے بعد شوہر کہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھوں گا اور ملنے کیلئے اپنے والدین کے پاس جاسکتی ہے سال بھر میں دوتین ماہ کیلئے اور والدین کہتے ہیں کہ ہم بوڑھے ہیں اسلئے شوہر کے پاس سال بھر میں دوتین ماہ جاسکتی ہے اور والدین کی جائداد بھی ہے اور اس پر گذر بھی ہوسکتی ہے لیکن والدین کہتے ہیں کہ اگر لڑکی چلی گئی تو ہم بھینس نہیں رکھ سکتے اسلئے کہ بھینس کیلیے چارہ وغیرہ لانا ہے اور دودھ دوہنا ہے اور والدین کہتے ہیں کہ ہم کو روٹی پکانا بھی مشکل ہے تو اس صورت میں والدین کے پاس رہے یا شوہر کے پاس اور عورت کیلئے فرمانبرداری شوہر کی مقدم ہے یا والدین کی اگر شریعت کے خلاف کسی کی بات نہ ہو۔

الجواب حامداًومصلیاً!

والدین کا یہ مطالبہ صحیح نہیں، اگر بغیر شوہر کی اجازت کے عورت والدین کے گھر اس طرح رہے گی تو نافرمان ہوگی اور اتنی مدت کا نفقہ بھی نہیں ملے گا۔[۲] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۳/ جمادی الاول ۶۱ھ

---

[۱] ولا نفقة لخارجة من بيته بغير حق وهى الناشزة حتى تعود الخ، درمختار على الثانى زكريا ص ۲۸٦ ج۵ كتاب الطلاق، باب النفقة، مجمع الانهر ص ۱۷۹ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، تبيين الحقائق ص ۵۲ ج۳، باب النفقة، مطبوعه امداديه ملتان، (باقی اگلے صفحہ پر)

اہل قرابت سے ملنے کے لئے کتنی مدت ہے

سوال:۔ کیا بیوی کے لئے شرعاً جائز ہے کہ ایسے مرد وعورت کا اپنے مکان کے اندر آنا پسند کرے یا آنے دے جسکی آمد ورفت کو اس کا شوہر ناپسند کرتا ہوا گر چہ وہ مرد وعورت قرابت مند ہوں اور خاص اسی بستی کے رہنے والے یا رہنے والی ہوں۔

الجواب حامداً مصلیاً!

ہندہ کے پاس ہفتہ میں ایک مرتبہ ہندہ کے ماں باپ آسکتے ہیں اس سے زیادہ آنے سے شوہر کو منع کر دینے کا حق ہے اور یہ بھی حق ہے کہ ان کو زیادہ دیر نہ ٹھہرنے دے اور شب کو اس کے پاس رہنے سے منع کر دے اور جو لوگ ہندہ کے محرم رشتہ دار ہیں وہ سال بھر میں ایک مرتبہ ہندہ سے ملنے کے لئے آسکتے ہیں شوہر کو حق ہے کہ وہ اس سے زیادہ نہ آنے دے نیز زیادہ دیر نہ ٹھہرنے دے اور شب کو اس کے پاس رہنے سے منع کر دے اس سے زیادہ نہ ان کو حق ہے نہ عورت کو اور جو لوگ محرم نہیں ان کے متعلق شوہر کو کلیۃً حق ہے کہ عورت کے پاس کبھی نہ آنے دے بلکہ نامحرم سے ملنے کی ہرگز اجازت نہ دے **ولا یمنعها من الخروج الی الوالدین ولا یمنعهما من الدخول علیها فی کل جمعة وفی غیرهما من المحارم فی کل سنة لها الخروج ولهم الدخول زیلعی ویمنعهم من الکینونة وفی نسخة من البیتوتة لکن عبارة ملا مسکین من القرار عندها ویؤیده مامر من التعلیل بان الفتنة فی المکث وطول الکلام به یفتی خانیة ویمنعها من زیارة الاجانب وعیادتهم والولیمة وان اذن کانا عاصیین ولو کانت عند المحارم لانها تشتمل علی جمع**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] وان نشزت فلا نفقة لها حتی تعود الی منزله والنا شزة هی الخارجة عن منزل زوجها المانعة نفسها منه. عالمگیری کوئٹه ص۵۴۵ ج ۱ الفصل الاول فی نفقة الزوجة، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریاص ۲۸۶ ج۵ باب النفقة. مطلب لا تجب علی الاب نفقة زوجة ابنه الخ، هدایه ص۴۳۸ ج ۲، باب النفقة، یاسرندیم دیوبند.

فلا تخلو من الفساد عادة اھ **درمختار وشامی**[۱] ج ۲ ص ۱۰۲۸۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قریب کے رشتہ داروں سے ملاقات کی مدت

سوال:۔ بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ حقیقی رشتہ داروں کے یہاں سال میں ایک مرتبہ جانا چاہئے۔ اوراگراس سے زیادہ جائیں تو کیا گناہ پڑے گا۔ اوراگریہ رشتہ داراس مدت میں کئی مرتبہ آئیں جب بھی کیا گناہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جوعورت کے محرم ہوں (جن سے نکاح جائز نہیں) ان کے مکان پر ملنے کے لئے سال بھر میں ایک دفعہ جانا اورشوہر کا اس کے لئے اجازت دینا درست ہے جبکہ وہاں پردہ کا انتظام ہواورکوئی فتنہ اورمفسدہ نہ ہواس سے زائد حق نہیں۔ اگروہ رشتہ دارآنا چاہیں توان کے لئے بھی یہی حد ہے، صرف وہاں جانے اورملاقات کرنے کی اجازت ہے۔ رات گذارنے کی وہاں اجازت نہیں۔ شامی ص ۹۱۵ ج ۲ باب النفقہ[۲] میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۷/۸۸ھ

---

[۱] الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۳۲۴،۳۲۳ ج۵، باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤنسة، البحر الرائق کوئٹہ ص ۱۹۵ ج۴، باب النفقة، سکب الانھر علی مجمع الانھر ص ۱۸۷ ج ۲، باب النفقة، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

[۲] وفی غیرهما من المحارم فی کل سنة لها الخروج ولهم الدخول ویمنعهم من الکینونة وفی نسخة من البیتوتة لکن عبارة منلا مسکین: من القرار عندها به یفتی خانیة ویمنعها من زیارة الاجانب وعیادتهم والولیمة (درمختار، مع الشامی کراچی ص ۶۰۳ ج۳ باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤنسة، خانیہ علی الھندیہ کوئٹہ ص ۴۲۹ ج ۱، باب النفقة، مجمع الانھر ص ۱۸۷ ج ۲، کتاب الطلاق، باب النفقة، دارالکتب العلمیہ بیروت)

شوہر کی نافرمانی کی چند صورتیں

سوال:۔ بلا اجازت شوہر خالد کے ہندہ کا دن کے وقت یا رات کے وقت عید ملنے کے لئے یا کسی مہمان عورت کو بستی کے یا برادری کے لوگوں کے مکانات دکھانے یا ملاقات کرانے کے لئے یا وعظ سننے کے لئے یا اور کسی غرض سے دوسرے کے گھر جانے کے لئے اپنے مکان سے باہر قدم رکھنا اگر چہ داماد کا گھر سہی کیا جائز ہے خصوصاً جب کہ شوہر کی نارضامندی ہو اور وہ ان حرکتوں سے بیزار ہو اور ہندہ کے لئے دیگر ضروری کاموں کے لئے بڑا لڑکا بھی موجود ہو اور ماما بھی اور باہر ایک خادم بھی۔

(۲) اپنے آوارہ واوباش لڑکوں کے متعلق ہندہ کا امداد واعانت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں کیا وہ صلہ رحمی ہے جسے ہندہ صلہ رحمی سمجھ کر جائز قرار دیتی ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱،۲) جو امور شرعاً مباح ہوں اور عورت ان پر قادر ہو یعنی بلا نا قابل برداشت مشقت کے کر سکتی ہو تو وہ شوہر کے امر کی وجہ سے واجب ہو جاتے ہیں۔[۱] ہاں معصیت میں شوہر کی اطاعت نا جائز ہے[۲] پس شوہر کی مرضی کے خلاف ہندہ کا گھر داس یا برادری میں جانا یا وعظ سننے کیلئے جانا جب کہ وہ اپنے شوہر سے مسائل معلوم کر سکتی ہے منع اور نا جائز ہے ایسا کرنے

[۱] وحقة عليها ان تطيعه فى كل مباح يامرها به ظاهره انه عند الامر به منه يكون واجبا عليها كامر السلطان الرعية به، الدرالمختار مع الشامى زكريا ص۳۸۸ ج۴، قبيل باب الرضاع، سكب الانهر على مجمع الانهر ص۵۵۰ ج۱، قبيل كتاب الرضاع، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، النهرالفائق ص۲۹۷ ج۱، قبيل كتاب الرضاع، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[۲] وعن النواس بن سمعان قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق، مشكوٰة شريف ص۳۲۱، كتاب الامارة، الفصل الثانى، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، المعجم الكبير للطبرانى ص۱۷۰ ج۱۸، هشام بن حسان عن الحسن عن عمران، مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت، كنز العمال ص۷۹۲ ج۵، الباب الثانى فى الامارة، مخالفة الامير، مطبوعه مؤسسة الرسالة، بيروت.

سے وہ گنہگار اور شوہر کی نافرمان ہوگی[1]۔ لڑکا جب بالغ ہو جائے اور کسب پر قادر ہو تو اس کا نفقہ ماں باپ کے ذمہ واجب نہیں رہتا[2] اور جب کوئی لڑکا فاسق ہو تو اس کو مقدار کفایت کھانے کپڑے سے زائد روپیہ دینا کہ وہ جس کو معصیت میں خرچ کرے منع ہے ہاں دیندار کو دینا ثواب ہے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی کی اولاد فاسق وفاجر ہو اور یہ خیال ہو کہ میرے مرنے کے بعد میری اولاد میرے مال کی وارث ہوگی اور نافرمانی میں صرف کرے گی تو مناسب یہ ہے کہ اپنی زندگی اور صحت میں اپنے تمام مال کو مصارف خیر پر صرف کردے اور اولاد کیلئے کچھ میراث نہ چھوڑے پس صورت مسئولہ میں ہندہ کا اپنی فاسق وفاجر اولاد کو اتنی مقدار میں روپیہ دینا جس کو وہ جی کھول کر معصیت میں صرف کریں درحقیقت اعانت معصیت ہے جو ناجائز ہے **وان کان فی ولده فاسق لا ینبغی ان یعطیه اکثر من قوته کیلا یصیر معینا له فی المعصیة ولو کان ولده فاسقا واراد ان یصرف ماله الی وجوه الخیر ویحرمه عن المیراث هٰذا خیر من ترکه اھ فتاویٰ عالمگیری[3] ص ۱۶۵ ج ۳۔**

عورت کو اپنے ماں باپ سے ملنے کے لئے ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ جانے کا حق ہے اور

---

[1] وان لم یقع نازلة وارادت ان تخرج الی مجلس العلم لتتعلم مسائل الصلاة والوضوء، فان کان الزوج یحفظ تلک المسائل ویذکرلهاذلک لیس لهاان تخرج بغیر اذ نه الخ خانیة علی هامش الهندیه کوئٹه ص۴۴۳ ج ا فصل فی حقوق الزوجیة، البحرالرائق کوئٹه ص۱۹۵ ج۴، باب النفقة، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۳۲۵ ج۵، باب النفقة، قبیل مطلب فی منع النساء من الحمام.

[2] ولایجب علی الاب نفقة الذکورالکبار الاان یکون الولد عاجزاً عن الکسب الخ عالمگیری کوئٹه ص۵۶۳ ج ا، الفصل الرابع فی نفقة الاولاد، قاضیخان علی هامش الهندیه کوئٹه ص۴۴۵ ج ا فصل فی نفقة الاولاد، مجمع الانهر ص۱۹۲ ج۲، باب النفقة، فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[3] عالمگیری کوئٹه ص ۳۹۱ ج۴ الباب السادس فی الهبة اللصغیر، بزازیه علی الهندیه کوئٹه ص۲۳۷ ج۶، الجنس الثالث فی هبة الصغیر، البحرالرائق کوئٹه ص۲۸۸ ج۷، کتاب الهبة.

دوسرے محرم رشتہ داروں سے ملنے کے لئے ایک سال میں ایک مرتبہ جانے کا اختیار ہے اس سے زیادہ کا نہ حق ہے اور نہ مطالبہ کرسکتی ہے نامحرموں کے گھر جانا جائز نہیں اسی طرح اپنے محرم کے گھر محفل وغیرہ میں جانا بھی جائز نہیں نہ شوہر کی اجازت سے نہ بلا اجازت اور شوہر کو اجازت دینا بھی جائز نہیں۔ اجازت دیگا تو گنہگار ہوگا کذافی ردالمحتار[1] ج ۲ ص ۱۴۸ پس بلا اجازت شرع جانے سے عورت گنہگار ہوگی اور جب بلا اجازت اور بلا استحقاق جائے گی تو ناشزہ ہوگی اور ناشزہ کا نفقہ ساقط ہوجاتا ہے جب تک وہ اپنے شوہر کے گھر واپس نہ آجائے جب شوہر کے گھر لوٹ آئے گی تب واجب ہوگا۔ان نشزت فلا نفقة لها حتی تعود الی منزله اھ[2] هدایه ص ۴۱۸۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اولاد کی خاطر شوہر کی نافرمانی

سوال:۔ بیٹی اور داماد خصوصاً ودیگر بیٹوں کی خوشی کے لئے شوہر کی نافرمانی جائز ہے یا نہیں۔کیا ہندہ کا طریقۂ عمل اولاد کو سرکش اور فاسق وفاجر بنانے کا نہیں؟

روز دوشنبہ ۱۰؍جمادی الاولیٰ ۱۳۵۶ھ ۱۹؍جولائی ۱۹۳۷ء

---

[1] ولایمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة وفی غیرها من المحارم فی کل سنة ویمنعها من زیارة الا جانب وعیادتهم والولیمة وان اذن کانا عاصیین الخ.الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۲۳،۲۴ ج۵ باب النفقة. مطلب فی الکلام علی المؤنسة، عالمگیری کوئٹه ص۵۵۷ ج ۱، الفصل الثانی فی السکنی، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۱۸۷ ج۲، باب النفقة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[2] هدایه ص۴۳۸ ج ۲ باب النفقة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، تبیین الحقائق ص ۵۲ ج۳، باب النفقة، مطبوعه امدادیه ملتان، تاتارخانیه کراچی ص ۱۹۱،۱۹۲ ج۴، الفصل الاول فی بیان من یستحق النفقة من الزوجات.

الجواب حامداًومصلیاً!

اپنے حق شرعی کا تو مطالبہ کرسکتی ہے لیکن بلا حق شرعی کے اولاد یا داماد کی رعایت سے شوہر کی نافرمانی نہیں کرسکتی ایسا کرنے سے گنہگار ہوگی[1] خصوصاً معصیت میں خرچ کرنے والی اولاد کو اتنا روپیہ دینا کہ جس سے وہ معصیت زیادہ کرے یہ خود مستقل گناہ ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/۵/۵۶ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ......صحیح: عبد اللطیف ۱۹/ج ۱/۵۶ھ

بلا اجازت شوہر گھر سے باہر غائب رہنا

سوال:۔ زید نیک اور خلیق مسلمان ہے۔ اس کی شادی ہوئے بیس سال ہوئے۔ اس کے سات بچے ہیں۔ چند ماہ پہلے ایک فرض کی ادائیگی کے لئے وہ تین ماہ باہر رہا۔ بیوی کو نصیحت کی کہ گھر چھوڑ کر کہیں نہ جائے اور ان سب کا پورا انتظام کرکے گیا تھا۔ لیکن غیر موجودگی میں وہ ایک روز گھر سے اچانک اکیلی پوری رات غیر حاضر رہی اور دوسرے دن صبح گیارہ بجے واپس آئی۔ زید کے بھائی نے غیر حاضری کا سبب پوچھا تو بتلایا کہ دھوپ کے موسم میں لوگ دریا کو نہانے جاتے ہیں اور وہاں کمروں کا انتظام ہے۔ رات کو واپسی کی بس نہیں ملی اور مجبوراً وہاں رہی۔ یہ عذر زید کے بھائی کو قبول نہ ہوا، اور لوگ بھی چہ می گوئیاں کرنے لگے۔ چندروز

---

[1] لانها كانت مامورة الى طاعة زوجها فى غير معصية الخ مرقاة شرح مشكوة ص ۲۶۳ ج ۳ باب عشرة النساء مالكل واحدة من الحقوق. الفصل الاول، مطبوعه بمبئى، فتح البارى ص ۳۷۰ ج ۱۰، كتاب النكاح، باب لاتأذن المرأة فى بيت زوجها، مطبوعه نزار مصطفىٰ الباز مكه مكرمه.

[2] وان كان فى ولده فاسق لاينبغى ان يعطيه اكثر من قوته كيلا يصير معيناله فى المعصية. عالمگيرى كوئٹه ص ۳۹۱ ج ۴، الباب السادس فى الهبة للصغير، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۸۸ ج ۷، كتاب الهبة، بزازية على الهنديه كوئٹه ص ۲۳۷ ج ۶، كتاب الهبة، الجنس الثالث فى هبة الصغير.

بعد زید واپس آیا اور اس کو حقیقت معلوم ہوئی۔ اس کے پوچھنے پر وہی جواب ملا۔ زید کے مکان میں ایک نوکرانی ہے وہ کہتی ہے کہ کسی ایک مرد کے ساتھ بولتی اور آتی جاتی تھی، کوئی بدفعلی تو نظر سے نہیں دیکھی گئی لیکن شبہ قوی ہو گیا ہے اور زید اس کا منہ دیکھنے پر بھی راضی نہیں، اس کو الگ مکان میں کر دیا ہے اور پورا خرچ بھی دیتا ہے سنا ہے وہ بہت روتی ہے اور نماز پڑھتی ہے اور کہلا بھیجا ہے کہ زید بچوں کے ساتھ آجائے اور منہ دکھائے مگر زید اپنی ضد پر اٹل ہے اور وہ کہتا ہے کہ علماء جو فیصلہ کریں گے اس پر عمل کروں گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کے لئے جائز نہیں کہ بلا اجازت شوہر اس کی غیبوبت کی حالت میں گھر سے نکلے اور پھر رات بھر غائب رہے وہ شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے سخت گناہ کی مرتکب ہوئی[۱]۔ لیکن بلا اقرار وشہادت شرعیہ کے کسی پر زنا کی تہمت لگانا بھی جائز نہیں[۲]۔ ثبوتِ زنا کے لئے شرط ہے کہ یا تو ملزم خود اقرار کرے یا چار عادل گواہ شہادت دیں اس کے بغیر زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا[۳]۔ اس لئے شوہر کو بیوی پر شبہ نہ کرنا چاہئے۔ خصوصاً جبکہ عورت اپنی نافرمانی پر نادم ہے اور روتی ہے۔ زید کو چاہئے کہ اسے معاف کر دے اور اس کے ساتھ شوہر کی طرح رہے۔ اس

---

[۱] قالوا لیس للمرأة ان تخرج بغیر اذن الزوج الخ خانیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۴۴۳ ج ۱، فصل فی حقوق الزوجیة، مجمع الانهر ص ۱۷۹ ج ۲، باب النفقة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۱۷۹ ج ۲، باب النفقة، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[۲] ویثبت **بشهادة** اربع رجال فی مجلس واحد بلفظ الزنا الی قوله ویثبت ایضا باقراره الخ الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۸،۱۰ ج ۶ کتاب الحدود ، مطلب الزنا شرعاً لایختص الخ، تبیین الحقائق ص ۱۶۴، ۱۶۶ ج ۳، کتاب الحدود، مطبوعه امدادیه ملتان، البحرالرائق کوئٹه ص ۴،۶ ج ۵، کتاب الحدود.

[۳] وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصِنَاتِ ثُمَّ لَمْ یَاتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَاتَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُوْلٰئِکَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ، سورة النور آیت ۴.

سلسلہ میں زید پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۸۸/۶/۱۷ھ

جو عورت شوہر کی بلا رضامندی کے جہاں چاہے چلی جائے اس کی نماز روزہ قبول ہے یا نہیں؟

سوال: ۔کوئی عورت صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو، لیکن اپنے شوہر کی مرضی کے خلاف جہاں دل چاہے جاتی ہو اس کا نماز، روزہ قبول ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خدا کا فرض (نماز وغیرہ) ادا کرنے کیلئے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں، شوہر منع کرے تو اسمیں شوہر کی اطاعت بھی جائز نہیں[1]۔ ہاں بغیر شوہر کی اجازت کے اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے یہاں کہیں جانے کی اجازت نہیں، کوئی سخت مجبوری ہو تو دوسری بات ہے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۸ھ

---

[1] عن النواس بن سمعان قال قال رسو اللّٰہ ﷺ لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۱، باب الامارة، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند ،فتح الباری ص ۳۸۱ ج ۱۰ کتاب النکاح باب لا تطیع المرأة زوجهافی معصیة، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۷۰ ج ۱۸، هشام بن حسان عن الحسن عن عمران، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت.

[2] لیس للمرأة ان تخرج بغیراذن الزوج الاباسباب معدودة الخ خانیة علی هامش الهند یة کوئٹه ص ۴۴۳ ج ۱، فصل فی حقوق الزوجیة، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۹۵ ج ۴، باب النفقة، بزازیه علی الهندیه کوئٹه ص ۱۵۷ ج ۴، کتاب النکاح، نوع آخر ابت ان تسکن مع اجماع الزوج.

شوہر کی اطاعت لازم ہے

سوال:۔ جو عورت اپنے مرد کے کہنے پر نہ چلے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کے ذمہ مرد کی بات ماننا ضروری ہے نہیں مانے گی تو گنہگار ہوگی ہاں اگر اس کو خلافِ شرع حکم دے تو اس کو ماننا جائز نہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

شادی کے بعد کتنی مدت کے لئے سفر میں رہنے کی اجازت ہے

سوال:۔ ایک شخص نے شادی کی اس کے بعد وہ حصولِ علم کے لئے بیوی کے نان ونفقہ کا انتظام کر کے باہر نکلا تو بیوی نے اجازت نہیں دی۔ تو یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ اور کتنی مدت تک وہ باہر قیام کر سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوی کا حق نان ونفقہ کے علاوہ کچھ اور بھی ہے اس کا کیا انتظام کیا۔ اگر وہ جوان ہے اور جذبات پر قابو نہ پا سکی تو اس کا حق ضائع ہوگا ہاں اگر اس کو قابو ہے اور اس نے بخوشی اتنی طویل مدت کی اجازت دیدی اور کسی معصیت کا خطرہ نہیں تو اجازت ہے ورنہ چار ماہ میں ایک دفعہ اس کے پاس آجایا کرے۔ **ویجب دیانةً احیاناً ولایبلغ مدة الایلاء الابرضاھاا ھ**

---

[1] عن النو اس بن سمعان قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۱ باب الامارۃ، الفصل الثانی ،مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

(درمختار[1])۔فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ عفی عنہٗ، دارالعلوم دیوبند ۸۹/۳/۸ھ

ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ بیوی سے الگ رہنا

سوال:۔ایک شخص اپنی بیوی سے سات آٹھ ماہ جدا رہتا ہے یہ بیوی کی خاموش اجازت یا تقدیراً وحکماً اجازت کے بعد ہوتا ہے۔تو کیا از روئے شرع اس کی اجازت ہے؟

(۲) نیز اس جدائی کے بعد کتنے روز بیوی کے پاس رہنے سے حق ادا ہوگا؟

(۳) کوئی شخص کثیر مدت جدا رہنے کے بعد ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ بیوی کے پاس رہ کر پھر کسی دینی کام میں ڈیڑھ ماہ کے لئے باہر جانا چاہتا ہے۔تو اس میں بیوی کی اجازت لینی ہوگی یا نہیں؟ اس صورت میں بیوی کی حق تلفی تو نہیں ہوتی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) اگر قرائنِ قویہ سے اس کی رضا معلوم ہو جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

(۲) صحت ومزاج کے اعتبار سے یہ حکم مختلف ہوسکتا ہے۔

(۳) گذشتہ غیبوبت جبکہ اذن ورضا سے رہی گو وہ صراحۃً نہ ہو تو ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ پاس رہ کر ماہ ڈیڑھ ماہ کی غیبوبت کے لئے اذن کی ضرورت نہیں جبکہ نفقہ کی تنگی نہ ہو۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] الدر المختار علی هامش ردالمحتار زکریاص ۸۰، ۴/۳۷۹ باب القسم، فتح القدیر ص ۴۳۴ ج۳، کتاب النکاح، باب القسم، مطبوعه دارالفکر بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۱۹ ج۳، باب القسم.

[2] ویجب دیانة ولایبلغ مدة الا یلاء الا برضاها. الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۸۰ ج۴ باب القسم، البحرالرائق کوئٹه ص ۲۱۹ ج۳، باب القسم، فتح القدیر ص ۴۳۴ ج۳، کتاب النکاح، باب القسم، مطبع دارالکتب العلمیه بیروت.

شوہر تعلیم کے لئے بیوی سے کتنے روز جدا رہ سکتا ہے؟

سوال:۔زید کے لئے اپنے علاقہ میں تعلیم کا انتظام نہیں ہے، لہٰذا اس کو علم ضروری کے لئے کہیں دور جانا پڑتا ہے۔ اب وہ کتنے عرصہ تک اپنی عورت سے جدا رہ سکتا ہے؟ جبکہ دونوں جوان ہیں۔ سال میں ایک مرتبہ بڑی مشکل سے گھر جا سکتا ہے۔ آیا وہ آثم ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر عورت کو تحمل ہے اور اس کی اجازت سے شوہر سال بھر میں ایک دفعہ گھر جاتا ہے تو انشاء اللہ آثم نہیں ہوگا ورنہ عدم ادائے حق کا مرتکب ہوگا۔ چار ماہ سے زیادہ باہر نہ رہے۔ کذا فی[1] رد المحتار ص ۳۹۸ ج ۲۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۹/۴/۹۰ھ

بیوی سے پیشہ کرانا

سوال:۔ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم بالغہ کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کیا اور اسی روز سے عورت کی مرضی کے خلاف عورت کو چکلہ میں بیٹھا دیا اور جبراً اس سے پیشہ عصمت فروشی کر کے شکم پروری کرتا ہے اور خود کوئی پیشہ نہیں کرتا اس کو عرصہ ۱۱/ سال ہو چکا وہ اس کو مجبور

[1] ویسقط حقها بمرة واعلم ان ترک الجماع مطلقاً لایحل له صرح اصحابنا بأن جماعها احیاناً واجب دیانة، ویجب ان لایبلغ به مدة الایلاء الا برضاها وطیب نفسها به الی قوله ویؤید ذلک ان عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه لما سمع فی اللیل امرأة تقول ..... فسأل عنها فإذا زوجها فی الجهاد فسأل بنته حفصة کم تصبر المرأة عن الرجل فقالت اربعة اشهر فأمر امراء الاجناد ان لا یتخلف المتزوج فی اهله اکثر منها. الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۳۷۹، ۳۸۰ ج ۴، مطبوعه نعمانیه ص ۳۸۹ ج ۲ باب القسم، فتح القدیر ص ۴۳۴ ج ۳، باب القسم، مطبع دارالفکر، البحرالرائق کوئٹه ص ۲۱۹ ج ۳، کتاب النکاح، باب القسم.

کرتا ہے اور نکاح کی دھمکی دیتا ہے ایسی صورت میں اس کا نکاح جائز ہے یا فسخ ہوگیا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صورت مسئولہ میں گو نکاح فسخ تو نہیں ہوا مگر عورت کو اس شخص کا کہنا ماننا ہرگز جائز نہیں[1] جس طرح بھی ہو سکے اس فعل شنیع سے بچے اور جو تدبیر بھی کر سکتی ہو اس فعل حرام سے بچنے کے لئے اختیار کرے اور وہ شخص دیوث ہے۔ دین و دنیا میں ذلیل ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی ۲۰/۱۱/۵۳ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۲/ذی قعدہ ۵۳ھ

پردہ نشیں بیوی کی کمائی

سوال: ۔اپنی بیوی کی کمائی جو کہ پردہ نشین ہے اور اردو اسکول کی معلّمہ ہے ایسی کمائی مرد کے لئے جائز ہے؟

---

[1] لاطاعة لِأَحَدٍ فی معصیة اللّٰه إنما الطاعة فی المعروف، لاطاعة لاحدٍ من المخلوقین کائناً من کان و لَو اَباً أوُ أمًّا اَوُ زَوُجاً فی معصیة اللّٰه بل کل حق و ان عظم ساقط اذا جاء حق اللّٰه انما الطاعة فی المعروف أی فیما رضیه الشارع، فیض القدیر ص ۴۳۲ ج۶، رقم الحدیث ص ۹۹۰۲، مطبع دارالفکر، مرقاة المفاتیح ص ۱۱۸ ج۴، کتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی.

[2] قال رسول اللّٰه ﷺ ثلاثة قد حرم اللّٰه علیهم الجنة، والدیوث الذی یقر علی اهله ای من امرأته الخبث ای الزنا. مرقاة مع مشکوٰة شریف ص ۱۱۶ ج ۴ باب بیان الخمر ووعید شاربها، الفصل الثالث، مطبوعه بمبئی، دیوث قال الزیلعی هو الذی یری مع امرأته أو محرمه رجلاً فیدعه خالیاً ... أو یأذن لهما بالدخول علیها فی غیبته، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۱۱۸ ج ۴، باب التعزیر، مطلب فی جرح المجرد، مجمع الانهر ص ۳۷۲ ج ۲، کتاب الحدود، مطبع دارالکتب العلمیه بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز کمائی خوشی سے دے تو جائز ہے[۱] مگر بیوی کی کمائی پر نظر رکھنا خلاف غیرت ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خود کمانے والی عورت کا شوہر کو طعنہ دینا

سوال: ۔ایک شوہر وزوجہ دو ہیں عیالدار ہیں شوہر تجارت ومحنت دوکانداری یا مزدوری کرتا ہے عورت بھی جانور وغیرہ پالتی ہے ان کی خوشامد درامداسی کی ذمہ ہے اور جنگل میں وہی انکو چرانے لے جاتی ہے عورت ومرد دونوں دوش بدوش مل کر کماتے ہیں عورت مذکورہ جب اپنے شوہر سے بگڑتی ہے نہایت سخت الفاظ استعمال کرتی ہے مثلاً میں تیری کمائی کیا کھاتی ہوں خود کماتی ہوں تب کھاتی ہوں وغیرہ عورت گنہگار ہوتی ہے یا نہیں کیا ایسی صورت میں عورت پر حق شوہری نہیں رہتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کو ایسے الفاظ استعمال کرنا گستاخی اور بے ادبی ہے اس لئے اس کو حد درجہ احتیاط اور زبان کی حفاظت ضروری ہے حدیث شریف[۲] میں شوہر کے حقوق کی بہت تاکید وارد ہوئی

---

[۱] لا یحل مال امرء ا لا بطیب نفس منه. مشکوة شریف ص۲۵۵ باب الغصب والعارية، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[۲] عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا دعی الرجل امرأته الی فراشه فابت فبات غضبان لعنتها الملائكة حتی تصبح، مشکوٰة شریف ص ۲۸۰ باب عشرة النساء و مالكل واحد من الحقوق. الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کردے اور شوہر ناراض ہوکر رات گزارے فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے ہیں۔عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لو كنت آمر احداً أن یسجد لِأحد لأمرتُ المرأة أن تسجد لزوجها، مشکوٰة شریف ص ۲۸۱، باب عشرة النكاح، مطبوعه یاسرندیم دیوبند،

ہے۔اس لئے کوئی لفظ شوہر کی تعظیم کے خلاف کہنا یا طعن دینا درست نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۱۰/۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/شوال/۶۷ھ

بیوی کو بے پردگی سے روکنا

سوال:۔زید اپنی بیوی کو اس بات پر تنبیہ کرتا ہے کہ وہ پردہ غیر محرم سے کرے اور چاہتا ہے کہ علم دین سیکھے مگر وہ ان دونوں باتوں سے انکار کرتی ہے۔ نیز زید کی حیثیت چٹنی، روٹی اور گاڑھا پہنانے کی ہے اور اس کی بیوی کہتی ہے کہ یہ خوراک ہم سے نہیں کھائی جاتی اور اپنے خاوند کی مرضی کے بغیر جہاں چاہتی ہے جاتی ہے یعنی اپنی خالہ وغیرہ کے یہاں جہاں پر غیر محرم آتے جاتے ہیں یعنی اس کے ماموں کا لڑکا یا اس کے خالو اور اس کے خالو کا بہنوئی وغیرہ جن سے وہ پردہ کرنے سے گریز کرتی ہے باوجود اس کے کہ چند مرتبہ اس کو ہدایت کی گئی کہ وہ پردہ کرے مگر وہ باز نہیں آئی اور یہ جواب دیا گیا کہ ان سے پردہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ نیز زید کو اعتبار نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند سے علیحدہ رہ کر پاکدامن رہے۔

عرصہ ڈیڑھ ماہ سے خود چلی گئی، بلا خاوند کی مرضی اب اس کے واسطے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زوجہ کے ذمہ لازم ہے کہ امور مذکورہ میں زید کی اطاعت کرے[۱] اور صبر وشکر کے ساتھ

[۱] وحقه عليها أن تطيعه فى كل مباح يأمرها به الخ درمختار علىٰ الشامی زکریا ص ۳۸۸ ج ۴، بـاب القسم، البحرالرائق ص ۲۲۱ ج ۳، باب القسم، مطبوعه الماجديه کوئٹه، سکب الانهر ص ۵۵۰ ج ۱، باب القسم، دارالكتب العلميه بيروت.

زندگی گذارے۔علم دین بقدرِضرورت سیکھنا فرض ہے[۱] نامحرم سے پردہ بھی فرض ہے۔[۲] اگر وہ نامحرم سے پردہ نہ کرے بلکہ اس کے سامنے چہرہ کھولے تو مرد کو حق ہے کہ مناسب سزا دے اور بقدرِضرورت پیٹ بھی سکتا ہے[۳] اگر بلا اجازت و بلا رضامندی شوہر کہیں جائے گی تو جب تک شوہر کے گھر واپس نہ آئے نفقہ کی مستحق نہیں۔یعنی شوہر کو حق ہے کہ نفقہ بند کردے کہ جب میرے مکان پر آئے گی تب نفقہ دوں گا۔[۴] اور جب شوہر کو بدگمانی ہے تو اس کو ہرگز جائز نہیں کہ زوجہ کو کسی ایسی جگہ جانے کی اجازت دے،جس جگہ اس کو خدشہ اور بدگمانی ہے اگر اجازت دے گا تو گنہگار ہوگا۔[۵]

۱؎ عن أنسؓ قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم طلب العلم فریضة علیٰ کلم مسلم، مشکوٰة شریف ص ۳۴، کتاب العلم، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، واعلم ان تعلم العلم یکون فرض عین وهو بقدرمایحتاج لدینه الخ شامی کراچی ص ۴۲ ج ۱، فی المقدمة، مرقات ص۲۳۳ ج ۱، کتاب العلم، مطبوعه اصح المطابع، بمبئی.

۲؎ وإذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعاً فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ الآیة، دلت الآیة علی مسائل، الأولیٰ وجوب التجلیب أو التبرقع للنساء بحیث یستر جمیع البدن إذا مست الحاجة إلیٰ الخروج من البیت، احکام القرآن ص۴۱۶ ج۳، سوره أحزاب أیت ۵۳، مولفه مفتی محمد شفیع رحمه اللّٰه تعالیٰ، مطبوعه ادارة القرآن کراچی، احکام القرآن للجصاص الرازی ص۵۴۶ ج۳، باب ذکر حجاب النساء، مطبوعه قدیمی کراچی، روح المعانی ص۱۴۲ ج۱۸، سورۂ نور، آیت ۳۱، مطبوعه مصطفائیه دیوبند.

۳؎ للزوج ان یضرب زوجته علی اربعة اشیاء ومافی معناها ومنه ماااذا کشفت وجهها لغیر محرم الخ البحرالرائق کوئٹه ص ۴۹ ج۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، قبیل کتاب السرقة.

۴؎ وان نشزت فلا نفقة لها حتی تعود الی منزله، هدایه ص۴۳۸ ج۲ باب النفقة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. النهر الفائق ص۵۰۷ ج۲، باب النفقة، مطبوعه بیروت، عالمگیری ص۵۴۵ ج۱، الباب السابع عشر فی النفقات، مطبوعه کوئٹه.

۵؎ ویمنعهم عن زیارة الاجانب وعیادتهم والولیمة وان اذن کانا عاصیین، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۲۴ ج۵ باب النفقه مطلب فی الکلام علی المؤنسة، عالمگیری ص۵۵۷ ج ۱، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الثانی فی السکنیٰ، مطبوعه کوئٹه، بحر ص۱۹۵ ج۴، باب النفقة، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

یہ بھی ضروری ہے کہ عورت کے حقوق میں حتی الوسع کمی نہ کرے۔ اگر باوجود قدرت کے کمی کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

شوہر کو بھی چاہئے کہ زوجہ کو نرمی سے اولاً سمجھائے ہر بات پر ناراض نہ ہو ممکن ہے کہ وہ مان جائے اور آئندہ ایسی خلاف طبع وخلاف شرع حرکات سے باز آجائے۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم ۱۳/۵/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبد اللطیف مدرسہ ہذا سہارنپور

شوہر بیوی میں ملاپ نہیں، گناہ کس پر ہے؟

سوال: ۔کئی سال سے شوہر اور بیوی میں ملاپ نہیں ہوا ہے اسکا گناہ کس کے ذمہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ مدرسہ دار العلوم دیو بند ۵/۹/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۵/۹/۸۵ھ

---

[1] ان من احکام النکاح المعاشرة بالمعروف للآیة واختلف فیها فقیل التفضل والاحسان الیها قولاً وفعلاً وخلقاً وقیل أن یعمل معها کمایحب أن یعمل مع نفسه وهی مستحبة من الجانبین ومنها اذا حصل نشوز أن یبدأها بالوعظ الخ، البحر الرائق ص ۲۲۰ ج۳، باب القسم، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، کتاب النکاح، بدائع زکریا ص ۶۵۱ ج۲، کتاب النکاح، قبیل فصل النکاح الفاسد ومایتعلق به.

[2] ولایبلغ مدة الایلاء الا برضاها، الدر المختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۸۰ ج۴ باب القسم، النهر الفائق ص ۲۹۴ ج۲، باب القسم، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت، البحر الرائق ص ۲۱۸ ج۳، باب القسم، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

بیوی کی تربیت کا طریقہ

سوال:۔ عورت کو ہر بات اچھی کہی جاتی ہے یعنی نماز پڑھنے اور اسلام پر پوری طرح رہنے اور خدمت وغیرہ کرنے کو کہا جاتا ہے لیکن سمجھانے کے باوجود نہیں مانتی تو اس صورت میں عورت کے ساتھ قرآن اور حدیث کے مطابق کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کبھی نرمی اور محبت سے سمجھایا جائے کبھی دنیا میں حسنِ سلوک کا لالچ دیا جائے کبھی اللہ پاک کے احسانات اور آخرت کی نعمتوں کو یاد دلا دیا جائے، کبھی غصہ ہو کر اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا چھوڑ دیا جائے، کبھی پاس لیٹنا بند کر دیا جائے، کبھی دو چار ایسے لفظ ناگواری کے کہہ دیئے جائیں جن سے اس کے دل پر اثر ہو، کبھی کمر پر ایک دو چپت مار دیئے جائیں اور اللہ پاک سے دعا برابر کرتے رہیں کہ وہی مقلب القلوب ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۹/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دو بیویوں کی صورت میں ایک سے زائد محبت

سوال:۔ رفیق کی دو زوجہ ہیں، اس کو ایک زوجہ سے زائد محبت ہے، تو قیامت کے دن اس کا ایک حصہ گرا ہوا ہوگا۔ تو سوال یہ ہے کہ نیچے کا حصہ گرا ہوا ہوگا یا اوپر کا؟ یا اس میں کچھ قیود ہے؟

---

[1] والتی تخافون نشوزھن فعظوھن واھجروھن فی المضاجع واضربوھن. سورۃ نساء آیت: ۳۴، شامی زکریا ص ۶۱۱ ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ.

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر محبت ایک زوجہ سے زائد ہے لیکن نفقہ ومعاشرہ میں دونوں کے ساتھ برابری کرتا ہے تو اس کو سزا نہیں۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زوجین کا ساتھ کھانا

سوال:۔میاں بیوی کا ایک ساتھ کھانا کھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

درست بلکہ مناسب اور افضل ہے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۱۲/۲۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱] ومما يجب على الازواج للنساء العدل والتسوية بينهن فيما يملكه والبيتوتة عند هما للصحبة والمؤانسة لا فيما لا يملكه وهو الحب والجماع. شامي زكرياص ۳۷۹ ج۴باب القسم، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۱۸ ج۳، باب القسم، عالمگيرى كوئٹه ص ۳۴۰ ج ۱، الباب الحادى عشر فى القسم، قاضيخان على الهنديه كوئٹه ص ۴۳۹ ج ۱، فصل فى القسم.

[۲] عن شريح انه سأل عائشة هل تاكل المرأة مع زوجها وهى طامث قالت نعم كان رسول الله ﷺ يدعونى فاكل معه وانا عارك و كان ياخذ العرق فيقسم على فيه فاعترق منه ثم اضعه فياخذه فيعترق منه. الحديث نسائى شريف ص۴۳ ج ۱، كتاب الطهارة ،باب مواكلة الحائض والشرب من سورها. مطبوعه دارالكتاب ديوبند، مشكوٰة شريف ص ۵۶، باب الحيض، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، مسلم ص ۱۴۲ ج ۱، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض الخ، مطبوعه رشيديه دهلى.

ترجمہ:۔حضرت شریحؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھاسکتی ہے جبکہ وہ حائضہ ہو انہوں نے فرمایا کہ ہاں رسول اللہ ﷺ مجھ کو بلاتے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کھاتی اور میں حائضہ ہوتی تھی آنحضرت ﷺ کسی ہڈی کو لیتے اور مجھ کو دیتے میں اسکو چوستی پھر اس کو رکھدیتی پھر آنحضرت ﷺ اس کو چوستے۔

سسرال میں جانا اور کھانا

سوال:۔زید کی منکوحہ ہندہ اپنے والد بکر کے وہاں جاتی ہے، بکر ہی قیام وطعام کا خرچ پورا کرتا ہے۔بکر کو اس بارے میں کوئی ناگواری نہیں معلوم ہوتی۔زید بھی کبھی بکر کے یہاں مہمان بنتا ہے اور کبھی کبھی ناگواری بھی محسوس کرتا ہے۔ایسی حالت میں زید کا خود وہاں قیام کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زید کی زوجہ اپنے والد کے مکان پر زید کی اجازت سے رہے اور زوجہ کے والد اپنی لڑکی کا خرچہ بخوشی برداشت کریں تو زید پر کوئی پکڑ نہیں۔اور زید کو اگر خوش دلی سے کھانا کھلائیں تب بھی پکڑ نہیں۔[1] اگر زید کو اس کا احساس ہو کہ زید کا کھانا ان پر بار ہے اور وہ اس سے خوش نہیں تو زید کو وہاں نہیں کھانا چاہئے اور زید کے قیام سے اگر ان کو ناگواری ہو تو وہاں قیام بھی نہیں کرنا چاہئے۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح ہے: سید مہدی حسن غفرلہٗ

---

[1] لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَاعَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَلَاعَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاكُلُوا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ آبَائِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ، سورة النور آيت ۶۱.

[2] ولا يحل له اى للمضيف ان يثوى اى يقيم عنده حتى يحرجه. مرقاة شرح مشكوٰة ص ۱۹۳ ج۴ باب الضيافة، الفصل الاول، مطبوعه بمبئى، بذل المجهود ص ۳۴۶ ج۴، كتاب الاطعمة، باب فى الضيافة، مطبوعه رشيديه سهارن پور، مسلم شريف ص ۸۰ ج ۲، كتاب اللقطة، باب الضيافة ونحوها، مطبوعه رشيديه دهلى.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 01-Zojen ke Ahkam

کیا بیوی کو شوہر کی شکایت کرنے کا حق ہے؟

سوال:۔ایک شخص جو کچھ اس کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے بیوی بچوں کو دے دیتا ہے، ان سے الگ کوئی چیز نہیں کھاتا۔ بلکہ خود موٹا جھوٹا پہنتا اور کھاتا ہے اور بیوی بچوں کو اپنے سے اچھا پہناتا ہے۔ تین مہینہ میں کم از کم ۲۵/دن باہر گذارتا ہے۔ گھر آکر بیوی سے یہ کہتا ہے کہ تم میرے سامنے میری مرضی کے مطابق رہو، میری عدمِ موجودگی میں اپنی مرضی کی گذارو۔ یہ شخص صفائی پسند اور سلیقہ شعار ہے، گھر کی چیزوں کو بکھرا ہوا دیکھنا پسند نہیں کرتا، وہ کہتا ہے کہ ہر چیز اپنی جگہ سلیقہ سے رکھنی چاہئے۔ وہ یہ کہتا ہے کہ ہم غریب آدمی ہیں کفایت شعاری سے کام کرنا چاہئے۔ وہ بیوی کو بارہا انسانیت سے کہتا ہے کبھی کبھی غصہ سے بھی کہنا پڑتا ہے مگر بیوی اس سے لڑتی ہے کہ گھر کے معاملے میں تمہیں دخل دینے کی ضرورت نہیں تم چپ بیٹھو۔ کفایت شعاری کو کہا جائے تو طعنہ دیتی ہے کہ تم اولاد کے دشمن ہو کما کر کھلایا نہیں جاتا۔ کیا بیوی کو ایسا جواب دینے کا حق ہے؟ کیا شریعت نے کفایت شعاری کی تاکید نہیں کی ہے؟ میں اکیلا کمانے والا اور آٹھ کھانے والے ہیں اور گرانی کا یہ عالم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوی کو ایسا جواب دینے کا حق نہیں۔ شریعت نے کفایت شعاری کی ہدایت کی ہے[۱] اور

---

[۱] والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواماً . سورة الفرقان آیت:۶۷،
الجامع لاحکام القرآن ص ۷۰ ج۷، الجزء الثالث عشر، مطبوعه دارالفکر بیروت،
تفسیر ابن کثیر ص ۵۲۰ ج۳، مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز، مکه مکرمه.

ترجمہ:۔اور وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ (بیان القرآن)

مرد کو قوام قرار دیا ہے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

چالیس سال گذرنے پر بھی بیوی سے ہمبستری حرام نہیں

سوال:۔ میری زوجہ کی عمر ۴۰/سال ہوچکی ہے ان کا حیض بند ہوگیا تو اس سے ہمبستری مجھ کو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چالیس سال عمر ہوجانے اور حیض بند ہوجانے سے بھی نکاح فسخ نہیں ہوتا نہ بیوی حرام ہوتی ہے بلکہ بدستور نکاح قائم رہتا ہے بلا تکلف ہمبستری جائز ہے۔ کوئی شبہ نہ کریں۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

ساس کی خدمت

سوال:۔ زید کی بیوی زچگی کی وجہ سے میکہ گئی ہے۔ زید نے کہا کہ میری ماں کی خدمت

---

۱ الرجال قوامون علی النساء سورة النساء آیت: ۳۴، **ترجمہ**: مرد حاکم ہیں عورتوں پر (بیان القرآن)

۲ کیونکہ رفع نکاح کے لئے طلاق یا خلع ضروری ہے جو یہاں مفقود ہے اس لئے محض چالیس سال گذرنے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور ہمبستری وغیرہ کرنا جائز ہوگا۔ الطلاق رفع قید النکاح فی الحال او المآل بلفظ مخصوص الخ الدر المختار علی الشامی، زکریا ص ۴۲۶.۴۲۵ ج ۴ اول کتاب الطلاق. البحر الرائق کوئٹہ ص ۲۳۵ ج ۳، کتاب الطلاق، مجمع الانہر ص ۴ ج ۲، کتاب الطلاق، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

کرو۔ ہندہ نے کہا کہ خدمت کے لئے دوسری عورت رکھ لو، میں خدمت نہیں کروں گی۔اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

شرعاً ہندہ کے ذمہ شوہر کی ماں کی خدمت واجب نہیں، لیکن اخلاقی طور پراس کا خیال کرنا چاہئے کہ وہ اس کے شوہر کی ماں ہے تو اپنی ماں کی طرح اس کو بھی راحت پہونچانے کا خیال رکھے۔اورشوہر کی اطاعت کرے۔[1] آخر جب ہندہ کو ضرورت پیش آتی ہے تو شوہر کی ماں اس کی خدمت کرتی ہے۔اس طرح آپس کے تعلقات خوشگوار رہتے ہیں اور مکان آباد رہتا ہے۔ البتہ شوہر کو بھی چاہئے کہ اپنی بیوی سے نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے۔اس کو سمجھائے کہ میں تمہاری ماں کا احترام کرتا ہوں اوران کو اپنی ماں کی طرح سمجھتا ہوں، تم بھی میری ماں کو اپنی ماں کی طرح سمجھو۔نیز بیوی پراس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

نکاح ثانی کے لئے بیوی کا مشورہ

سوال:۔ایک بیوی ہے، تو اس پر نکاح کرنے میں اس بیوی کی اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

---

[1] وحقہ علیہا ان تعطیہ فی کل مباح یامرھا بہ الخ الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار زکریا ص۳۸۸ ج۴ قبیل کتاب الرضاع، النہرالفائق ص۲۹۷ ج۲، آخرباب القسم، طبع مکہ مکرمہ، بحر کوئٹہ ص ۲۲۱ ج۳، آخرباب القسم.

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرعاً تو ضروری نہیں[1] مگر نباہ اس سے کرنا ہے اگر اس کا مشورہ نہیں ہوگا تو دشواری ہوگی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

زوجین کو اپنے حقوق معاف کرنے کا حق ہے

سوال:۔لگ بھگ دو سال سے ہندہ اپنے شوہر سے ملتی ہے اور اپنی غلطی کا اقرار کرتی ہے اور معافی چاہتی ہے۔زید معاف بھی کر چکا ہے اور لڑکی بھی اپنے سب طرح کے حقوق بھی معاف کر چکی ہے۔لہٰذا معافی قابلِ قبول ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہر ایک کو اپنے حقوق کو معاف کرنے کا حق ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بیوی کا جسم دیکھنا

سوال:۔شوہر اپنی منکوحہ عورت کے پورے جسم کو دیکھنے کا حق رکھتا ہے یا نہیں؟ یا کونسا

---

[1] کیونکہ شریعت نے بیک وقت چار شادی کرنے کی اجازت دی ہے۔ وصح نكاح اربع من الحرائر والاماء فقط للحر لا اكثر الح الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ۱۳۸ ج ۴ فصلى فى المحرمات، بحر كوئٹه ص ۱۰۵ ج ۳، فصل فى المحرمات، النهر الفائق ص ۱۹۷ ج ۲، فصل فى المحرمات، مطبوعه مكه مكرمه.

[2] من اسقط حقه لايعترض عليه، شامى زكريا ص ۲۲۱ ج ۴، كتاب النكاح، باب الكفارة قبيل مطلب فى الوكيل والفضولى فى النكاح، مجمع الانهر ص ۵۰۵ ج ۱، كتاب النكاح، فصل فى الكفارة، دارالكتب العلميه بيروت، بحر كوئٹه ص ۱۳۴ ج ۳، كتاب النكاح، فصل فى الاكفاء.

عضو دیکھنا حرام ہے اور کونسا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کی زندگی میں تمام جسم کو دیکھنے کا حق ہے[۱]۔ مگر ''مارای منی ومارأیتُ منه[۲]''، حدیث عائشہؓ کی رعایت مناسب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سسرال کے گھر کا روپیہ

سوال:۔ جب لڑکا سسرال جاتا ہے تو لڑکے کو اس کی ساس اور سالی وغیرہ روپیہ دیتی ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز کمائی خوشی سے دے تو جائز ہے۔[۳] مگر سالی سے پردہ ضروری ہے۔[۴]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

۱ وينظر الرجل الى جميع بدن زوجته حتى فرجها الخ سكب الانهر على هامش مجمع الانهر ص ۱۰۲ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، هنديه كوئٹه ص۳۲۷ ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن فيمايحل للرجل النظر الخ، شامى زكريا ص ۵۲۶ ج۴، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر والمس.

۲ **مرقاة** شرح مشكوة ص۴۱۴ ج۳ باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات. الفصل الثالث. مطبوعه بمبئى.

۳ لايحل مال إمرإ إلا بطيب نفس منه مشكوٰة شريف ص۲۵۵، باب الغصب والعارية، الفصل الثانى، طبع ياسرنديم ديوبند.

(باقی اگلے صفحہ پر)

ولادت کے وقت بیوی کی مدد کرنا

سوال:۔ میاں نور محمد صاحب پیش امام ساکن قصبہ بندھ ضلع راولپنڈی نے اپنی حاملہ بیوی کی نصف شب وقت تولید جنین امداد کی رات کی سردی ودیگر اعذار کے باعث قابلہ کو نہ بلاسکا دونوں میاں بیوی نے اس کام کو انجام دیا لڑکے کو غسل دینے کے بعد کانوں میں اذان دیدی۔ یہ قصہ رفتہ رفتہ شہرت پکڑ گیا آخر الامر میاں صاحب کو چند دیہاتی علماء کرام نے اس فعل کے ارتکاب پر دباؤ ڈالا کہ تم نے خلاف شرع نجاست وغیرہ میں ہاتھ ڈالے توبہ کرو اور گلے میں چادر ڈال کر توبہ پر مجبور کئے گئے۔ میاں صاحب نے مسجد کی عام مجلس میں توبہ کی۔ کیا ایسے وقت اپنی بیوی کی امداد کرنی یا دائی کو نہ بلانا شرعاً جرم ہے اور ایسی ذلیل حالت کرا کر توبہ کرانی از روئے شرع شریف اس فعل پر یہی حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرعاً یہ فعل حرام اور ناجائز نہیں جو لوگ اس کو ناجائز کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ایسے فعل کی بناء پر امام کے ساتھ ایسا تذلیل کا معاملہ کرنا سخت حماقت ہے جہالت ہے بلکہ معصیت ہے ان

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) ؎ وينظر من الاجنبية إلى وجهها وكفيها فقط للضرورة فان خاف الشهوة أو شک امتنع نظره إلى وجهها فحل النظر مقيد بعدم الشهوة و إلا فحرام وهذا فى زمانهم وأمافى زماننا فمع من الشابة، الدر مع الشامى زكريا ص ۱۵۳۱ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر والمس، هنديه كوئٹه ص ۳۲۹ ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن، الدرالمنتقى على الملتقى ص ۲۰۲ ج ۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، دارالكتب العلميه بيروت.

دیہاتیوں اور دیہاتی علماء کوتوبہ اور امام سے معافی مانگنا واجب ہے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۴/ ذی الحجہ ۵۶ھ

شوہر کے سفر پر جانے سے اگر بیوی بیمار ہوجاتی ہو تو شوہر کیا کرے؟

سوال: ۔ایک عورت سفر پر شوہر کے باہر جانے سے مریض ہوجاتی ہے کیا شوہر کا اسے ساتھ لیجانا ضروری ہے؟ یا شوہر کا اس عذر پر نہ جانا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شوہر اپنی ضرورت کی وجہ سے سفر میں جا سکتا ہے۔ اگر چہ اسکی بیوی بیمار ہوجاتی ہو مگر اس کی تیمارداری کا انتظام کر کے جائے یا سفر میں ساتھ لے جائے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۵/۹۱ھ

بیوی کے حقوق نافرمانی کی صورت میں

سوال: ۔استدعا ہے کہ چونکہ یہ بندہ عاجز ایک مدت سے اپنی عورت کے معاملہ میں

---

[۱] المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایخذ له ولایحقره ...... بحسب امر إ من الشر أن يحقر اخاه الملسم، مشكوٰة شريف ص ۴۲۲، باب الشفقة والرحمة على الخلق، ياسر نديم ديوبند.

[۲] ويسافر بمن شاء منهن والقرعة احب وقال الشافعي يجب لماروى عن عائشة (إلى قوله) ولنا أنهن لاحق لهن فى حالة السفر ...... وفعله عليه الصلاة والسلام يدل على الاستحباب ونحن نقول به تطييبا لقلوبهن، تبيين الحقائق ص ۱۸۰ ج۲، باب القسم، امداديه ملتان، النهر الفائق ص ۲۹۵ ج۲، باب القسم، طبع مكه مكرمه، بحر كوئٹه ص ۲۲۰ ج۳، باب القسم.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 01-Zojen ke Ahkam

بخوف آخرت سرگرداں و پریشان ہے اس لئے آپ حضرت کی توجہ خاص کا محتاج ہے۔ اب چونکہ بندہ سے بدوں حقیقت حال اور مقصود دل ظاہر کئے سوال نہیں کرتے اس لئے کچھ حالات مجملاً ومختصراً ظاہر کرکے سوالات کرتا ہوں تاکہ مقصود کے سمجھنے میں اور جواب دینے میں سہولت ہو۔ حضرت میں اپنی عورت کے دائمی الٹ پھیر کے چکر میں چودہ سال سے فکر و بے کلی کی زندگی بسر کررہا ہوں وہ الٹ پھیر کی یہ کیفیت ہے کہ کبھی کسی وقت مجبوری ومصلحت سے چندوعدوں کے ساتھ میل جول کرلیتی ہے کبھی ان وعدوں کی تاویلیں کرکے پھر عہد شکنی و فریب کرتی ہے۔ کبھی مطلق ہمبستری سے بلاعذر اور کبھی کچھ عذر کے ساتھ ہمیشہ کے لئے انکار کرتی ہے اور کبھی اس کے برعکس وہ عذر غائب ہوجاتا ہے کبھی بالقصد فتنہ وفساد کی آڑ رکھ کر اور فریب دیکر دو ایک سال کے لئے اپنی خالہ کے گھر چلی جاتی ہے (باوجودیکہ ماں بھی موجود ہے لیکن وہاں نہیں جاتی) اور باوجود ہر ممکن کوشش کے واپس نہیں آتی لیکن وہاں جب اس کا دل گھوم پھر کر خوب آسودہ ہوکر اکتا جاتا ہے تو پھر خود اپنی مرضی سے واپس آکر میل جول کرلیتی ہے کبھی عورت مذکورہ کی کسی بیجا حرکت وضد یعنی اپنی خوشی کو دفعۃً کسی سابقہ ناخوشی وشکایت سے بدلکر ہمراہ چلنے سے انکار کرنا) کے باعث میری آبروریزی بھی اس کی خالہ اور ماموں کے ذریعہ سے ہوئی ہے یہاں تک کہ ذراسی بات میں فحش گالی گلوج اور جوتا لیکر دکھلانے دھمکانے کی نوبت تک آگئی ہے اگر میں صبر وتحمل سے کام نہ لیتا تو جوتا کھانا یقینی تو تھا ہی اب آئندہ کی خبر خدا ہی کو ہے کہ کہاں تک نوبت پہونچتی ہے یہ تو ساتھ پڑنے کی صورتوں میں ہے اور ساتھ رہنے کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ سوائے پریشانی اور الجھن کی ترقی ہونے کے کوئی اطمینان نہیں اور دنیاوی و دینی نقصان اور قول وفعل نافرمانی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ یہ مصیبت چودہ سال سے برداشت کررہا ہوں اور بالکل بیزار ہوں تحمل کی قوت نہیں۔ لیکن اب تک بوجہ شرعی احکام نہ معلوم ہونے کے کوئی عملی کارروائی نہیں کی محض زبان سے بکتا رہا۔ اب مقصود یہ ہے کہ اس عورت سے تعلق منقطع کرکے عقد ثانی کروں لہٰذا مذکورہ بالا وجوہ کی بناء پر چار سوال ذہن میں

ہیں ان کو معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

اول:۔ یہ کہ طلاق دینے پر مہر کے متعلق شرعی فیصلہ کیا ہے۔

دوئم:۔ یہ کہ طلاق بدوں دیئے اگر عورت مذکورہ سے جدائی دائمی کروں تو شرعاً اس کی صورت کیا ہونی چاہئے اور کیونکر اور کس بناء پر کرسکتا ہوں۔

سوئم:۔ یہ کہ مندرجہ بالا صورتوں میں طلاق دینا شرعاً زیادہ بہتر ہے یا دائمی قطع تعلق بہتر (یعنی نان ونفقہ ہمیشہ کے لئے بند کر کے عقد ثانی کرسکتا ہوں)

چہارم:۔ یہ کہ عقد ثانی کی بناء اور سبب محض مذکورہ عورت کی نافرمانی ایذاء رسانی ہے تو مہر نان ونفقہ ہر دو صورت میں یعنی طلاق یا بدوں طلاق قطع تعلق شرعاً کیا فیصلہ ہوگا اور ادائے گی کی کوئی صورت نہ ہو اور دوسری عورت کا نان ونفقہ بھی واجب ہوگیا ہو۔

۱۔ اگر شوہر عورت کو نامحرم رشتہ داروں سے پردے کا حکم کرے اور عورت نہ مانے تو یہ نافرمانی ہے یا نہیں۔ اور ایسی حالت میں شوہر اپنے سکوت پر گنہگار رہوگا یا نہیں؟

۲۔ عورت کے نامحرم رشتہ دار خلاف شرع اقوال وافعال پر مداومت رکھتے ہوں یعنی نیکر پہن کر بیٹھنا نصف ران تک کھل جائے داڑھی منڈوانا رشوت وغیرہ لینا تو اگر شوہر ایسی صورت میں بے پردگی سے روکے خصوصاً شادی وغیرہ کے موقع پر اور عورت زبردستی چلی جائے تو یہ نافرمانی ہے یا نہیں تو ایسی صورت میں جبکہ شوہر بے قابو ہوتو کیا صورت اختیار کرے۔

۳۔ عورت کے نزدیک کوئی خدمت یا قول وفعل بظاہر شوہر کی بھلائی وخوشی کے لئے ہو لیکن شوہر کو اذیت ہو لیکن عورت اپنی تجویز شدہ خدمت سے باز نہ آوے یہاں تک کہ شوہر کے اظہار اذیت کے بعد بھی نادم نہ ہو بلکہ عذر وتاویل کرتی رہے اور اپنے ہم خیال خلاف شرع دنیا دار لوگوں کی تصدیق کرا کر مطمئن ہو جائے تو یہ عورت عذر گناہ بدتر از گناہ کی مصداق شرعاً ہوگی یا نہیں اور اسی پر بس نہیں بلکہ شوہر کو نرالے انوکھے خطاب دیکر تمام میں رسوا وبدنام کرتی پھرے تو ایسی صورت میں شوہر کو شرعاً کیا اختیار رہوگا اور عورت شرعاً نافرمان ہوگی یا نہیں؟

۴۔شوہر کو قولی و فعلی رنج نہ پہونچانا عورت پر واجب ہے یا نہیں؟

۵۔اگر کسی وقت شوہر کسی مصلحت سے روٹی دال فقط کھانا چاہتا ہے اور عورت محض فریب دینے کے لئے کہتی ہے کہ نہیں میں تم کو حلوہ کھلاؤں گی کیونکہ تم کمزور ہو اور جب اس کے برعکس کا حکم کرے تو عورت یہ حیلہ کرے کہ نہیں میں تو دال روٹی پکاؤں گی چونکہ تو نے اس مرتبہ نہ پکانے پر جھگڑا کیا تھا اور تمہاری اطاعت عجیب ہے کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ جب کمزور سمجھ کر حلوہ کھلانا چاہتی ہوں تو کفایت کرتے ہو اور جب میں کفایت کرتی ہوں تو فضول خرچی کرتے ہو۔ بہر حال اسی طریقہ سے تمام دین و دنیا کے کاموں میں اپنی مرضی اور ذاتی اغراض کو دخل دیکر شوہر کے حکموں کو رد کرتی ہے اور دنیا کی نگاہوں میں بظاہر سرخرو ہو کر شوہر کو لا جواب کردے تو یہ نافرمانی ہے یا نہیں؟

بہر حال ایسی حالت میں جبکہ خیر خواہی کے پردے میں اپنا کام کرنا اور خواہشات کو پورا کرنا اور دنیا کو ظاہری برتاؤ دکھلا کر فریب دینا اور شوہر کو لا جواب کر کے رسوا اور بدنام کرنا اپنے کو پاک صاف جان کر خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنا ایسی صورت میں شوہر کوئی مستقل فیصلہ کر سکتا ہے؟

۶۔اگر مرد کو اپنی عورت سے بجائے دینی و دنیوی راحت ونفع کے اذیت و نقصان پہونچے اور فکر و الجھن کا باعث ہوتو ایسی صورت میں شوہر اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کونسا طریقہ اختیار کرے۔جبکہ نان ونفقہ کے علاوہ اکیاون ہزار مہر میں بھی جھگڑا ہوا ہو اور عقد ثانی کی بھی ضرورت ہوتو کونسی صورت ہے جس سے آخرت کے مواخذہ سے سبکدوش ہو کر عقد ثانی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الف) بالفرض اگر شوہر عورت مذکورہ کی اذیتوں کی بناء پر تنگ آکر طلاق دیدے اور عورت مطلقہ کا مہر مجبوراً ادا نہ کر سکے تو قیامت کے دن شوہر سے مواخذہ ہوگا یا نہیں؟

(ب) اور اگر تھوڑا تھوڑا متفرق طریقہ سے ادا کرتا رہے اور آگے جا کر اس سے مجبور ہو

اور کچھ باقی رہے چاہے کم یا زیادہ تو کیا اس کے عوض میں عتاب وعذاب شوہر پر ہوگا یا نہیں؟

(ج) بہر حال عورت کی اذیتوں اور نافرمانیوں کی صورت میں اول یہ کہ بدوں طلاق دیئے عورت سے دائمی جدائی بے تعلقی کی کیا صورت ہوگی کہ جس کی وجہ سے شوہر کو ہمیشہ کے لئے نان ونفقہ بند کرنیکا حق حاصل ہو جائے۔

دوئم:۔ یہ کہ صورت مذکورہ کی بناء پر اگر شوہر طلاق دیدے اور مہر بالکل ادا نہ کر سکے یا تھوڑا ادا کر کے مجبور ہو جائے تو ہر صورت میں شوہر سے مواخذہ شرعی ہوگا یا نہیں؟

سوئم:۔ یہ کہ صورت مذکورہ کی بناء پر طلاق دینا بہتر ہے یا قطعی تعلق دائمی بہتر ہے بغیر نان ونفقہ کے۔

(د) بالفرض اگر مد مقابل کو دیکھ کر پہلی عورت کا شوہر کو اپنا محتاج نہ سمجھ کر دماغ درست ہو گیا اب وہ میل جول کی خواہش کرے یا کسی دوسرے سبب سے شوہر سے میل وتعلقات کی خواہش کرے اور شوہر کے دل نے خواہش دی کہ اب عورت مذکورہ اذیت وغیرہ سے توبہ کر کے میل کرنا چاہتی ہے تو دل کے شبہات پر ایسے وقت (جبکہ دوسری عورت کے نان ونفقہ کا بار پہلے سے ہو چکا ہے اور شوہر پہلی عورت کے نان ونفقہ سے قاصر ہو) شریعت کا کیا حکم ہے؟

(ر) اگر شوہر کا دل پہلی عورت کے بارے میں کسی جانب گواہی نہ دیتا ہو۔ دونوں جانب برابر ہوں تو نان ونفقہ کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

(س) اگر شوہر کا دل شہادت نہ دے تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

ے۔ اگر کسی مرد کے دو بیبیاں ہوں تو نان ونفقہ دونوں کا برابر ہوگا یا کم وبیش خاندان کے اعتبار سے اور اگر شوہر دونوں کو برابر دے یا مجبوری سے برابر دے تو مستحق عذاب تو نہیں ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) مرد کے ذمہ واجب ہے کہ عورت کو شرعی پردہ کا حکم دے اگر عورت نہ مانے تو مرد کو اس کا بھی حق ہے کہ عورت کو مناسب سزا دے اگر مرد باوجود قدرت کے عورت کو بے پردگی

سے نہیں روکے گا تو گنہگار ہوگا للزوج ان یضرب زوجته علی اربعة اشیاء وما فی معناها ومنه ما اذ کشفت وجهها بغیر محرم او کلمت أجنبیا بحر ص ۴۹ ج ۵[1]۔

(۲) مرد کے لئے جائز نہیں کہ ایسے مواقع پر عورت کو جانے کی اجازت دے اگر اجازت دے گا تو گنہگار ہوگا عورت اگر بغیر اجازت جائے گی تو نافرمان ہوگی اور شوہر کو حق ہوگا کہ اتنے روز وہ بغیر اجازت کسی دوسری جگہ رہے اس کا نفقہ نہ دے۔ اگر اس کی ماں بہن وغیرہ کبھی کبھی اگر ملنے آجائیں تو ان کو ملنے سے منع نہ کرے البتہ شب کو ٹھہرنے سے اور زیادہ آنے سے منع کرسکتا ہے۔ ولایمنعها من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدر اعلی اتیانها و لایمعنها من الدخول علیها فی کل جمعة وفی غیرهما من المحارم فی کل سنة ویمنعهم من الکینونة عندها به یفتی ویمنعها من زیارة الاجانب وعیادتهم والولیمة وان اذن کا ناعاصیین اھ[2] درمختار مختصر ا ص ۱۰۲۸ ج ۲ ۔

(۳) عورت کے لئے جائز نہیں کہ شوہر کو اس طرح پریشان کرے بلکہ شوہر کی رضا جوئی اس کے ذمہ لازم ہے مگر ان امور کی وجہ سے نفقہ بند کرنے کا اختیار نہیں۔ ہاں اگر سخت کلامی کرے اور گالی دے تو مناسب سزا دینے کا اختیار ہے[3]۔

---

[1] البحر الرائق کوئٹه ص ۴۹ ج ۵ قبیل کتاب السرقة، الدرالمختار مع الشامی کراچی ص ۷۷ ج ۴، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی تعزیر المتهم، نفع المفتی والسائل ص ۱۰۳، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق باطاعة النساء لازواجهن، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[2] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۲۴ ۔ ۳۲۳ ج ۵ باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤنسة، خانیه علی الهندیه کوئٹه ص ۴۲۹ ج ۱، باب النفقة، مجمع الانهر ص ۱۸۷ ج ۲، سکب الانهر مع المجمع ص ۱۸۷ ج ۲، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[3] للزوج ان یضرب زوجته علی اربعة ومافی معناها ومنه اذا شتمته اومزقت ثیابه او اخذت لحیته اوقالت له یاحمار یا ابله اولعنته الخ البحر الرائق کوئٹه ص ۴۹ ج ۵، فصل فی التعزیر قبیل کتاب السرقة، الدرمع الشامی کراچی ص ۷۷ ج ۴، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی تعزیر المتهم، نفع المفتی والسائل ص ۱۰۳، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق باطاعة النساء لازواجهن، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

(۴) اس کا جواب (۳) میں آ گیا۔

(۵) اس کا جواب نمبر (۳) میں آ گیا۔

(۶) اپنی حیثیت سے زیادہ کیوں مہر مقرر کیا تھا اب کسی طرح منت خوشامد کر کے مہر معاف کرا لے اور طلاق دیدے اگر یہ صورت نہ ہو سکے تو کسی کو درمیان میں واسطہ قرار دیکر خلع کر لے یعنی شوہر اپنے حقوق ساقط کر دے اور زوجہ اپنے حقوق ساقط کر دے پھر دوسرا عقد کر لے۔ لیکن اگر دوسری عورت بھی ایسی ہی یا اس سے بھی زیادہ خراب نکلی تو کیا کرے گا۔[1]

(الف) اگر باوجود وسعت کے مہر ادا نہ کیا نہ عورت نے معاف کیا تو یقیناً مواخذہ ہوگا اگر ادا کرنے کی پختہ نیت تھی اور حتی الوسع کوشش بھی کی لیکن پھر بھی ادا نہ کر سکا تو امید ہے کہ مواخذہ سے بچ جائے گا۔ **رجل مات وعليه قرض ذكر النا طفی نرجوان لايكون مواخذاً فی دارالآخرة اذا كان فی نيته قضاء الدين كذافی خزانة المفتين الخ. فتاوی عالمگیری**[2] **ص ۳۸۶ ج۵۔**

(ب) جو مہر باقی رہ گیا اس کا بھی وہی حکم ہے جو کل مہر کا ہے۔

(ج) اس کی کوئی صورت نہیں ایسا کرنا گناہ ہے[3] ہاں اگر عورت بغیر شوہر کی اجازت و رضامندی کے کسی جگہ مثلاً خالہ کے گھر چلی جائے تو اس کی واپسی تک شوہر کو نفقہ بند کرنے کا اختیار ہے۔[4]

---

[1] اذا تشاق الزوجان وخافاان لا يقيما حدود اللّٰه فلا بأس بان تفتدی نفسها منه بمال يخلعها بـه فاذا فعلاذلک وقعت تطليقة الخ عالمگیری کوئٹه ص۴۸۸ ج۱، الباب الثامن، الفصل الاول فی شرائط الخلع وحكمه الخ، هدايه ص۴۰۴ ج۲، باب االخلع، ياسر نديم ديوبند.

[2] عالمگیری کوئٹه ص۳۶۶ ج۵ كتاب الكراهية، الباب السابع والعشرون فی القرض والدين.

[3] فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ سَرِّحُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَلَاتُمۡسِكُوۡهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُوۡا وَمَنۡ يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ، سورۂ بقرہ آیت ۲۳۱.

[4] وان نشزت فلا نفقة لها حتی تعود الی منزله هدايه ص۴۳۸ ج۲ باب النفقة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند الـدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریاص ۲۷۸ ج۵ باب النفقة، مطلب اللفظ جامد ومشتق، هنديه کوئٹه ص۵۴۵ ج۱، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول.

(دوم) اس کا جواب (ا) ونمبر (ب) میں آچکا ہے۔

(سوئم) صبر کرنا بہتر ہے اگر صبر نہیں ہوسکتا اور مہر کی ادائیگی یا معافی کی توقع ہے تو طلاق دیدے[۱] اور دوسری عورت سے نکاح کر کے پہلی کا نان ونفقہ ہمیشہ کے لئے بند کرنا اور بغیر طلاق دیئے جدائی اختیار کرنا حرام ہے۔[۲]

(د) نان نفقہ بند اور اس طرح قطع تعلق کرنا بھی حرام ہے۔[۳]

(ر) نان نفقہ دینا واجب ہے۔[۴]

(س) بہر صورت نان نفقہ دینا واجب ہے اور اس طور پر نان نفقہ نہ دینا حرام ہے۔[۵]

(۸) اس میں مفتی بہ قول یہ ہے کہ دونوں کی حیثیت اور ضرورت کا لحاظ کرتے ہوئے۔ دونوں کو نفقہ دے برابری ضروری نہیں کیونکہ بعض دفعہ ایک زیادہ ضرورتمند ہوتی ہے دوسری مالدار ہوتی ہے لیکن شب باشی میں برابری ضروری ہے اس میں فرق جائز نہیں اسی طرح ایک کا نفقہ بالکل بند کرنا بھی جائز نہیں۔ **یجب ان یعدل ای ان لایجور فیه ای فی القسم بالتسویة فی البیتوتة وفی الملبوس والما کول درمختار. والحق انه علی قول من**

---

[۱] لا یجوز الهجران فوق ثلاث فتح الباری ص ۱۲۱ ج۱۲ کتاب الادب. باب الهجرة مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه

[۲] وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا أَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ یعنی فلاتجوروا علی المرغوب عنها کل الجور فی القسم والنفقة فتذروها أی المرغوبة عنها کالمعلقة وهی التی لیست بمطلقة ولاذات بعل عن ابی هریرةؓ عن النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال من کانت له امرأتان فمال إلی احدهما جاء یوم القیامة وشقه مائل، تفسیر مظهری ص۲۵۵ ج۲، سورۂ نساء، آیت ۱۲۹، مطبوعه رشیدیه سهارنپور.

[۳] ملاحظہ ہو حوالہ نمبر: ۲/

[۴]، [۵] تجب علی الرجل نفقة مرأته المسلمة اوالذمیة والفقیرة والغنیة الخ عالمگیری کوئٹہ ص۵۴۴ ج۱، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول فی نفقة الزوجة، الدرمع الشامی کراچی ص۵۷۲ ج۳، باب النفقة، مطلب اللفظ جامد و مشتق، النهر الفائق ص۵۰۵ ج۲، باب النفقة، طبع عباس احمد الباز مکه مکرمه.

اعتبر حال الرجل وحده فی النفقة واما علی القول المفتی به من اعتبار حالهما فلافانه احداهما قدتکون غنیة والاخریٰ فقیرة فلا یلزم التسویة بینهما مطلقا فی النفقة اھ شامی[۱] ص ۶۴۵ جلد ۲۔واللہ تعالیٰ عالم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳؍محرم ۵۹ھ

بیوی کے ساتھ بدسلوکی کا علاج

سوال:۔میری ہمشیرہ کا شوہر مجگاؤں ڈاک میں کام کرتا تھا۔قریب ایک سال سے اس کو نہ معلوم کیا ہوگیا کہ کام سے استعفیٰ دے دیا ہے اوراس کی لائن بھی خراب ہوگئی ہے،عورت کو بہت ستاتا ہے اس کو گھر سے نکال دیا ہے، اس کے تین چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں، اس وقت اس کی حالت بہت خراب ہوگئی ہے۔لہٰذا جناب والا سے گذارش ہے کہ اس کے لئے کوئی مشورہ دیں۔عین نوازش ہوگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر جسمانی مرض کی وجہ سے یہ کیفیت ہے تو طبیب یا ڈاکٹر سے علاج کرائیں۔اگر خراب صحبت کا یہ اثر ہے تو اچھے ماحول اور صالحین کی صحبت میں رکھا جائے۔اگر اقتصادی اور معاشی پریشانی کا اثر ہے تو اس نوع سے اعانت کی جائے، خدائے پاک حالات بہتر فرمائے۔آمین۔فقط والسلام

احقر محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[۱] الدر المختار مع الشامی زکریا ص:۳۷۸، ج:۴، باب القسم، بحر کوئٹہ ص:۱۱۸، ج:۳، باب القسم،

عورت نے شوہر کے ساتھ کام کیا بعد تفریق اس کی اجرت شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں؟

سوال:۔ بنکر برادری میں جس کا آبائی پیشہ پارچہ بافی ہے علی العموم عورتیں آبائی پیشہ کا کام شوہروں سے زیادہ کرتی ہیں اور جملہ خانگی امور کی دیکھ ریکھ پوری ذمہ داری سے کرتی ہیں اس پر معاشرہ کی عام حالت یہ ہے کہ خانگی امور میں رہ کر عورت نے شوہر کے آبائی پیشہ کا کام کیا تو اس کو گالیاں دیتا ہے طعن وتشنیع کرتا مارتا پیٹتا ہے اگر عورت کی طرف سے کچھ بددلی کا اظہار ہوا تو شوہر کبھی فوراً طلاق دیدیتا ہے اور کبھی سخت سست کہہ کر میکہ پہنچادیتا ہے اور کبھی عورت خود چلی جاتی ہے موجودہ معاشرہ کی وجہ سے چار ہزار کی بنکر آبادی میں ہر مہینہ طلاق کی دو چار وارداتیں ہوتی رہتی ہیں اس کے پیش نظر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

(۱) تفریق سے پہلے عورت نے شوہر کے گھر رہ کر جو اس نے آبائی پیشہ کا کام کیا ہے بعد تفریق عورت کو اس کا معاوضہ طلب کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نیز شوہر کے ذمہ اس کا دینا واجب ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ سب خرابیاں علم وتقویٰ کی قلت یا فقدان کی وجہ سے ہیں۔ یہ سب صلہ اور ہمدردی ہے اس کا کوئی معاوضہ اب نہ طلب کیا جاسکتا ہے اور نہ دینا واجب ہے [۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ثم ذکر خلافاً فی المرأة مع زوجها إذا اجتمع بعملهما اموال کثیرة فقیل هو للزوج وتکون المرأة معینة له إلا إذا کان لها کسب علی حدة فهو لها، شامی زکریا ص ۵۰۲ ج ۲، کتاب الشرکة، مطلب اذا اجتمعا فی دار واحدة وإکتسبا ولایعلم التفاوت الخ، هندیه کوئٹه ص ۳۲۹ ج ۲، کتاب الشرکة، الباب الرابع فی شرکة الوجوه، مطلب أب و إبن اکتسبا أموالاً الخ.

بیوی کا شوہر کو اپنی والدہ کی ملاقات سے روکنا

سوال:۔عمر کی والدہ اپنے دوسرے خاوند کے لڑکے ولڑکیاں لے کر عمر کے ساتھ رہتی تھیں اور اس کی بیوی وبچوں کا حق تلف کرتی رہتی تھی۔عمر ان کے احترام کی وجہ سے کچھ نہیں بولتا تھا لیکن جب بات حد سے آگے بڑھ گئی اور اس بیوی کو چھوڑنے تک کو کہا جبکہ انہیں کی وجہ سے دو بیویاں اور چھوٹ چکی تھیں۔آپ کے یہاں تفصیل سے لکھ کر جب فتویٰ لیا تو یہ معلوم ہوا کہ ان کو اپنے موجودہ خاوند کے پاس رکھا جائے۔لیکن اگر والدہ تنگدست رہتی ہیں تو ان کی تمام کمانے والی اولاد پر برابر برابر اپنی ماں کے خرچ کا حق عائد ہوتا ہے۔اور عمر کو وقتاً فوقتاً اپنی والدہ کے پاس کچھ تحفے لیکر حاضر ہوتے رہنا چاہئے اور ان کی سعادت مندی حاصل کرتے رہنا چاہئے۔اب عمر کی والدہ اپنے موجودہ خاوند کے پاس مع بچوں کے رہنے لگی ہیں،اور عمر اگر ان تمام باتوں پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے تو اس کی بیوی منع کرتی ہے اور والدہ کو خرچ بھیجنے سے منع کرتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اپنے لڑکے لڑکیوں کو اسکولوں میں پڑھا رہے ہیں تو کیا تنگدست ہیں۔اچھا اگر مان بھی لیا کہ وہ تنگدست نہیں ہیں تو والدہ کے پاس تحفے لے کر تو عمر کے حاضر ہونے کا حق باقی رہتا ہے تو اس کی بیوی کہتی ہے اور بضد ہے کہ تم نہ اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور نہ والدہ کو یہاں اپنے پاس کبھی بلاؤ۔کیوں کہ انہوں نے ہم لوگوں کے اوپر سحر کردیا تھا،آپ وہاں جائیں گے تو آپ کے اوپر بھی تگڑا سحر کرائیں گی اور ہم لوگوں کا نہ جانے پھر کیا حال ہوگا۔عمر کے یہ کہنے پر کہ اب وہ سحر نہیں کرائیں گی مجھے جانے دو،تو وہ کہتی ہے کہ اگر آپ وہاں گئے یا والدہ کو یہاں بلایا تو میں آپ سے طلاق لے لوں گی تو ایسی حالت میں عمر کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوی کو سحر کا خطرہ ہے اس کی حفاظت کے لئے پانچوں نمازوں کے بعد چاروں قل اور

الحمد اور آیۃ الکرسی تین تین دفعہ پڑھ کرا پنے اوپر دم کرلیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ سحر کے خطرہ سے حفاظت رہے گی۔ اور جب تحفہ لے کر کبھی کبھی والدہ کے پاس جائیں گے تو والدہ خوش ہوں گی، سحر نہیں کرائیں گی۔ بیوی کو وہم ہے اس کو سمجھانا چاہئے۔ خدا کرے وہ بھی خوش رہے اور طلاق طلب نہ کرے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

بیوی نے ناک میں دم کردیا

سوال:۔ میری گھر والی میرا کہنا بالکل نہیں مانتی۔ ہر طریقہ سے سمجھالیا محبت سے پیار سے مار پیٹ سے۔ میری ماں، رشتہ دار، محلّہ والوں نے حتی کہ اس کے ماں باپ نے بھی بہت سمجھایا لیکن اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ نہ کام کرتی ہے نہ کھانا پکاتی ہے، مرضی میں آگیا تو پکالیا ورنہ پڑی رہتی ہے۔ نہ گھر کا کوئی کام کرتی ہے۔ میری بوڑھی ماں ہی سب کام کرتی ہے۔ اگر میرے یہاں کوئی مہمان آجائے تو کوئی بھی پرواہ نہیں کرتی۔ وہ بغیر چائے وغیرہ کے میری عدم موجودگی میں اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ بعض مہمان ایسے ہیں جن سے پردہ بھی نہیں ہے ان سے بھی نہیں بولتی۔ کسی سے بھی کچھ واسطہ نہیں رکھتی، نہ مجھے کھانا پانی دیتی ہے چاہے کتنی ہی مرتبہ مانگوں۔ میری ماں اور بہنوئی کی میرے سامنے چغلی کرتی ہے۔ میری بہن بہنوئی آجائیں تو ان سے منہ چڑھائے رکھتی ہے۔ روز یہ کہتی ہے کہ میں گھر چلی جاؤں گی اور ایک دفعہ بچوں کو چھوڑ کر چلی بھی گئی تھی، ڈیڑھ سال کے بعد آئی تھی۔ اب پھر وہی ہٹ لگی ہوئی ہے۔ بس ناک میں دم کررکھا ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوں کیا کروں۔ اگر میری ماں دیکھ بھال نہ کرے تو گھر برباد ہوجاتا، جبکہ کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ہے، خوشحال ہیں چار بچے ہیں میں کیا کروں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ بیوی آپ کے لئے بڑا امتحان ہے اگر آپ صبر وتحمل سے کام لے سکتے ہیں تو انشاء اللہ بہت سی خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا لیکن آپ کو اس پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ اگر یہ برداشت نہ کر سکتے ہوں اور حقوق ادا نہ کر پاتے ہوں، زندگی تلخ ہو جائے تو آپ کو حق ہے اس کو آزاد کر دیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۷/۶/۶ ۱۴۰ھ

بیوی سے خلافِ فطرت کام کرنا

سوال:۔ زید نے اپنی بیوی کو مارا پیٹا اور گھر سے نکال دیا۔ عرصہ چار سال کا ہو گیا، اپنی عورت سے خلافِ فطرت کام کرتا ہے، نشہ آور چیزیں استعمال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بیوی میری ملکیت ہے جس طرح چاہوں گا استعمال کروں گا۔ اب عرصہ چار سال سے بالکل خیر خبر نہیں لیتا۔ ایسی صورت میں ڈر ہے کہ لڑکی غلط راستہ پر نہ پڑ جائے۔ ایسی صورت میں اگر عقدِ ثانی کرنا چاہے تو شرعاً اس کی اجازت ہے یا نہیں؟

---

[1] واما الطلاق فان الاصل فيه الحظر بمعنى أنه محظور إلا لعارض يبيحه ......ولهذاقالو: إن سببه الحاجة الى الخلاص عندتبائن الاخلاق وعروض البغضاء الموجبة عدم اقامة حدود اللّٰه تعالىٰ (إلى قوله) وإذا وجدت الحاجة المذكورة أبيح وعليها يحمل ماوقع منه صلى اللّٰه عليه وسلم ومن اصحابه وغيرهم من الأئمة صونالهم عن العبث والايذاء بلا سبب (شامى كراچى مختصراً ص۲۲۸ ج۳ اول كتاب الطلاق، النهرالفائق ص۳۱۰ ج۲، اول كتاب الطلاق، مطبوعه مكه مكرمه، مجمع الانهر ص۳ ج۲، اول كتاب الطلاق، دارالكتب العلميه بيروت)

الجواب حامداًومصلیاً!

ابھی تو عقدِ ثانی کی اجازت نہیں کیونکہ شوہر زندہ ہے اور اس نے طلاق نہیں دی ہے۔[۱] اگر شوہر طلاق دیدے خواہ مہر کے عوض ہی دے اور پھر عدت تین ماہواری گذر جائے تب عقدِ ثانی کی اجازت ہوگی۔

تنبیہ :۔نشہ آور اشیاء کا استعمال ممنوع ہے۔[۲] شوہر کا بیوی کے ساتھ خلاف فطرت کام کرنا اور یہ کہنا کہ بیوی میری ملکیت ہے جیسے چاہوں گا ویسے استعمال کروں گا غلط نظریہ ہے[۳]۔ اس کو بیوی پر ویسی ملکیت حاصل نہیں کہ اس فعل کی اجازت دی جائے۔ اس فعلِ قبیح سے اس کو روکا جائے گا اور بیوی پر اس کی اطاعت اس فعل میں جائز نہیں[۴]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۴/۲۱ھ

گناہ کے کام میں شوہر کی اطاعت

سوال:۔ میرے بھائی بیمار تھے میں نے منت مانی اور قسم کھائی اگر یہ اچھے ہو گئے تو فلم چھوڑ دوں گی۔ وہ اچھے ہو گئے اب مجھے فلم دیکھے چار سال ہو گئے ہیں لیکن اب میرے شوہر

---

[۱] اما نکاح منکوحة ومعتدته فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقداصلا. شامی زکریا ص ۲۷۴ ج ۴ باب المهر، مطلب فی النکاح الفاسد، هندیه کوئٹه ص ۲۸۰ ج ۱، الباب الثالث فی المحرمات، القسم السادس، بحر کوئٹه ص ۱۳۹ ج ۴، باب العدة.

[۲] کل مسکر حرام. مشکوٰة شریف ص ۳۱۷ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) باب بیان الخمر و وعید شاربها.

[۳] لا ینظر الله عز وجل إلی رجل أتی رجلاً او امرأة فی دبرها (رواه الترمذی) مشکوة ص ۳۱۳ اول کتاب الحدود، قبیل باب قطع السرقة، طبع یاسرندیم دیوبند.

[۴] لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق الخ، مشکوٰة شریف ص ۳۲۱، کتاب الامارة و القضاء، یاسرندیم دیوبند، درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۸۳ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع.

چاہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ فلم دیکھوں جب میں نے منت کی بات بتلائی تو کہتے ہیں کہ یہ گناہ مجھ پر ہوگا یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس منت اور قسم کو میں کسی اور کی طرف پھیر دوں ایسی صورت میں مجھ پر شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اب قسم یا منت کو بدلنے اور رخ پھیر دینے کا حق نہیں رہا فلم دیکھنا خدائے پاک سے بدعہدی کرنا[1] جس کا نتیجہ دنیا وآخرت میں نہایت خراب اور ناقابل برداشت ہے شوہر کا یہ کہنا کہ گناہ مجھ پر ہوگا آپ کے حق میں بے سود ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ گناہ اور وبال آپ کے سر سے اتر کر شوہر پر چلا جائے۔ اور آپ بری ہو جائیں[2] اگر بالفرض ایسا ہو بھی تو کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ تو چھوٹ جائیں اور شوہر گرفتار ہو کر وہاں کے قید خانہ میں بند کر دیئے جائیں کیا تعلق ومحبت کا تقاضہ یہی ہے ایسی باتوں میں شوہر کی اطاعت جائز نہیں[3] شوہر کو خود بھی ایسی بات کہنے سے اور اس پر اصرار کرنے سے پورا پرہیز لازم ہے ان کو گناہ کی سزا کا تصور بھی نہیں جو ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ علم دے سمجھ دے کہ اپنی زندگی سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق بنائیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۱/۶/۱۰ھ

---

[1] من نذر نذراً مطلقا أو معلقاً بشرط وكان من جنسه واجب ووجد الشرط لزم الناذر أى لزمه الوفاء به لحديث من نذر وسمى فعليه الوفاء بماسمى ففى لزوم المنذور الكتاب والسنة والاجماع قال اللّٰه تعالىٰ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ، الحج ۲۹، الدرمع الشامى زكريا، مختصراً ص۵۱۵ تا ۵۱۷ ج۵، كتاب الايمان، مطلب فى احكام النذر، مراقى مع الطحطاوى مصرى ص ۵۷۰، باب مايلزم الوفاء به من منذور الصوم الخ.

[2] وَلَا تَزِرُوَازِرَةٌ وِّزْرَأُخْرىٰ، سورة زمر آيت:۷.

[3] لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق مشكوٰة شريف ص ۳۲۱، كتاب الامارة والقضاء، ياسر نديم ديوبند.

بیوی کے چپکے سے چلے جانے کے بعد پھر شوہر اس کو رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے

سوال: ۔محمد سلیم کی شادی فریدہ بیگم کے ساتھ ہوئی دونوں قنوج کے رہنے والے ہیں محمد سلیم کے نطفہ سے اب تک سات بچے ہوئے محمد سلیم برابر اپنے باپ کے ساتھ بسلسلہ کاروبار کانپور جاتا رہا ہفتہ عشرہ کے لئے قنوج بھی حقوق زوجیت کے لئے آتا رہا پھر محمد سلیم کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور کچھ عرصہ کے بعد فریدہ کے دیور کا بھی انتقال ہوگیا اب فریدہ نے گھر کو خالی پاکر دیگر رشتہ داروں کے بہلانے سے گھر کا تمام سامان برتن وغیرہ لے کر بغیر شوہر کی اجازت ومشورہ کے کہیں بھاگ گئیں بہت پتہ لگایا مگر تین سال تک معلوم نہ ہوسکا نہ وہ اپنی ماں کے پاس گئی، نہ اپنے بھائی کے پاس جب کہ وہ مالدار ہیں وہ روپوش ہوکر کانپور چلی آئی اور ایک ہوٹل پر ملازمت کرلی اور وہیں سے کان پور کی عدالت میں ۴۸۸/روپئے کے نان ونفقہ کا عدالت میں دعویٰ کردیا اور شہر والوں کو ملالیا۔اس کی اس حرکت سے اس کے والدین بھائی سب ناراض ہیں اور کہا میرے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تین سال رہی ہو وہیں جاؤ۔تم نے شوہر کو کیوں ٹھکرایا۔پنچوں نے فیصلہ کردیا کہ ایسی عورت گھر میں رکھنے کے قابل نہیں ہے لہٰذا واقعات بالا کے تحت کیا فریدہ کہیں بھی نان ونفقہ سلیم سے پاسکتی ہے۔کیا اتنا برباد کرنے وپریشان کرنے کے بعد محمد سلیم پھر رکھ سکتا ہے جواب سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

فریدہ بیگم بلااجازت شوہر کے مکان سے چلی جانے کے وقت سے مستحق نفقہ نہیں رہی[1]

---

[1] لانفقة لا حدعشر الی ماقال وخارجة من بیته بغیرحق وهی الناشزة وتسقط به المفروضة الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۲۸۶ ج۵ باب النفقة، هدایه ص ۴۳۸ ج ۲، باب النفقة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، هندیه کوئٹه ص ۵۴۵ ج ۱، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول.

لہٰذا اس مدت کا نفقہ شوہر کے ذمہ واجب نہیں شوہر کا جو مال لے کر گئی ہے اس کا ضمان شوہر اس سے وصول کرنے کا حق دار ہے[۱] شوہر ان حالات میں بھی رکھنا چاہے تو اس کو بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے۔اس پر طلاق نہیں ہوئی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کی بدتمیزی وبدکلامی پرشوہر کو مارنے کا بھی حق ہے

سوال:۔ایک عورت ہے جو کہ شوہر کی مرضی کے بغیر اپنے میکہ چلی جاتی ہے میکہ سے کوئی لینے آیا تو اس کے ساتھ ہوگئی بعض اوقات محض مصالح کی بناء پر لینے والے کو اجازت دیدی شوہر نے لیکن عورت نے بذات خود جانے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں کی اور اس پر طرہ یہ کہ شوہر پر الزام لگایا کہ یہ تو میرے ساتھ غلاموں جیسا معاملہ کرتا ہے شوہر اور اس کے والدین نے سمجھایا مگر اس نے قطعاً انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس شرط پر رہ سکتی ہوں کہ تم میرے پاس نہ لگو اور خرچہ برابر دیتے رہو۔

(۲) عورت سے شوہر نے مہر بھی معاف کرالیا مگر اب وہ کہتی ہے کہ اگر اب میں مطالبہ پر آگئی تو تمہارا راستہ بند ہو جائے گا اب وہ اپنے میکہ میں ہے اور آنے کے لئے تیار نہیں ہے کیا ایسی صورت میں شوہر پر عورت کا نان ونفقہ واجب ہے یا نہیں؟ عورت کی ایسی بدکلامی پر عورت کو ضرب کا حکم ہے یا نہیں؟

(۳) عورت مذکور نے مکرر یہ بھی کہا کہ تم اپنی ضروریات دوسری شادی سے پوری کرلو میری طرف سے پوری اجازت ہے۔

---

[۱] وترد العين لو قائمة لبقائها على ملك مالكها فلا فرق فى عدم الضمان بين هلاك العين واستهلاكها فى الظاهر من الرواية لكنه يفتي باداء قيمتها ديانة (درمختار) فاما ديانة فيفتى بالضمان للحقوق والخسران والنقصان للمالك من جهة السارق، شامی زکریا ص ۱۸۰ ج۶، كتاب السرقة، باب كيفية القطع واثباته.

(۴) اکثر والدین کو برا بھلا کہتی رہتی ہے تم جیسا میرے واسطے کروگے تمہاری اولاد کے آگے آئے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کو شوہر سے جو شکایت ہو اس کے دفعیہ کا اس کو مطالبہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے اگر اس کا دفعیہ ہو جائے اور اس کو نفقہ وغیرہ کی پریشانی نہ ہو تو پھر بغیر شوہر کی اجازت کے میکہ جانے کا حق نہیں اگر جائے گی تو ناشزہ کہلائے گی اور جب تک شوہر کے مکان پر واپس نہ آجائے نفقہ کی مستحق نہیں ہوگی[1]۔ شوہر کا پورا احترام لازم ہے شوہر کے والدین کے ساتھ عزت واحترام سے معاملہ کرنا چاہئے بدکلامی سے پوری احتیاط کی جائے یہ شرعاً واخلاقاً نہایت مذموم ہے عورت اگر بلا وجہ حق زوج ادا کرنے سے انکار کرے تو شوہر کو جبر کا بھی حق ہے[2] شوہر کو عورت کی طبعی کمزوری کو برداشت کرنا چاہئے اس کے والدین بھی ہرگز بے جا زیادتی نہ کریں اس کی کمزوری کی اصلاح مشفقانہ طور پر کریں کہ اسی میں انشاء اللہ تعالیٰ خیر ہے۔ مارنے کا بھی حق ہے مگر مارنا بعد میں ہے سمجھانے کی پہلے ضرورت ہے[3]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ولا نفقة لخارجة من بيته بغيرحق وهى الناشزة حتى تعود الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۲۸۶ ج۵ كتاب الطلاق ،باب النفقة، هدايه ص ۴۳۸ ج ۲ ، باب النفقة، ياسرنديم ديوبند، هنديه كوئٹه ص ۵۴۵ ج ۱ ، الباب السابع عشر فى النفقات، الفصل الاول.

[2] للزوج أن يضرب زوجته على اربع خصال ...... احداها على ترك الزينة للزوج والثانى على ترك الاجابة إذا دعاها إلى فراشه .... لان الاول والثانى يخل بمقصود النكاح والثالث والرابع معصية، حاشية الشلبى على الزيلعى ص ۲۱۱ ج۳، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، امداديه ملتان، بحر كوئٹه ص ۴۹ ج۳، فصل فى التعزير، الدر مع الشامى كراچى ص۷۷ ج۴، باب التعزير، مطلب فى تعزير المتهم.

[3] والتى تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ، الآية سورة النساء آيت: ۳۴.

ترجمہ: اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تم کو ان کی بد دماغی کا احتمال ہو تو ان کو زبانی نصیحت کرو اور ان کو ان کے لیٹنے کی جگہ میں تنہا چھوڑ دو۔ اور ان کو مارو الخ۔ (از بیان القرآن، بحر کوئٹہ ص ۲۲۰، باب القسم ہتمہ)

بیوی کے ساتھ زیادتی کی مکافات

سوال:۔ سائل نے کچھ خانگی واقعات کا تذکرہ کیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ میں اپنی اہلیہ کے ساتھ بعض مرتبہ غصے میں بے قابو ہو جاتا تھا اور جب مجھے غصہ آتا تو میں اس کو مار بھی دیتا چنانچہ ایک روز میں نے اپنے بچے کو مارا اس پر میری اہلیہ بولی میں نے اس کے بھی طمانچہ رسید کیا جس کا مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کیونکہ یہ حقوق العباد ہے اس لئے آپ حضرات سے گذارش ہے کہ آپ فرمادیں کہ میرے اس فعل کی تلافی کس طرح ممکن ہو سکتی ہے اور عذاب آخرت سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

(۲) ایک واقعہ اور پیش آیا کہ میری اہلیہ زیادہ بیمار رہتی تھی میں ان کے علاج کے لئے کوئی کمی باقی نہ چھوڑتا تھا چنانچہ اس کی وجہ سے میں ہمیشہ مقروض رہتا تھا اور پریشان رہتا تھا اس وجہ سے میں اپنی اہلیہ کو میکہ چھوڑ دیا کرتا تھا دس دس ماہ تک چھوڑ دیتا تھا جس سے یہ بات اس کو ناپسند تھی اور کہا کرتی تھی کہ تم جو مجھ کو میکہ کئی کئی ماہ تک چھوڑ دیتے ہو میں اللہ تعالیٰ کے یہاں مواخذہ کروں گی اب مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں نے زیادتی کی ہے تو کیا حشر میرا ہوگا اور کوئی صورت نجات کی نظر نہیں آتی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہلیہ مرحومہ کے ساتھ جو زیادتی کی ہے اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کیجئے نوافل پڑھ کر تلاوت کر کے صدقہ دے کر ان کو ثواب پہنچایا کیجئے[1] ان

---

[1] ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ اوصوماً اوصدقۃً اوغیرھا عنداھل السنۃ والجماعۃ الخ ھدایہ ص ۲۹۶ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ھندیہ کوئٹہ ص۲۵۷ ج ۱، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، بحر کوئٹہ ص ۵۹ ج۳، باب الحج عن الغیر.

کے بچوں کی اچھی تربیت کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ کام چل جائے گا خدائے پاک مرحوم کو آغوش رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس عطا جائے اور آپ کو صبر وسکون دے بچوں کی پرورش کو آسان فرمائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۱/۱۵ھ

لڑکی کو داماد کے گھر جانے سے روکنا

سوال:۔ جو شخص بلاوجہ اپنی لڑکی کو شوہر کے یہاں جانے سے روکے ایسے شخص کو شرعاً کیا کہا جاسکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص بلاوجہ شرعی اپنی لڑکی کو شوہر کے یہاں جانے سے روکتا ہے وہ ظالم ہے اور زوجین کے درمیان تفریق کرانے میں شیطان کا مددگار ہے۔ **عن جابر رضی الله عنه قال : قال رسو ل اللّٰه صلّى الله عليه وسلم : إن إبليس يضع عرشه على المائة ثم يبعث سرایاه يفتنون الناسة فادناهم منه منزلة ﷺ عظمهم فتنة يجئ ﷺ حدهم فيقول: فعلت كذا وكذا فيقول : ماصنعت شيئًا قال ثم يجئى احدهم فيقول : ماتركته حتى فرقت بينه وبين امرأته، قال : فيدنيه منه، ويقول : نعم انت. قال الاعمش : اراه فيلزمهٗ** (رواه مسلم[۱] مشکوٰۃ ص۱۸)۔

[۱] مشکوٰۃ ص۱۸ باب فی الوسوسة، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنی جماعتوں کو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لئے (گمراہ کرنے کے لئے) بھیجتا ہے ان سب میں اس کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا ان میں لوگوں کو زیادہ فتنہ میں ڈالنے والا ہوتا ہے، یعنی لوگوں کو زیادہ گمراہ کرنے والا ان شیاطین میں سے ایک آ کر (اپنی کارگذاری سناتا ہے) کہتا ہے میں نے ایسا ایسا کیا وہ (شیطان) کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ پھر ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے میں نے اس کو نہیں چھوڑا حتی کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کرادی پس شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو نے کیا ہے کام (تو ہے میرا جانشین ہونے کا قابل) اعمش نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ وہ (شیطان) اس سے معانقہ کرتا ہے۔

یہ حرکت لڑکی کے حق میں بھی خیر خواہی نہیں بلکہ دشمنی ہے۔ اگر کسی وجہ شرعی سے روکتا ہے تو اس وقت یہ حکم نہیں۔ اس وجہ کے معلوم ہونے پر اس کا تفصیلی حکم تحریر کیا جا سکتا ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۲/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف غفرلہٗ



فصل دوم:- والدین وغیرہ کے حقوق

باپ بیٹوں کے حقوق

سوال:۔(۱) زید کی دوشادیاں ہوئیں، پہلی شادی اس کے دادا نے اپنے صرفہ سے بحالت بلوغ کی جس کے چندسال گذرنے کے بعداس کی بیوی کے مرنے پرزید کی دوسری شادی زید کے صرفہ سے اس طریقہ سے ہوئی کہ زید اپنی آمد اپنے والدکو بھیجتا رہا، بوقت شادی زید کے والد نے خدا کی قسم کھا کراس کی خالہ سے کہا کہ ہمارے ذمہ اس شادی میں کوئی قرضہ نہیں ہے، زید کی دوسری شادی میں جتنا صرفہ ہوا وہ سب زید کی نگاہ میں رہا اور وہ سب زید کی موجودگی میں ہوا، پہلی شادی کا تخمینہ بھی زید کے خیال میں ہے، ایک مرتبہ زید کے والد نے لکھا کہ شادی کا قرضہ ہے، زید نے دریافت کیا کہ کس کا اور کتنا ہے؟ اور آپ نے بوقت شادی قرضہ نہ ہونے کی قسم کھائی تھی، اس پر جواب نہ آنے پر زید نے کل تخمینہ مصارف شادی کا لکھ کر اپنے والد کی خدمت میں بھیج دیا اور لکھا جو مجھ کو یاد ہے میں لکھے دیتا ہوں، اور اگر اس میں کسی قدر کمی بیشی ہووہ مجھ کو لکھ دیجئے تا کہ اس کو دے کر مجری کرلیا جائے لیکن والد کی طرف سے کوئی حساب نہیں آیا، حالانکہ زید کے روبرو جہاں تک صرفہ ہوا تھا، وہ سب زید کے والد نے لکھ بھی دیا تھا، اس حساب کے نہ آنے پر زید کو اپنے حساب کا اور پختہ یقین ہوگیا، شادی کے بعد سے زید کی اہلیہ میکے چلی گئی، اور کچھ دنوں زید کے یہاں رہی، اس حالت میں بھی زید اپنے باپ کے پاس ماہواری خرچ روانہ کرتا رہا، اس ضروت سے کہ اس کی بیوی کی واپسی

پر کسی خاص ضرورت میں کام آجائیں گے، اس کے والد کے پاس بوجہ مدرسی وجائیداد اتنی آمدنی ہے کہ ان کے اخراجات کو کافی ہو، چنانچہ وہ کہہ بھی چکے ہیں، کہ ہم اپنے لائق کر لیتے ہیں، تاہم وہ زید سے بھی کنبے کا خرچ کہہ کر مانگتے ہیں کبھی شادی کے اخراجات کے نام سے مطالبہ کرتے ہیں، اور کوئی حساب مانگنے پر حساب نہیں بتلاتے، میرا تخمینہ جو حساب کا ہے اس کے لحاظ سے شادی کے متعلق کوئی رقم بقایا نہیں ہونی چاہئے، والد اور دوسرے شریک شادی اور واقف کار بھی میرے تخمینہ اور حساب کی تائید کرتے ہیں، میں نے تخمینہ پیش کر کے عرض کیا کہ میری جانب تو کوئی رقم بقایا نہیں ہونا چاہئے اور اگر بالفرض ہو تو وہ رقم جو میں نے شادی کے بعد علی الحساب بھیجی ہے، اس کو کام میں لایئے، اس کے متعلق کبھی فرماتے ہیں کڑیاں خرید لی، کبھی فرماتے ہیں، گھر کے خرچ کی تمہیں اطلاع نہیں، کبھی کہتے ہیں میرا بھی حق ہے۔

زید کی آمدنی بہت محدود ہے، نیز اس کا بھی خیال ہے کہ مسلمان اخراجات کی زیادتی سے تباہ ہوتے جارہے ہیں، زید کے والد اس سے بھی ناراض ہوتے ہیں کہ اپنی اہلیہ کے کپڑے خود بنالیتا ہے، پس کیا صورت موجودہ میں زید کے ذمہ کوئی امر ضروری ہے۔

(۲) جب کہ والد صاحب خرچ کا حساب نہیں دیتے اور زید کو اپنے شریک کے اشارہ کے ذریعہ سے علم ہو چکا کہ اس کے ذمہ کوئی مطالبہ باقی نہیں تو زید کا یہ کہنا کہ ہمارے ذمہ کچھ نہیں گناہ تو نہ ہوگا۔

(۳) کیا زید کے والد کو زید کی بیوی کا حق اپنے لئے لینے کا حق حاصل ہے۔

(۴) کیا زید کے والد کو زید اور اس کی بیوی کے لئے کپڑے نہ بنانے پر مجبور کرنے کا حق ہے؟

(۵) زید کے والد اگر کوئی ایسا کام کریں جس میں زید کی مضرت یا حق تلفی ہو، تو زید ان کی اس طرف توجہ مبذول کراسکتا ہے، نیز والد کے لئے زید کی عدم موجودگی میں ایسا کام جس سے اس کا ضرر یا حق تلفی ہو کیسا ہے؟

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 02-Walden ke Hquq

(۶) اگر زید کے والد ذمہ واقع میں قرضہ نہ ہو اور توریۃ یا غلط طریقہ سے قرضہ ظاہر کریں، اور کسی سے کہلوا دیں کہ ہمارا قرضہ ہے تو کیا یہ جائز ہے؟

(۷) اگر زید کے پاس سامان زندگی موجود ہو تو شکر نعمت فرض ہے یا نہیں؟

(۸) زید شادی کا حساب سمجھنے میں حق بجانب ہے یا نہیں اور والد کو حساب بتلانا چاہئے یا نہیں؟

(۹) اگر والد کی آمدنی بدرجۂ کفایت ہو اور زید کوئی خاص طریقہ پر خدمت نہ کرے، بجز اس کے کہ جو شئی وہ طلب کریں بھیج دے تو اس کو گناہ تو نہ ہوگا؟

(۱۰) زید حتی الامکان والدین کی اطاعت وادب کو ملحوظ رکھتا ہے، لیکن والد ناراض رہتے ہیں، بددعا دیتے ہیں، کیا ناحق بددعا قبول ہو جاتی ہے، والدین کو ناحق اولاد پر غصہ کرنا شریعت کی تعلیم کے موافق کیسا ہے؟ اولاد اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ کونسا طرز عمل مشروع ہے؟

(۱۱) جب کہ زید اس کیلئے تیار ہے کہ آپس کے معاملات روبرو بلا شرکت غیرے طے ہو جائیں، پھر زید کے والد کا ایسے اشخاص کو خانگی معاملات میں ڈالنا جن سے ہوا خیزی اور بدنامی کا اندیشہ ہو شرعاً کیسا ہے، اور کیا زید کو والد کا یہ امر قابل قبول ہے؟

(۱۲) زید کے والد کو کوئی اہم کام میں زید سے مشورہ کرنا جائز ہے یا نہیں جب کہ زید عندالناس مقبول ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) والد کے بہت حقوق ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بہت جگہ اپنی عبادت کے ساتھ والد پر احسان کی تاکید فرمائی ہے[۱] احادیث میں والد کے حقوق کی رعایت اور راضی رکھنے کی

---

[۱] وقضی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احساناً ،سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳/.

ترجمہ:۔ تیرے رب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کیساتھ حسن سلوک کرو۔

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 02-Walden ke Hquq

سخت تاکید آئی ہے[۱] اس لئے جہاں تک ہوسکے والد کو راضی رکھنا چاہئے، جب تک کسی معصیت کا امر نہ ہو تو والد کا کہنا ماننا حتی الامکان ضروری ہے[۲]۔

(۲) اگر والد کے ذمہ قرض نہ ہو بلکہ والد کو خود ضرورت ہو تب بھی اولاد کو ضرور والد کی خدمت کرنی چاہئے، اگرچہ خود کسی قدر تنگی کرنی پڑے اگر اپنے پاس ہی موجود نہ ہو تو مجبوری ہے[۳]۔

(۳) جو حق بیوی کا زید کے ذمہ واجب ہے وہ والد کو لینا جائز نہیں[۴]۔

---

[۱] وعن ابن عباسؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من اصبح مطيعاً للّٰه في والديه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان كان واحداً فواحداًومن اصبح عاصيا للّٰه في والد يه اصبح لهٗ بابان مفتوحان من النار ان كان واحد فواحداً قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه، **مشكوٰة شريف**،ص ۴۲۱/ باب البر والصلة،الفصل الثالث،مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے سلسلہ میں اللہ کی اطاعت کرتا ہے، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دروازہ کھولدیئے جاتے ہیں، اگر ماں باپ میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور جو اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے سلسلہ میں اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہو تو جہنم کا ایک دروازہ کھولدیا جاتا ہے، صحابی نے پوچھا اگرچہ ان دونوں (ماں باپ) نے اس پر ظلم کیا ہو تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ انہوں نے اس پر ظلم کیا، اگرچہ انہوں نے اس پر ظلم کیا ، اگرچہ انہوں نے اس پر ظلم کیا ہو۔

[۲] عن النواس بن سمعانؓ قال قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق، مشكوٰة شريف ص ۳۲۱، كتاب الإمارة الخ، الفصل الثاني، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[۳] رجل لهٗ اب معسر والابن محترف يكسب كل يوم درهما يكفي لهٗ ولعياله اربعة دوانق كان عليه ان يصرف الفضل الى ابيه،خانية على هامش الهندية، ج ۱/ص ۴۴۸/ فصل في نفقة الوالدين، مطبوعه كوئٹه.

[۴] لايحل مال امرى الا بطيب نفس منه ،مشكوٰة شريف، ص ۲۵۵/ باب الغصب والعارية، الفصل الثاني ،مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

(۴) اگر زید اپنے لئے یا اپنی بیوی کے لئے ضرورت سے زائد کپڑے بنائے تو والد کو حق حاصل ہے کہ منع کردے، اور زید کو ماننا ضروری ہے[1] البتہ ضرورت کے موافق کپڑے کہ بغیر ان کے گذر نہ ہوسکتا ہو بنانے سے منع کرنے کا حق والد کو حاصل نہیں[2]۔

(۵) والد کو یہ ہرگز جائز نہیں کہ زید کو ضرر پہنچانے کی نیت سے کوئی حکم کرے، البتہ اگر ضرر پہنچانے کی نیت تو نہیں، مگر کسی شرعی کام یا ذاتی کام سے زید کو معمولی ضرر پہنچتا ہو زید کو اس پر صبر کرنا چاہئے۔

(۶) جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا جائز نہیں[3] مگر جب والد زید سے کچھ مانگے اور زید کے پاس گنجائش ہو تو ضرور دینا چاہئے، اس کا موقعہ نہ آنے دے کہ والد دھوکہ دے کر زید سے کچھ وصول کرے کہ یہ والد اور زید دونوں کے لئے شرم کی بات ہے[4]۔

(۷) شکر نعمت ہر شخص پر فرض ہے۔[5]

---

[1] لان طاعتهما (ای الوالدین) فرض عین الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۶/ص۲۱۵/ کتاب الجهاد، طاعة الوالدین فرض عین، البحرالرائق ج۵/ص ۷۲، اول کتاب السیر، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، حاشیة الشلبی ج۳/ص ۲۴۱، کتاب السیر، مطبوعه امدادیه ملتان.

[2] الکسوة واجبة علیه بالمعروف بقدرمایصلح لها عادةً صیفا و شتاءً الخ عالمگیری ج ۱/ص۵۵۵، الباب السابع عشر فی النفقات، مطبوعه کوئٹه، شامی کراچی ج۳/ص ۵۸۰، باب النفقة، زیلعی ج۳/ص ۵۰، باب النفقة، مطبوعه امدادیه ملتان.

[3] لان عین الکذب حرام، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۹/ص۲۱۲/ آخر کتاب الحظر والاباحة، سکب الانهر ج۴/ص ۲۲۱، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

[4] عن عمرو ابن شعیب عن ابیه عن جده رضی اللّٰه تعالیٰ عنه أن رجلاً اتی النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم فقال إن لی مالاً وان والدی یحتاج إلی مالی فقال انت ومالک لِوالدک، ان اولادکم من اطیب کسبکم کلوا من کسب اولادکم، مشکوٰة شریف ص ۲۹۱، باب النفقات، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

[5] واستدل بالآیة علی ان شکر المنعم واجب، روح المعانی، ج۱۴/ ص ۱۹۱/ سوره ابراهیم. آیت ۷/مطبوعه مصطفائیه دیوبند.

(۸) حساب صاف رکھنا چاہئے مگراس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر زید کے والد کے ذمہ کوئی قرض نہ ہوتو والد کی خدمت نہ کرے، بلکہ حتی الوسع خدمت ضروری ہے۔[۱]

(۹) جس قدر زید میں طاقت ہو والد کی خدمت کرتا رہے، اگر باوجود قدرت کے خدمت نہیں کرے گا، توحقوق کی ادائیگی میں قصورر ہے گا۔[۲]

(۱۰) والدین کبھی بلاوجہ اولاد کے لئے بددعا نہیں کرتے ، جب تنگ آ کر پریشان ہوجاتے ہیں تب مجبور ہوکر بددعا کرتے ہیں اوراگر بلاوجہ بددعا کریں تواس کی قبول ہونے کی توقع نہیں، تاہم اولاد کوچاہئے کہ والدین کی کسی غصہ کی بات کا جواب نہ دے سب کچھ خاموش سن لے، اس کی سعادت اسی میں ہے اگرکوئی بات والدین بالکل ناحق کہیں تب بھی صبر کرے اوروالدین کے لئے دعاء خیر کرے، البتہ معصیت کے کاموں میں اس کا ساتھ نہ دے، جب اولاداس طرح نرمی اورصبر اوراحسان وخدمت کرے گی، توانشاء اللہ والدین کی طبیعت میں نرمی آئیگی اورسب کے ساتھ حسن خلق سے ملنا چاہئے اورحسن خلق کہتے ہیں کہ مخلوق کے ساتھ ایسا معاملہ کرے کہ جس سے خالق اورمخلوق دونوں راضی رہیں۔[۳]

---

[۱] رجل له اب معسر والابن محترف يكسب كل يوم درهما يكفى له ولعياله اربعة دوانق كان عليه ان يصرف الفضل الى ابيه ،خانية على هامش الهنديه، ج ۱/ص ۴۴۸/ فصل فى نفقة الوالدين، مطبوعه كوئٹه.

[۲] وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًاالخ فانه دل على الاجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والاتيان بجميع كرائم الاقوال والافعال من التواضع والخدمةوالانفاق عليها ثم الدعاء لهما فى العاقبة الخ، مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ ص ۶۶۴/ باب البروالصلة،الفصل الاول، مطبوعه بمبئى ، شامى كراچى ج۴/ص۷۸، باب التعزير، مطلب فى تعزير المتهم.

[۳] وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًاالخ فانه دل على الاجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والاتيان بجميع كرائم الاقوال والافعال من التواضع والخدمةوالانفاق عليها ثم الدعاء لهما فى العاقبة الخ، مرقاة شرح مشكوٰة، ج۴/ص ۶۶۴/باب البروالصلة،الفصل الاول، مطبوعه بمبئى.

(۱۱) معاملات کو آپس میں سلجھانا بہتر ہے، لیکن والدین اس سے متأثر نہ ہوں کہ انتہائی درجہ کی شفقت میں کمی نہ کریں، جھوٹی باتیں مشہور کرنا اور بدنام کرنا جائز نہیں، زید کے والد کو چاہئے کہ اس سے اجتناب کرے۔

(۱۲) مشورہ کر لینا بہتر ہے[۱] لیکن اگر اپنے کام میں والد مشورہ نہ کرے تو زید کو اس پر ناراض ہو جانا جائز نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶/۱۱/۵۳ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۳ھ

والدین کی نافرمانی

سوال:۔ والدین کی نافرمانی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز امور میں والدین کی نافرمانی کرنے والا سخت گنہگار ہے، ”**عن المغیرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم علیکم عقوق الامہات[۲] الحدیث مشکوٰۃ شریف ومن اصبح عاصیاً للّٰہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من**

[۱] ولکن جعلها(المشورة) اللّٰه رحمة لامتی فمن استشار منهم لم یعدم رشداً روح المعانی، ج۳/ص۱۶۲/ جز۴، سورۂ آل عمران آیت ۱۵۹/ مطبوعہ دار الفکر بیروت.

[۲] مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۹/ کتاب البر والصلۃ ،الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند

ترجمہ:۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی کو حرام کر دیا ہے۔

النار۔الحدیث مشکوٰۃ شریف۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱؍شعبان ۱۳۵۵ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ......الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مظاہر علوم ۱۱؍۸؍۱۳۵۵ھ

والد کی نافرمانی

سوال:۔میرے والد صاحب مجھ سے بدظن ہوگئے ہیں، انہوں نے کہلایا کہ گھر سے نکل جاؤ اور اپنے آپ انتظام کرلو اس وقت میرے چار بچے ہیں، تنخواہ تین سو روپیہ ہے میں نے الگ دوکان لے لی ہے، اب کچھ مالی امداد کرتا رہتا ہوں تو کیا میں نافرمان ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان حالات کے ماتحت آپ ان کے نافرمان نہیں اپنی استطاعت کے مطابق جانی مالی خدمت کرتے رہیں اور دعا بھی ان کیلئے کرتے رہیں۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱؍۵؍۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۱؍۵؍۸۸ھ

والدین کا درجہ استاذ اور پیر سے زیادہ ہے

سوال:۔استاذ اور پیر کا درجہ والدین سے کم ہے یا زیادہ، بہشتی زیور میں والدین کا درجہ زیادہ لکھا ہے بحوالہ تحریر فرمائیں؟

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱؍ کتاب البر والصلة، الفصل الثالث، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازہ کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔

[2] وَبِالْوَالِدَيْنِ احْسَانًا الخ فانه دل علىٰ الاجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والا تيان بجميع كرائم الاقوال والا فعال من التواضع والخدمة والا نفاق عليهما ثم الدعاء لهما فى العاقبة الخ مرقات، ج۴؍ص ۶۶۴؍(مطبوعه بمبئى) باب البر والصلة، الفصل الاول.

الجواب حامداً ومصلیاً!

جسمانی تربیت کی بناء پر والدین کا درجہ زیادہ ہے کہ وہی بنیاد ہے جمیع کمالات کی اور روحانی تربیت علم وعمل کے اعتبار سے استاذ کرتے ہیں، اگرچہ وہ تربیت بلند ہے، لیکن والدین جسمانی تربیت کر کے استاد کے حوالہ نہ کریں، تو استاذ کو تربیت کا موقع کہاں ملیگا۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۱۰/۹۴ھ

والدین کی خدمت مقدم ہے یا تعلیم کی تکمیل

سوال:۔ میں نے حفظ کیا، پھر کچھ عربی پڑھی، ارادہ تھا کہ درس نظامی کی تکمیل کر کے کچھ دین کی خدمت کر جاؤں، لیکن میرے والدین کی انتہائی کوشش ہے کہ پڑھنا ترک کر کے کسی دوسرے کام میں مشغول ہو جاؤں جس سے دنیاوی زندگی بنے، تو کیا میں والدین کو ناراض کر کے اور عارضی طور پر ترک تعلق کر کے کسی دوسری جگہ جا کر درس نظامی کی تکمیل میں مصروف ہو جاؤں تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر والدین آپ کی خدمت واعانت کے محتاج ہیں، ان کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں اور آپ ہی ان کی خدمت پوری کر سکتے ہیں، تو آپ کو اس کی اجازت نہیں کہ ان سے ترک تعلق کر کے کہیں چلے جائیں، اور درس نظامی کی تکمیل کریں، بلکہ ان کی خدمت ہی کرتے رہیں، اور فارغ وقت میں دینی علم خواہ اردو میں ہی ہو حاصل بھی کر سکتے ہیں، اگر وہ آپ کی خدمت کے محتاج نہیں تو اس کا حکم دوسرا ہے، پھر بھی ایسی روش اختیار نہ کی جائے جس سے

[1] قال القاضی اجمعوا علی ان الام والاب آکد حرمة فی البر عن سواهما شرح نووی علی المسلم ج۲/ص۳۱۳، کتاب البر والصلة، باب برالوالدین، مطبوعه سعد دیوبند.

والدین کی حق تلفی ہو اور نہ ان کا مقابلہ کیا جائے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۸۷ھ

بوڑھے باپ کی اطاعت

سوال:۔ اگر باپ یا دادا بوڑھا ہے اور اولاد جوان ہے، اور اولاد ان کا حکم نہ مانیں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اولاد کے ذمہ باپ کا حکم ماننا لازم ہے، خاص کر جبکہ وہ بوڑھے ضعیف ہوں تو انکی فرمانبرداری وتعظیم اور زیادہ ضروری ہے، اگر وہ بھی خلاف شرع حکم دیں تو اس میں اطاعت نہیں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] اذا ارادالرجل أن يسافر الى غير الجهاد لتجارة أو حج أوعمرة وكره ذٰلك ابواه فان كان يخاف الضيعة عليهما بأن كان معسرين ونفقتهما عليه ومالهٗ لايفي بالزادوالراحلة ونفقتهما فانه لايخرج بغير اذنهما (الىٰ أن قال) وان كان لايخاف الضيعة عليهما بان كانامو سرين ولم تكن نفقتهما عليه ان كان سفر الايخاف على الولد الهلاك فيه كان له أن يخرج بغير اذنهما (الىٰ قوله) وكذا الجواب فيما اذاخرج للتفقه الى بلدة اخرى (الهندية كوئٹه، ج۵/ص۳۶۵/ كتاب الكراهية، الباب السادس والعشرون، خانيه ج۳/ص۴۲۷، كتاب الحظر والإباحة فصل في التسبيح الخ، مطبوعه كوئٹه، شامى كراچى ج۴/ص۱۲۵، كتاب الجهاد، مطلب اطاعة الوالدين واجب)

[۲] وعلىٰ هذا اذا امراواحد هما ولد هما بامر وجبت طاعتهما فيه اذالم يكن ذٰلك الامر معصية المفهم شرح مسلم، ج۶/ص۵۲۰/ كتاب البر والصلة، باب المبالغة فى برالوالدين، مطبوعه دارابن كثير. دمشق بيروت، نووى على المسلم ج۲/ص۳۱۳، كتاب البر والصلة، باب برالوالدين الخ، مطبوعه سعد ديوبند، لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق، درمختار على الشامى زكريا ج۹/ص۵۸۳، كتاب الحظروالاباحة، فصل فى البيع.

والدین اور شوہر میں کس کی اطاعت لازم ہے

سوال:۔ زید اس بات پر مکمل طور پر اتفاق نہیں کرتا ہے کہ والدین کے قدموں تلے جنت ہے، اس سلسلہ میں اس کا کہنا ہے کہ لڑکیوں کے لئے جنت اس کے شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہے، نہ کہ والدین کی اطاعت گزاری میں، بہت ممکن ہے کہ والدین جو بات لڑکی کو کرنے کیلئے کہتے ہوں وہ اس کے شوہر کو قطعاً پسند نہ ہو، ایسی حالت میں لڑکی اگر شوہر کے خلاف اپنے والدین کی بات پر عمل کرتی ہے، تو شوہر کے حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہے، اور اگر شوہر کی بات پر عمل کرتی ہے، تو والدین کی حکم عدولی ہوتی ہے، کیا زید کا اس بات پر مکمل اتفاق نہ کرنا کہ جنت والدین کے قدموں تلے ہے، صحیح ہے؟ لڑکی کو کس بات پر عمل کرنا چاہئے؟ اور شادی سے پہلے یہ بات کہاں تک صادق آتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بھی حدیث پاک میں موجود ہے کہ جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے،[1] یعنی انکی فرمانبرداری کرنا، خدمت کرنا، اور انکو راضی رکھنا لازم ہے یہ بھی صحیح ہیکہ شوہر کی اطاعت لازم ہے،[2] لہٰذا شادی کے بعد اگر والدین جائز کاموں میں شوہر کی فرماں برداری سے روکیں تو ان

---

[1] ان جاهمة جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ﷺ اردت ان اغز و وقدجئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجلها، مشكوٰة شريف، ص ۴۲۱/ باب البر والصلة ،الفصل الثالث ، مطبوعه ياسرنديم ديوبند

ترجمہ:۔ جاہمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے، اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا ماں کی خدمت کو اختیار کر اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

[2] لانها (اى **المرأة**) كانت **مامورة** الى طاعة زوجهافى غير معصية ،مرقاة شرح مشكوة ، ج۳/ص ۴۶۳/ باب عشرة النسا ومالكل واحدمن الحقوق ،مطبوعه اصح المطابع بمبئى.

کو حق نہیں، اور ایسی حالت میں لڑکی کو ان کی اطاعت بھی لازم نہیں، والدین اور شوہر سب کا ہی احترام لازم ہے، اور ناحق بات کسی کی بھی ماننا جائز نہیں[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۹۴ھ

والدین کے حقوق

سوال:۔ (۱) والدین کے حقوق کوئی اولاد پر بھی ہیں کہ نہیں؟

(۲) اولاد کے یہ حقوق وجوبی ہیں یا صرف احسان کے درجہ میں ہیں؟

(۳) بعض لوگ والدین پر تین حقوق بتاتے ہیں (الف) پیدا کرنا (ب) پال پوس کر بڑا کرنا، (ج) شادی کرنا، اس میں کسی قسم کے جزئیات کو نہیں معائنہ کیا، صرف یہی تینوں حقوق ہیں، اور بغیر جزئیات کے تسلیم کئے یہ کافی ہوں گے؟

(۴) اگر والدین اولاد کے حقوق ادا نہ کرے تو ان سے باز پرس ہوگی یا نہیں؟

(۵) اس صورت میں بھی اولاد کے حقوق لازم ہوں گے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱/۲/۳/ والدین اپنی اولاد کی تربیت جسمانی تو طبعی محبت کی بنا پر کرتے ہی ہیں اپنے اپنے طرز پر جانور بھی اپنے بچوں کو پالتے ہیں، مگر انسانی بچوں کا حق اس سے زیادہ ہے، جب بچہ پیدا ہوا تو اس کو نہلا کر داہنے کان میں اذان بائیں کان میں اقامت کہی جائے[۲] بولنا سیکھے تو

---

[۱] **لاطاعة لاحد من الامام وغيره كالوالد والشيخ في معصية، مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ ص۱۱۸/ كتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى، درمختار على الشامى زكريا ج۹/ص۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع.**

[۲] ہرگاہ طفل پیدا شود نافش بریدہ غسل دادہ پارچہ پوشانند واز پارچہ زرد احتراز نمایند ومسنون است کہ بگوش راست اذان وبگوش چپ اقامت مثل اذان واقامت نماز بگویند الخ مالابدمنہ، ص۱۷۵/ (مطبوعہ دیوبند) (رسالہ احکام عقیقہ)

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 02-Walden ke Hquq

کلمۂ شہادت اور آیات توحید اس کو سکھائیں، نماز سکھائیں سات برس کا ہوجائے تو نماز کی تاکید کرائیں[۱]، رہن سہن میں تمیز سکھائیں بڑوں کا ادب چھوٹوں پر شفقت کی تلقین کریں، کھانے پینے کپڑے پہننے وغیرہ جملہ امور میں طریقہ سنت پر چلائیں، حسد، بخل، حرص، تکبر، دھوکہ، فریب، جھوٹ، غیبت، بہتان وغیرہ اخلاق رذیلہ سے بچائیں، ایثار، سخاوت، تواضع، متانت، صبر تحمل، توکل وغیرہ کا عادی بنائیں، علم دین پڑھائیں، اکل حلال کا انتظام کریں غرض ہر شعبہ زندگی کو درست کرنے کی فکر کریں، کوشش کریں حقوق کی بڑی تفصیل ہے[۲] بعض حقوق بطور مثال لکھ دیئے ہیں، ان کو اختیار کرنے سے دیگر حقوق کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

(۴) والدین اگر باوجود قدرت کے حقوق واجبہ کو ضائع کریں گے تو ان سے باز پرس ہوگی[۳]

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین الحدیث مشکوٰۃ شریف، ص ۵۸/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. کتاب الصلوٰۃ، الفصل الثانی.

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہوجائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم کرو، اور جب دس سال کے ہوجائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو ان کو مار مار کر پڑھاؤ۔

[۲] قوا انفسکم واھلیکم بتقوی اللّٰہ وادبوھم الحدیث، بخاری شریف، ج ۲/ص ۷۳۰/ کتاب التفسیر سورۃ المتحرم، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:۔ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو خدا کے خوف اور تقویٰ کی تلقین کرو اور انہیں ادب واخلاق سکھاؤ۔

[۳] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فالامام الذی علیٰ الناس راع وھو مسئول عن رعیتہ والرجل راع علیٰ اھل بیتہ وھو مسئول عن رعیتہ والمرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا وولد ھا وھی مسئولۃ عنھم الحدیث، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۲۰/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب الامارۃ والقضاء، الفصل الاول.

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم میں سے ہر شخص نگہبان اور رعیت رکھنے والا ہے، اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بابت سوال کیا جائیگا، پس امام جو لوگوں کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائیگا، اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان وراعی ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھا جائیگا، اور عورت محافظ ہے اپنے شوہر کے گھر کی اور اسکے بچوں کی اور اس سے اس کی بابت پوچھا جائیگا۔

(۵) اولاد پر بھی حقوق لازم ہیں، والدین اگر اپنا واجب ادا نہ کریں تو بھی اولاد سے حقوق ساقط نہیں ہوئے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۲/۱۴۰۰ھ

باپ کوستانے کا وبال

سوال:۔ میرا لڑکا صحبت زید کی وجہ سے میرا نافرمان ہے، مجھ کوستاتا ہے، میں نے بہت فتاویٰ منگا کر اس کو سنائے کہ اس کی اصلاح ہو، مگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا، اس کے متعلق آپ بھی فتوی دیں کہ ایسے لڑکے کے لئے اللہ ورسول کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

والد کا بہت بڑا حق ہے، والد کی خدمت اور خوشنودی سے اللہ پاک کی خوشنودی اور جنت حاصل ہوتی ہے، والد کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں[۲] والد کوستانا اور تکلیف پہنچانا سخت محرومی ہے، اس کا وبال دنیا وآخرت دونوں جگہ بھگتنا ہوتا ہے، لڑکے کو اپنی

---

[۱] فانہ دل علیٰ الاجتناب عن جمیع الاقوال المحرمۃ والاتیان بجمیع کرائم الاقوال والافعال والتواضع والخدمۃ والانفاق علیھما الخ مرقات، ج۴/ص ۶۶۴/ (مطبوعہ اصح المطابع بمبئی) باب البر والصلۃ، الفصل الاول.

[۲] عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد. مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۹/ کتاب البر والصلۃ، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

حرکتوں سے باز آنا اور توبہ کرنا چاہئے، ورنہ انجام نہایت سخت اور ناقابل برداشت ہے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۲/۲۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۲/۲۴ھ

اطاعت والدین معصیت میں

سوال:۔ اگر والدین اپنی اولاد سے ناجائز کام کو کہیں تو اولاد کو کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہرگز نہیں کرنا چاہئے [۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] عن ابی بکرةؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کل الذنوب یغفر اللّٰہ منھا ماشاء إلا عقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیوة قبل الممات، مشکوٰة شریف ص ۴۲۱، باب البر والصلة، کتاب الادب، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، من اصبح عاصیا للّٰہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار، مشکوٰة شریف ص ۴۲۱/ کتاب البر والصلة، الفصل الثالث، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. واجمع العلماء علی الامر ببر الوالدین وان عقوقھما حرام من الکبائر الخ نووی علیٰ المسلم ج ۲/ص ۳۱۳، کتاب البر والصلة، باب بر الوالدین الخ، مطبوعہ سعد دیوبند، مرقات ج ۴/ص ۶۶۴، باب البر والصلة، مطبوعہ بمبئی، الفصل الاول.

ترجمہ:۔ جوشخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

[۲] لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق مشکوٰة شریف ص ۳۲۱/ کتاب الامارة والقضاء، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، درمختار علی الشامی زکریا ج ۹/ص ۵۸۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع.

ترجمہ:۔ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

والدین کی مرضی کے خلاف علم دین کیلئے سفر کرنا

سوال:۔ مسمی محمد مکرم علم دین حاصل کرنے کیلئے پردیس میں جاتا ہے اور اسکے والدین چاہتے ہیں کہ محمد مکرم ہم کو چھوڑ کر پردیس میں نہ رہے بلکہ ہمارے پاس رہ کر کچھ کمانے کی کوشش کرے، تاکہ ہم لوگ آخری وقت میں سہولت کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں، لیکن محمد مکرم بالکل نہیں چاہتا ہے کہ وہ حصول علم کو چھوڑ کر دنیاوی کام میں لگ کر اپنی زندگی برباد کرے، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ صرف اس کے والدین نہیں ساری دنیا ناراض اور سب ان سے جدائی حاصل کرلیں، جب بھی وہ حصول علم دین میں ذرا سستی نہیں کرتا ہے، لہٰذا دریافت طلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنا والدین کے حکم کی نافرمانی کرکے کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بقدر ضرورت علم دین حاصل کرنا فرض عین ہے[۱] لیکن تکمیل نصاب فرض عین نہیں ہے اگر والدین حاجت مند ہیں، کما نہیں سکتے تو انکی خدمت حسبِ وسعت لڑکے پر لازم ہے[۲] مکان پر رہ کر آہستہ آہستہ کچھ علم بھی حاصل کرتا رہے اور ان کی خدمت بھی کرتا رہے، ان کو ناراض نہ کرے۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند...... صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم ۶/۶/۹۰ھ

---

[۱] وتعلم مالا بدمنه من الفقه فرض عين .شامي زكريا ،ج ۹/ص ۶۱۷/ آخر كتاب الحظر والاباحة، مرقات ج ۱/ص ۲۳۳، كتاب العلم، الفصل الثاني، مطبوعه اصح المطابع بمبئى، عالمگيرى ج۵/ص۳۷۷، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون في المتفرقات، مطبوعه كوئٹه.

[۲] الابن الموسر يجبر على نفقة ابويه المعسرين،خانيه على هامش الهندية كوئٹه ، ج ۱/ص۴۴۷/ فصل فى نفقة الوالدين، عالمگيرى ج ۱/ص ۵۶۴، كتاب النفقات، الفصل الخامس فى نفقة ذوى الارحام، مطبوعه كوئٹه، زيلعى ج۳/ص۶۳، باب النفقة، مطبوعه امداديه ملتان.

[۳] رضى الرب فى رضى الوالد وسخط الرب فى سخط الوالد ، مشكوٰة شريف، ص ۴۱۹/ كتاب البر والصلة ،الفصل الثانى ،مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:۔ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔

باپ کے ساتھ سخت کلامی کرنا

سوال:۔ باپ بیٹے میں سخت گفتگو ہورہی تھی، غصہ میں باپ نے کہدیا کہ میں جوتا ماردوں گا، اس پر بیٹے نے جواب دیا کہ سو جوتے میں تم کو ماروں گا، سوال یہ ہے کہ ایسے بیٹے کے لئے شریعت کیا حکم کرتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو بیٹے باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کرتے ہیں وہ بہت نالائق اور بدقسمت ہیں، باپ کی تعظیم واجب ہے، جہاں تک اپنے بس میں ہو والد کو خوش رکھا جائے، اور اگر غصہ میں کچھ کہیں تو خاموش ہوکر سن لیا جائے، ہرگز کوئی جواب نہ دیا جائے، اس سے دین بھی تباہ ہوتا ہے، اور دنیا بھی[1] والد کو چاہئے کہ ایسے نالائق بیٹے سے ایسی بات نہ کرے جس سے وہ تلخ جواب دے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۴/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۲۴/۹۰ھ

---

[1] وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّااِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّایَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْکِلَاھُمَا فَلا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ الخ سورہ بنی اسرائیل آیت ،۲۳/۲۴/۔

ترجمہ:۔ اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو اور تم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، سو ان کو کبھی بھی ہوں مت کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا، اوران سے خوب ادب سے بات کرنا۔ عن ابی بکرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کل الذنوب یغفر اللّٰہ منھا ماشاء إلاعقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیوۃ قبل الممات مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۱، باب البر والصلۃ، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند۔

والدین سے الگ رہنا کیا اکرام مسلم کے خلاف ہے

سوال:۔ اللہ اوراللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں رہبری فرمائیں، میں تبلیغ میں کام کرتا ہوں یہاں کا ذمہ دار بھی ہوں، جماعتوں میں اکثر چلوں وغیرہ میں جاتا ہوں، دن رات اللہ کے فضل سے کام میں لگا ہوا ہوں، دین کا داعی ہوں، میرے لئے گھر کے حالات بڑے پریشان کن ہوگئے ہیں، میرے والد صاحب کا انتقال ہوئے قریب ۶/ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے، والد صاحب کی زندگی میں میں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ علیحدہ مکان میں رہتا تھا، جتنا ہوتا مالی امداد کرتا، والد صاحب کے انتقال کے بعد بڑی ذمہ داری مجھ پر آئی ہے، کہ دو بہن بالغ اور چار بھائی جس میں دو کمانے والے ہیں، میں ہی بڑا ہوں طے پایا کہ سب ایک ہی گھر میں رہیں اور گھر کو سب کی آمدنی سے چلائیں، لیکن بھائیوں کے خیال مختلف ہیں اور والدہ صاحبہ بھی اختلاف فرماتی ہیں، کہ میں علیحدہ ہی رہوں، میری بیوی سے بھی میری والدہ اچھی نہیں رہتی، رات دن جھگڑے ہوتے ہیں اس خیال سے کہ اکرام مسلم بہت ضروری ہے، مل کر رہنا چاہتا ہوں، اوراپنے متعلقین کی مالی مدد بھی مل کر رہنے میں ہوتی ہے، اگر میں علیحدہ ہوجاؤں تو اسلام کی روشنی میں اکرام مسلم کے خلاف ہوگا یا نہیں؟ اور میرا ایسا کرنا ماں کی نافرمانی میں داخل ہوگا یانہیں؟ گھر میں تین بڑے بھائی بالغ ہیں، ان کا رویہ بھی میری بیوی سے اچھا نہیں ہے، پردہ کرانا ان بھائیوں سے ضروری ہے، تو دوسرے مکان میں رہنا پڑیگا، ایسا کرنا کیسا ہے؟ آج دنیا میں ماں، باپ، بھائی، بہن سے علیحدہ رہنا بہت معیوب خیال کیا جاتا ہے، کیونکہ میں تبلیغی جماعت میں کام کرتا ہوں، میرے کردار پر ہر ایک کی نظر رہتی ہے، میرا علیحدہ رہنا کیسا رہے گا؟ براہِ کرم جواب مرحمت فرمائیں، تو بہت احسان مند ہوں گا۔

الجواب حامداًومصلیاً!

معاشرتی مصالح کے پیش نظر الگ رہنا اور حقوق کوادا کرتے رہنا اکرام مسلم کے خلاف

نہیں[۱] والدہ محترمہ کو اچھی طرح ادب ونرمی سے سمجھادیں کہ یہ مصالح ہیں علیحدہ رہنے میں ،اس مجبوری سے علیحدہ رہتا ہوں، اوران کی خدمت کرتے رہیں، ہمیشہ ان کے پاس جاتے رہیں، محبت میں کمی نہ کریں، تو انشاء اللہ اچھے ثمرات مرتب ہوں گے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۸/۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۸/۱۳۹۰ھ

والدہ کی بیجا حمایت پران سے قطع تعلق

سوال:۔ ایک شخص جس کا یہ غالب گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہے اس معاملہ میں کہ اس کو اس کے مرحوم والد کے ہرترکہ میں برابر کا حصہ نہیں دیا گیا ہے، دلیل اس کے پاس موجود ہے، اوراس کا اس بات پر دعویٰ ہے کہ اس کو رہنے کی جگہ بھی اتنی کم ہے کہ مشکل سے گذر ہوتا ہے، یعنی بچوں کو لٹانے کی جگہ بھی ڈھنگ کی نہیں، والد کی میراث میں ایک مکان ہے جس کا جگہ کے اعتبار سے جھگڑا چل رہا ہے، ورثاء میں اس کے ساتھ چار وارث ہیں:۔

(۱) ایک نے کاروبار اچھا ہونے کی بناء پر مکان کرایہ پر لے کر رہائش اختیار کرلی ہے، اس کے باوجود گھر پر قبضہ کررکھا ہے، اس نے مکان کے ایک بڑے کمرہ اور ایک چھوٹے کمرہ پر قبضہ کررکھا ہے، جس میں اس کا ایک لڑکا رہتا ہے۔

(۲) اور ایک نے نیچے کے دو بڑے کمروں میں میری غیر موجودگی میں قبضہ کرلیا ہے،

---

۱ ملاحظہ ہو اصلاح انقلاب، حصہ دوم، ص ۳۶۸ مطبوعہ تالیفات اولیاء دیوبند، احکام النفقة.

۲ فانه دل على الإجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والاتيان بجميع كرائم الاقوال والافعال والتواضع والخدمة والإنفاق عليهما الخ، مرقات ج ۴/ص ۶۶۴، باب البر والصلة، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع، بمبئی.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 02-Walden ke Hquq

اور تیسرا بھی اس کے پاس ایک وسیع کمرہ اور ایک چھوٹا کمرہ ہے، اور احقر کے پاس صرف ایک کمرہ ہے، جو چھوٹا تو نہیں لیکن بڑا بھی نہیں ہے، ترکہ میں والد صاحب کچھ زمین چھوڑ گئے ہیں، جس کی دوسال کی آمدنی احقر کو نہیں ملی، اس کے بعد آمدنی کاشتکار نے دی ہی نہیں، والدہ محترمہ کی ایماء پر یا ان کی جانبدارانہ تعلق پر یہ سب کچھ ہوتا ہے، کہ ان حالات میں والدہ محترمہ نے ان کی حمایت بھرپور کی ہے، اور ناچیز نے ان کی مخالفت میں جھگڑا بھی کیا ہے، یہ تمام موصوف کے دعوے ہیں، اور ان حالات میں موصوف نے مع والدہ کے سب سے تعلق اس شرط پر توڑ دیئے ہیں کہ جب تک موصوف کو اس کا حق نہیں دیا جاتا وہ اس تعلق کو بحال نہیں کرے گا، تو اس کا یہ عمل لوگ شریعت کے خلاف بتلاتے ہیں، موصوف کا یہ عمل شرعی اعتبار سے کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان سب حالات کے باوجود قطع تعلق کرنا خود حق تلفی ہے، والدہ کا احترام اور ان کی خدمت اور ان کو خوش کرنا لازم ہے[1] دوسرے اہل قرابت کا بھی حق ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ دنیاوی رنجش کی وجہ سے قطع تعلق کردینے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی، اور اس کی مغفرت نہیں ہوتی[2] اس لئے آپ والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان کو خوش کریں، اور

---

[1] وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ فانه دل علىٰ الاجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والا تيان بجميع كرائم الاقوال والا فعال من التواضع والخدمة والا نفاق عليهما ثم الدعاء لهما في العاقبة الخ مرقات، ج۴/ص ۶۶۴/ (مطبوعه بمبئی) باب البر والصلة، الفصل الاول.

[2] قال رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلم يفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لايشرك باللّٰه شيأ الا رجل كانت بينه وبين اخيه شحناء. مشكوٰة شريف، ص۴۲۷/ باب ماينهى من التهاجر والتقاطع الخ وفي رواية يستجاب للعبد مالم يدع باثم اوقطيعة رحم مالم يستعجل، مشكوٰة شريف، ص ۱۹۴/ كتاب الدعوات، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

(باقی اگلے صفحہ پر)

دیگر اہل قرابت سے بھی سلام وکلام جاری رکھیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۱/۴/۱۴۰۱ھ

فاسقہ والدہ کے ساتھ برتاؤ

سوال:۔ ہندہ ایک عورت اس کا بیٹا زید ہے، ہندہ مطلقہ ایک اجنبی شخص کے مکان پر رہتی ہے، اوراس اجنبی غیر شخص سے تعلق کی رہائش خانگی اس کے مکان میں بلا نکاح کئے ہوئے ہے ، ہندہ ہر غیر شخص سے گفتگو کرنے میں بے حیا و بے شرم ہے ،شرعی پردہ قطعی اٹھادیا ہے ، ہر اسلامی شخص سے متنفر ہے، چند امور قابل دریافت ہیں۔

(۱) زید بیٹا اپنی والدہ ہندہ سے شرعی برتاؤ کیسا کرے؟

(۲) زید کو یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اگر میں والدہ کی خدمت نہ کروں اومیل جول نہ رکھوں اورترک تعلق کرلوں تو شرعی گرفت اورقیامت میں مواخذہ تو نہ ہوگا، پرممکن ہے ترک تعلق سے اصلاح ہوجائے، اوراصلاح ہونے کی صورت میں عنداللہ ترک تعلق سے مواخذہ ہوگا یانہیں، زید ہندہ اپنی والدہ کے کھانے وغیرہ کا کفیل نہیں، بلکہ ہندہ خود اپنی ضروریات اپنے طور پر پورا کرتی ہے، امراول اصلاح شرعی ہندہ کی کہ وہ ان خرافات سے باز آجائے، امردوم زید مواخذہ شرعی روز قیامت سے سبکدوش ہوجاوے دینی دنیاوی حیثیت سے بری الذمہ ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زید کولازم ہے کہ اپنی والدہ کا احترام باقی رکھے،کوئی بات خلاف ادب کرنا یا گستاخی سے

(بقیہ گذشتہ صفحہ) **ترجمہ**:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیراور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور ہر بندہ کی بخشش کی جاتی ہے، بشرطیکہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو،اورصرف وہ شخص اس بخشش سے محروم رہ جاتے ہیں، جوکسی مسلمان سے کینہ اورعداوت رکھتے ہوں، اورایک روایت میں ہے بندے کی دعا قبول کی جاتی ہے، جب تک کہ وہ نہیں مانگتا گناہ کی یارشتہ کے منقطع کردینے کی اور جب تک کہ وہ جلدی نہیں کرتا۔

پیش آنا درست نہیں[۱] اسکے ساتھ ساتھ یہ بھی لازم ہے کہ ہر ممکن طریقہ سے اصلاح کی کوشش کرے خود سمجھائے یا کسی ایسے شخص کے ذریعہ سے نصیحت کرائے جس کا اس پر اثر پڑ سکے، خود دعا کرے، باقی تنگ کرنا مارنا پیٹنا، یا گالی وغیرہ دینا درست نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/۱۰/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/۱۰/۵۹ھ

والدہ ناراض ہو تو کیا کرے

سوال:۔ میری ماں مجھ سے اس وجہ سے ناراض ہے کہ وہ مجھے پڑھائی کو خرچہ دیتی رہتی ہے، روپے سے بہت محبت کرتی ہے، اسلام کے خلاف رشوت وغیرہ کی ترغیب دیتی ہے، مجھ سے یہ کہتی ہے کہ مجھے اپنی صورت مت دکھا، میں اس میں راضی ہوں، خدا کے ڈر سے جاتا ہوں، گندے الفاظ سنکر میں اس سے علیحدگی اختیار کرلوں، اللہ کی نافرمانی تو نہیں ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ خدمت میں جایا کریں، جسمانی خدمت بھی کریں، کچھ ہدیہ تحفہ بھی لے جایا کریں،

[۱] عن **المغيرة** رضى اللّه عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الله حرم عليكم عقوق الامهات، **مشكوٰة** شريف، ص ۴۱۹/ كتاب البر والصلة، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، نووى على المسلم ج۲/ص ۳۱۳، كتاب البر والصلة، باب بر الوالدين، مطبوعه سعد ديوبند.
ترجمہ:۔ حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا۔

[۲] نعم فان الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فيه منفعة من امره ونهاه عن المنكر والا ب والام احق ان ينفع لهما لكن لاينبغى ان لايعنف على الوالدين فان قبلا فبها والا سكت واشتغل بالاستغفار لهما، نفع المفتى والسائل ص۱۰۷، باب مايتعلق بطاعة الوالدين الخ، مطبوعه رحيميه ديوبند، شامى كراچى ج۴/ص۷۸، باب التعزير، مطلب فى تعزير المتهم.

موسم کی چیز، کبھی کپڑا کبھی جوتا، اور جو چیز ان کو مرغوب ہو پیش کردیا کریں، اللہ پاک سے دعا بھی کیا کریں کہ ماں کے دل سے نفرت نکال کر محبت پیدا فرمادے، انشاء اللہ تعالیٰ کچھ مدت میں اچھا تغیر پیدا ہوگا[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۹۶ھ

ماں کے انتقال کے بعد ان کو خوش کرنے کی کیا صورت ہے

سوال:۔ ہماری ماں کا انتقال ہو چکا ہے، جب وہ حیات تھیں تو ہماری شادی کے بعد وہ ہم سے ناراض رہنے لگیں، اس کی وجہ ہماری بیوی تھی، شادی کے قبل ہماری ماں ہم سے کبھی ناراض نہ رہا کرتی تھیں، اور ہم نے ہمیشہ ان کو خوش رکھنے کی کوشش کی، لیکن شادی کے بعد وہ ہم سے ناراض رہنے لگیں، اور ہم ان کی ناراضگی کو ان کی حیات میں دور نہ کرسکے، یہ سب ہماری بیوی کی نازیبا حرکت کی وجہ سے ہوئی، لیکن ہم نے اس وقت اس پر کوئی دھیان نہ دیا، بلکہ ہماری بیوی سے تنگ آکر انہوں نے مجھے بیوی سے کنارہ کش ہوجانے کی تلقین بھی کی، لیکن ہماری بدنصیبی کہ ہم نے اپنی بیوی کو اس وقت اپنی ماں پر فوقیت دی، اور بیوی کے خلاف ہم کچھ بھی کہنے کو تیار نہ ہوئے، لیکن اب میں بری طرح افسوس کر رہا ہوں اور پچھتا رہا ہوں کیا ایسی صورت میں ہماری مغفرت کے لئے کوئی راستہ ہے کہ جس سے ہماری مغفرت بھی ہوجائے، اور ہماری ماں کی روح ہم سے خوش اور مطمئن ہوجائے، اور ہماری ماں ہماری

---

[۱] وَبِالْوَالِدَيْنِ احْسَانًا الخ فانه دل علىٰ الاجتناب عن جميع الاقوال المحرمة والاتيان بجميع كرائم الاقوال والا فعال من التواضع والخدمة والا نفاق عليهما ثم الدعاء لهما فى العاقبة الخ مرقات، ج۴/ص ۶۶۴/(مطبوعه بمبئى)باب البر والصلة،الفصل الاول. نعم فان الامر بالمعروف والنهى عن المنكر الى قوله لاينبغى ان لايعنف على الوالدين فان قبلا فبها والاسكت واشتغل بالاستغفار لهما، نفع المفتى والسائل ص۱۰۷/ باب مايتعلق بطاعة الوالدين الخ، مطبوعه رحيميه ديوبند،

لغزشوں کو بخش دے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ اپنی مرحومہ والدہ کو زیادہ سے زیادہ ثواب پہنچایئے، جس طرح بھی موقعہ ملے قرآن کریم کی تلاوت کر کے، نوافل پڑھ کر، صدقہ دے کر، روزہ رکھ کر، غرض ہر نیکی کا ثواب پہنچ جاتا ہے[1] ان کے لئے دعا مغفرت بھی ہمیشہ کرتے رہیں، انشاءاللہ ان کی روح خوش ہو جائے گی، اور اپنی نالائقی کی تلافی ہو جائے گی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۳/۱۵/۱۴۱۵ھ

والد کی غلط رائے قابل عمل نہیں

سوال:۔ میری عمر اس وقت گیارہ سال ہے تین سال قبل میں چاندپور اپنے استاذ کے پاس آیا، میرے استاذ نے مجھ سے مندرجہ ذیل سوالات کئے، میرے پاس اس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہیں تھا، انہوں نے مجھ سے سوال کیا کلمہ یاد ہے یانہیں؟ (۲) نماز آتی ہے یانہیں؟ (۳) تم کس مذہب پر ہو؟ مجھے یہ باتیں معلوم نہیں تھیں، کیونکہ میں صرف اتنا ہی جانتا تھا کہ میں ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوا ہوں باقی اور کچھ خبر نہیں تھی، نہ یہ معلوم تھا کہ زکوٰۃ کیا ہے؟ صدقہ کیا ہے؟ حضور ﷺ کون ہیں؟ چاندپور کے میرے استاذ نے مجھے نماز یاد کرائی اور سب سوالات کے جوابات بھی بتلائے، لیکن اب مجھے خدا کا شکر ہے کہ نماز چھوڑنا تو درکنار جماعت کے ترک ہونے پر بھی بہت دُکھ ہوتا ہے، جس پر میرے والدین سخت

---

[1] صرح علماء نا فی باب الحج عن الغیر بأن للانسان أن یجعل ثواب عمله لغیره صلوٰة اوصوماً اوصدقةاوغیرها،الخ شامی زکریا ،ج۳/ص ۱۵۱ / باب صلوٰة الجنازة، مطلب فی القراءة للمیت واهداء ثوابهاله، عالمگیری ج ۱/ص۲۵۷، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، مطبوعه کوئٹه، هدایه ج ۱/ص ۲۹۶، باب الحج عن الغیر، مطبوعه تهانوی دیوبند.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\ 02-Walden ke Hquq

ناراض ہیں، اور کہتے ہیں کہ تو ملا بن گیا، بلکہ بگڑ گیا ہے، یہاں تک کہ میرے استاذ صاحب سے سخت ناراض ہیں، اور کہتے ہیں یہ تو ملا بن گیا، اب میں اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو پردہ میں رہے، والدین پردہ دار لڑکی کے خلاف ہیں، اور کہتے ہیں کہ ایسی لڑکی سے شادی ہونی چاہئے کہ جو قضائے حاجت بھی جنگل جا کر کرے، اور بے پردہ رہے، اب میں پریشان ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہاں سے بھاگ جاؤں لیکن استاذ اس سے منع کرتے ہیں، والدین اپنی ضد پر قائم ہیں، اور میں اپنی ضد پر قائم ہوں برائے کرم شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

استاذ کا مشورہ بالکل شریعت کے مطابق ہے وہی قابل عمل ہے والد کی رائے غلط اور خلاف شرع ہے، اس پر عمل جائز نہیں[1] آپ نہ کہیں بھاگیں نہ والد کی رائے پر خلاف شرع عمل کریں، نہ والد کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کریں، ان کی خدمت بھی اپنی وسعت کے موافق کیا کریں، اللہ پاک سے دعا بھی کرتے رہیں کہ وہ والد کو سیدھے راستے پر چلائے حق تعالیٰ آپکی مدد اور حفاظت فرمائے[2] آمین۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۳/۹۱ھ

---

[1] لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق. الحديث مشكوٰة شريف، ص ۳۲۱/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب **الامارة**، الفصل الثاني، درمختار على الشامي زكريا ج۹/ص۵۸۳، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع.

ترجمہ:۔خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

[2] إذا راى منكراً من والديه يأمرها مرةً فان قبلا فبها وإن كرها سكت عنهما واشتغل بالدعاء والاستغفار لهما، فان اللّٰه تعالىٰ يكفيه ماأهمه من أمرهما، شامي كراچی ج۴/ص۷۸، كتاب الحدود، باب التعزير، مطلب في تعزير المتهم، نفع المفتي والسائل ص۱۰۷، باب مايتعلق بطاعة الوالدين، مطبوعه رحيميه ديوبند.

والدہ کی خدمت سے چڑچڑاپن پیدا ہو جانے کی وجہ سے آخر وقت میں میٹھی زبان سے باتیں نہ کرنا

سوال:۔میری والدہ بیمار تھیں آخری دنوں میں ان کی تیمارداری کرتے کرتے میرے مزاج میں چڑچڑاپن آ گیا تھا، مجھے بیحد افسوس ہے کہ میں ماں کے آخر دنوں میں میٹھی زبان سے بات نہ کر سکا، مجھے بتلائیں کہ میری ماں نے اس کا کیا اثر لیا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہی اثر لیا ہوگا کہ ایسی ضعیفی اور کمزوری کی حالت میں آپ بھی خدمت سے اُکتا گئے، ان کیلئے زیادہ سے زیادہ استغفار اور شریعت کے مطابق ایصال ثواب کرتے رہیں[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۹/۶/۹۴ھ

فاسق باپ کے ساتھ سلوک

سوال:۔زید صاحب اولاد ہے مگر برے فعلوں میں مبتلا ہے حتی کہ ایک لڑکے نے برا فعل کرتے ہوئے دیکھ لیا، جب اولاد نے زید کو منع کیا تو زید نے اولاد سے بولنا چھوڑ دیا تو اب اولاد کا کیا فرض ہے، وہ زید سے بات چیت کریں یا نہیں؟

---

[1] جاءه رجل من بني سلمة فقال يارسو ل الله صلى الله عليه وسلم بقي من برابوى شئى ابرّهما به بعد موتهما قال نعم الصلوٰة عليهما والا ستغفار لهما وانفاذ عهد هما من بعدهما وصلة الرحم اللتى لاتوصل الا بهما واكرام صديقهما.مشكوٰة شريف، ص ۴۲۰/ باب البر والصلة، الفصل الثانى ،مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

اولاد کو اپنے باپ کا ادب کرنا چاہئے اور اس کو خوش رکھنا چاہئے، لیکن آہستہ آہستہ موقع پاکر باپ کو خدا کے عذاب سے ڈرانا اور نصیحت بھی کرنا چاہئے، بلکہ کسی بزرگ سے تعلق کرا دینا چاہئے تاکہ ان کی صحبت اور ہدایت سے باپ کی یہ بری عادت چھوٹ جائے، غرض نہ باپ سے تعلق ختم کریں، نہ بے ادبی سے پیش آئیں، نہ اس کو برے حال پر چھوڑیں اس کے لئے دعا اور خیر خواہی میں لگے رہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱۱/۸۵ھ

والد کے گناہ پر ان کی اصلاح کا طریقہ

سوال:۔ احقر کے والد محترم زراعت کا پیشہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بیاج پر روپیہ بھی دیتے ہیں، جبکہ بیاج کا لینا اور دینا سخت گناہ حرام ہے، تو میرے دل میں اس طرف سے بہت تشویش ہوتی ہے، دل میں آتا ہے کہ والد محترم سے اس کی برائی بیان کروں لیکن والد کا مزاج اتنا سخت ہے کہ اگر ایک مرتبہ بھی میں تذکرہ کروں تو مجھ کو اپنی جان کا خطرہ ہے، اور اب تک میرا خرچ بھی گھر سے ہی آتا رہا، لہٰذا دریافت طلب بات یہ ہے کہ ان مجبوریوں کے باوجود میں گھر سے روپیہ منگا کر اپنی ضروریات میں صرف کروں تو عندالشرع کیسا ہے؟ جب کہ کسی دوسری جگہ سے خرچ کے لئے پیسہ آنے کی کوئی امید نہیں ہے، لہٰذا اگر قول کے علاوہ کوئی دوسری تدبیر ایسی ہو سکتی ہے کہ جس کے ذریعہ میرے والد محترم کے دل میں اس امر قبیح کی برائی جم جائے تو اس سے مطلع فرمائیں؟

---

[1] نعم فان الامر بالمعروف والنهی عن المنكر فيه منفعة من امره ونها ه عن المنكر والاب والام احق بان ينفع لهما لكن ينبغی ان لايعنف علی الوالدين فان قبلا فبها والاسكت واشتغل بالاستغفار لهما نفع المفتی والسائل ،ص۱۰۸ / باب مايتعلق باطاعة الوالدين الخ مطبوعه رحيميه ديوبند، شامی كراچی ج۴/ص۷۸، باب التعزير، مطلب فی تعزير المتهم.

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی بزرگ یا بااثر آدمی کے ذریعہ ان کو متنبہ کرادیا جائے یا کسی ایسی مجلس میں ان کو پہنچادیا جائے جہاں دینی مسائل کا تذکرہ رہتا ہو یا تبلیغی جماعت میں کسی ترکیب سے ان کو بھیج دیا جائے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۲/۹۵ھ

والد کی حالت خلاف شرع ہو تو کیا کیا جائے

سوال:۔میرے والد صاحب کی حرکتیں بیجا ہیں انہوں نے اپنی بہو سے زنا کیلئے کہا وہ شراب بھی پیتے ہیں، مجھے ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوشش کیجئے کہ وہ کسی صاحب نسبت بزرگ کی خدمت میں جایا کریں، موقع ملے تو ان کو ایسی تبلیغی جماعت کے ساتھ روانہ کردیجئے جو صحیح طریقہ پر کام کرنے والی ہو، جو اصول کی بھی پابندی کرے، اور ان کے لئے اللہ پاک سے ہمیشہ دعاءِ خیر کرتے رہا کریں، اگر وہ پڑھنا جانتے ہوں تو حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانویؒ یا کسی دوسرے بزرگ کی کتابیں ان کو دیجئے کہ وہ ان کا مطالعہ کیا کریں، اگر وہ نہ پڑھیں تو خود کسی دوسرے سے ان کو کتابیں سنوائیں، اللہ پاک اصلاح فرمائے آمین[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] نعم فان الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فيه منفعة من امره ونهاه عن المنكر والاب والام احق بان ينفع لهما لكن ينبغى ان لايعنف على الوالدين فان قبلا فبها والاسكت واشتغل بالاستغفار لهما، نفع المفتى والسائل ص۱۰۷ / باب مايتعلق بطاعة الوالدين الخ مطبوعه رحيميه ديوبند، شامى كراچى ج۴/ص۷۸، باب التعزير، مطلب فى تعزير المتهم.

بیٹے کو بیٹا نہ ماننے والے باپ کے ساتھ کیا سلوک کرے

سوال:۔زید اپنے گھر پیدا ہوا اس کے والد کی لاپرواہی سے اس کی والدہ اور اس کی حالت زیادہ نازک ہوگئی، تو اس کے ماموں اپنے گھر لے گئے اور اس کی والدہ کچھ دنوں کے بعد اللہ کو پیاری ہوگئیں، اسکے بعد اس کے والد نے کوئی خبر نہ لی اس کے ماموں نے لکھایا پڑھا یا شادی کی لیکن اس کے والد نے ایک پیسہ بھی نہیں دیا، زید کے والد نے اپنی جائیداد بھتیجوں کے نام لکھدی اور کہا میرا کوئی لڑکا نہیں ہے، زید نے اپنی کوشش سے کچھ حصہ پایا اب وہ اپنے والد کے ساتھ نہیں رہتا ہے، اور نہ اس کے ساتھ اس کے والد رہنا چاہتے ہیں، زید کیا کرے؟ زید اپنے گھر سے قریب سومیل کی دوری پر رہتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید کو اگر والد اپنے ساتھ رکھتا نہیں اور وہ سومیل کے فاصلہ پر رہتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں کبھی کبھی اپنی حیثیت کے موافق ان کی خدمت کرتا رہے والد کے اس کہنے سے کہ میرا کوئی لڑکا نہیں پریشان نہ ہو دعائیں کرتا رہے، کبھی کبھی موقع ملنے پر ملاقات بھی کرلیا کرے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱۱/۹۵ھ

جیسا خود کھائے ویسا باپ کو کھلائے

سوال:۔سعید نے اپنے بیٹے عبدالصمد سے کہا تم اپنے اور میرے خوراک و پوشاک میں

---

[1] وصلة الرحم واجبة ولو كانت بسلام وتحية وهدية قال الشامي وان كان غائبا يصلهم بالمكتوب اليهم فان قدر علىٰ المسير اليهم افضل وان كان له والد ان فلا يكفى المكتوب ان اراد مجيئه وكذا ان احتاجا الىٰ خدمته الخ درمختار مع الشامي زكريا، ج۹/ص ۵۸۹/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل فى البيع.

برابری کا معاملہ رکھو، یعنی جو تم کھاؤ پیو وہ مجھے بھی کھلاؤ پلاؤ، اگر تم نے ایسا نہ کیا بلکہ خود تو اچھا کھایا، پیا، پہنا، اوڑھا اور مجھے خراب چیز استعمال کرائیں، تو یہ سب تیرا کرنا حرام ہوگا، اب عبدالصمد نے اپنے باپ کی نصیحت پر عمل نہ کیا تو کیا اس کا مال بڑھانا کھانا پینا حرام ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیٹے کو خود چاہئے تھا کہ خدمت دل و جان سے کرتا اور اس کے لئے ہر چیز اپنے سے بہتر تیار کرتا، حدیث پاک میں ہے ''انت ومالک لابیک''[1] یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ ہی کے لئے ہے خود اچھا کھانا پینا اور باپ کو گھٹیا چیز دینا حیا کے بھی خلاف ہے، قرآن کریم میں اللہ پاک نے اپنی عبادت کا حکم فرمایا تو والدین کے ساتھ احسان کا حکم بھی فرمایا ''وقضیٰ ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ وبالوالدین[2] احسانا'' بیٹے کو ہمیشہ اسکا لحاظ رکھنا لازم ہے، باپ کو بھی چاہئے کہ وہ اس قسم کا فتویٰ بیٹے پر نہ لگائے، بلکہ زبان کو محتاط رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۰/۸/۳ھ

ایک لڑکی کو دینا دوسری کو نہ دینا

سوال:۔(۱) ہمارے خسر صاحب کی دو لڑکیاں موجود ہیں، دونوں شادی شدہ ہیں،

---

[1] ابن ماجه شريف، ج ۲/ص ۱۶۷/ (مطبوعه رشيديه دهلى) ابواب التجارات، باب ماللرجل من مال ولده.

ترجمہ:۔تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے۔

[2] سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳/

ترجمہ:۔اور تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو، اور تم ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔(از بیان القرآن)

ہمارے خسر صاحب اور خوشدامن دونوں ان کے ساتھ رہتے ہیں، عبدالستار صاحب پوری جائیداد پر قابض ہیں، پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں، چھوٹی لڑکی میرے نکاح میں ہے، اخیر میں خسر صاحب کی رائے سے خوشدامن نے اپنے نام کی پانچ بیگھہ زمین اپنی بڑی لڑکی کے نام لکھ دیا ہے، اس طرح سے اپنی چھوٹی لڑکی کو حق سے محروم کر دیا، تقریباً ۸/ ہزار روپیہ کا نقصان ہم سمجھتے ہیں، ایسی حالت میں شرعاً کیا حل ہے؟

(۲) چونکہ ہم پہلے فیصلہ میں تقریباً ۱۵/ ہزار کا نقصان اٹھا چکے ہیں، دوسرے فیصلہ میں بھی نقصان اٹھا چکے ہیں، ایسی حالت میں ان کی خوشی اور غمی میں اگر ہم شامل نہ ہوں تو کیا حکم ہے، اتنا نقصان اٹھانے کے بعد بھی ہم کو ان کی خوشی میں شامل ہونا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) خسر صاحب اور خوشدامن صاحبہ نے جو کچھ اپنی ایک لڑکی کو دے دیا، اور دوسری لڑکی کو نہیں دیا، اور اس سے مقصود اس کو کسی وجہ سے نقصان پہنچانا ہے، تو وہ گنہگار ہیں، مگر اس پر دوسری لڑکی کو دعویٰ کرنے اور مطالبہ کرنے کا حق نہیں،[1] حق وراثت انتقال مورث کے بعد ہوتا ہے، زندگی میں نہیں۔

(۲) اگر شادی غمی میں شرکت نہ کی تو کیا نقصان کا عوض مل جائے گا، یا جو کچھ تکلیف پہنچی وہ ختم ہو جائے گی، مناسب تو یہی ہے جہاں اتنا صبر کیا شرکت بھی کر لیں، خاص کر کسی کی میت

[1] لابأس بتفضيل بعض الا ولادفی المحبة لأنها عمل القلب وكذا فی العطايا ان لم يقصدبه الا ضرار وان قصده فسوى بينهم يعطى البنت كالابن عندالثانی وعليه الفتویٰ ولو وهب فی صحته كل المال للولد جاز وأثم (درمختار مع الشامی کراچی، ج۵/ص ۶۹۶/ كتاب الهبة، خانيه ج۳/ ۲۷۹، كتاب الهبة فصل فی هبة الوالد لولده الخ، مطبوعه كوئٹه. عالمگيری كوئٹه ج۴/ص ۳۹۱، الباب السادس فی الهبة للصغير، كتاب الهبة.

ہوتو جنازہ کی نماز اور تدفین میں شرکت کرلیں ، اورتعزیت بھی کریں اس میں بہت بڑا اجر ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند یکم شعبان ۱۴۰۰ھ

نافرمان اولاد کو عاق کرنا

سوال:۔ جواولاد ۱۴/۱۶/ ۱۷ر برس کی عمر کی ازقسم ذکور ہواور ہوشیار صاحب شعور ہوذی علم اورتعلیم اردوانگریزی پاتے ہووہ اپنے باپ سے باوجود یہ کہ اس نے ان کوکوئی تکلیف نہ پہنچائی ہواورنہ اس کے ساتھ اس نے کوئی بدسلوکی کی ہو، وہ اپنے ماں کے ورغلانے سے اس قدرمتنفر ہیں کہ کبھی نام بھی نہ لیں، بلکہ نام سن کرلعنت کریں، کبھی پوچھ کرنہ دیکھیں کہ مرگیا یازندہ ہے، اس کے سایہ سے ڈریں بس ایسی اولادنالائق کیا باپ کی وارث ہوسکتی ہے، اور کیا ایسی ناخلف اولاد کو باپ عاق نہیں کرسکتا، اوراگرایسی اولاد کووہ عاق کردے تو کیا جائز اورحق بجانب نہیں ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ اولاد کی نالائقی یقیناً قابل گرفت اورجرم ہے مگراس سے وہ وراثت سے محروم نہیں ہوسکتی، نہ باپ کومحروم کرنے کاحق ہے، اگرباپ نے کہہ بھی دیا بلکہ تحریرکردیا کہ میں نے اپنی اولاد کومحروم کردیاہے، میرے ترکہ میں سے کوئی حصہ نہ دیاجائے، تب بھی بیکارہے، اس کوحصہ شرعی ضرور ملے گا، اگرباپ نے اپنا تمام مال اپنی زندگی میں خودخرچ کردیا، خواہ دوسرے عزیز

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسرع الخیر ثواباً البر، وصلة الرحم (الترغیب والترھیب للمنذری، ج۳/ص ۳۴۳/ کتاب البر والصلة ،الترغیب فی صلة الرحم)

ترجمہ:۔رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے کہ وہ خیرکاکام جس پرسب سے جلدی ثواب مرتب ہوتاہے نیکی اورصلہ رحمی کرناہے۔

قریب کو دے دیا یا غرباء ومساکین کو تقسیم کیا یا مدارس ومساجد وغیرہ میں لگا دیا، اور اپنے بعد کے لئے کچھ نہیں چھوڑا تو دوسری بات ہے، لیکن ایسا کرنا جائز نہیں گناہ ہے، ہاں اگر یہ خیال ہو کہ میرے بعد میری اولاد اس مال کو وراثت میں خداوند تعالیٰ کی نافرمانی میں صرف کرے گی، تو ایسا کر دینا چاہئے تا کہ اس کا مال نافرمانی میں صرف نہ ہو" ولو كان ولده فاسقاً واراد ان يصرف ماله الىٰ وجوه الخير ويحرمه عن الميراث هذا خير من تركه كذافى الخلاصة اھ عالمگیری"۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱۲/۶۰ھ

جوابات صحیح ہیں، سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰ ذی الحجہ ۶۰ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳/ذی الحجہ ۶۰ھ

باپ کو دھکا اور گالیاں دینا

سوال:۔ زید مالدار آدمی ہے، اس کا باپ عمر ضعیف آدمی ہے، جو بہت متقی ہے، بیٹا باپ کی خدمت کر سکتا ہے، لیکن کرتا نہیں، باپ کے پاس کچھ کاشت کی زمین ہے، بیٹا باپ سے زمین خریدتا ہے، باپ نے یہ سوچ کر کے کہ میرے دو لڑکیاں ہیں، دونوں کو کچھ روپیہ دیدوں گا، اور اپنے گذارے کے لئے کچھ رکھ لونگا باپ نے بیٹے کو زمین بیع کر دی کچھ روپیہ بیٹے نے کاغذات کراتے وقت دیدیا اور کہا کہ کچھ بعد میں دیتا ہوں، باپ نے بیٹے سے کہا یہ روپیہ تم ہی لو ایک ماہ بعد پورا روپیہ دیدینا باپ ایک ماہ بعد روپیہ لینے بیٹے کے یہاں جاتا ہے، بیٹا باپ کو دھکا دے کر نکال دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ حرام خور میں تجھ کو روپیہ دے چکا ہوں، باپ

[1] عالمگیری کوئٹہ، ج۴/ص ۳۹۱/ الباب السادس فی الهبة للصغیر، خلاصة الفتاوی ج۴/ص ۴۰۰، جنس آخر فی الهبة من الصغیر، مطبوعه امجد لاهور.

کمزور ہونے کی وجہ سے واپس چلا آتا ہے، اور روتا پھرتا ہے، اور بیٹا اس زمین سے روپیہ کما کر حج کرتا ہے، اور اپنی بیوی کو بھی حج کراتا ہے، آیا اس کا حج اس روپے ممنوع سے مقبول ہے یا نہیں، اور ایسے آدمی کی کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فریضہ حج ادا ہوگیا مگر بیٹے کی حرکت سخت گناہ اور ظلم ہے جس کی وجہ سے مستحق عذاب ہے، قرآن کریم میں ''**ولاتقل لهما أُف ولاتنهر هما وقل لهما قولاً كريماً واخفض لهماجناح الذل الاية ،سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳ر**'' ۔[۱] اس کولازم ہے کہ والد سے معافی مانگے ان کا حق ادا کرے ان کی خدمت کرے ان کوخوش کرے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

والدین کے ذمہ اولاد کا نکاح

سوال:۔والدین اوراعزہ کے ذمہ اولاد صغار یا کبار کا نکاح بہرحال سنت ہے، یا واجب خواہ رسوم وبدعات کے ساتھ ہو؟ اگر نکاح بطریق سنت نہ ملے؟ اورمفاسد مروجہ کا انسداد محال ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اولاد صغار کا نکاح واجب یا سنت نہیں، بلکہ محض مباح ہے اور مباح کے لئے بدعات کا ارتکاب خلاف شرع وعقل ہے، اور کبار خود مکلّف ہیں، بذمہ والدین ان کا نکاح شرعاً ضروری نہیں محض تبرع ہے، اگراس درجہ غلبۂ شہوت ہے کہ بلا نکاح ابتلاء زنا کا یقین ہے،

[۱] **ترجمہ**:۔سوان کوکبھی ''ہوں'' بھی مت کہنا اور نہ ان کوجھڑکنا اوران سے خوب ادب سے بات کرنا، اوران کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا۔(از بیان القرآن)

اور اداء مہر ونفقہ پر قادر ہے تو نکاح فرض ہے، اگر قادر نہیں تو فرض نہیں اور اعتدال شہوت کے وقت سنت موکدہ ہے اور خوف جور کے وقت مکروہ ہے ''فان تيقن الزنا الابه فرض نهاية وهذا ان ملك المهر والنفقة والا فلا اثم بتركه" بدائع ''ويكون سنة موكدة فى الاصح فيأ ثم بتركه بدائع ويكون سنة موكدة فى الاصح فيأثم بتركه ويثاب ان نوىٰ تحصينا وولد احال الاعتدال ومكروها لخوف الجور، درمختار ج ۲/ ص ۲٦٠،[۱] اگر بدعات کے چھوڑنے کا پختہ عہد کرلیا جاوے، تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوگی اور طریق سنت کے موافق انشاء اللہ نکاح میسر ہوگا، اور جو بدعات ورسوم کہ شرعاً ناجائز ہیں وہ برادری کے رواج کی وجہ سے جائز نہ ہوں گی بلکہ ناجائز رہیں گی،[۲] حتی الوسع محو رسوم کی بھی کوشش کرنی چاہئے اگر باوجود امکان سعی کے پھر رسوم کی گئیں، تو انشاء اللہ اس سعی کرنے والے سے مواخذہ نہ ہوگا ''ولا تزروا زرة وزر اخرى''۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱۲/۵۲ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف عفا اللہ عنہ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۲/۵۲ھ

نکاح میں والدین کی اطاعت

سوال:۔ لڑکا شادی شدہ ہے مگر ایک لڑکی محبت کرتی ہے کہ مجھ سے آپ شادی کر لیں

---

[۱] الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا، ج ۴/ص ٦٣-٦٦/ اول كتاب النكاح.

[۲] من احدث فى امرنا هذا ماليس منه فهورد، مشكوٰة شريف، ۲۷/ كتاب الاعتصام والسنة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، البحرالرائق ج۳/ص ۸۰، كتاب النكاح، مطبوعه الماجديه كوئٹه، مجمع الانهر ج ۱/ص ۴٦۷، كتاب النكاح، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[۳] آیت ۱۶/۱۱اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہ اُٹھاویگا۔ (از بیان القرآن)

،تو بہتر ہے مگر ماں باپ ایسا نہیں کرنے دیتے ہیں لڑکی بالغ ہے جائز کام کرنے کی اجازت چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس لڑکی کے کہنے سے والدین کو ناخوش نہ کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

درجہ کس کا زیادہ ہے باپ یا ماں کا؟

سوال:۔کلام ربانی اور احادیث کے مطابق باپ کا حق و درجہ ومرتبہ زائد ہے یا ماں کا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

احترام کے لحاظ سے باپ کا رتبہ زیادہ اور خدمت کے لحاظ سے ماں کا حق زیادہ ہے[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۱۴۰۱ھ

---

[1] رضى الرب فى رضى الوالد وسخط الرب فى سخط الوالد،مشکوٰۃ شریف ،ص ۴۱۹/ باب البر والصلة ،الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔رب کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

[2] ان بر الام مقدم على بر الاب وحق الاب مقدم فى الطاعة وحسن المتابعة لرايه والنفوذ لامره وقبول الادب منه. مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ،ج۴/ص ۶۶۵/ باب البر والصلة الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئی، نفع المفتی والسائل ص ۱۲۰، مایتعلق باطاعة الوالدین، مطبوعه یوسفی لکھنؤ، عالمگیری ج۵/ص ۳۶۵، کتاب الکراهية، الباب السادس والعشرون الخ، مطبوعه کوئٹه.

بچپن میں کئے ہوئے نیک کاموں کا ثواب کیا والدین کو ملتا ہے

بچپن کے نیک کام کا ثواب اور بدکام کا عذاب والدین پر ہوتا ہے تو یہ قاعدہ حقوق اللہ میں ہے یا حقوق العباد میں بھی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بچوں نے جتنے نیک کام کئے ہیں ثواب کے وہ خود مستحق ہیں، والدین کو تعلیم وتربیت کا اجر ملے گا،[۱] نیز والدین تعلیم وتربیت کے ذمہ دار ہیں اس میں جتنی کوتاہی کریں گے ماخوذ ہوں گے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

باپ نے قبر پر پختہ فرش بنانے کیلئے اینٹ طلب کیں ان کو دیں یا نہ دیں

سوال:۔والدصاحب نے اپنی کل جائیداد مع دونوں مکانوں کے ہم تینوں لڑکیوں کو...... ہبہ کردیا ہے، اوراسی جائیداد کے ساتھ میں قریب تین ہزار پکی اینٹیں ہم کو ملی ہیں، اب انہیں اینٹوں میں سے پانچ سو اینٹ اپنی قبر کے اوپر چبوترہ بنانے کے لئے مانگ رہے ہیں، ایسی صورت میں ہم والدصاحب کو اینٹ دیں یا نہ دیں؟

---

[۱] وثواب الطفل للطفل الی قولہ ومن جملۃ ماینتفع بہ العبد بعد موتہ ان یترک ولداً علمہ القرآن والعلم فیکون لوالدہ اجر ذلک من غیر ان ینقص من اجر الولد شیئاً .الدرالمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص۶۱۶–۶۱۷/ آخر کتاب الحظر والاباحۃ، بزازیہ علی الھندیہ ج۶/ص۲۳۷، کتاب الھبۃ، الجنس الثالث فی ھبۃ الصغیر، مطبوعہ کوئٹہ، منظومہ ابن وھبان ج۲/ص۱۶۸، کتاب الکراھیۃ، رقم الشعر ۷۸۹، مطبوعہ الوقف المدنی الخیر دیوبند.

الجواب حامداًومصلیاً!

ابھی اینٹ دیدیں[۱] پھران کے انتقال کے بعدان کوقبرستان میں کچی قبرمیں دفن کردیں، اوراس دی ہوئی اینٹوں کا چبوترہ توڑکربطورترکہ تقسیم کرلیں۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۱۶/۵/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمدنظام الدین غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند۱۶/۵/۸۸ھ

کیااولادکا نکاح ماں باپ کے ذمہ ضروری ہے

سوال:۔آنجناب نے تحریرفرمایایعنی بجواب سوال نکاح اولادکبارکا نکاح والدین کے ذمہ شرعاً ضروری نہیں،محض تبرع ہےاوریہ کہ کباراولادخودمکلّف ہیں،لہٰذایہ عرض ہے کہ تبرع سے کیا مراد ہے،سنت مؤکدہ یازائد عادیہ یامستحب یامندوب یامباح یاکیا نیزیہ کہ اگر والدین یاوالدفقط یاصرف والدہ یاغیروالدین خودنکاح کااہتمام کریں اورانجام کوپہنچائیں جیسا کہ رواج ہے،یاجیسے کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلم نے خودحضرت فاطمہؓ کے نکاح کا اہتمام فرمایاتھا،تویہ لوگ متابعت سنت عامل بالسنۃ ہونگے یانہیں،حضوراکاحضرت فاطمہؓ کے نکاح

[۱] وعلی هذا اذا، امرا، او احدهما ولدهما بامر وجبت طاعتهما فيه اذا لم يكن ذالک الامر معصية، المفهم شرح مسلم ج۶/ص۵۲۰، كتاب البر والصلة، باب المبالغة فی برالوالدين، مطبوعه دارابن كثير بيروت. نووی علی المسلم ج۲/ص۳۱۳، كتاب البر والصلة، باب برالوالدين الخ، مطبوعه سعيد ديوبند،

[۲] ثم يقسم الباقی بين ورثته، الدرالمختار علی الشامی زكريا ص۴۹۷/۱۰، كتاب الفرائض، سراجی ص۴، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، عالمگيری كوئٹه ص۴۴۷، ج۶، كتاب الفرائض، الباب الاول،

کا اہتمام فرمانا بطور سنت عادیہ کے تھا، یا صرف بطور مباح، یا بیان جواز کے لئے نیز یہ کہ جو امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور بیان جواز ثابت ہو اس کو سنت کہیں گے یا مستحب یا مندوب یا مباح یا سنت کہیں گے، اور سنت کونسی؟

الجواب ہوالموفق للصواب!

نکاح اولاد کبار کا والدین کے ذمہ ضروری نہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح نماز، روزہ وغیرہ عبادات فرض عین ہیں، کہ نص قطعی سے ثابت ہیں ان کے منکر کی تکفیر کی جاتی ہے، ہر شخص خود ادا کرنے کا مکلّف ہے کسی دوسرے کے ادا کرنے سے بری الذمہ نہ ہوگا، نکاح کی یہ شان نہیں مگر نکاح میں ایک جہت عبادت کی بھی ہے، جیسا کہ پہلے جواب میں تفصیلاً بیان ہو چکا ہے، اس لئے عبادت میں اعانت کرنے سے ثواب یقیناً ہوتا ہے، پھر جس درجہ کی عبادت اور اعانت ہوگی اسی درجہ کا ثواب بھی ہوگا، اگر اس عبادت میں فرضیت کی شان آجائے یعنی اولاد پر نکاح کرنا فرض ہو جائے، اور بغیر والدین کی اعانت کے نکاح دشوار اور بغیر نکاح کے معصیت میں مبتلا ہونے کا یقین یا ظن غالب ہو تو اس وقت اعانت بھی ضروری ہو جائے گی ''لقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ''[1] اگر نکاح ممنوع ہے تو اعانت بھی ممنوع ہوگی، جب کہ نکاح میں عبادت کی جہت موجود ہے، تو اعانت کو صرف سنت عادیہ نہیں کہا جائیگا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کرنا محض بطور عادت نہیں تھا، اسی طرح صرف بیان جواز کے لئے بھی نہیں تھا، بلکہ بیان سنیت یا استحباب کے لئے تھا، جو امر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محض بیان جواز کے لئے ثابت ہو وہ صرف مباح ہوتا ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ کرنے والا ثواب اور نہ کرنے والا عقاب کا مستحق نہیں ہوتا، اور جس امر کا کرنے والا

[1] سورہ مائدہ آیت ۱. **ترجمہ**:۔ نیکی اور تقویٰ کے کام پر مدد کرو۔

مستحق ثواب ہواور نہ کرنے والا مستحق عتاب وعقاب نہ ہووہ مستحب ہے، مندوب بھی اسی کو کہتے ہیں، اورجس کے نہ کرنے سے عتاب ہو وہ مسنون ہے[1] اورجس کے نہ کرنے سے عقاب ہووہ واجب ہے، اور منکر اس کا کافر نہیں ہوتا[2] اورجس کا منکر کافر ہووہ فرض ہے[3]، البتہ استخفاف واستہزا اگرچہ فعل مندوب یا مسنون کا ہوموجب کفر ہے، هكذا في كتب الاصول والكلام[4]. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۸/ربیع الاول ۵۳ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ۱۰/ربیع الاول ۱۳۵۳ھ

---

[1] وحكمه الثواب بفعله وعدم اللوم على تركه واما السنة فحكمها الثواب وفي تركها العتاب لاالعقاب. مراقي على الطحطاوى، ص ۶۰/ فصل من آداب الوضو، مجمع الانهر ج ۱/ص ۲۳، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، بحر كوئٹه ج ۱/ص ۱۷، سنن الوضوء، كتاب الطهارة.

[2] وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمداً وعدم اكفار جاهده. مراقي على الطحطاوى، ص ۲۰۰/ فصل في بيان واجب الصلوٰة، مطبوعه مصر، قواعد الفقه ص ۵۳۹، حرف الواؤ، مطبوعه دارالكتب العلميه ديوبند.

[3] ويكفر جاحد لثبوتها بدليل قطعي. الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا، ج۲/ص۵/ اول كتاب الصلوٰة، قواعد الفقه ص ۴۱۰، الفرض والفريضة، مطبوعه درالكتاب ديوبند، مجمع الانهر ج ۱/ص ۱۹، كتاب الطهارة، فرض الوضوء، دارالكتب العلميه بيروت، نورالانوار ص ۱۷۰، بحث الفريضة والواجب والسنة، مطبوعه ياسرنديم ديوبند.

[4] وقد كفر الحنفية من واظب على ترك سنة استخفافا بها بسبب انها انما فعلها النبى صلى الله عليه وسلم زيادة او استقباحها كمن استقبح من آخر جعل بعض العمامة تحت حلقه او احفاء شاربه، شرح فقه اكبر، ص ۱۸۶/ الانبياء لايعلمون الغيب، مطبوعه مجتبائى دهلى.

والدہ کی مانتا ہے تو والد ناراض ہوتے ہیں

سوال:۔ زید کے والدین زندہ ہیں، زید کی والدہ کہتی ہیں کہ گھر پر کام کرو اور والد کہتے ہیں کہ دہلی جاکر کام کرو اور دہلی میں آمدنی زیادہ ہے، اگر والدہ کی مانتا ہے تو والد اس سے بولنا چھوڑ دیتے ہیں، اور اگر والد کی بات مانے تو والدہ بولنا چھوڑ دیتی ہیں، اب اس کو کیا کرنا چاہئے، والدہ کی بات کو ترجیح دے، یا والد کی بات کو ترجیح دے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر مکان پر رہ کر گذارہ نہیں ہوتا، پریشانی زیادہ رہتی ہے تو باہر جاکر کام کرے اور والدہ کو سمجھا دے کہ خفا نہ ہوں روپیہ کما کر آپ کیواسطے لاؤں گا، اور دعا بھی کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو مجھ سے خوش رکھے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

والدین میں نااتفاقی ہو تو اولاد کیا کرے

سوال:۔ والدین کی خدمت کرنا قرآن وحدیث میں فرض بتایا گیا ہے، مگر والدین میں

[1] اذاتعذرعلیہ جمع مراعاۃ حق الوالدین بان یتاذی احدھما بمراعاۃ الآخر یرجح حق الاب فیما یرجع الی التعظیم والا حترام وحق الام فیما یرجع الی الخدمۃ والانعام الخ عالمگیری، کوئٹہ، ج۵/ص۳۶۵/ کتاب الکراھیۃ،الباب السادس والعشرون فی الرجل یخرج الی السفر الخ، نفع المفتی والسائل ص۱۲۰، مایتعلق بطاعۃ الوالدین، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ، ان برالام مقدم علی برالاب وحق الاب مقدم فی الطاعۃ وحسن المتابعۃ لرایہ والنفوذ لامرہ وقبول الادب منہ، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۴/ص۶۶۵، باب البر والصلۃ، الفصل الاول، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی.

خود اتنی نااتفاقی ہے کہ ایک دوسرے کی صورت دیکھنا گوارہ نہیں کرتے، اگر لڑکے اپنی ماں کو رکھتے ہیں، تو والد ناراض ہوکر فوراً الگ رہتے ہیں، اور اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھاتے ہیں، والدین کی جدائیگی کا عرصہ تقریباً ۱۸/یا ۲۰/سال کا ہوگیا ہے، اب اگر والدہ کو راضی کرتے ہیں، تو والد ناراض ہوتے ہیں، حالانکہ دونوں پڑھے ہوئے ہیں، ایسے وقت میں اولاد کیا کرے، کس کو راضی کرے اور کس کو ناراض رکھے، نیز والدہ کو ساتھ رکھتے ہیں، تو لڑکے والدہ کی نازیبا حرکت جو کہ برداشت کے قابل نہیں برداشت نہیں کرتے، وہ حرکت یہ ہے کہ والدہ کبھی اپنے قرآن شریف کو بکس میں بند کردیتی ہیں، اور اب کچھ دنوں سے وہ اپنے قرآن شریف کو اپنے ساتھ لیکر سوتی ہیں، حالانکہ رات کو پڑھتی بھی نہیں ہیں، اب ایسے حالات میں اولاد کیا کرے؟ والدین سے علیحدگی اختیار کرلے یا کیا کرے؟ تسلی بخش جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دونوں کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے، والدہ کی خدمت کرنے سے اگر والد ناراض ہوں اور برا کہیں تو خاموشی سے سن لیں ان کو جواب نہ دیں، والدہ اگر اپنا قرآن شریف بکس میں بند کردیں تو ان کو اس پر کوئی اعتراض نہ کرے، گھر میں تلاوت کے لئے دوسرا قرآن شریف دوکان سے لے لیں، اللہ تعالیٰ دونوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمادے اور لڑائی ختم کردے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۴/۱۴۰۱ھ

---

[1] اذا تعذرعلیه جمع مراعاة حق الوالدین بان یتاذی احدهما بمراعاة الآ خر یرجح حق الاب فیما یرجع الیٰ التعظیم والا حترام وحق الام فیما یرجع الی الخدمة والانعام ،عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ ص ۳۶۵/کتاب الکراهیة الباب السادس والعشرون فی الرجل یخرج الی السفرالخ. نفع المفتی والسائل ص ۱۲۰، مایتعلق بطاعة الوالدین، مطبوعه یوسفی لکهنؤ، مرقاة شرح مشکوٰة ج۴/ص۶۶۵، باب البر والصلة، فصل اول، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

باپ سے تنخواہ چھپانے کا حیلہ

سوال:۔ ایک لڑکا کہتا ہے کہ جب اس کو تنخواہ ملتی ہے تو اس کے والد اس کے پاس سے مانگ لیتے ہیں، اور لڑکا شرم وعزت کی خاطر تمام پیسہ دیدیتا ہے، اس کے بعد اس کے والد اسکو صرف کرایہ اور خرچ کے واسطے پیسہ دیتا ہے، مگر اس کو وہ ناکافی ہوتا ہے، تو لڑکا اپنے والد کو کم تنخواہ بتا کر کم دیتا ہے، تو کیا اس طرح لڑکے کو کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ شریعت کے نزدیک چوری ہوئی یا نہیں؟ مگر ایک بات یاد رہے کہ لڑکا بالغ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تنخواہ ملے تو اپنی ضرورت کے موافق اسمیں سے کسی دوسرے کے پاس رکھدے اور کہدے کہ میرے پاس اتنا ہی پیسہ ہے، یا کسی دوست سے قرض لے کر ضرورت پوری کرلیا کرے، اور تنخواہ ملتے ہی پہلے اسکا قرض ادا کرے، اسطرح گنجائش ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

باپ نے دونوں بیٹوں کو الگ کردیا

سوال:۔ دو بھائیوں میں شدید اختلاف ہوگیا، والد نے اتحاد کی بہت کوشش کی جب کامیابی نہیں ہوئی، تو دونوں کو الگ کردیا، چولہا الگ کردیا تاکہ آئندہ دلوں میں زیادہ فرق نہ پیدا ہو تو والد صاحب کا یہ فیصلہ کیسا ہے؟

---

[۱] التورية أن يظهر خلاف ماضمر فی قلبه الیٰ ماقال وأن یراد الإتیان بلفظ یحتمل معنیین الخ شامی کراچی ج۶/ص۱۳۴، کتاب الاکراہ.

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوشش وفہمائش کے باوجود جب اتحاد نہ ہوسکا اور دونوں کو علیحدہ کردیا کہ مزید فتنہ خانہ جنگی نہ ہو تو اچھا کیا، مگر دونوں کے ساتھ معاملہ یکساں کرنا چاہئے [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۵/۹۴ھ

قاتل باپ کی مدد

سوال:۔ پانچ بھائیوں نے سازش کرکے اپنے باپ کو قتل کردیا، ان میں سے چار بھائیوں نے رشوت لوگوں سے دلوا کر رہائی حاصل کرلی، اب اس صورت میں ان لڑکوں کی مدد کرنا ان کے ساتھ برتاؤ کیسا کرنا اور ان کا باپ کو قتل کرنے کا کیا گناہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بلا وجہ شرعی اپنے باپ کو قتل کرنا بہت بڑا ظلم اور سخت قسم کا گناہ ہے، اس کا وبال ناقابل برداشت ہے، [2] اس سلسلہ میں ان کی کوئی مدد نہ کی جائے، نہ رشوت دے کر اس جرم عظیم کو

---

[1] فی الحدیث استحباب التسویة بین الولد وفی النحل وفی غیر ها من انواع البر حتی فی القبلة، **مرقاة** شرح مشکوٰة، ج۳/ص ۳۷۷/ باب العطایا،باب الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع، بمبئی، نووی علی المسلم ج۲/ص۳۷، کتاب الهبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الهبة، مطبوعه سعد دیوبند.

[2] المرادمن الکبائر نحو القتل والزنی واللواطة والسرقة الخ شرح فقه اکبر، ص۶۸/ مطبوعه مجتبائی دهلی، عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللّٰه وماهن قال الشرک باللّٰه والسحر وقتل النفس التی حرم اللّٰه الابالحق الحدیث مشکوٰة شریف ۱۷، باب الکبائر و علامات النفاق، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

چھپایا جائے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۷/۸۸ھ

والدین کی خاطر ملازمت

سوال:۔ زید بغرض اطاعت والدین ایک مکتب میں ملازمت کرتا ہے، مگر وہاں پر معصیت میں مبتلا ہو جاتا ہے، اور وہ بھی بعض امارد پر نظر شہوت ہے، پھر توبہ کر لیتا ہے، پھر وہی عمل سرزد ہو جاتا ہے، اب یقین ہے کہ ملازمت ترک کر دینا چاہئے، سوال یہ ہیکہ والدین کی اطاعت کی خاطر ملازمت ضروری ہے، یا ترک کر دینا؟ اور اپنے مرشد کے یہاں رہنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نفس ملازمت تو معصیت نہیں، البتہ اس ملازمت میں معصیت کے دواعی ہیں، جن کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے، اور غالباً معاصی کا عادی بن گیا ہے، پھر وہ جہاں بھی جائے گا اپنی عادت کی راہ نکال لے گا، ادھر غالباً والدین کا بھی مقصود یہ مخصوص ملازمت نہیں بلکہ ان کا مقصد اخراجات کی سہولت اور تحصیل آمدنی ہے، اگر اس کو ظن غالب ہے کہ دوسرے کسی کام کی ملازمت کے بعد اس معصیت سے بچ جائے گا، تو وہ ملازمت کرے تاکہ دونوں فائدے حاصل ہوں، معصیت سے حفاظت بھی ہو جائے، اور آمدنی بھی ہو جائے،[۲] یا پھر اپنے مرشد کی

---

[۱] ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، سورہ مائدہ، آیت ۲۔ **ترجمہ**:۔ اور نیکی اور تقوے میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو، اور گناہ وزیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (بیان القرآن)

[۲] عن ابی حمید الساعدی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایہاالناس اتقوا اللّٰہ واجملوا فی الطلب فان نفسا لن تموت حتی تستوفی رزقها وان ابطأعنها فاتقوا اللّٰہ واجملوا فی الطلب خذوا ما حل ودعوا ما حرم، ابن ماجه شریف، ج ۱/ص ۱۵۶/ابواب التجارة، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة، مطبوعه رشیدیه دهلی.

خدمت میں جلدی جلدی جاتا رہے، اور اصل تو یہ ہے کہ اپنے اس مرض کو اپنے مرشد سے کہنے پر جو کچھ وہ اس سے حفاظت کا علاج تجویز کریں، پختہ ہو کر اس پر عمل کرتے رہیں، اپنی رائے پر علاج کرنے سے عمل نہیں ہوتا، ورنہ مرشد کی ضرورت ہی کیا تھی؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۳/۸۹ھ

والدین کا معذور پیر و استاذ کی خدمت سے روکنا

سوال:۔ اگر کسی شخص کے پیر یا استاذ دائم المریض ہوں اور بسبب کمزوری مرض وتقاضا عمر طبعی معذور بھی اتنے ہوں کہ ہمہ وقت دوسرے کی خدمت کے محتاج ہوں اور بالکل تنہا، نہ بیوی نہ بچے شاگرد یا مرید ان کی خدمت کرنا چاہیں لیکن والدین ان کی خدمت اور ان کے یہاں جانے سے بھی روکیں، چونکہ والدین دینی ماحول اور دینی تعلیم و بزرگوں کی صحبت سے کورے ہیں، لیکن مرید اور شاگرد بفضلہٖ تعالیٰ شرع اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، مسئلہ مسائل سے واقف اور دین کی خدمت بھی کر رہے ہوں، ان حالات کے تحت مرید اور شاگرد کی پیر اور استاذ کی خدمت اور خبر گیری ضروری ہے، یا والدین کی اطاعت فرض ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پیر اور استاذ کا مقام تو بلند ہے، اگر کوئی غیر آدمی بھی خدمت کا ایسا محتاج ہو کہ اسکی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو اسکی بھی خبر گیری کا حکم ہے، والدین کو استاذ اور پیر کی خدمت سے روکنے کا حق نہیں، جبکہ اسکی وجہ سے والدین کی خدمت ضروریہ میں فرق نہ آتا ہو[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/۹۴ھ

---

[1] ویقدم حق معلمه علی حق ابویه وسائر المسلمین، عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۷۸/ کتاب الکراهیة باب المتفرقات، حاشیة بذل المجهود، ج ۱/ص ۶/ کاب الطهارة، باب کراهیة استقبال القبلة عند الحاجة، مطبوعه رشیدیه سهارنپور، امدادالفتاویٰ ج۴/ص ۳۷۴/ مسائل شتیٰ، مطبوعه زکریا دیوبند.

والدہ کو مشورہ دینا کہ زمین فروخت کر کے ایک مستقل مکان خرید لیں

سوال:۔ والدہ کو اس طرح کا مشورہ دینا کہ وہ مہر میں آئی زمین کا جملہ حصہ فروخت کر کے اس کی نقد رقم سے شہر میں گھر خرید یں اور اس کے کرایہ سے اپنی ضروریات پوری کریں مناسب ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مشورۂ خیر دینے میں کوئی حرج نہیں مگر ان کو مجبور نہ کیا جائے، ان کا دل چاہے مشورہ قبول کریں نہ چاہے نہ قبول کریں۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱/۱۳/ ۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱/۱۴/ ۸۸ھ

اپنے افلاس کی وجہ سے زمین ایک بیٹے کے نام کرنا

سوال:۔ زید کے دو اولاد ہیں، ۱/ خالد ۲/ ہاشم، زید اب اپنی ضعیفی اور لاغری کی وجہ سے کسب پر قادر نہیں، کچھ مدت تک کھانے وغیرہ کا نظم خالد نے کیا اس کے بعد اب ہاشم کر رہا ہے، مگر وہ سہولتیں فراہم نہیں کر رہا ہے، جو خالد کیا کرتا تھا، تاہم خالد کو اس کا احساس ہے، لیکن خالد کہتا ہے کہ والد صاحب کے پاس جو زمین ہے وہ سب اگر میرے نام لکھ دیں تو

---

[1] وفی الحدیث شفاعة الامام الی الرعیة وهی من مکارم الاخلاق السنیة وعدم وجوب قبولها، (مرقاة، ج۳/ص ۴۴۴/)باب بعد باب المباشرة.

میں ان کو اپنے گھر رکھوں گا اور جو کھائیں گے کھلاؤں گا، اور ہر طرح کی سہولت فراہم کروں گا تو کیا زید کے لئے یہ جائز ہے کہ اپنی ضعف عمری کی پریشانی دور کرنے کے لئے تمام اراضی اپنے لڑکے خالد کے نام لکھ دے اور بقیہ ورثاء کو محروم کردے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اصل یہ ہے کہ ہر شخص کا نفقہ خود اس کے ذمہ اس کے مال میں لازم ہے (سوائے بیوی کے) کہ اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے،[۱] دوسرے کے ذمہ نفقہ جب واجب ہوتا ہے، جب اس کے پاس خود کچھ نہ ہو والد کا نفقہ خود والد کے ذمہ ہے اگر والد کے پاس کچھ نہ ہو تو ان دونوں لڑکوں کے ذمہ ہے،[۲] خالد کا یہ کہنا کہ اگر والد زمین میرے نام لکھ دیں تو میں بہتر سہولت ان کیلئے پہنچاؤں، غلط اور بے محل ہے اس سے ہاشم کو نقصان پہنچے گا، اور کسی ایک بیٹے کو نقصان پہنچانے کیلئے دوسرے کو دے دینا ظلم اور ناجائز ہے۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ
دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فتجب (ای النفقة) للزوجة بنكاح صحيح علىٰ الزوج الخ درمختار على الشامى زكريا، ج۵/ص۲۷۸/ كتاب الطلاق باب النفقة، عالمگيرى ج ۱/ص ۵۴۴، الباب السابع عشر فى النفقات، الفصل الاول فى نفقة الزوجة، مطبوعه كوئٹه، زيلعى ج۳/ص ۵۰، باب النفقة، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] ويجبر الولد الموسر على نفقة الابوين المعسرين مسلمين كانا أو ذميين الخ عالمگيرى، ج ۱/ص ۵۶۴/ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الطلاق الباب السابع عشر فى النفقات الفصل الخامس فى نفقة ذوى الارحام، زيلعى ج۳/ص ۶۳، باب النفقة، مطبوعه امداديه ملتان، خانيه ج ۱/ص ۴۴۷، باب النفقات، فصل فى نفقة الوالدين الخ، مطبوعه كوئٹه.

[۳] لابأس بتفضيل بعض الاولاد فى المحبة لانها عمل القلب وكذا فى العطايا ان لم يقصد به الا ضرار الخ ،درمختار على الشامى زكريا، ج۸/ص ۵۰۱/ كتاب الهبة قبيل باب الرجوع فى الهبة، خانيه ج۳/ص ۲۷۹، كتاب الهبة، فصل فى هبة الوالد لولده الخ، مطبوعه كوئٹه، عالمگيرى ج۴/ص ۳۹۱، كتاب الهبة، الباب السادس فى الهبة للصغير، مطبوعه كوئٹه.

شیر خوار بچے کو چھوڑنے والی ماں

سوال:۔اس ماں پر کیا سزا شرع شریف روا رکھتی ہے، جو شیر خوار بچے کو چھوڑ کر بھاگ جائے، اور معصوم کی ترک پرورش کرے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

وہ ماں ظالم اور گنہگار ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حقوق العباد میں کوتاہی کا علاج جبکہ صاحب حقوق معلوم نہ ہو

سوال:۔ بلوغ کے بعد اگر حقوق العباد میں غلطی ہوئی ہو اور یاد نہ ہو، اور اگر یاد ہو مگر وہ معاملہ جس میں غلطی ہوئی ہو صحیح طریقہ پر یاد نہ ہو کہ کس سے ہوا تھا، کس طرح ہوا تھا، مثلاً کسی کو تکلیف پہنچائی تھی، یا کسی سے کوئی چیز خریدی تھی، مگر یہ یاد نہیں ہے، کہ کیا چیز خریدی تھی، اور کتنے کی؟ یا کتنی خریدی تھی؟ اور یہ بھی یاد نہیں کہ کس سے خریدی تھی، اور یہ یاد ہے کہ خریدی تھی، یا وہ شخص جس سے معاملہ ہوا تھا مر گیا ہو، اسی طریقہ سے تکلیف پہنچانے کا معاملہ بھی ہو، تو ان سب صورتوں میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

تین مرتبہ قل ہواللہ احد پڑھ کر دعا کرلیا کریں، کہ یا اللہ جس جس کو مجھ سے تکلیف پہنچی

---

[1] قبل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس التمیمی جالس فقال الاقرع بن حابس ان لی عشرۃ من الولد ماقبلت منھم احداً فنظر الیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم قال من لایرحم لایرحم بخاری شریف، ج۲/ص ۸۸۷/ کتاب الادب، باب رحمۃ الولد وتقبلہ ومعانقتہ رقم الحدیث ،۵۷۶۳/.

ہے اور جس کا کوئی حق میرے ذمہ رہ گیا ہو اس کا ثواب اس کو پہنچادے،[۱] اگر صاحب حق موجود ہو اور یاد بھی ہو تو اس سے معافی تلافی کر کے صفائی کر لی جائے، یا کوئی مالی حق ہو ادا کر دیا جائے، صاحب حق معلوم نہ ہو تو اتنی مقدار اس کی طرف سے خیرات کر دی جائے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰؍۴؍۹۴ھ

---

[۱] صرح علماء نا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ اوصوماً اوصدقۃ اوغیرھا .شامی زکریا، ج۳؍ص ۱۵۱؍ کتاب الجنائز، مطلب فی القرأۃ للمیت الخ، عالمگیری ج ۱؍ص۲۵۷، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، مطبوعہ کوئٹہ، ھدایہ ج ۱؍ص ۲۹۶، باب الحج عن الغیر، مطبوعہ تھانوی دیوبند.

[۲] علیہ دیون ومظالم فلو علمھم لزمہ الدفع الیھم لان الدین صار حقھم ولو جھل اربابھا وأیس من معرفتھم فعلیہ التصدق بقدرھا من مالہٗ وان استغرقت جمیع مالہ، الدرالمختار مع الشامی زکریا، ج۶؍ص۴۴۳؍ کتاب اللقطہ،مطلب فیمن علیہ دیون ومظالم الخ، شرح فقہ اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبۃ، مطبوعہ رحمیہ دیوبند، مجمع الانھر ج۲؍ص ۵۳۱، کتاب الفقہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

فصل سوم:- جماع اوراس کے متعلقات

بیوی سے ہمبستری کا طریقہ

سوال:۔ میں گنگوہ کے مدرسہ میں تعلیم پا رہا تھا اس وقت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب مدظلہٗ سے بیوی سے ہمبستری کا مسنون طریقہ معلوم کیا تھا لیکن اب وہ تحریر گم ہوگئی آپ تحریر فرمادیں تو نوازش ہوگی کیونکہ احقر کی شادی ہونے والی ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

بہشتی زیور، تحفۃ الزوجین میں مطالعہ کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۵/۴/۹ھ

بغیر دعا مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت کرتا ہے

سوال:۔ بغیر دعا مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت کرتا ہے، کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بغیر دعا مجامعت کرنے سے شیطان بھی مجامعت کرتا ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۵/۲۱ھ

---

[۱] عن مجاهد ان الذى يجامع ولايسمى يلتف الشيطان على احليله فيجامع معه. فتح البارى ص۲۸۷ ج۱۰، كتاب النكاح، باب مايقول الرجل اذا اتى اهله. مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه. عمدة القارى ص۱۵۳ ج۹، الجزء العشرون، كتاب النكاح، باب مايقول الرجل اذا اتى اهله، مطبوعه دارالفكر بيروت.

قبلہ کی طرف رخ کر کے وطی کرنا

سوال:۔کیا اپنی رفیقۂ حیات سے قبلہ کی جانب وطی کرنے میں کوئی قباحت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

قبلہ کی طرف پیر کر کے بیوی سے صحبت کرنا بھی مکروہ ہے۔یکرہ مدالرجلین الی القبلة فی النوم وغیرہ عمداً وکذافی حال مواقعةاهله[۱] شامی ص ۲۲۸ ج ۱۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۹۵/۲/۲۴ھ

جماع کے لئے کوئی حدمقرر ہے

سوال:۔عورت کا حق مرد پرصحبت کے اعتبار سے کس قدر ہے ہفتہ میں ایک بار یا مہینہ میں ایک بار یا سال میں ایک بار،فتویٰ اورتقویٰ دونوں اعتبار سے تحریرفرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

عورت کا حق قضاءتو ایک مرتبہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔یہاں تک کہ اس کے بعد اس کو پیش کر کے فسخِ نکاح کا مطالبہ نہیں کرسکتی لیکن دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ کبھی کبھی واجب ہوگا۔ اس کے لئے شرعاً کوئی مدت نہیں یہ قوت،صحت اور دیگر حالات پر موقوف ہے۔ہاں عورت کی رضامندی کے بغیر چار ماہ سے زیادہ کی دیر نہ لگائے اور اگر عورت مطالبہ کرے تو دیانۃً اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کے مطالبہ کو پورا کرے۔ویسقط حقها بمرة ویجب دیانةً احیاناً ولایبلغ مدة الایلاء الابرضاها ویؤمر المتعبد بصحبتها احیاناً(ردمختار)

[۱] شامی زکریا ص ۵۵۴ ج ۱ باب الانجاس، قبیل مطلب القول مرجح علی الفعل، عالمگیری کوئٹہ ص ۳۱۹ ج۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلة، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۴۱، فصل فیمایجوز به الاستنجاء.

قولہ یسقط حقھا بمرۃ قال فی الفتح واعلم ان ترک جماعھا مطلقاً لا یحل لہٗ صرح اصحابنا بان جماعھا احیاناً واجبٌ دیانۃً لکن لایدخل تحت القضاء والالزام الاالوطأۃ الاولیٰ ولم یقدر وافیہ مدۃ ولا یبلغ بہ مدۃ الایلاء الابرضاھا وطیب نفسھا بہ(الی قولہ) وفی البدائع لھا ان تطالبہ بالوطئ لان حلہ لھا حقھا کما ان حلھا لہٗ حقہ واذاطالبتہ یجب علیہ ویجبر علیہ فی الحکم مرۃ و الزیادۃ تجب دیانۃ لافی الحکم عندبعض اصحابنا وعندبعضھم تجب فی الحکم الخ.

(شامی[1] ص ۵۴۷ . ۵۴۸) ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود گنگوہی عفااللہ عنہٗ دارالعلوم دیوبند

حاملہ سے صحبت کب نقصان دہ ہے؟

سوال:۔حاملہ عورت کے ساتھ کتنی مدت تک صحبت کر سکتے ہیں؟ اورصحبت سے رکنا آیا واجب ہے یا سنت یا مستحب؟

الجواب حامداًومصلیاً!

صحبت سے رکنے کا حکم حمل کی حفاظت کی خاطر ہے۔ جب اس کونقصان دے تو رک جائے[2] اور یہ بات طبیب سے دریافت کرنے کی ہے کہ کب نقصان دہ ہےاور کب نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۲/۱۲/۹۲ھ

---

[1] شامی زکریا ص ۳۷۹ ج۴، مطبوعہ نعمانیہ ص ۳۸۹ ج۲ باب القسم ، النھرالفائق ص ۲۹۴ ج۲، باب القسم، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، سکب الانھر علی مجمع الانھر ص ۵۵۰ ج ۱، باب القسم، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، البحرالرائق کوئٹہ ص ۲۱۹ ج۳، باب القسم.

[2] ولو تضررت من کثرۃ جماعہ لم تجز الزیادۃ علی قدر طاقتھا، درمختار زکریا، لایحل لہ وطؤھا بمایؤدی الی اضرار ھا الخ شامی زکریا ص ۳۸۱-۳۸۰ ج۴ باب القسم، سکب الانھر مجمع الانھر ص ۵۵۰ ج ۱، باب القسم، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت، النھرالفائق ص ۲۹۴ ج ۲، کتاب النکاح، باب القسم، مطبع دارالکتب العلمیہ بیروت.

مال جمع کرنے اور بیوی سے صحبت کی مقدارِ واجب

سوال:۔ مال جمع کرنا، عورت سے صحبت کرنا کہاں تک فرض ہے؟ اور کہاں تک واجب ہے؟ اور کہاں تک سنت ہے؟ اور کہاں تک مستحب ہے؟ اور کہاں تک مباح ہے؟ اور کہاں تک حرام ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بقدر ادائے حقوقِ واجبہ مال حلال ذریعہ سے کمانا اور رکھنا واجب ہے[1]، سال بھر کے خرچ کی مقدار بیوی کو نفقہ دینا سنت ہے[2] بیوی سے اتنی مقدار میں صحبت کرنا واجب ہے کہ وہ بغیر صحبت کے بے چین ہو کر معصیت میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے اور یہ چیز صحت وقوت عمر طبیعت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ بعض خلفا راشدین رضی اللہ عنہم نے زائد سے زائد چار ماہ کا اندازہ کیا ہے۔ کہ اتنی مدت میں صحبت کا اہتمام وانتظام رکھے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۲۱ھ

---

[1] فرض هو الكسب بقدر الكفاية لنفسه وعياله وقضاء ديونه ونفقة من يجب عليه نفقته وان اكتسب ما يدخره لنفسه وعياله فهو فى سعة الخ، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۴۸، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فى الكسب، مجمع الانهر ص ۴/۱۸۴، كتاب الكراهية، فصل فى الكسب، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[2] كان رسول الله ﷺ ينفق على اهله نفقة سنتهم، بخارى شريف ص۸۰۶ ج۲ حديث ۵۱۴۹، كتاب النفقات باب حبس الرجل قوت سنة على اهله. مطبوعه اشرفى ديوبند.

[3] ولايبلغ مدة الا يلاء الابرضاها ويؤيدذلک ان عمررضى الله تعالىٰ عنه لما سمع فى الليل امرأة تقول الى قوله فسأل عنها فاذا زوجهافى الجهاد فسأل بنته حفصة كم تصبر المرأة عن الرجل فقالت اربعة اشهرفأمر اُمراء والاجناد ان لا يتخلف المتزوج عن اهله اكثر منها. الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكرياص ۳۸۰ج۴ باب القسم، البحرالرائق ص ۲۱۹ ج۳، باب القسم، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهر الفائق ص۲۹۳ ج۲، باب القسم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا

سوال:۔اپنی بیوی کی چھاتی کومنہ میں لینا کیسا ہے؟اس میں دوشقیں ہیں۔ایک دودھ منہ میں اتر جائے، دوسرے یہ کہ دودھ منہ میں نہ اترے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اپنی بیوی کی چھاتی منہ میں لینا درست ہے البتہ اگر دودھ آنے کا گمان ہوتو پھرایسا نہ کرے۔**وهو تحقيق وجيه لانه يجوز له ان يلمس بجميع بدنه حتى بذكره جميع بدنها الا ماتحت الازار فكذاهي لها ان تلمس بجميع بدنها الا ماتحت الازار جميع بدنه الخ۔كذافي الشامي**[۱] **ص ۲۷۰ ج ۱** ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بیوی کا پستان منہ میں لینا

سوال:۔اپنی منکوحہ کا پستان منہ میں لیکر چومناوغیرہ جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

شامی[۲] جلداول ص۱۳۱ میں ہے **قوله مباشرتها له سبب تردده فى المباشرة تردد البحر فيها حيث قال ولم ارلهم حكم مباشرتها له ولقائل ان يمنعه بانه لما حرم تمكينها فى استمتاعه بها حرم فعلها به بالاولىٰ ولقائل ان يجوزه بان حرمته عليه لكونها حائضاً وهو مفقود فى حقه فحل لها الاستمتاع به ولان غاية مسها بذكره انه استمتاع بكفها وهو جائز قطعاً الخ واستظهر فى النهر الثانى الى ان**

۱/ ۲ شامی زکریاص۴۸۷ج ۱، مطبوعه نعمانيه ص۱۹۵ ج۱ باب الحيض، مطلب لوافتى مفت بشئ من هٰذه الاقوال الخ، بحرص۱۹۸ ج ۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطبوعه الماجديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على الدرالمختار ص۱۵۰ ج ۱، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطبوعه دارالمعرفة، بيروت.

قال یجوز لہٗ ان یلمس بجمیع بدنه حتی بذکرہ جمیع بدنها الا ماتحت الازار فکذاهی لها ان تلمس بجمیع بدنها جمیع بدنه حتی ذکرہ

مندرجہ بالاعبارت سے ظاہر ہے کہ مرد کو اپنی منکوحہ سے ہر قسم کا استمتاع درست ہے، جیسے رخسار کا چومنا اور ہونٹوں وغیرہ کا چوسنا وغیرہ البتہ پستان وغیرہ کا چوسنا ٹھیک نہیں ہے کہ اس میں پستان سے دودھ نکلنے پر مرد کے حلق میں جانے کا اندیشہ ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

بیوی کو برہنہ کر کے اس کا پستان منہ میں لے کر سونا

سوال:۔ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کو بالکل برہنہ کر کے روزانہ سوتا ہے اور بیوی کے دودھ نہ ہونے کے زمانہ میں اس کے پستان چوسنے کا عادی ہے کیا اس کی اجازت ہے۔ حرام یا مکروہ ہے یا نہیں دودھ نہ نکلنے پر چوس سکتا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بیوی کو برہنہ کر کے اس کے ساتھ سونے اور دودھ نہ ہونے کے زمانہ میں اس کا پستان منہ میں لینے کی وجہ سے اس شخص کی امامت میں خرابی نہیں آتی۔ان میں سے کوئی بات حرام یا مکروہ تحریمی نہیں۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۱۰/۱۸ھ

---

[1] فروع، مصّ رجل ثدی زوجته لم تحرم، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۴۲۱ ج۴، کتا ب النکاح، باب الرضاع قبیل کتاب الطلاق.

[2] اس لئے کہ بیوی کا کوئی بھی حصہ شوہر کے لئے ستر نہیں ہے فینظر الرجل منهما بالعکس الی جمیع البدن من الفرق الی القدم ولوعن شهوة الخ الشامی زکریا ص ۵۲۶ ج۹ کتاب الحظر والاباحة فصل فی النظر الخ، عالمگیری کوئٹه ص۳۲۷ ج۵، کتاب الکراهية، الباب الثامن فیمایحل للرجل النظر الخ، مجمع الانهر ص ۲۰۰ ج۴، کتاب الکراهية، فصل فی النظر وغیرہ، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، مص رجل ثدی زوجته لم تحرم.درمختار علی الشامی زکریا ص ۴۲۱ ج۴ کتاب النکاح، باب الرضاع.

شوہر کا عضو ہاتھ میں لینا

سوال:۔اپنی منکوحہ کے ہاتھ میں عضو دینا جائز ہے یا نہیں۔اگر گناہ ہے تو کفارہ ادا کرنے پر گناہ سے بری ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگرعورت نے اپنے مرد کا عضو خاص پکڑ لیا تو کوئی گناہ نہیں ہوا البتہ ایسا کرنا کچھ اچھا نہیں ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورت کے منہ میں ادخال

سوال:۔اگرکسی عورت نے اپنے شوہر کے ذکرکواپنے منہ میں داخل کیاغایت محبت کی وجہ سے تو ادخال وخروج اورعدم خروج تینوں صورتوں میں کیاحکم ہے اوراگرمنی اس کے حلق کے نیچے اُترگئی تو کیاحکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ عمل مکروہ تحریمی ہے،[2] منی کا کھانا حرام ہے،[3] شوہر بیوی دونوں توبہ کریں اوران حیوانی

---

[1] وهو تحقيق وجيه لانه يجوز له ان يلمس بجميع بدنه حتى بذكره جميع بدنها الا ماتحت الازار فكذاهي لها ان تلمس بجميع بدنها الاماتحت الازار جميع بدنه حتى ذكره. شامي زكريا ص۴۸۷ ج ا مطبوعه نعمانيه ص۱۹۵ ج ا باب الحيض، مطلب لوافتى مفت بشى من هٰذه الاقوال.

[2] اذاادخل الرجل ذكره فى فم امرأته قدقيل يكره(عالمگيرى كوئٹه ، ج۵/ص ۳۷۲/ كتاب الكراهية الباب الثلاثون فى المتفرقات.

[3] والمنى نجس (هداية ،ج ا/ص۷۳/ كتاب الطهارة بالانجاس) شامي زكريا ص۵۱۲ ج ا، باب الأنجاس، ملتقى الابحر ص۸۷ ج ا، باب الأنجاس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

حرکات سے باز رہیں انسانیت سیکھیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۹؍۱۰؍۹۴ھ

تفخیذ وتبطین وغیرہ کا حکم

سوال:۔اپنی منکوحہ سے اس طرح بغل گیر ہونا کہ جسم کے کسی حصہ پر رگڑنے سے انزال ہوجائے تو کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

میاں بیوی کا ایک دوسرے کے بدن کو لمس کرنا درست ہے۔اور لمس میں اگر انزال ہو جائے تو کوئی گناہ نہیں ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

فرج میں ادخالِ اصبع سے کھیلنا

سوال:۔اگر مرد اپنی بیوی کی خواہشات ذکر کے علاوہ کسی اور چیز سے پوری کرتا ہے۔ مثلاً اس کی شرمگاہ میں انگلیاں ڈال کر کھیلتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

وہ انگلیاں ڈال کر کھیلنے کی جگہ نہیں اور انگلی آلہ جماع نہیں۔ **الاصبع ليس آلته**

---

[1] **يجوز له ان يلمس بجميع بدنه حتى بذكره جميع بدنها الاماتحت الازار فكذاهي لها ان تلمس بجميع بدنها الا ماتحت الازار جميع بدنه حتى ذكره . شامي زكريا ص۴۸۷ ج ا باب الحيض مطلب لو افتى مفت بشى من هٰذه الاقوال، زيلعي ص۵۷ ج ا ، باب الحيض، مكتبه امداديه ملتان، النهر الفائق ص ۱۳۲ ج ا ، كتاب الطهارة، باب الحيض.**

للجماع الخ شامی[1] ص ۵۰۴ ج ۱ / اگر وہ عنین ہے اس میں جماع کی طاقت نہیں، بیوی کا حق ادا نہیں کرسکتا ہے تو اس کو طلاق دیدے تاکہ وہ اپنا دوسرا انتظام کرلے، اور وہ کس مقصد کے لئے ایسا کرتا ہے، ایسا کرنا مادۂ صالحہ کو ضائع کرنا ہے۔ جیسے کوئی شخص محنت سے روپیہ جمع کرے پھر اس کو دریا میں پھینک دے۔ مرد وعورت دونوں کا حکم یکساں ہے۔ اضاعت دونوں کے حق میں اضاعت ہے۔ کوئی غرضِ صحیح اس سے متعلق ہو تو اس پر غور کیا جاسکتا ہے۔ علامہ شامیؒ نے درمختار کتاب الصوم[2] ص ۱۳۷ ج ۲ میں اس سلسلہ میں بحث کی ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ ۸۸/۷/۱۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۷/۱۴ھ

فرج میں وطی پشت کی طرف سے

سوال:۔ اپنی منکوحہ کو اس کی پشت کی طرف سے لیٹے کہ اعضائے مخصوص پشت کی جانب سے پیشاب کی جانب رہے۔ اس شکل میں کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟

---

[1] شامی زکریا ص ۳۰۵ ج ۱ كتاب الطهارة، قبيل مطلب فى رطوبة الفرج، البحر كوئٹه ص ۶۰ ج ۱، كتاب الطهارة.

[2] ولوخاف الزنا يرجى ان لا وبال عليه وفى الشامية الظاهر انه غير قيد بل لوتعين الخلاص من الزنى به وجب لانه اخف وعبارة الفتح فان غلبته الشهوة ففعل ارادة تسكينها به فالرجاء ان لا يعاقب زادفى معراج الدراية وعن احمد والشافعى فى القديم الترخص فيه وفى الجديد يحرم ويجوزان يستمنى زوجته وخادمته وعن الجوهرة انه يكره ولعل المراد به كراهة التنزيه فلا ينافى قول المعراج يجوز تأمل وفى السراج ان اراد بذلك تسكين الشهوة المفرطة الشاغلة للقلب وكان عزباً لا زوجة له ولا امةاوكان الا انه لا يقدر على الوصول اليها لعذر قال ابوالليث ارجوان لاوبال عليه واما اذا فعله لإستجلاب الشهوة فهو آثم الخ شامى زكريا ص ۳۷۱ ج ۳، مطبوعه نعمانيه ص ۱۰۰ ج ۲ كتاب الصوم، مطلب فى حكم الاستمناء باليد.

الجواب حامداً ومصلیاً!

پشت کی جانب سے بھی جماع شرمگاہ (فرج) میں درست ہے۔ قرآن عزیز میں خداتعالیٰ کا ارشاد ہے **فاتوا حرثکم انّٰی شئتم یعنی کیف شئتم وحیث شئتم اذاکان فی القبل والمعنی کیف شئتم متقبلة ومدبرة علی کل حال اذاکان فی الفرج۔** تفسیر[۱] خازن ص ۱۵۳ ج ۱ ۔ البتہ اپنی خواہش اس طرح پوری کرنا ٹھیک نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

وطی بیوی کی دُبُر میں

سوال:۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے بجائے قُبل کے دُبر میں وطی کی اور اس شخص کو یہ گمان ہے کہ قبل ہی میں ہے۔ فارغ ہونے کے بعد عورت نے بتایا کہ تم نے ناجائز راستے کو استعمال کیا تھا مگر بوقتِ وطی عورت جانتی تھی کہ ناجائز راستہ استعمال ہورہا ہے لیکن اس وقت اس نے کچھ نہ کہا بعد میں بتایا تو دریافت طلب بات یہ ہے کہ مرد گناہ کا مرتکب ہوگا یا نہیں؟ نیز عورت بھی گناہ کی مرتکب ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حالتِ مذکورہ میں عورت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوگی۔ **کما یستفاد عن عیادة الجواب الرابع**[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] تفسیر خازن ص۱۵۳ ج ۱ سورة بقرہ آیت ۲۲۳، فتح الباری ص۲۸ ج۹، کتاب التفسیر، سورۂ بقرہ، مطبوعہ مکة المکرمہ، فتح البیان ص ۳۹۲ ج ۲، دارالفکر بیروت.

[۲] ووطؤھا فی الفرج عالما الحرمة عامداً مختاراً کبیرة لا جاھلا ولا ناسیا ولا مکرھاً الخ البحرالرائق کوئٹہ ص۱۹۷ ج ۱ باب الحیض.

عورت کی دبر میں وطی

سوال:۔غالباً عرصہ ۲۵/سال ہوا ایک حدیث نظر سے گذری جس میں صحابہ کرامؓ نے حضورا کرم ا سے عرض کیا کہ اپنی منکوحہ عورت سے جماع بذریعہ دبر کر سکتے ہیں یا نہیں تو حضور ا نے فرمایا کہ عورت تمہاری کھیتی ہے جدھر سے آ ؤ، اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ دبر کے ذریعہ جماع سے اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے، تو حضورا نے فرمایا کہ اگر ایسا ہوتا تو یہودیوں کے یہاں ایسا کیوں نہیں ہوا برائے کرم اس حدیث کی توضیح اور تشریح واضح کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کا مقام جماع (فرج) متعین ہے، وہی کھیتی کی جگہ ہے وہیں سے اولاد پیدا ہوتی ہے، البتہ یہ اختیار ہے کہ اس مقام پر جب جماع کرے تو اس کو چت لٹائے یا اُلٹا لٹائے، دونوں طرح اس کی اجازت ہے، یہی حاصل اس آیت کریمہ کا ہے ''نِسَاءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ'' فرج کے علاوہ دوسرا مقام (دبر) محل حرث نہیں، وہاں صحبت جائز نہیں[1]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۵/۱۴۰۰ھ

زوجین کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا

سوال:۔زوج زوجہ کو اپنے حجرے میں تنہائی کے وقت ایک دوسرے کا فرج دیکھنا جائز

[1] (نساء کم حرث لکم فأتو احرثکم أنی شئتم) یعنی کیف شئتم وحیث شئتم إذاکان فی القبل والمعنی کیف شئتم مقبلة ومدبرة علی کل حال إذاکان فی الفرج وفی الآیة دلیل علی تحریم إتیان النساء فی أدبار هن لأن محل الحرث والزرع هو القبل لاالدبر الخ تفسیر خازن، ج ۱/ص ۱۵۳، مطبوعه مصر، تفسیر کبیر ص۲۳۵ ج۲، سورة البقره، مطبوعه دارالفکر بیروت، الجامع لأحکام القرآن ص۸۸ ج۲/ الجزء الثانی، سورة البقره، آیت۲۲۳، مطبوعه دارالفکر بیروت.

ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے مگر نہ دیکھنا اولیٰ ہے وینظر الرجل الی جمیع بدن زوجته حتی فرجها والاولیٰ ترکه اھ سکب الانہر[۱] ج ۲ ص ۵۳۹ ۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۸، ج ۲، ۵۶ھ

برہنہ ہمبستری

سوال:۔ زید اور اس کی بیوی اکثر جذبات سے مغلوب ہوکر برہنہ ہوکر ہمبستری کیا کرتے ہیں درست ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حیاء کا تقاضا یہ ہے کہ چادروغیرہ اوڑھ لیا کریں۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

---

[۱] سکب الانہر علی هامش مجمع الانهر ص ۲۰۱ ج ۴ کتاب الکراهية. فصل فی النظر. مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، الدرالمختار مع الشمی زکریا ص ۶/۲۶، فصل فی النظر واللفس، هدایه آخرین ص ۴/۴۶۰، کتاب الکراهية، مکتبه یاسرندیم دیوبند،

[۲] إذااتی احدکم اهله فلیلق علی عجزه وعجزها ثوباولایتجردان تجردالعیرین، کنزالعمال ص۳۴۸ج۱۶، حدیث: ۴۴۸۶۲ النوع الثانی فی المباشرة وادابها ومحظوراتها الخ.مطبوعه موسسته الرسالة بیروت، سنن ابن ماجه شریف ص۱۳۸ ج ۱، ابواب النکاح، باب التستر عندالجماع، مطبوعه رشیدیه دهلی، البحرالرائق کوئٹه ص۱۹۳ ج۸، کتاب الکراهية، فصل فی النظر واللمس، سکب الانهر علی هامش مجمع الأنهر ص ۲۰۱ ج۴، کتاب الکراهية، فصل فی النظر وغیره، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

بیوی کو برہنہ کرنا

سوال:۔ بوقت مباشرت بیوی کو برہنہ کرنا روشنی وتاریکی میں جواز میں ہے یا کہ نہیں!

الجواب حامداًومصلیاً

گو یہ حرام نہیں، مگر غیر مناسب اور خلاف حیاء ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۲/۹۴ھ

بوڑھی بیوی سے جماع

سوال:۔ اپنی بوڑھی بیوی سے ہمبستر ہونا عندالشرع کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بوڑھی عورت اگر جماع کی متحمل نہ ہو اور جماع اس کو مضر ہو تو شوہر کو اس سے جماع درست نہیں۔ **وفي الأشباه من أحكام غيبوبة الحشفة فيما يحرم على الزوج وطئ زوجته مع بقاء النكاح قال وفيما إذا كانت لا تحتملہ لصغر أومرض اوسمنه**

---

[۱] أما النظر إلىٰ زوجته ومملوكته فهو حلال من قرنها إلىٰ قدمها عن شهوة وغير شهوة وهذا ظاهر إلا أن الأولىٰ أن لاينظر إلىٰ عورة صاحبه الخ عالمگيرى كوئٹه، ج۵/ص۳۲۷/ كتاب الكراهية الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه الخ، مجمع الانهر ص۲۰۰ ج۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظروغيره، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، البحرالرائق كوئٹه ص۱۹۳ ج۸، كتاب الكراهية، فصل فى النظرواللمس.

فعلم من هٰذا كله أنه لايحل لهٗ وطؤها لما يؤدى إلى إضرارها كذافى الشامى[۱] ص ۵۴۹ ج ۲ ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مظاہر علوم سہارنپور

نابالغہ بیوی سے وطی

سوال:۔اپنی نابالغہ بیوی سے وطی کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلياً!

اگر نابالغہ بیوی جماع کی متحمل نہ ہو اور جماع اس کو مُضِر ہو تو اس سے جماع درست نہیں۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

وطی میں بیوی کا حق شوہر پر

سوال:۔ ایک شخص نے مسئلہ بتاتے وقت یوں فرمایا کہ شادی کرنے کے بعد بیوی سے ہمبستری کرنا صرف ایک مرتبہ ضروری ہے باقی پوری زندگی تبرع ہے یہ مسئلہ درست ہے یا نہیں۔

۱؎ شامی زکریا ص ۳۸۱ ج۴ باب القسم، سكب الأنهر على هامش مجمع الأنهر ص ۵۵۰ ج ۱، باب القسم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

۲؎ وفى الاشباه من احكام غيبوبة الحشفة فيما يحرم على الزوج وطئ زوجته مع بقاء النكاح قال وفيما إذا كانت لا تحتمله لصغرأومرض أوسمنه فعلم من هٰذا كله انه لايحل له وطؤها لما يؤدى الى إضرارها الخ . شامى زكريا ص ۳۸۱ ج۴ باب القسم، النهرالفائق ص ۲۹۴ ج ۲، كتاب النكاح، بالقسم، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

الجواب حامداًومصلیاً!

اس کا مقصدتو یہ ہے کہ اگرایک دفع ہمبستری کرلی تو عورت کو قاضی کی عدالت میں درخواست دیکر کہ میرا شوہر ناکارہ ہے مجھے نکاح ثانی کی اجازت دی جاوے نکاح فسخ کرانے کا اختیارنہیں[۱] ویسے دیانۃً شوہرکولازم ہے کہ ہمبستری کر کے عورت کو مطمئن رکھے ایسا نہ ہو کہ اس کا میلان دوسرے کی طرف ہوجاوے۔(ہکذافی درالمختار[۲])واللہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبدمحمودعفی عنہ مدرسہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ ۲؍۲؍۸۷ھ

بیس سال تک ملاپ نہ ہونے کے باوجوداب ملاپ درست ہے

سوال:۔شادی ہوئے بیس سال سے زیادہ عرصہ ہورہاہے اس بیچ شوہراور بیوی میں ملاپ نہیں ہوا۔ادھر دوسال سے ہندہ اپنے شوہر سے ملتی ہے۔اگر زیداس کورکھنا چاہےتو رکھ سکتاہے یانہیں؟

---

[۱] ویسقط حقها بمرة في القضاء اى لانه لولم يصبها مرة يوجله القاضى سنة ثم يفسخ العقد امالو اصابهامرة واحدة لم يتعرض له لانه علم انه غيرعنين وقتالعقد(شامی کراچی ص۲۰۳ ج۳ باب القسم، كتاب النكاح، النهرالفائق ص۲۹۳ ج۲، باب القسم، طبع مكه مكرمه، فتح القدير ص۴۳۵ ج۳، باب القسم، دارالفكر بيروت.)

[۲] واعلم ان ترك جماعها مطلقا لايحل له صرح اصحابنابان جماعها احيانا واجب ديانةً...... (وقيله) ليحصنهن عن الاشتهاء للزناوالميل الى الفاحشة (شامی کراچی ص۲۰۲ ج۳ باب القسم كتاب النكاح)

[۳] قال في الفتح : والمستحب أن يسوى بينهن في جميع الاستمتاعات من الوطئ والقبلة ليحضهن عن الاشتهاء للزنى والميل إلى الفاحشة (شامی کراچی ص۳۸۹ ج۴، باب القسم، فتح القدير ص۴۳۵ ج۳، باب القسم، دارالفكر بيروت)

الجواب حامداًومصلیاً!

رکھ سکتا ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] بیس سال سے شوہر اور بیوی کے درمیان ملاپ نہ ہونے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور جب تک طلاق کا لفظ نہ بولے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اس لئے نکاح بدستور قائم ہے۔ کذا فی فتاویٰ دارالعلوم ص ۶۸ ج ۹، کتاب الطلاق، باب اول عنوان ''بلا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوتی''، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم دیوبند۔



فصل چہارم:- یتیم وغیرہ کے احکام

یتیموں کی مدد کرنا

سوال:- یتیموں کی مدد کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بہت بڑے اجر وثواب کے مستحق ہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۶ھ

---

[1] قال رسول الله ﷺ انا وكافل اليتيم له ولغيره في الجنة هكذا واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا (مشكوة شريف ص ۲/۴۲۲، با بالشفقة والرحمة على الخلق، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

یتیموں کا مال ناحق کھانا

سوال:- یتیموں کا مال خرد برد کرنیوالے کے بارے میں خدا ورسول کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنے والے ظالم اور سخت گنہگار ہیں دوسروں کا مال ناحق کھانے والے اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۷/۹۶ھ

کیا یتیم کو اپنا حق وصول کرنے کا حق ہے

سوال:- کیا ایسا بھی حکم ہے کہ یتیم اپنا حق حاصل کرنے کیلئے حق کی لڑائی نہ لڑے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنا حق وصول کرنے کا حق ہے اس کے لئے مناسب تدبیر اختیار کی جائے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۷/۹۶ھ

---

[1] قال اللّٰه تعالیٰ: ان الذین یأکلون اموال الیتامیٰ ظُلُماً انما یأکلون فی بطونهم ناراً وسیصلون سعیراً، **ترجمہ**: بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال استحقاق کھاتے ہیں اور کچھ نہیں اپنے شکم (پیٹ) میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہوں گے۔ (از بیان القرآن) (سورۃ نساء الآیة ۱۰)

[2] وجدنا نیرمدیونه وله علیه درهم له ان یاخذه لاتحادهما جنسا فی الثمنیة الی ان قال: ان عدم جواز الاخذ من خلاف الجنس کان فی زمانهم لمطاوعتهم فی الحقوق والفتوی الیوم علی جواز الاخذ عند القدرة من ای مال کان لاسیمافی دیارنا لمداومتهم العقوق (شامی کراچی ص ۱۵۱ ج۶) کتاب الحجر، قبیل مطلب تصرفات المحجور بالدین کالمریض،

سفیہ کا مال کب اس کے حوالے کیا جائے؟

سوال:- زید کا انتقال چند سال قبل ہوا، اس کے اموال وجائداد بین الورثہ اب تک تقسیم نہیں ہوئے۔ اب تقسیم ہونے والے ہیں۔ وارثین میں ایک اس کی بہن بھی ہے اور وہ سفیہ ہے یعنی خیر وشر کے امتیاز کی طاقت نہیں رکھتی۔ وہ اپنی سفاہت اور چند لالچ مندوں کی تحریص کی وجہ سے پورے اموال کو ضائع کردے گی اس کا قوی اندیشہ ہے۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ تقسیم کے وقت اس کے حصہ کے مال کو اس کے حوالہ کئے بغیر اس کے اولیاء یعنی اس کی اولاد کے حوالہ کرنے کی شرعی اجازت ہے یا نہیں؟ سفیہ کے شرعی معنی کیا ہیں؟ اور کن حالتوں میں مضر ثابت ہوتا ہے؟ اگر اس سفیہ کا مال اس کے حوالہ کردیں تو پھر اس مال کی خرید وفروخت اور نقل وہبہ کرنے پر حجر ثابت ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر شرعی طریقہ پر بہن وارث ہے اور وہ سفیہ ہے، اپنے مال کو بے محل ضائع کردینے کا قوی مظنہ ہے تو جو اہل فہم اہل دیانت اس کے حق میں خیر خواہ ہوں اس کی ضروریات کو دیکھ کر سمجھ کر مناسب طور پر انتظام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو خاندانی لوگ باہمی مشورہ سے اس کے حوالہ کردیں۔ **وعندهما يحجر على الحر بالسفه والغفلة وبه اى بقولهما يفتى صيانة لماله (درمختار)**[1] **هو تبذير المال وتضييعه على خلاف مقتضى الشرع او العقل (درمختار ص۹۳ ج۵)**[2] اگر مال سفیہ کے حوالہ کردیا گیا اور اس نے

---

[1] درمختار على الشامى زكريا ص۲۱۴، ج۹، كتاب الحجر، مطبوعه كراچى ص۱۴۸، ج۶، عالمگیری کوئٹہ ص۵/۵۵، كتاب الحجر، الباب الثانى فى الحجر للفساد،

[2] درمختار على الشامى كراچى ص۶/۱۴۷، كتاب الحجر، مطبوعه زكريا ص۹/۲۰۸، عالمگیری کوئٹہ ص۵/۵۵، كتاب الحجر، الباب الثانى فى الحجر للفساد،

کوئی تصرف بیع وہبہ کا کیا تو وہ شرعاً معتبر ہوگا۔ کذا فی ردالمحتار[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۱/۱۳۹۶ھ

جنون کی قسمیں اور اس کے تصرفات

سوال:- پاگل اور مجنون اپنی ملک میں تصرف کر سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) کیا کم فہم کا بھی وہی حکم ہے جو پاگل و مجنوں کا ہے یا اس کے متغائر

(۳) کسی انسان پر جن چیزوں کے پائے جانے کے بعد پاگل اور مجنوں ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے انہیں مفصل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

مجنوں کی دوصورت ہیں ایک مجنوں جو اپنے مصالح ومضار میں بالکل تمیز نہ کر سکے اور جنون ہمہ وقت قائم رہے اس کا تصرف نافذ نہ ہوگا۔ دوسرا مجنوں غیر مغلوب یعنی جس کو مصالح ومضار کی کچھ تمیز ہو یا اس کا جنون کبھی رہتا ہو کبھی زائل ہو جاتا ہو اس کا حکم کم فہم جیسا ہے جو جواب (۲) میں مذکور ہے "**فلا یصح طلاق صبی ومجنون مغلوب ای لا یفیق بحال واما الذی یجن ویفیق فحکمه کممیز (نهایة) "ولا اعتاقهما ولا اقرار هما نظرالهما" (الدر المختار علی هامش ردالمختار نعمانیه ص ۹۰ ج۵ واحترزبه عن المجنون الذی یعقل البیع ویقصده فان تصرفه کتصرفالصبی العاقل علی**

[۱] وماصنع المحجور فی ماله من بیع اوشراء قبل اطلاق الثانی اوبعده کان جائزاً الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ص۲۲۳ ج۹ کتاب الحجر، مجمع الانهر ص۵۷/۴، کتاب الحجر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

مایجئیی (شامی نعمانیہ ص۹۰[۱] ج ۵)

(۲) کم فہم کا تصرف اگر نافع محض ہوتو نافذ ہوگا۔ اجازت ولی پر موقوف نہیں اور اگر ضار محض ہوتو نافذ نہ ہوگا اگر چہ ولی اجازت دیدے اور جو تصرف دائر بین النفع والنقصان ہو وہ اجازت ولی پر موقوف ہوگا۔ وتصرف الصبی والمعتوہ الذی یعقل البیع والشراء ان کان نافعا محضاً کالاسلام صح بلااذن وان ضاراً کالطلاق والعتاق والصدقة والقرض لاوان اذن به ولیهما وماترددمن العقود بین نفع وضرر کالبیع والشراء توقف علی الاذن حتی لوبلغ فاجازه نفذ. الدرالمختار علی الشامی ص۱۰۸/۵[۲]۔

(۳) انسان میں خداوند قدوس نے جو قوت عاقلہ ممیّزہ ودیعت فرمائی ہے جس سے وہ حسن وقبح نفع وضرر میں تمیز کرتا ہے انجام کار پر نظر رکھتا ہے اس قوت میں خلل واقع ہو جانے کو جنون کہتے ہیں جس کے مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ جنون کبھی تو پیدائشی ہوتا ہے۔ کبھی خلط اور مزاج میں بے اعتدالی پیدا ہو جانے سے ہو جاتا ہے اور کبھی شیطانی غلبہ یا دماغی صدمہ سے ہو جاتا ہے جب وہ قوت ممیّزہ اپنا کام نہ کر سکے اور اس کے آثار ظاہر نہ ہوں تو سمجھنا چاہئے کہ جنون ظاہر ہو گیا جنون کی ایک ہلکی اور کھلی علامت بلا وجہ ہنسنا اور رونا بھی ہے۔

(قوله) المجنون قال فی التلویح الجنون اختلال القوة المیزة بین الامور الحسنة والقبیحة المدرکة للعواقب بان لا تظهر آثارها وتتعطل افعالها اما لنقصان جبل علیه دماغه فی اصل الخلقة واما لخروج مزاج الدماغ من الاعتدال

---

[۱] درمختار مع الشامی زکریا ص۲۰۰/۹، کتاب الحجر، البحرالرائق کوئٹہ ص۷۸/۸، کتاب الحجر، شلبی مع التبیین ص۱۹۱/۵، کتاب الحجر، مطبوعه امدادیه ملتان،

[۲] شامی زکریا ص۲۵۳/۹، کتاب المأذون، مجمع الانهر مع سکب الانهر ص۷۴، ۷۵/۴، کتاب الماذون، فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، فتح القدیر ص۳۱۰، ۳۱۲/۹، کتاب الماذون، فصل، مطبوعه دارالفکر بیروت،

بسبب خلط او آفة و اما الاستیلاء الشیطان علیه و القاء الخیالات الفاسدة الیه بحیث یفرح ویفزع من غیر ما یصلح سبباً[1] فقط و الله تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

[1] شامی زکریا ص ۴۵۰ ج ۴ کتاب الطلاق قبیل مطلب فی طلاق المدهوش، معجم المصطلحات و الالفاظ الفقهیة ص ۵۴۲/۱، حرف الجیم، الجنون، مطبوعه دار الفضیلة القاهرة،

E:\F.M.Fainal\JIld-29\05-Ansab Ka bayan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہفدہم

﴿انساب کا بیان﴾

خاندانی شرافت

سوال:- مسلمانوں میں خاندانی چھوٹائی، بڑائی مثلاً شیخ، سید، مغل، پٹھان، یہ لوگ نور باف نداف وغیرہ کو نیچ ذات کہتے ہیں، اصلیت کیا ہے، اور اس کا خلاصہ کس کتاب میں ہے، کہاں مل سکتی ہے، از روئے قرآن مجید وحدیث شریف اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خاندانی شرافت وبزرگی بعض احکام اور مسائل میں شرعاً معتبر ہے، مثلاً سید کو زکوۃ لینا درست نہیں، اوروں کو درست ہے،[1] نکاح کے مسائل میں کفاءت کا ایک حد تک اعتبار ہے، اس خاندانی شرافت کے ساتھ اگر نیک اعمال اور اتباع سنت کی توفیق ہو جائے تو یہ نور علی نور

[1] ویصرف المزکی الی کلھم او الی بعضھم الی قولہ لا الی بنی ھاشم الخ الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۲۹۱، ۲۹۹ ج ۳ باب المصرف، عالمگیری کوئٹہ ص ۱۸۹ ج ۱ الباب السابع فی المصارف، النھر الفائق ص ۴۶۱، ۴۶۵، ج ۱، باب المصرف، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت.

ہے، محض خاندانی شرافت بغیر نیک اعمال کے کچھ زیادہ وقیع نہیں، حدیث شریف میں ہے ”من ابطاء به عمله لم يسرع به نسبه[1] اوكما قال صلى الله عليه وسلم“ لیکن کسی شخص کو محض خاندانی شرافت نہ ہونے کی وجہ سے اگر چہ اس کے اعمال اچھے ہوں حقیر سمجھنا حرام ہے، کسی طرح اس کی اجازت نہیں[2]۔

دیوبند سہارنپور میں مفتی محمد شفیع صاحب نے اس چیز کو ایک کتاب ”غایات النسب“ میں تحریر فرمایا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

سقوں کا اپنے آپ کو عباسی کہنا

سوال: -قوم بھشتی وسقے اپنے آپ کو عباسی کہتے ہیں، کیونکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی پانی بھرنے کا کام کیا تھا، اسی بات کو مدنظر رکھ کر بھشتی اپنے آپ کو عباسی کہتے ہیں، کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ عباسی کہنا ناجائز ہے، لہٰذا بتایا جائے کہ انکا اپنے آپکو عباسی کہنا کیسا ہے؟

---

[1] ابوداؤد شريف ج:۲، ص:۵۱۳، مطبوعه رشيديه دهلی، كتاب العلم، باب فی فضل العلم، مسند احمد، ج:۲، ص:۲۵۲، مطبوعه دارالفكر بيروت.

ترجمه حديث: - جس شخص کو اسکا عمل پیچھے کردے تو اس کو اس کا نسب آگے نہیں پہونچا سکتا ہے۔

[2] عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم اخو المسلم لايظلمه ولايخذله ولايحقره التقوى هٰهنا، ويشير الى صدره ثلاث مرار بحسب امرإ من الشر ان يحقر اخاه المسلم كل المسلم حرام دمه وماله وعرضه مسلم شريف ص۳۱۷ ج۲ كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم، مطبوعه رشيديه دهلی، مشكوٰة شريف ص۴۲۲ باب الشفقة والرحمة على الخلق، مرقاة شرح مشكوٰة ص۲۸۳ ج۴ باب الشفقة والرحمة، مطبوعه اصح المطابع بمبمئی.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت عباس کے پانی کے بھرنے کی یہ صورت نہیں تھی، جو آج کل سقوں مین رائج ہے کہ اجرت پر پانی بھرتے ہیں، بلکہ زمانۂ حج میں جو لوگ حج کے لئے مکہ معظّمہ میں آتے تھے، ان کے لئے کشمش پانی میں بھگو کر شربت تیار کرتے تھے، اور اس شربت سے ان کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے، جس کا معاوضہ کچھ نہیں لیتے تھے، بلکہ اس خدمت اور مہمان نوازی کو فرض سمجھتے تھے، یہ خدمت قبل از اسلام بھی ان کے سپرد تھی، اور بعد از اسلام بھی انہیں کے سپرد رہی[1]، باقی اجرت پر پانی بھر کر لوگوں کے گھروں میں پہونچانا اور اسکو اپنا پیشہ اور ذریعہ معاش بنانا حضرت عباسؓ کے متعلق میں نے کہیں نہیں دیکھا، اور یہ نسبت عباسی تو سلسلۂ نسب کی نسبت ہے، جیسا کہ خلفاء عباسیہ، منصورؒ[2]، ہارونؒ[3]، ماموںؒ[4] وغیرہ گذرے ہیں، نہ کہ پانی بھرنے

---

[1] عن بکر ابن عبداللّٰہ المزنی قال کنت جالساً مع ابن عباس عند الکعبة فاتاه اعرابی فقال مالی اری بنی عمکم یسقون العسل واللبن وانتم تسقون النبیذ امن حاجة بکم ام من بخل فقال ابن عباس الحمد للّٰہ ما بنا حاجة ولا بخل، الحدیث، مسلم شریف ج: ۱، ص: ۴۲۳، مطبوعه رشیدیه دهلی، کتاب الحج، باب فضل القیام بالسقایة، ابوداؤد شریف ص۲۷۶ ج ۱ کتاب المناسک، باب فی نبیذالسقایة، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند.

ترجمہ:- بکر بن عبداللہ المزنی فرماتے ہیں کہ ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کعبہ کے پاس کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو، کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اس کو اختیار کیا ہے یا بخیلی کیوجہ سے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الحمد اللہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی۔

وفی النووی واعلم ان سقایة العباس حق لآل العباس کانت للعباس فی الجاهلیة واقرها النبی ﷺ له فهی لآل عباس ابدا الی ماقال وهذا النبیذ ماء محلی بزبیب او غیره بحیث یطیب طعمه الخ نووی علی المسلم، ج: ۱، ص: ۴۲۳، مطبوعه رشیدیه دهلی، بذل المجهود شرح ابوداؤد ص ۱۹۹، ۱۹۸ ج۳ باب فی نبیذ السقایة، مطبوعه مکتبه رشیدیه سهارنپور.

[2] هو عبداللّٰہ بن محمد بن علی بن عبداللّٰہ ابو جعفر المنصور بویع له بالخلافة بعد اخیه فی ذی الحجة سنة ست وثلاثین ومائة وعمره یومئذ احدی واربعون سنة لانه ولد فی سنة خمس وتسعین علی المشهور فی صفر منها بالحمیمة من بلاد البلقاء (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کی نسبت، اگر کوئی شخص کسی غیر کی طرف اپنا نسب منسوب کرے، حدیث میں اس کے لئے بہت سخت وعید آئی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وكان خلافته ثنتين وعشرين سنة الا اياماً وكانت وفاته ليلة السبت لست وقيل لسبع مضين من ذى الحجة وكان عمره يوم وفاته ثلاثاً وستين سنة على المشهور ودفن بباب المعلاة رحمه الله البداية والنهاية ص:۱۳۰-۱۳۷، ج:۵، الجزء العاشر، ترجمه منصور، مطبوعه مصطفى الباز مكه مكرمه، الكامل فى التاريخ لابن الاثير ص۱۷ تا ۳۱ ج۶ ذكر موت المنصور ووصيته، دار صادر بيروت، تاريخ طبرى مترجم ص۱۸۷، ۱۴۷ ج۵ حصۂ دوم، مطبوعه دار الاشاعت كراچى.

[۳] هارون الرشيد اميرالمؤمنين ابن المهدى! كان مولده فى شوال سنة ست وقيل سبع وقيل ثمان واربعين، مائة وبويع له بالخلافة بعد موت اخيه موسى الهادى فى ربيع الاول سنة سبعين ومائة. ومات بطوس يوم السبت لثلاث خلون من جمادى الآخرة سنة ثلاث وتسعين ومائة، ومدة خلافته ثلاث وعشرون سنة وشهر وثمانية عشر يوماً، البداية والنهاية ص۲۳۰، تا ۵/۲۳۹، الجزء العاشر، وفاة الرشيد، وهذه ترجمته، مطبوعه مصطفى الباز مكة المكرمة، الكامل فى التاريخ لابن الاثير ص۱۰۶، ۱۰۹ ج۶ ذكر خلافة الرشيد، مطبوعه دار صادر بيروت.

[۴] هو عبداللّٰه المأمون بن هٰرون الرشيد العباسى وكان مولده فى ربيع الاول سنة سبعين ومائة، ليلة توفى عمه الهادى وكانت وفاة المأمون بطرسوس فى يوم الخميس وقت الظهر وقيل بعد العصر لثلاث عشرة ليلة بقيت من رجب من سنة ثمانى عشرة ومائتين وله من العمر نحو من ثمان واربعين سنة وكانت مدة خلافته عشرين سنة وأشهراً وصلى عليه اخوه المعتصم وهو ولى العهد من بعده ودفن بطرسوس فى دار خاقان الخادم، البداية النهاية ص:۳۰۴-۲۹۸، ج:۵، الجزء العاشر، عبدالله المأمون، مطبوعه مصطفى الباز مكة المكرمة، الكامل فى التاريخ لابن الاثير ص۲۲۷ تا ۲۳۱ ج۶ ذكر وفاة المامون وعمره وصفته، مطبوعه دار صار بيروت.

(صفحہ ہٰذا) [۱] عن سعد بن ابى وقاص وابى بكرة قالا قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من ادعى الى غيرابيه وهو يعلم فالجنة عليه حرام مشكوة شريف، ص:۲۸۷، باب اللعان، الفصل الاول، بخارى شريف ص۶۱۹ ج۲ كتاب المغازى، باب غزوة الطائف، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص۵۷ ج۱ كتاب الايمان، باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم، مطبوعه رشيديه دهلى.

قصابوں کا اپنے کو قریش کہنا

سوال:- ہندوستان کے قصاب اپنے کو قریش کہتے ہیں سوال یہ ہے کہ قریش کی اہلیت کیا ہیں، کون کون لوگ قریش کہلانے کے مستحق ہیں۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

قریش نامی ایک شخص عرب میں گذرا ہے جو اپنے اخلاق و اعمال کے اعتبار سے اپنے دور میں بہت اونچا شمار ہوتا تھا اس کی نسل سے جو لوگ عرب میں تھے وہ قریش تھے[۱]، یہ صحیح ہے کہ اس نسل و نسب کے لوگ عرب سے باہر بھی گئے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو شخص بھی عرب سے باہر گیا وہ قریش ہے بلا تحقیق اپنا نسب بدل کر دوسرے کی طرف منسوب کر دینا جائز نہیں سخت گناہ ہے[۲]، جو شخص واقعۃً قریشی ہو خواہ اب کسی ملک میں رہتا ہو وہ اپنے کو قریشی کہے لکھے تو درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۲۳/۷/۹۵ھ

---

[۱] قال ابن هشام : النضر قريش فمن كان من ولده فهو قرشي ومن لم يكن من ولده فليس بقرشي الى قوله انما سمى قريشا لانه كان يقرش عن خلة الناس وحاجتهم فيسدها بماله. الروض الانف مع السيرة النبوية لابن هشام ص:١١٥، ١١٦، ج:١، عود الى النسب، من يطلق عليه لقب قرشي، مطبوعه دار الفكر بيروت، السيرة الحلبية ص١٦،١٧ ج١ باب نسبه الشريف صلى اللّٰه عليه وسلم، مطبوعه مصر.

[۲] من ادعى الى غير ابيه وهو يعلم فالجنة عليه حرام. مشكوة شريف ص:٢٨٧، كتاب النكاح، باب اللعان، مطبوعه ياسر نديم، مسلم شريف ص٥٧ ج١ كتاب الإيمان، باب بيان حال ايمان من رغب عن ابيه وهو يعلم، مطبوعه بلال ديوبند،

اصلی اور نقلی انصاری میں فرق

سوال:- ہندوستان میں جولاہا قوم نے اپنے کو انصاری لکھنا شروع کردیا، اور کہتے ہیں کہ ہمارا نسب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اہل مدینہ سے شروع ہوتا ہے، تو اصلی انصاری اور نقلی انصاری کی کیا پہچان ہے؟ مدرسہ میں کسی کتاب میں ہو تو وہ کتاب بھیجدیں، ہم قیمت بھیجدیں گے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نسب بدلنا جائز نہیں حرام ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے[۱]، کوئی ایسی نشانی نہیں جس کو دیکھ کر بتایا جاسکے کہ فلاں شخص انصارِ مدینہ کی اولاد سے ہے، اور فلاں شخص مصنوعی انصاری ہے، دریافت پر مدار ہے، مدرسہ میں کوئی تجارتی کتبخانہ نہیں، اس میں جو کتابیں ہیں وہ اساتذہ اور طلبہ کے مطالعہ کے لئے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲/۹۱ھ

شیخ صدیقی، شیخ فاروقی اور مغل پٹھان کی نسل

سوال:- کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شیخ اور یہود ونصاری سے مغل پٹھان کی نسل

---

[۱] من ادعی ابا فی الاسلام غیر ابیه یعلم انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام مسلم شریف، ج: ۱، ص: ۵۷، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیه وهو یعلم، مطبوعه دیوبند، مشکوٰة شریف ص۲۸۷ کتاب النکاح، باب اللعان، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۳۵۰ ج ۲ کتاب الادب، باب فی الرجل ینتمی إلی غیر أبیه، مطبوعه دیوبند.

ترجمہ:- جس شخص نے اسلام میں اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے باپ ہونے کا دعوی کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے باپ کے علاوہ ہے، تو جنت اس پر حرام ہے۔

جاری ہوئی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

شیخ صدیقی اپنے کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسل سے[۱] اور شیخ فاروقی اپنے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسل سے کہتے ہیں[۲]۔ مغل[۳] پٹھان[۴] کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کسی بزرگ کی طرف اپنا نسب منسوب کرنا

سوال:-جس طرح جولا ہے برادری والے اپنے کو شیخ انصاری کہتے ہیں، اور قصائی برادری اپنے کو شیخ قریشی کہتے ہیں، تو اسی طرح ہم لوہار برادری اپنے کو شیخ داؤدی کہلا سکتے ہیں یا نہیں؟ ہم اپنی انجمن کا نام داؤدیہ انجمن رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ سنا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کا پیشہ کرتے تھے، شریعت کا کیا حکم ہے؟

---

۱ اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۱۰۲ ج ۱۲ مطبوعہ لاهور.

۲ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ص: ۴۸ ج ۱۵، باب الفاء، فاروقیہ، مطبوعہ لاهور.

۳ مغل، ہندوستان کے شہنشاہوں کے ایک خاندان کا نام جس کی بنیاد بابر نے ۹۳۲ھ/ ۱۵۲۶ء میں رکھی، اس خاندان کے مورث اعلیٰ امیر تیمور کو مشہور منگولی فاتح چنگیز خاں کے خاندان میں سے ہونے کا دعویٰ تھا اس بنا پر یہ مغل کہلائے، دائرہ معارف اسلامیہ اردو ص ۳۹۲ ج ۲۱، مادہ مغل، مطبوعہ لاہور۔

۴ پختون اور افغان کے لئے پٹھان لفظ کا استعمال اسلئے ہوا کہ جب یہ ہندوستان پر قابض ہوئے تو ان میں اکبر بٹنی قبیلے کے لوگ تھے اور یہ شام کے اس شہر سے تعلق رکھتے تھے جو اردن کے مشرق میں بشان کے علاقے میں واقع تھا اور بتھانیا سے موسوم تھا اس نسبت سے وہ یہاں آ کر بٹنی کہلانے لگے، ہندوستان میں ان کو پٹھان موسوم کیا گیا، تذکرہ پٹھانوں کی اصلیت اور ان کی تاریخ، روشن خان ص ۶۲ مطبوعہ جونا مارکیٹ کراچی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بلا تحقیق اپنے کو کسی بزرگ کی اولاد کہنا یا اپنا نسب بدلنا درست نہیں، جب تک تحقیق نہ ہو، نسبی حیثیت سے اپنے لئے کوئی لفظ اختیار نہ کریں، لوہار کو عربی میں حداد کہتے ہیں، ہر لوہار کو حق ہے کہ وہ اپنے نام کے ساتھ حداد لکھے، سب برادری انجمن حدادین اپنا نام تجویز کر لے، اسی طرح بڑھئی کو عربی میں نجار کہتے ہیں، ہر بڑھئی اپنے نام کے ساتھ نجار لکھ سکتا ہے، اور سب برادری انجمن نجارین اپنا نام تجویز کر سکتی ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۲/۱۳ھ

کسی پیغمبر یا کسی بزرگ کی طرف اپنا نسب منسوب کرنا

سوال:- اس سے پیشتر بھی ایک استفتاء ارسالِ خدمت کیا گیا تھا، جس کا جواب موصول ہوگیا، لیکن ہماری بھوک نہیں مٹی، اب ہم لوگ یہ جاننا چاہتے ہیں، کہ مسلمانوں میں ہم لوگ کس نسب یا قوم سے وابستہ ہیں، ہم لوگ ہندوستانی صنعت کار حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنا استاذ مانتے ہیں، کیا یہ ہمارا نسب صحیح نہیں ہوسکتا، ہم لوگ خالص ہندوستانی ہیں، ہماری برادری کا ایک نام ہونا چاہئے، جیسا کہ دوسری قوموں کا ہے، آپ ہماری برادری کا ایک نام تجویز کریں، جو باشرع ہو جس سے ہماری قوم کا ایک وجود ہو، صدیوں سے ہماری قوم الگ الگ نام لکھتی ہے، کوئی لوہار، کوئی بڑھئی، کوئی شیخ ہم بھٹک رہے ہیں، ہمارا ایک مستقبل بن جائے، یہ کام آپ کا دارالعلوم پورا کرسکتا ہے، امروہہ یا دہلی میں ایک آل انڈیا

---

[1] والا دعاء الی غیر الاب مع العلم بہ حرام فمن اعتقد اباحتہ کفر لمخالفۃ الاجماع مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص:۵۰۴، ج:۳، تحت باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی، ابوداؤد شریف ص۳۵۰ج۲ کتاب الأدب، باب فی الرجل ینتمی الیٰ غیر ابیہ، مطبوعہ دیوبند، مسلم شریف ص۵۷ ج۱ کتاب الإیمان، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ وھو یعلم، مطبوعہ دیوبند۔

جلسہ یکم اپریل سے ہونا ہے، اس سے پہلے یہ معاملہ طے ہو کر آ جانا چاہیئے، ہم لوگ وہ نام چاہتے ہیں، جو باشرع ہو۔

(۱) کیا استاذ کے نسب سے ہم لوگ اپنے کو شیخ داؤدی کہلا سکتے ہیں؟

(۲) کیا آپ کے جوابِ گذشتہ کی تجویز سے ہم لوگ شیخ حدادِ کہلا سکتے ہیں؟

(۳) کیا شیخ مسلمان کو کہتے ہیں جیسا کہ سہارن پور میں مولانا شیخ الحدیث کہلاتے ہیں، وہ حدیث سکھاتے ہیں، اسی طرح ہم لوگ صنعت سکھاتے ہیں کیا ہم لوگ شیخ حدادِ کہلا سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلياً

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبر تھے، ان کی امت داؤدی ہے، جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت عیسائی کہلاتی ہے، حضرت اسرائیل علیہ السلام کی امت اسرائیلی ہے، اگر ان کی طرف نسب کر کے اپنے آپ کو لوگ داؤدی کہیں گے تو عامۃً ذہن اس طرف جائے گا، کہ آپ ان کی امت میں ہیں، ایک بڑے عالمِ حدیث بھی داؤد گذرے ہیں جو لوگ ان کا اتباع کرتے ہیں داؤدی ہیں، جیسے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اتباع کرنے والے مالکی ہیں، ممکن ہے، کہ لوگ آپکو یہ سمجھیں کہ آپ حنفی نہیں بلکہ داؤدی ہیں، اسلئے آپ حداد یا حدادی کہیں تو پھر یہ شبہ نہیں ہوگا، اور حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کے اوزار پر زرہ بنایا کرتے تھے[۱] اس اعتبار سے حداد کہنے میں انکی طرف بھی نسبت ہوسکتی ہے، شیخ عظیم المرتبت کو کہتے ہیں، جو کسی فن میں اونچا ہو اور لوگ اس فن میں اسکی بات پر اعتماد کرتے ہوں، وہ اس فن کا شیخ کہلاتا ہے، صحابہ کرامؓ کے طبقہ میں شیخین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما

---

[۱] وكان آدم زراعاً وداؤد زراداً ونوح تاجراً وزكريا تجاراً وإبراهيم بزازاً، سكب الأنهر على مجمع الأنهر ص۱۸۳ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى الكسب، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، وداؤد صلوات الله عليه وسلامه كان يصنع الدروع، محيط برهانى ص۱۲ ج۸، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فى الكسب، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل.

کو کہتے ہیں، تابعین میں شیخین حضرت حسن بصری اور حضرت محمد ابن سیرین رحمہما اللہ کو کہتے ہیں، مجتہدین، محدثین، صوفیا، نحویین، مناطقہ غرض ہر طبقہ میں شیخ ہوئے ہیں[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۳/۹۵ھ

تبدیلِ نسب

سوال:-کسی شخص نے اپنا نام کے اخیر میں ''خان'' لفظ لگا دیا، اور وہ اپنے خاندان کے اعتبار سے خان نہیں ہے، عذرِ شدید کی بنا پر اگر کوئی شخص اپنا نسب بدل ڈالے، یعنی اپنے باپ دادا کا نام بدل ڈالے اور غیر باپ کی جانب اپنے کو نسبت کرے مثلاً کسی کو لندن جانا ہے، اور اس کے پاس اپنا پاسپورٹ نہیں ہے بلکہ کسی دوسرے شخص کا پاسپورٹ ہے اور اس شخص نے اس پاسپورٹ کے مطابق اپنے باپ کے نام کو بدل کر دوسرے کے باپ کو اپنا باپ مان کر غیر باپ کی جانب نسبت کیا، اسلامی کالج جہاں دینی تعلیم دی جاتی ہے، اس میں بغیر سارٹیفکٹ یا تصدیق نامہ کے داخلہ ممنوع ہے، اب اس شخص نے داخلہ کے لئے عرب کے کسی شخص کو باپ بنا کر داخلہ لے لیا اور اپنے باپ کا نام چھوڑ دیا تو اس سے کیا گناہ ہے؟ نیز عند الضرورۃ بدلنا جائز ہے، یا نہیں؟ اس پر توبہ آئے گی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنے باپ کے علاوہ کسی اور شخص کی طرف اپنی نسبت کرنا حرام ہے، حدیث شریف میں اس فعلِ شنیع پر بڑی وعید آئی ہے، ایسے شخص کیلئے جنت کو حرام قرار دیا گیا ہے، مشکوٰۃ شریف میں ہے: **عن سعد ابن ابی وقاص وابی بکرۃ رضی اللّٰہ عنہما قالا قال رسول اللّٰہ ﷺ من ادعیٰ الٰی غیر ابیہ وھو یعلم فالجنّۃ علیہ حرام (متفق علیہ) وعن ابی ھریرۃ**

[۱] حاشیہ کتاب التعریفات ص:۱۲۶، مطبوعہ فقیہ الامت دیوبند.

E:\F.M.Fainal\JIld-29\05-Ansab Ka bayan

قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا ترغبوا عن اٰبائکم فمن رغب عن ابیہ فقد کفر (متفق علیہ ص:۲۸۷)[۱] بلکہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے: **عن انس بن مالکؓ قال سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من ادعٰی الٰی غیر ابیہ او انتمٰی الٰی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللّٰہ المتتابعۃ الٰی یوم القیامۃ (ابوداؤد ص:۳۵۰، ج:۲)**[۲] مذکورہ دو حدیثوں کی شرح فرماتے ہوئے ملا علی قاری تحریر فرماتے ہیں: **والا دعاء الٰی غیر الاب مع العلم بہ حرام فمن اعتقد اباحتہٗ کفر لمخالفۃ الاجماع ومن لم یعتقد اباحتہ فمعنی کفر وجھانِ احدھما انہ قد اشبہ فعلہ فعل الکفار والثانی انہ کافر نعمۃ الاسلام (مرقاۃ**[۳] **شرح مشکوٰۃ ۵۰۴، ج:۳)** یعنی باپ کی طرف جان بوجھ کر اپنی نسبت کرنے کو مباح سمجھنا مخالفتِ اجماع کی وجہ سے کفر ہے اور اس کو مباح نہ سمجھتے ہوئے کرنا کفار کا سا فعل کرنا ہے، لہٰذا ایسا شخص مرتکب حرام ہے اور اس

---

۱ مشکوٰۃ شریف ص:۲۸۷، باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص۵۷ ج ۱ کتاب الإیمان، باب بیان حال إیمان من رغب عن ابیہ وھو یعلم، مطبوعہ دیوبند.

ترجمہ:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے، جو جاننے کے باوجود اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی کی طرف نسبت کرے، تو جنت اس پر حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے باپ دادا سے اعراض مت کرو، پس جس شخص نے اپنے باپ سے اعراض کیا اس نے کفر کا کام کیا۔

۲ ابوداؤد شریف ص:۶۹۷ کتاب الادب ، باب فی الرجل ینتمی الی غیر ابیہ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، مطبوعہ دیوبند ص۳۵۰ج۲ فیض القدیر ص۴۶ج۶ رقم الحدیث ۸۳۷۱ مطبوعہ دار الفکر بیروت.

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے تو اس پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

۳ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص:۵۰۴، ج:۳، تحت باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی.

میں تلبیس بھی ہے،سوال میں جو اعذار لکھے گئے ہیں، وہ کوئی اعذار نہیں جن کی بنا پر حرام شئی کی اجازت دی جائے ،لندن جانا یا تعلیم کے لئے عرب ہی کے اسلامی کالج میں جانا ضروری نہیں،اور حج کے لئے ایسے حرام فعل کا ارتکاب نہیں کیا جائے گا،سفرِ حج رضائے خداوندی کے لئے کیا جاتا ہے،اس کے لئے لعنت کا راستہ اختیار کرنا کوئی دانشمندی نہیں ہے،اور کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۲۸/۲/۸۸ھ

نسب بدلنا

سوال :- ایک شخص قوم ماچھی ضلع فیروز پور کی پیدائش ہے،لیکن اپنے کو سید پیر شاہ کہلانے لگا ہے،اور دنیا کو بہکاتا پھرتا ہے،ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث شریف میں آیا ہے، کہ جو شخص نسب بدل دیگا وہ جنت میں نہیں جائیگا، پس جو شخص واقعتاً سید نہیں، اسکا اپنے کو سید کہنا بڑا گناہ ہے، بلا تحقیق کسی پر بہتان لگانا بھی گناہ ہے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۲۳/۵/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۲۳/۵/۸۸ھ

---

[۱] عن سعد بن ابی وقاص وابی بکرۃ قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم فالجنۃ علیہ حرام مشکوۃشریف ص:۲۸۷، باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، والادعاء الی غیر الاب مع العلم بہ حرام، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص:۵۰۴، ج:۳، باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی، فیض القدیر ص۴۵ج۶ رقم الحدیث ۸۳۷۰ مطبوعہ دار الفکر بیروت.

نسب بدلنا

سوال:- جس وقت مسلمان دین کی خاطر ہندوستان تشریف لائے تو کون کون حضرات تشریف لائے اور جو حضرات تشریف لائے تو دین کی دعوت دیکر ہندوستان میں قیام کیا یاواپس چلے گئے اگر سب واپس چلے گئے تو ہندوستان کے جو علماء ہیں، سب نئے مسلم ہیں اور سید یا قریشی یا انصاری یا فاروقی یا عثمانی یا شیخ کہلاتے ہیں سب کا دعویٰ جھوٹا ہے، اور سب حضرات خواہ مولوی ہوں یا جاہل سب نے اپنا نسب بدل ڈالا، اور نسب بدلنا حرام ہے، معلوم ہوتا ہے کہ سب حضرات علم کی وجہ سے یا مال کی وجہ سے اپنے کو سید یا قریشی یا انصاری یا شیخ کہلانے لگے کس کس قبیلہ سے یہاں مسلمان آئے کیونکہ انصاری، قریشی، سید یا شیخ ہی نے ہندوستان کو فتح کیا معلوم ہوا کہ ہر قبیلہ سے تشریف لائے تفصیل سے نقل کریں، آپ کی بڑی عنایت ہوگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً

محمد ابن قاسم کے وقت مسلمان فوج یہاں آئی اور اس میں مختلف خاندان اور قبیلوں کے افراد تھے، بعض خاندان مستقلاً یہیں رہ گئے، اسکے بعد بھی متعدد گھرانے آئے ہیں، اور اپنی بود باش انہوں نے یہیں اختیار کرلی، یہ بات صحیح ہے کہ نسب بدلنا حرام ہے، جو شخص یا جو خاندان سید، قریشی، انصاری، عثمانی، فاروقی وغیرہ نہ ہو اور جانتے ہوئے بھی وہ اپنا خاندان یہ بتائے وہ گنہگار ہے، عالم ہو یا جاہل، سب کو جھوٹا قرار دینا بھی زیادتی ہے، اب بھی ایسے خاندان موجود ہیں کہ جن کے پاس شجرہ محفوظ ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۲/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۲/۹۱ھ

---

[1] والادعاء الی غیر الاب مع العلم به حرام فمن اعتقد اباحته کفر لمخالفة الاجماع ومن لم یعتقد اباحته فمعنی کفر وجهان احدهما انه قد اشبه فعله فعل الکفار (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی سب اولاد سید کیوں نہیں

سوال:- میری نظر سے ایک رسالہ میں مندرجہ زیل سوال گذرا، اس میں جواب بھی ہے، مگر جواب سوال سے موافقت نہیں کرر ہا ہے، سوال کا جواب عام مسلمانوں کے لئے سمجھنا بہت ضروری ہے، لہٰذا میں جناب سے مخلصانہ گزارش کروں گا کہ سوال مندرجہ ذیل کا مکمل جواب بالکل سادہ اور سلیس زبان میں مدلل واضح اور صاف طور پر تحریر فرمائیں، تاکہ عام مسلمان بخوبی سمجھ سکیں۔

اس بات کو دنیا بخوبی جانتی ہے کہ سب کے باپ یعنی ساری دنیا کے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں، دیکھنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے والد ماجد یعنی سیدنا آدم علیہ السلام ہیں، ہمارے باپ سید ہیں، تو اولاد بھی سید ہونا چاہئے، لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ باپ سید ہوں تو اولاد کوئی سید ہے، کوئی موچی ہے، کوئی قریشی ہے، کوئی راجپوت ہے، کوئی خانصاحب ہے وغیرہ، یہ کیوں کوئی کچھ اگر ہمارے باپ سیدنا آدم علیہ السلام ہیں تو ساری کی ساری اولاد بھی سید ہونی چاہئے، مگر ایسا نہیں ہے یہ کیوں؟

الجواب حامداً ومصلياً

لفظ سید کے دو معنی ہیں، ایک معنی ہیں آقا، سردار، واجب الاطاعت[۱]، اس اعتبار سے حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو سیدنا کہا جاتا ہے، اوران کی اولاد میں سے جو بھی پیغمبر اور واجب الاطاعت ہوئے، سب کو ہی سیدنا کہتے ہیں، جیسے سیدنا نوح علیہ السلام،

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) والثانی انه کافر نعمة الاسلام مرقاة شرح مشکوٰة ص:۵۰۴، ج:۳، باب اللعان، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی، فیض القدیر ص۴۵ ج٦ رقم الحدیث ۸۳۷۰ مطبوعه دار الفکر بیروت، مسلم شریف ص۵۷ ج۱ کتاب الإیمان، باب بیان حال ایمان الخ، مطبوعه دیوبند، (اس صفحہ کا حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام وغیرہ، اور جو واجب الاطاعت نہیں ہوئے، ان کو سیدنا نہیں کہا جاتا ہے، جن صفات وکمال کی وجہ سے باپ واجب الاطاعت ہے، اور سیدنا کہلانے کا مستحق ہے، اس کی جس اولاد میں وہ صفات وکمالات ہوں، وہ اولاد بھی واجب الاطاعت ہوگی، اور سیدنا کہلانے کی مستحق ہوگی، اور جس اولاد میں وہ صفات وکمالات نہ ہوں وہ نہ تو واجب الاطاعت ہوگی، اور نہ سیدنا کہلانے کی مستحق ہوگی، (ہوسکتا ہے کہ جرائم کی وجہ سے وہ مستحق سزا ہو جائے) بادشاہ کی تمام اولاد بادشاہ نہیں ہوا کرتی۔

دوسرے معنی سید کے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہؓ سے پیدا ہوئی، وہ اور ان کی اولاد باعتبار نسب کے سید ہیں، وہ جو بھی پیشہ اختیار کرلیں گے، اس کی وجہ سے ان کا نسب نہیں بدلے گا، سید ہی رہیں گے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۱] السيد: لقب تشريف يخاطب به الاشراف من نسل الرسول، المعجم الوسيط ص ۴٦١، مادة الاسود، مطبوعه حسينيه ديوبند، والسيد يطلق على الرب والمالك والشريف، والفاضل والكريم والحليم ومحتمل اذى قومه والرئيس الخ، لسان العرب ج٣، ص٢٢٨، مطبوعه دار صادر بيروت، دائره معارف اسلاميه، ج١١، ص٥۴٥، بذيل مادة، مطبوعه پنجاب لاهور، تاج العروس من جواهر القاموس ص٥/٣٢، تحت سود، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[۱] سید، شہزادہ، حاکم، سردار، یا (خاوند) یا مالک جو اپنے ذاتی اوصاف، املاک یا پیدائش کے لحاظ سے ممتاز ہو۔ آخری معنوں میں یہ لفظ تمام عالم اسلام میں بلاشرکت غیرے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے لئے استعمال ہوتا ہے، دائره معارف اسلاميه ص٥۴٥/١١، بزيل ماده سيد، مطبوعه لاهور، فان العلماء ذكروا ان من خصائصه صلى الله عليه وسلم انه ينسب اليه اولاد بناته فالخصوصية للطبقة العليا، فاولاد فاطمة الاربعة الحسن والحسين وام كلثوم وزينب وينسبون اليه صلى الله عليه وسلم، شامى زكريا ص١٠/٣٨٨، كتاب الوصايا، باب الوصية للاقارب وغيرهم.

باب ہیژدہم: سونے کے آداب

ننگے سونا

سوال:۔ رات کو ایک آدمی بالکل برہنہ ہوکر سوتا ہے یہ عادت کیسی ہے اگر سونے کی حالت میں پائجامہ، یا کپڑا باندھ کر سوتا ہے تو اس میں صبح کو اٹھتے وقت تری دیکھتا ہے لہٰذا تری والے کپڑے سے نماز ہوجائے گی یا نہیں۔اور ننگا سونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بالکل ننگا ہوکر سونا مکروہ ہے[1]۔جس کپڑے پر سونے کے بعد تری دیکھی وہ نجس ہوگیا اگر وہ تری مقدار عفو سے زائد ہو تو اس کپڑے سے نماز درست نہیں[2]۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۲۹/ذی الحجہ ۶۷ھ

---

[1] اعلم ان ستر العورة خارج الصلوٰة بحضرة الناس واجب اجماعاً الافی مواضع وفی الخلوة فیه خلاف والصحیح الوجوب اذا لم یکن الکشف لغرض صحیح الخ (البحرا الرائق ص ۲۶۹ ج ۱ مطبوعه الماجدیه کوئٹه) کتاب الصلوٰة فی بیان شروط الصلوٰة ، شامی زکریا ص ۷۵ ج ۳ باب شروط الصلوٰة ، مطلب فی ستر العورة.

[2] وهی نوعان الاول المغلظة وعفی منها قدرالدرهم الخ عالمگیری ص ۴۵ ج ۱ فاذا اصاب الثوب اکثر من قدر الدرهم یمنع جواز الصلوة، هندیه ج ۱ /ص ۴۶ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الطهارة الباب السابع تحت الفصل الثانی، هدایه ج ۱ /ص ۷۴، کتاب الطهارات، باب الانجاس وتطهیرها، یاسرندیم دیوبند، النهرالفائق ج ۱ /ص ۱۴۶ تا ۱۴۸ ، کتاب الطهارة، باب الانجاس، دارالکتب العلمیه بیروت.

ناپاک کپڑے پہن کر سونا

سوال:۔رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

رات کو ناپاک کپڑے پہن کر سونا درست ہے مگر بلا ضرورت مناسب نہیں۔اس میں ایک قسم کی کراہت ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

قبلہ کی طرف پیر پھیلانا

سوال:۔کیا قبلہ کی طرف پیر پھیلا کر لیٹنے میں بے ادبی ہے؟ گناہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بے ادبی ہے مکروہ ہے[2]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳؍۷؍۹۲ھ

---

[1] الاستفسار تنجس الثوب هل يجوز لبسه فی غير الصلوٰة. الاستبشار ينبغی ان لا يلبسه اذا وجد ثوباً اٰخر الابعد ازالة النجاسة. فی نصاب الاحتساب لايجوز لبسه الااذالم يجدغيره انتهیٰ. فی الفتية يكره استعمال الثوب النجس اذا زاد نجاسته علی قدر الدرهم الخ. نفع المفتی والسائل ص۱۲۵ (مطبوعه رحيميه ديوبند) ما يتعلق بالانتفاع بالاشياء النجسة الخ

[2] ويكره مد الرجلين الی الكعبة الخ عالمگيری ص۳۱۹ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهية تحت الباب الخامس، محيط برهانی ج۸/ص۱۰، كتاب الكراهية، الفصل الخامس فی المسجد والقبلة الخ، مجلس علمی گجرات.

مسجد میں چارپائی پر آرام کرنا

سوال:۔ ایک عالم صاحب کہتے ہیں کہ مسجد میں چارپائی بچھا کر سونا ناجائز ہے چاہے مسافر ہو چاہے معتکف ہو، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت نبی اکرم ﷺ کے لئے اعتکاف میں سریر کا مسجد میں ہونا اور اس پر آرام فرمانا احادیث میں صاف صاف مذکور ہے[۱]۔ اس لئے اس کو ناجائز کہنا غلط ہے۔ البتہ آج کل عرفاً اس چیز سے عوام میں توحش پیدا ہوتا ہے۔ اس بنا پر احتیاط کی جائے تو مناسب ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا سریر پر وہاں آرام فرمانا تعبداً وتاکیداً للامتہ نہیں تھا بلکہ مصلحۃً (آرام کے لئے) تھا پس اس سے احتیاط میں نہ ترکِ تعبد ہے نہ ترکِ سنت۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عن ابن عمر عن النبی ﷺ انه کان اذا اعتکف طرح له فراشه او یوضع له سریره وراء اسطوانة التوبة، رواه ابن ماجه. مشکوٰة شریف ص۱۸۳ باب الاعتکاف، الفصل الثالث، طبع یاسر ندیم دیوبند.

بابِ نوزدھم: خوابوں کی تعبیر

خواب میں مردہ کو دیکھنا

سوال:۔احقر خوابوں میں اکثر وبیشتر مردے دیکھتا ہے، ایک روز خود اپنے کو دیکھا کہ میں مرگیا ہوں ،اوررو رہا ہوں ،ایک دفعہ اور دیکھا کہ اپنی قبر کھودرہا ہوں ، اوربعض دفعہ سادھوؤں کو دیکھتا ہوں، جو شکلیں نظر آتی ہیں، وہ بہت ڈراؤنی ہوتی ہیں،اس کی تعبیر سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

آدمی کو اپنی موت سے غافل نہیں رہنا چاہئے، بلکہ کثرت سے یاد کرتے رہنا چاہئے حدیث پاک میں اس کی تاکید بھی آئی ہے،اور فضیلت بھی آئی ہے[1] مردے خواب میں دیکھنا

---

[1] عن ابی هریرة قال قال رسو ل الله صلی الله علیه وسلم اکثر واذکر هاذم اللذات الموت رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة (مشکوٰة ،ص ۱۴۰/ باب تمنی الموت وذکره، ترمذی شریف ص۵۷ ج۲، ابواب الزهد، باب ماجاء فی ذکر الموت، مطبوعه بلال دیوبند، ابن ماجه ص ۳۱۴ ج۲، باب ذکر الموت الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند)

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لذتوں کو توڑ دینے والی یعنی موت کا کثرت سے ذکر کرو۔

”عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم ان هذه القلوب تصدأ کمایصدأ الحدید اذا اصابه الماء قیل یارسول اللّٰه وماجلاؤها قال کثرة ذکر الموت وتلاوة القران رواه البیهقی “(مشکوٰة،ص ۱۸۹/ فضائل القرآن)

ترجمہ :۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ان دلوں پر بھی زنگ لگ جاتا ہے، جیسے لوہے پر زنگ لگ جاتا ہے، جب اس پر پانی پڑ جائے کہا گیا اے اللہ کے رسول اس کی صفائی کیا ہے فرمایا کثرت سے موت کا ذکر کرنا اور قرآن کی تلاوت۔

بھی یاددہانی ہے کہ یہاں کی ہر چیز ناپائیدار ہے، جو بھی یہاں آیا ہے، اس کو جانا ضروری ہے، یہاں کے قیام کا وقت مقرر اور محدود ہے، جس کی تعیین کا علم قطعی حاصل نہیں، خدا جانے کب وقت آجائے، یہاں کی زندگی عیش وعشرت کے لئے نہیں بلکہ آخرت کی درستگی کا سامان مہیا کرنے کے لئے ہے، مسلمان کو بھی مرنا ہے، غیر مسلم کو بھی، عالم کو بھی مرنا ہے، سادھوؤں کو بھی، اللہ پاک انجام بخیر کرے، آپ کا بھی اور میرا بھی، اور وہاں فضل وکرم کا معاملہ فرمائے آمین، ہم لوگوں کے اعمال کے موافق معاملہ نہ فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۹۰ھ

خواب میں انگور دیکھنا

سوال:۔ ایک درخت ہے جس پر سے میں ایک گوچھا انگور کا توڑ کر چکھ رہا ہوں ایک دوسرا شخص بھی مانگ رہا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو نعمتیں دی ہیں، ان کو تنہا استعمال نہ کریں، بلکہ دوسروں کو بھی شریک کرلیا کریں، اس سے برکت ہوگی[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں وضو کرتے کرتے امام نے سلام پھیر دیا

سوال:۔ عید کی نماز ہورہی ہے، نئے کپڑے پہنے ہوئے ہوں، لیکن میرے پہنچتے پہنچتے

[1] العنب هوفی المنام رزق حسن والعنب رزق دائم واسع مدخرومن التقط عنقودا نال مالا ومجموعاً من امرأة (تعطیر الانام، ج ۲/ص ۱۱۷) باب العین، عنب، مطبوعه مصر.

امام نے سلام پھیر دیا میں پاؤں دھورہا تھا وضو کے لئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کی تعبیر یہ ہے کہ باوضو رہنے کی عادت ڈالیں[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایضاً

سوال:۔ مسجد میں بہت سے آدمی ہیں مگر میں وضو کررہا ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تکبیر اولیٰ سے نماز کا اہتمام کریں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

خواب میں درخت کا گرنا دیکھنا

سوال:۔ میرے سامنے کا درخت گر گیا ہے؟

---

[۲] ومن رای انه یتوضأ وتم وضوئه فان کان مهموماً فرج اللّٰه تعالیٰ همه او خائفاً امنه اللّٰه تعالیٰ مـمایخاف اومریضاً شفاه اللّٰه تعالیٰ اومدیونا قضی اللّٰه دینه اومذنبا کفر اللّٰه تعالیٰ عنه ذنوبه ومـن رای انـه لـم یتـم وضـوئـه وتعذر ذٰلک علیه فانه لایتم لهٗ امره الذی هوطالبه ویرجی لهٗ النجاح من قبل الوضوء (تعطیر الانام، ج۲/ص ۳۳۳) باب الواو، وضوء.

''وربمادل الوضوء علی قضاء الحوائج عندارباب الصدور فان کمل کل الوضوء دل علی بلوغ قصده والا فلا هذا ان توضأ بمایجوز به الوضوء ''(تعطیر الانام، ج۲/ص ۳۳۲)

[۱] ومـن رأی انه لم یتم وضوئه وتعذرذٰلک علیه فانه لایتم له امره الذی هوطالبه ویرجی له النجاح من قبل الوضوء (تعطیر الانام، ج۲/ص ۳۳۳)

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کا حاصل یہ ہے کہ جماعت کا اہتمام کریں، آپ کے کاموں میں کوئی رکاوٹ ہو اسکے دور ہونے کی طرف اشارہ ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

کئی چاند خواب میں دیکھنا

سوال:۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے چاروں طرف چاند ہیں، اور ایک چاند بیچ میں ہے، ان سب خوابوں کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہیں[۲] خدائے پاک ان سے ملنے کی توفیق دے۔ آمین۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۷/۹۰ھ

هٰذَامِنْ فَضْلِ رَبِّی خواب کی تعبیر

سوال:۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک رشتہ دار کے گھر گیا، تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ لکھ کر لگادو، اوّل الفاظ یاد نہیں رہے، دوسرے الفاظ یہ ہیں ''هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی''

---

[۱] ومن رای شجرة سقطت اوقطعت اوحرقت اوكسرتها ريح شديدة فانه رجل اوامرأة يهلک اويقتل (تعطير الانام، ج ۲/ص ۳۴) باب الشين، شجرة، مطبوعه مصر.

[۲] قمر هوفي المنام ملک عادل اوعالم كبير اوغلام حسن (تعطير الانام، ج۲/ص ۱۷۶) باب القاف، قمر، مطبوعه مصر، كتاب المناجات ص ۲۵۳، لشيخ عبدالسلام محمد علوش، مطبوعه دارالمعرفة، بيروت.

مکان دومنزلہ ہے، اس پر لگانے کو کہا، جس آدمی نے کہا وہ ابھی باحیات ہیں، اس کے بعد فوراً گھر آیا، دیکھا کہ میری والدہ صاحبہ لیٹی ہوئی ہیں، اور وہ مجھے قریب بلا کر کہنے لگیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا کیسے پسند آ گئی تھی، میں نے جواب دیا کہ جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے، پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو میری قبر پر تختے جلد لگانا، اگر میں نہ مانوں پھر بھی لگانا یہ خواب میں نے چار بجے دیکھا ہے، جواب عنایت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس خواب میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے، ایک یہ کہ اس دنیا میں جو چیز بھی ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ محض خدائے پاک کے فضل سے ملی ہے، میری حیثیت ایسی نہیں تھی کہ میں اس کا مستحق ہوتا، نہ میری محنت کو اس میں دخل ہے[1]، دوسری بات یہ ہے کہ انسان کو جو کچھ بھی عمر یہاں دی گئی ہے، اس کا مقصد آخرت کی فکر اور تیاری ہے، اس مقصد کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے، کبھی ذہن اس سے خالی نہ رہے، اللہ پاک مجھے بھی توفیق دے، اور آپ کو بھی[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۵/۹۱ھ

خواب میں دودھ دیکھنا

سوال:۔ میرے گھر میں انتقال ہوئے تقریباً دوسال کا عرصہ گذر گیا ہے، میں نے دو

[1] ومن رأى انه اعطى شيئاً من القرآن او كان فى يده فليحفظ فى نفسه تلك الآية. اوالحروف من القرآن فان كان تنزيله فى رحمة اوبشارة فتاويل رؤياه رحمة اوبشارة يصيبها وان كان تنزيله فى وصية فهو وصية ينفعه اللّٰه تعالىٰ بها ان هو عمل بها (تعطير الانام، ج ۲/ص ۱۶۲)باب القاف، قرآن، مطبوعه مصر.

[2] وصية هى فى المنام دالة على الصلة بين الموصى والموصى لهٗ. (تعطير الانام، ص ۳۳۴/ج ۲)

خواب دیکھے ہیں، ان کی تعبیر کیا ہے، دودھ اُبل رہا ہے، ڈھکنا ڈھکا ہوا ہے اس کو اُٹھا دیا مگر دودھ پھر نکل گیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دودھ والے خواب کی تعبیر یہ ہیکہ آپ دوسری شادی کرلیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں گوشت دیکھنا

سوال:۔ میرے گھر میں سے کہہ رہی ہیں کہ گوشت زیادہ آگیا ہے، تھوڑا چچا کو دیکر آجاؤ، جب میں گیا تو چچا کے مکان کی چھت گری پڑی ہے، اوراس گوشت کودیکر چلا آیا ہوں اس کے بعد آنکھ کھل گئی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گوشت والے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ زبان کی حفاظت کیا کریں، کسی کا تذکرہ کبھی بھی برائی کے ساتھ نہ آئے[2]، اللہ پاک آپ کوبھی توفیق دے اور مجھے بھی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[1] ومن رای انه حلب ناقة وشرب من لبنها فانه يتزوج امرأة صالحة وان كان متزوجاً فانه يولدلهٗ غلام ويكون فيه بركة(تعطير الانام ،ص ۲۲۲/ج۲/)باب اللام،لبن مطبوعه مصر.

[2] واللحم النئى كله اوجاع وامراض ......واللحم الطرى موت ويدل على الغيبة . (تعطير الانام ، ج۲/ص ۲۲۳)باب اللام،لحم،مطبوعه مصر، تعبير الرؤيا ص۵۰۵، مطبوعه دارالاشاعت دهلى.

موت کے لئے خواب میں ایک جگہ کو دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک دیندار شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تمہاری موت اکتوبر میں دیوبند میں ہوگی، اس کی تعبیر بتلادیں کیا وہاں جانا پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس خواب کی آپ پر کیا ذمہ داری ہے، جہاں موت مقدر ہے وہاں آپکی تقدیر پہنچا کر رہیگی[1] اسلئے آپ شرعاً مکلّف نہیں کہ وہاں تشریف لیجائیں، مہینہ تو اکتوبر کا بتلادیا، مگر یہ نہیں بتلایا کہ اسی سال یا کب؟ یہ ضروری ہے کہ آدمی موت سے غافل نہ رہے، اسطرح زندگی گزارے کہ جب بھی بلاوا آجائے فوراً لبیک کہہ کر حاضر ہوجائے، یہ فکر نہ کرے کہ اوہو فلاں فلاں کے میرے ذمہ قرض باقی ہیں، جن کو ادانہیں کرسکا[2] فقط واللہ الموفق لمایحب ویرضیٰ

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۴/۹۰ھ

خواب میں اونٹ کھول کر لے جانا

سوال:۔ میں رات کو سونے سے پہلے اپنی زبان سے یہ الفاظ کہہ رہا تھا، کہ اللہ اب تو

---

[1] عن مطر بن عكامس قال قال رسول الله ﷺ اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل اليها حاجة (ترمذی شریف، ج۲/ص۳۷/ باب ماجاء ان النفس تموت حيث ماكتب لها،ابو اب القدر)

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ بندہ کیلئے کسی زمین پر موت کا فیصلہ فرمادیتے ہیں تو وہاں کی کوئی حاجت پیدا فرمادیتے ہیں۔

[2] قال الله تعالىٰ "فَلَاتَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ" الى ان قال وفى هذا النهى إيماء الى أن من كان منحرفا عن الجادة لاييأس بل عليه ان يبادر بالرجوع إلى الله تعالىٰ ويعتصم بحبل الدين، خيفة أن يموت وهو على غير هدى، فالمرء مهدّد فى كل آن بالموت، تفسير المراغى ص ۲۲۰ ج ۱، سورۂ بقره آيت ۱۳۲، مطبوعه تجاريه مصطفىٰ احمد الباز مكه.

میری مٹی کو سمیٹ لے، تو تقریباً ۱½ بجے رات جانے پر میں سو گیا تو میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں نے کسی حاکم کے پاس درخواست زمین وغیرہ کے بارے میں دی، میرا مطلب یہ تھا کہ یہ حاکم اس درخواست پر اپنی نشانی کر دے، لیکن اس نے کئی بار انکار کر دیا، پیچھا نہ چھوڑنے پر اس نے نشانی کر دی، تو میں وہاں سے چل دیتا ہوں، راستہ میں چار اونٹ بندھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک اونٹ میں نے کھول لیا، اور لیکر چلدیا، گھر کے ارادہ سے، لیکن راستہ ہی میں تھا کہ آنکھ کھل گئی، تو اس خواب کو دیکھ کر مجھے بڑی بے چینی ہوئی، اس لئے میں علماءِ دین سے اس کی تعبیر حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کیا منظر تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب کی تعبیر یہ ہے کہ موت اپنے قبضہ میں نہیں، نہ اس کی خبر دی جائے گی، کہ موت کب کو آئے گی، اسکے لئے جلدی مچانا بیکار ہے، اونٹ اپنی رفتار پر چلتا ہے، اس کو کھول کر ساتھ چلانے سے بھی اس کی رفتار میں تغیر نہیں آئے گا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۶/۹۳ھ

چرن سنگھ کو خواب میں اسلام کی دعوت

سوال:۔ میں نے خواب میں اندرا گاندھی اور چرن سنگھ کو دیکھا میں نے چرن سنگھ سے کہا کہ تم اسلام لے آؤ، تو ہندوستان کے اندر اسلامی حدود قائم ہو جائیں، آج کل ہندوستان میں بہت چور ہیں، یہ سب اللہ کے حکم سے کم ہو جائیں گے، اس پر اندرا گاندھی نے تائید کی، اس کی کیا تعبیر ہے؟

---

[1] ویدل الجمل علی السکن وربما دل علی الموت وربمادل علی بطء الاحوال لمن یرید الاستعجال (ملخصا تعطیر الانام فی تعبیر المنام ۱۲۰/ ج ۱/)باب الجیم، جمل، مطبوعه مصر.

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ کا جذبہ مبارک ہے مقصد یہ ہے کہ کوئی مضبوط قسم کا آدمی برسرِ اقتدار آنا چاہئے، جو کہ لالچ اور ڈرنے سے بے پرواہ ہوکر حق کی خدمت اور اشاعت حق کی خاطر کرے [۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۹۱ھ

خواب میں جوتی گم ہونے کی تعبیر

سوال:۔ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ کبھی ایک جوتی گم ہوجاتی ہے، کبھی دونوں گم ہوجاتی ہیں، پھر میں بہت پریشان ہوکر اس کو تلاش کرتا ہوں، اور کبھی پھٹ جاتی ہے، اس کی کیا تعبیر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بظاہر اسباب سفر کے ہیں، سفر کی ضرورت ہے مگر اس پر رُکاوٹ ہے [۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۹۱ھ

---

[۱] عدو هوفي المنام يدل على رفع القدر على المعاند والمضادد والتاييد من الله تعالىٰ والنصر على المخاصم (تعطير الانام، ج۲/ص۱۰۷)باب العين،عدو،مطبوعه مصر.

[۲] نعل هوفي المنام زوجة وغلام ودابة وصديق وشريک وسفر......ومن راى شراک نعله قطع اقام عن سفره (تعطير الانام، ص۳۱۴/ج۲)باب النون،نعل،مطبوعه مصر، تعبير الرؤيا اردو ص ۱۷۵، مطبوعه دارالاشاعت دهلى.

خواب میں مردہ کو برہنہ دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان ہے، اس میں ایک مردے کے جسم پر کالے بال ہیں، کوئی مردہ آدھا ننگا ہے، کسی کا پاؤں ننگا ہے، ایک مردہ کا منہ پورب کی جانب پھرا ہوا ہے، کوئی خون آلود ہے، بہرحال اس قسم کا واقعہ نظر آیا، پھر میری آنکھ کھل گئی، یہ کیا راز ہیں؟ اس کی تعبیر مرحمت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تقویٰ کو شریعت نے لباس قرار دیا ہے، جس کے پاس جیسا تقویٰ ہے ویسا ہی اس کا لباس دکھایا گیا ہے، جس قدر جو شخص تقویٰ سے خالی ہے، اسی قدر وہ لباس سے برہنہ ہے، جو آدمی زندگی خلافِ سنت گذارتا ہے، اس کا منہ قبلہ کی طرف نہیں رہتا[1] جو شخص غیبت کرتا ہے، وہ مردار کا گوشت کھاتا ہے[2] غرض یہاں کے اعمال کے مطابق قبر کے حالات ہوتے ہیں، آپ سب کیلئے دعائے مغفرت کریں، حق تعالیٰ آپ کی بھی حفاظت فرمائے، اور میری بھی اور سب مسلمانوں کی بھی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۱ھ

خواب میں اپنے کو مردہ دیکھنا

سوال:۔ میں نے ایک روز ایک عجیب خواب دیکھا ہے کہ میں اس دارِ فانی سے کوچ

---

[1] لبس هو في المنام شان الرجل في دينه لقوله عليه السلام اتقوا الله في هذه السرائر فما اسر امرؤ سريرة الا البسه الله رداء ها ان خيرا فخير وان شرا فشر (تعطير الانام، ج۲/ص ۲۲۹) باب اللام، لبس مطبوعه مصر.

[2] مثل الله الغيبة باكل لحم الميتة......ومن اغتابه فهو كالأكل لحمه ميتاً (الجامع لاحكام القرآن للقرطبي، ج۸/ص ۳۰۴/سورة الحجرات الاية ۱۲/.

کر چکا ہوں، اور کفن وغیرہ مجھے پہنا چکے ہیں، جنازہ بالکل تیار ہے اور میرا منہ بالکل کھلا ہوا ہے، اور میں خود اپنے اردگرد موجود لوگوں سے کہہ رہا ہوں کہ میرا منہ ڈھانک دو اور مجھے لے چلو، تو لوگوں نے کہا کہ اگر منہ ڈھک دیں گے تو نہ تم سن سکوگے، نہ کچھ بول سکوگے، اور پہنچتے ہی عذاب شروع ہو جائے گا، تو میں یہ باتیں سنکر گھبرا گیا، پھر آنکھ کھل گئی، تو فجر کا وقت ہو گیا تھا، میں مسجد میں آیا، بہت توبہ واستغفار کی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب میں تنبیہ ہے کہ موت کی تیاری کی جائے[1] جن امور کی وجہ سے عذاب قبر ہوتا ہے ان سے پرہیز کیا جائے[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۷/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۷/۹۰ھ

اپنے والد کو مردہ ہونے کے بعد زندہ ہو کر آتے دیکھنا

سوال:۔ زید نے خواب میں دیکھا ہے کہ اس کے والد عمر کا انتقال ہو گیا ہے، زید انتہائی غم والم کی وجہ سے مثل بے ہوش کے ہو گیا ہے، نہ تو اپنے والد کے غسل میں شریک ہوتا ہے،

---

[1] ومن رای انہ مات......ان رای شیئا من ہیئۃ الاموات کالغسل والکفن فذالک زیادۃ فی نقص دینہ (تعطیر الانام ۲۹۱/ج ۲/باب المیم، موت، مطبوعہ مصر)

[2] وعن ابن عباس قال مرالنبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان ومایعذبان فی کبیر اما احدہما فکان لایستتر من البول وامالاخر فکان یمشی بالنمیمۃ الحدیث (متفق علیہ مشکوٰۃ، ۴۲/ باب اٰداب الخلاء.

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں کے پاس سے گذر ہوا تو آپ نے فرمایا ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے، اور کسی بھاری مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا ہے، بحرحال ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا وہ چغل خوری کرتا تھا۔

اور نہ کفن دفن میں، پھر اس کے دوسرے تیسرے روز زید کے والد عمر زندہ ہوکر واپس گھر آجاتے ہیں، ان سے زید معلوم کرتا ہے کہ آپ واپس کیسے آگئے، تو وہ کہنے لگے کہ چند ایام کی رخصت لے کر آ گیا ہوں، پھر زید نے معلوم کیا کہ قبر میں کیسی گذری تو وہ جواب دینے لگے کہ ٹھیک ٹھیک مگر دوسرے پاس میں لوگوں کو شدید ترین عذاب میں پایا، اس کی تعبیر فرما کر ممنون فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس قسم کے خواب سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ آدمی موت اور قبر سے غافل نہ رہے، بلکہ فکر اور تیاری میں لگا رہے[۱] نیز جو جا چکے ہیں ان کے لئے ایصال ثواب بھی کرتا رہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱/۹۳ھ

باپ دادا کو خواب میں دیکھنا

سوال:۔ اکثر اصحاب اپنے باپ دادا کو خواب میں دیکھتے ہیں، اسکی کیفیت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب کی مختلف صورتیں ہیں، اور تعبیر کا تعلق زیادہ تر وجدان اور کشف سے ہے[۲] تاہم ایسے موقعہ پر ایصال ثواب کر دیا جائے، اگر باپ دادا وغیرہ جن کو خواب میں دیکھا ہے، زندہ ہوں تو ان کے حقوق کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم یوبند

---

[۱] ومن مات ودفن فانه يموت بلاتوبة وان خرج من قبره فانه يتوب(تعطير الانام، ج۲/ص ۲۹۱/) باب الميم،موت،مطبوعه مصر.

[۲] اب الانسان فى المنام بلوغ المراد وخير مايرى الرجل فى منامه ابواه اواجداده اوجداته اواحداقاربه (تعطير الانام ،ج ۱/ص ۳۴)قبيل باب الباء،مطبوعه مصر.

خواب میں اذان پڑھنا

سوال:۔ایک صاحب آپ سے ایک خواب کی تعبیر دریافت کرنا چاہتے ہیں، خواب یہ ہے کہ وہ اکثر وبیشتر اذان خواب میں پڑھتے ہیں، اس سے قبل کبھی کبھی اس سال بار بارحتی کہ بعض راتوں میں مکرّ رسہ کرّ راس کی نوبت آجاتی ہے، اورزیادہ صبح صادق کے اوقات میں یہ خواب پیش آتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خواب میں اذان کہنا اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنا اورحضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو دوسروں تک پہنچانا اورنماز کی زیادہ سے زیادہ ترغیب دینا ہے[1] آپ کے لئے بہتر یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کریں، حق تعالیٰ اخلاص واستقامت دے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۷/۹۲ھ

خواب میں خنزیر دیکھنا

سوال:۔ میں رمضان المبارک میں سحری کے بعد سوگیا، کیا دیکھتا ہوں کہ باوضو ہوں اور مسجد کے فرش کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں اور جمعہ کا روز ہے، اورسب نمازی فرش پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرا منھ قبلہ کی طرف ہے اورقبلہ کی طرف ایک خنزیر جانورکو ماررہے ہیں، اورجوخنزیر جانور کو ماررہے تھے، وہ بھی ایک داڑھی والاعمر رسیدہ شخص تھا، جانور چت لیٹا ہوا تھا، اور گوشت

---

[1] اذان الانسان فی المنام یدل علی الحج فی اشهر الحج والموذن هوالداعی الی الخیر وقد یدل الا ذان علی الدعاء والبر والطاعات وفعل الخیر،ومن رای انه یؤذن فان کان من اهل الدیانة فانه یأمر بالمعروف (تعطیر الانام، ج ۱/ص ۲۱)باب الالف،اذان ، مطبوعه مصر، تعبیر الرؤیا ص ۱۲۹، دارالاشاعت دهلی.

کھال الگ تھی، مگر وہ تڑپ رہا تھا، تڑپتے وقت اس کو پیشاب کی حاجت ہوئی، اس نے جو پیشاب کیا تو اس کی چھینٹیں میرے کپڑوں پر اور مسجد کے فرش پر آئیں، اس کو مسجد سے قریباً بیس قدم کا فاصلہ تھا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی، یہ میرا خواب ہے، میں حضرت سے اس کی تعبیر لینا چاہتا ہوں، عین نوازش ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

آپ کے خواب میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے، ایک یہ کہ کبھی کبھی آپ کی آمدنی میں کچھ حصہ ناجائز آجاتا ہے، اس سے احتیاط کریں، دوسرا اشارہ زبان کی حفاظت کی طرف ہے، کہ گفتگو میں کسی دوسرے کا ذکر برائی سے نہ آنے پائے[1] اللہ پاک آپ کو بھی بچائے اور مجھے بھی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں مینار دیکھنا

سوال:۔ مجھے خواب میں نظر آیا کہ وضو کررہا ہوں، جب مینار کی طرف دیکھا تو مینار زمین سے آسمان تک ہل رہا ہے، اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

انشاءاللہ تعالیٰ اسلامی شعار بلند ہونگے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۹/۶/۲۴ھ

---

[1] الخنزير تدل رؤيته على الشر والنكد والبطر والا بلاس وعلى المال الحرام لمن يحرمه ولحمه او شحمه او شعرهٗ اوبطنه اوجلدهٗ مال حرام دنئ تعطير الانام، ج ۱/ص ۱۸۱/قبيل باب الدال، واللحم المجمع على تحريمه مال حرام واللحم الطرى موت ويدل على الغيبة (تعطير الانام، ص ۲۲۳-۲۲۴/ج ۲/ باب اللام، لحم، مطبوعه مصر، تعبير الرؤيا ص ۲۵۱، دارالاشاعت دهلى.

خواب میں داڑھی صاف کرادینا

سوال:۔ ایک شخص نے اعتکاف کی حالت میں خواب دیکھا کہ ایک شخص جوان کے مکان میں کرایہ پر رہتا ہے، ان دونوں میں حجت اور تکرار ہورہی تھی، اسی اثناء میں ایک مولوی صاحب فارغ دیوبند اس کرایہ دار کی شکل میں آئے، میری ان سے گالی گلوچ ہوئی، تھوڑی دیر کے بعد میں وضو کرنے کے لئے بیٹھا تو مجھ سے اور مولوی صاحب سے وہی گالی گلوچ ہوئی، اس کے بعد مولوی صاحب نے اپنی داڑھی بالکل صاف کردی، داڑھی کا منڈانا کس بات سے کنایہ ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خواب میں داڑھی صاف کرادینا اشارہ ہے بے وقار ہوجانے سے[۱] گالی گلوچ کی بات کرنے سے بھی وقار نہیں رہتا ہے، جس کو اس حال میں دیکھا بے وقار سمجھا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۲۹/ ۹۵ھ

نبی صلّی اللہ علیہ سلم کی قبر کی مٹی درست کرنا

سوال:۔ میں نے ایک خواب دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں سے ٹھیک کررہا ہوں، اسی دوران بیدار ہوا، اور زبان پر درود شریف جاری تھا، تعبیر عطا فرماویں؟

---

[۱] لحية هي في المنام للرجل غنى وعز ومن راى نصف لحيته محلوقا فانه يفتقر ويذهب جاهہٗ وان حلقها شاب مجهول فانه يذهب جاهه على يدعدو. (تعطير الانام، ص ۲۲۷/ ج ۲) باب اللام، لحية، مطبوعه مصر.

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب اچھا ہے انشاء اللہ آپ سے دین کی خدمت ہوگی، جو چیزیں سنت کے خلاف ہیں، آپ ان کی درستی کرینگے، اپنے اعمال میں بھی اور حتی الوسع دوسرے کے اعمال میں بھی[1] خدائے پاک اخلاص واستقامت کے ساتھ بہتر طریقہ پر توفیق دے، اور نصرت فرمائے، آمین۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱/۹۳ھ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مٹی کی زیارت

سوال:۔ خواب میں جمعہ کے روز دیکھتا ہوں کہ میں کہیں جارہا ہوں، ایک جنگل پار کرنے کے بعد ریگستان میں پہنچا، چاروں طرف ریت ہی ریت ہے، یوں ہی چلا جارہا تھا، کہ اچانک ایک جگہ مجھے کچھ لوگ ملے وہ سبھی عربی لباس یعنی حاجیوں کے لباس میں تھے، ان لوگوں نے مجھے اصلی نام سے پکارا اور کہا کہ ذرا مٹی دے کر جاؤ، میں رُک گیا کہ سر پر رکھنے کے لئے ٹوپی ہی نہیں ہے، ایک شخص نے اپنا رومال دیا، اور سب کے ساتھ میں بھی مٹی میں شریک ہوگیا، اور بعد میں ان لوگوں سے دریافت کیا کہ کس کی مٹی دی گئی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مٹی تھی، اس کے آگے بڑھا کچھ دور چل کر پھر اسی قسم کا لباس پہنے ہوئے لوگوں سے ملاقات ہوئی، تو ان لوگوں نے بھی مٹی میں شریک ہونے کو کہا، اور ان کے ساتھ بھی مٹی دے کر دریافت کیا کہ یہ کس کی مٹی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت

[1] ومن رای انہ یردم قبراً فانہ تطول حیاتہ وتدوم صحتہ ......ومن رای انہ نبش قبر رسول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم فانہ یجددو مادرس من سننہ (تعطیر الانام، ج۲/ص ۱۶۷–۱۶۶) باب القاف، قبر، مطبوعہ مصر.

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مٹی تھی ، اس کے بعد آنکھ کھل گئی، اور کانوں میں صبح کی اذان کی آواز سنائی دی، سنیچر کی شب تھی اس کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خواب ماشاءاللہ بہت مبارک ہے، تعبیر یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر جو غلط کام کئے جاتے ہیں تعزیہ وغیرہ ، ان سب کو ختم کردینا چاہئے ، خدائے پاک سنت کا اتباع نصیب فرمائے[1] آمین ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۷/۹۵ھ

خواب میں سانپ کو مارنا

سوال:۔ میں نے خواب دیکھا کہ ایک سوراخ سے ایک سانپ نکلا اس کو میں نے مار ڈالا اور پھر دوسرا سانپ اسی سوراخ سے نکلنے لگا، میں نے سوچا کہ جب پورا سانپ نکل جائیگا، تب ماروں گا، پھر آنکھ کھل گئی تو اس کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خواب مبارک ہے اللہ تعالیٰ دشمن پر غلبہ عطا فرمائیگا، اور دشمن کے شر سے حفاظت رہے گی[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۹۳ھ

---

[1] ومن رای ان احداً من العلماء او الحكماء مدفون فی دارہ وانه حی احی لهٗ واخرج من قبره فانه يرثه فی العلم والحكمة ويصير فی مقامه وكذٰلک اذا رای نبيا من الانبياء اووليا من الاولياء ورثه فی علمه (تعطير الانام ، ج ۱/ص ۱۹۴/)باب الدال،دفن،مطبوعه مصر .

[2] حية فی المنام عدو ......فان قتلها ظفر بعدو (تعطيرلاانام ، ج ۱/ص ۱۵۶/باب الحاء، حية،مطبوعه مصر ، تعبير الرؤيا ص ۵۲۰، مطبوعه دارلاشاعت دهلی.

خواب میں حضورا کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میرے ساتھ کھانا کھانا

سوال:۔ ہمارے یہاں ایک صاحب مبلغ ہیں، جوتبلیغی جماعت میں جاتے رہتے ہیں اور تقریر وغیرہ فرماتے ہیں، ان صاحب نے تقریر کے دوران بیان فرمایا کہ میوات کے ایک میواتی صاحب جماعت میں گئے ہوئے تھے، اتفاق سے وہ صاحب بیمار ہوگئے، اور اسپر ان صاحب نے فرمایا کہ دوپہر کا کھانا مت پکانا، میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو فکر مت کر کل دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھانا، تو کیا ایسی بات ہوسکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ چیزیں ناممکن نہیں ،حضورا کرم ﷺ اگر کسی کو اپنے ساتھ کھلائیں یا کوئی چیز عطافرمائیں، جس سے اسکا پیٹ بھر جائے، تو ایسا بھی ہوسکتا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی تصانیف میں ایسے متعدد واقعات مذکور ہیں[1] اوران سے پہلے بھی ایسی صورتیں پیش آئی ہیں، اور یہ عامۃً خواب میں ہوتا ہے، اور اسکے اثرات بیداری میں بھی محسوس ہوتے ہیں۔[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۱ھ

---

[1] اخبرنی سیدی الوالد انه رکب فی رمضان الیٰ مکان فاصابه الحر والتعب فنعس فی تلک الحالة فرأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فاعطاه طعاماً لذیذامتخذامن الارزو الحلاوة والزعفران والسمن فاكل حتی شبع واعطاه ماء باردا فشرب حتی روی ثم استیقظ ولاجوع لهٗ ولا عطش وفی یده ریح الزعفران(الدرالثمین مع المسلسلات ۱۶۰/ وراجع الحدیث الثانی عشر والثالث والخامس عشرمن (الدرالثمین فی مبشرات النبی الامین)

[2] وان رای النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وقد اعطاه شیئاً من متاع الدنیا اومن طعام اوشراب فهوخیر یناله بقدر مااعطاه (تعطیر الانام ، ج۲/۲۳۶)باب المیم، مطبوعه مصر.

خواب میں گائے کا گوشت کھانا

سوال:۔خاکسار کو خواب میں والد صاحب دکھائی دیئے، انہوں نے کہا بیٹا دھڑی بھر گوشت اور دے گائے کا، آگے انہوں نے یہ کہا کہ اللہ تجھے بہت دے گا، مجھے اسی وقت سے بہت احساس ہے، اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

والد صاحب مرحوم کو ثواب پہنچائیں، قرآن کریم کی تلاوت کر کے، نماز تسبیح پڑھ کر، صدقہ دیکر، غرض جو بھی نیک کام ہو گوشت کی کوئی تخصیص نہیں [1] البتہ اسلامی شعار کو جہاں تک ہو سکے پختگی سے مضبوط پکڑیں کسی کے تعلق کی وجہ سے اسمیں کوتاہی نہ کریں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۹۲/۶/۵ھ

خواب میں باران رحمت

سوال:۔خواب میں بڑے زور کی بارش ہوتے دیکھا، اس کی تعبیر کیا ہوگی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اللہ پاک اسکو رحمت کی بارش بنائے اور اسکے نقصانات سے محفوظ رکھے۔[2] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۰ھ

---

[1] ومن رای ان میتاً دخل بیته فرحاً فانه یدل علی الثواب والصدقة واستجابة الدعاء فی حق المیت من اهله ....ومن رای ان میتاً اخبره بامر فانه کما قال لان المیت فی دار الحق ولا یتکلم الا حقا لقول النبی ﷺ یکفی احدکم ان یوعظ فی منامه (کتاب الاشارات فی علم العبارات، ج۲/ص ۱۲۷/) الباب الثلاثون فی رؤیا الاموات ومخالطتهم الخ.

[2] مطر هو فی المنام اذالم یحصل منه ضرر فانه خیر ورزق ورحمة تعطیر الانام، ج۲/ص۲۴۳/) باب المیم،مطر،مطبوعه مصر.

خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغی جماعت کے ساتھ دیکھنا

سوال:۔ دوتین سال قبل ایک خواب دیکھا کہ تبلیغی جماعت کے ساتھ ہوں، اور جماعت میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، جماعت تمل ناڈو بستی میں پہنچی، ایک مسجد کے دروازے پر دعاء کے حلقہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے، پھر بعد میں جماعت کے حلقہ میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے، امیر جماعت نے تقریر کی، میں نے امیر جماعت سے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں سے کہاں جانے کا ارادہ ہے، امیر جماعت نے کہا مدراس کا معلوم ہوتا ہے، پھر حضور ﷺ کو قیلولہ کرتے بھی دیکھا، اس کے بعد نیند سے ہوشیار ہو گیا، چند دن بعد ایک جماعت رائے چوٹی آئی، اس میں میرا لڑکا نوراللہ بھی آیا ہوا تھا، جماعت نے کہا تو بھی چل، پھر جماعت وانمباڑی گئی، یہ وہی مقام تھا جو میں نے خواب میں دیکھا تھا، جماعت وانمباڑی سے مدراس گئی، میں جماعت کے ساتھ مدراس گیا، دیگر عرض یہ ہے کہ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ کر رہا ہوں، آپ سے دعا کی درخواست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب ماشاء اللہ مبارک ہے، اشارہ ہے کہ یہ دینی کام اور تبلیغی جماعت مقبول ہے، اس کو حضور اکرم ﷺ کی سرپرستی حاصل ہے[1] اور آپ کے بیٹے نوراللہ سلمہٗ کو اس میں کام

---

[1] رؤيا الرجل الواحد رسول الله صلى الله عليه وسلم في منامه لايختص ببركته بل يعم جماعة المسلمين (تعطير الانام، ج ۲/ص ۲۳۶) باب الميم، مطبوعه مصر.

کرنے کی توفیق ہوگی آپ کیلئے اگر مدینہ طیبہ کا قیام خیر ہو تو حق تعالیٰ آسان فرمائے، آمین۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸؍۴؍۹۵ھ

مولانا فخر الدین صاحب کا ختم بخاری شریف کرانا، نوٹ بک گرگئی تین روپے اور کاپی اُٹھالی

سوال:۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مولانا فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بخاری شریف ختم کرارہے ہیں، میں کمرہ میں وہاں سے بھاگا ہوا آرہا تھا، کہ نوٹ بک گرگئی میں نے تین روپئے اور کاپی اٹھالی، میں وہیں تھا کہ بخاری شریف ختم کراکر مولانا چلے گئے،اس کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت مولانا فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح بخاری شریف کی طرف متوجہ ہے[1] آپ ان سے فیض حاصل نہیں کرسکے،دنیا کے مال میں سے اقل قلیل پر قناعت کرنی چاہئے[2] یہ تین چیزیں اس خواب سے ظاہر ہوتی ہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰؍۵؍۹۴ھ

---

[1] عالم من علماء الاسلام المتقدمین او المتأخرین من راہ فی المنام فھو بشارۃ لہٗ بعلو القدر والثناء الجمیل والعمل بمایعلم ورویا العلماء زیادۃ فی علم الرائی (تعطیر الانام ، ج ۲ ؍ص ۹۶ ؍)باب العین،عالم من علماء الاسلام،مطبوعہ مصر .

[2] درھم منھم من یری الدراھم لمن اصابھا فی المنام انہ یصیبھا بعینھا مثل عددھا (تعطیر الانام ،ج ۱ ؍ص ۱۸۴ ؍باب الدال،درھم،مطبوعہ مصر)

بدعات کے لئے خواب سے استدلال

سوال:۔ ہمارے یہاں بدعتی قبروں پر چراغ جلاتے ہیں، اور قیام مروجہ بھی کرتے ہیں، جبکہ ان سے منع کیا جاتا ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم نے چند روز سے چراغ جلانا اور قیام کرنا چھوڑ دیا ہے، لیکن خواب میں ہم نے دیکھا کہ حضور ﷺ ہم کو ڈانٹ رہے ہیں، کہ تم نے چراغ جلانا اور قیام کرنا کیوں چھوڑ دیا ہے، حدیث میں مذکور ہے کہ شیطان حضور کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آسکتا، لہٰذا خواب میں حضور ﷺ ہی جلوہ افروز ہوئے، تو اس استدلال سے چراغ جلانا اور قیام کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو انکے استدلال کی مخالفت کی کیا دلیل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس کام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت بیداری منع فرمادیا ہو اور وہ ممانعت حدیث شریف میں موجود ہو، اور محدثین اس کو سند کیساتھ روایت کرتے ہوں، اور مجتہدین اس سے استدلال کرتے ہوں وہ اصالۃ حجت ہے۔

اس کے بالمقابل اگر خواب میں اس کی اجازت دی گئی ہو تو وہ حجت شرعیہ نہیں، خواب کے ذریعہ کسی حرام ومعصیت کو حلال وقربت قرار نہیں دیا جاسکتا، خواب کی توجیہ کرکے اس کے لئے محمل حسن تجویز کیا جائے گا۔

یہ بات حدیث شریف سے ثابت ہے کہ شیطان کو یہ قدرت نہیں دی گئی کہ حضور ﷺ کی صورتِ مبارکہ میں متمثل ہوسکے، لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ خواب میں جو کچھ سمجھا وہی مقصود بھی ہے، مثلاً صورتِ مسئولہ میں یہ مطلب ہو کہ فلاں ناجائز کام کیوں چھوڑ دیا اچھی طرح سیر ہوکر کیوں نہیں کیا، تاکہ پوری سزا ملتی، اس سے اس کام کی اجازت کوئی تھوڑی سی

عقل والا بھی نہیں سمجھ سکتا ہے، شرح مشکوٰۃ شریف[۱]، اور شرح بخاری شریف[۲] میں اس کو اچھی طرح تفصیل سے حل کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۳۰/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳۰/ ۹۰ھ

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر زخم دیکھنا

سوال:۔ ایک آدمی اپنی تقریر میں یہ کہتا ہے کہ ایک بزرگ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو جسم پر زخم تھے، اور بسترہ لیکر ہندوستان کو اور راجستھان کو آرہے تھے، دریافت کیا تو فرمایا کہ امت کا فکر ہے، ہندوستان میں اور راجستھان میں زیادہ بگاڑ ہورہا ہے، زخم جو ہیں امت کے غم ہیں، کیا یہ باتیں قرآن وحدیث سے لگاؤ کھاتی ہیں؟ راقم کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں نامۂ اعمال ہفتہ وار پیش ہوتے ہیں، ان کے بارے میں اس کے متعلق جواب عنایت فرمائیں، ایسی تقریر پر خاموشی برتنا یا تنبیہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب میں اس قسم کی چیز دیکھنے میں کیا اشکال ہے؟ امت کا غم اور بداعمالیوں سے قلق

---

[۱] لو رأه یامر بقتل من یحرم قتله کان هذا من صفاته المتخیلة لاالمرئیة. (مرقاة، ج ۴/ص ۵۳۷/ کتاب الرؤیا، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[۲] ان الشیطان لایتصور علی صورته اصلاً فمن رأه فی صورة حسنة فذاک حسن فی دین الرائی وان کان فی جارحة من جوارحه شین اونقص فذاک خلل فی الرائی من جهة الدین وکذٰلک یقال فی کلامه صلی اللّٰه علیه وسلم فی النوم انه یعرض علی سنته فما وافقها فهوحق وماخالفها فالخلل فی سمع الرائی (فتح الباری، ج ۱۴/ص ۴۱۵-۴۱۶/ کتاب التعبیر باب من رأی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی المنام. مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه.

بدن پر زخم کی صورت میں نظر آنا کچھ بعید نہیں[۱] یہ صورت مثالیہ ہے نہ کہ عینیہ[۲] امت کے اعمال کا پیش ہونا روایت میں موجود ہے[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں حدیث پڑھنا پڑھانا

سوال:۔ زید ایک روز خواب میں اپنے آپ کو درس حدیث میں حاضر پاتا ہے، اور محدث صاحب کو حدیث پڑھانے کی تیاری کرتے ہوئے دیکھتا ہے، تو اس کی کیا تعبیر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

انشاءاللہ حدیث پاک کی برکات زید کو حاصل ہوگی[۴] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۷/۱۴۰۱ھ

---

[۱] وان كان فی جارحة من جوارحه شين اونقص فذاک خلل فی الرائی من جهة الدين (فتح الباری، ج۱۴/ص ۴۱۵/ کتاب التعبير، باب من رأی النبی صلی الله عليه وسلم فی المنام تعطير الانام فی تعبير المنام، ج۲/ص ۲۳۴/. باب الميم، مطبوعه مصر.

[۲] والحق ان مايراه مثال روحه المقدسة التی هی محل النبوة فمارأه من الشكل ليس هو روح النبی ﷺ ولا شخصه بل هو مثال له علیٰ التحقيق (مرقاة المفاتيح، ج۴/ص۷ ۵۳/ كتاب الرؤيا، تعطير الانام، ج۲/ص ۲۳۴/مطبوعه مصر.

[۳] فاذامت كانت وفاتی خيراً لكم تعرض علی اعمالكم فان رأيت خيرا حمدت الله تعالیٰ وان رايت شرا استغفرت لكم (رواه البزار عن ابن مسعود فيض القدير، ج۳/ص ۴۰۱/ شرح الجامع الصغير، كنزالعمال، ج ۱۱/ص ۴۰۷/مطبوعه مؤسة الرسالة، بيروت، مشكوٰة شريف ص۴۲۸، كتاب الآداب، باب ماينهیٰ عنه من التهاجر والتقاطع الخ.

ترجمہ:۔ جب میری وفات ہوجائے تو میری وفات بھی تمہارے لئے باعث خیر ہے، میرے سامنے تمہارے اعمال پیش کئے جائیں گے، پس اگر میں ان کو بہتر دیکھوں گا تو اللہ کی حمد کروں گا، اور اگر برے دیکھوں گا تو تمہارے لئے استغفار کروں گا۔

[۴] عالم من علماء الاسلام المتقدمين اوالمتاخرين من رأه فی المنام فهو بشارة به بعلو القدر والثناء الجميل والعمل بمايعلم ورؤ ياالعلماء زيادة فی علم الرائی، لانهم نصحاء الله فی ارضه (تعطير الانام، ج۲/ص ۹۶/)باب العين، عالم من علماء الاسلام، مطبوعه مصر.

دشمن کے ہاتھوں گرفتار بیٹے کو خواب میں حج کر کے آیا ہوا پایا

سوال:۔(۱) بنگال کے ایک شخص کا لڑکا عبدالمبارک ۱۹۷۱ء کی ہندوپاک کی جنگ میں ہندوستانی فوج کے ہاتھ گرفتار ہوگیا تھا، اس کے بعد اس کا کچھ پتہ نہیں زندہ ہے یا وفات پا گیا، اس کے باپ نے ایک خواب دیکھا کہ ان کے دونوں ہاتھوں میں گھڑی باندھی ہے، اور کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ تمہارا لڑکا عبدالمبارک حج کر کے آ گیا ہے۔

نوٹ:۔ والد نے نذر مانی تھی کہ اگر لڑکا زندہ آ گیا تو اس کو حج کرنے بھیج دوں گا۔

(۲) اس کے بعد دوسرا خواب دیکھا کہ لڑکے کے والد اپنے والد مرحوم سے کہہ رہے ہیں کہ مکہ مکرمہ سے خط بھیجو میں پیسہ روانہ کر دوں گا، اس خواب سے متعلق یہ بات ہے کہ انہوں نے اپنے والد مرحوم کی طرف سے حج بدل کرایا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

پہلے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ وہ لڑکا انشاءاللہ تعالیٰ اچھے حال میں ہے، اور اس سے جو کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں وہ ان سے تائب ہوگیا۔

(۲) اس میں اشارہ ہے کہ حج بدل کرانے کی وجہ سے والد خوش ہیں، اور جو کچھ حج بدل میں خرچ ہوا ہے اس سے بہت زیادہ حق تعالیٰ عطا فرمائے گا[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وان رأی انه حج اواعتمر فانه یعیش عیشا طویلا وتقبل اموره وان کان مریضاً مات اوعاصیاً تاب ...... وربما دل علی الرزق والغنیمة والقدوم من السفر فرجٌ بعد شدة وصحة من المرض ورجوع لماکان علیه الانسان علیه (تعطیر الانام ،ج ۱/ص ۱۲۵–۱۲۶) والحج فی المنام دلیل علی التردد فی القصد وعلیٰ قضاء الدین وفعل الخیرات اوالسعی علی مایجب علیه بره کالوالدین والاستاذ (تعطیر الانام ،ج ۱/ص ۱۲۶/) باب الحاء، حج،مطبوعه مصر.

ڈھیلے کے بجائے ماہواری کی گدی سے استنجاء کرتے ہوئے دیکھنا

سوال:۔خادم نے ایک خواب دیکھا ہے، وہ یہ ہے کہ میں قضائے حاجت کے لئے بیت الخلاء میں گیا تو قضائے حاجت کے بعد استنجاء خشک کرنے کے لئے بجائے مٹی کے ڈھیلے کے عورتوں کی ماہواری حیض کی گدی سے استنجاء خشک کرر ہا ہوں، یہ خواب دوپہر میں قیلولہ میں سوتے وقت دیکھا، اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اہلیہ کے ساتھ مباشرت میں اس کا خیال رکھا کریں کہ وہ ماہواری سے فارغ ہونیکے بعد پوری طرح غسل کرکے پاک صاف ہو جائے تب مباشرت کریں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں حج

سوال:۔ایک شخص نے بروز جمعہ بوقت تین بجے شب کو جو کہ شب سنیچر بھی کہی جاسکتی ہے ،خواب دیکھا کہ میں حج کو جارہا ہوں تو میری بیوی اور والدہ بھی تیار ہوگئیں ہم چلے بھی گئے ملنے والے پہنچانے بھی گئے، اور کعبہ شریف پہنچ بھی گیا، کعبہ شریف کے پاس بیٹھ کر بالووالی زمین کو لکڑی سے ہٹار ہا رہے تھے، کہ میرے کانوں میں آواز آئی ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک

[1] دم فی المنام مال حرام او اثم یخرج منه او فعل یاثم به فمن رأی انه یتشحط فی الدم فانه یتمول ویتقلب فی مال حرام او اثم عظیم (تعطیر الانام ،ج ۱/ص ۱۹۵) باب الدال، دم،مطبوعه مصر.

''ہم نے بھی اسی مجمع میں مل کر ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ'' شروع کیا اور ہمیں پتہ نہیں میری والدہ اور میری بیوی کہاں ہیں، اس مجمع میں ایک آدمی نے کہا میرے کھانے میں بیس روپے خرچ ہو گئے ہیں، اور میری آنکھیں کھل گئیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب ماشاء اللہ مبارک ہے اگر آپ کے ذمہ حج فرض ہے تو جلد از جلد تیاری کیجئے اگر فرض نہیں تو دعا کیجئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ انتظام فرمادے میں بھی دعا کرتا ہوں [1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۶/۹۴ھ

اللہ تعالیٰ کی سواری نیچے اُترتے ہوئے دیکھنا

سوال:۔سائل کا بیان ہے کہ میری عمر ۴۴/سال ہے بچپن سے کبھی کبھی یہ خواب دیکھتا ہوں کہ جیسے کسی کی سوارای اڑی ہوئی آرہی ہے، اور وہ سواری اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ جیسے نیچے اتر رہے ہیں، اور یہ سواری گرتی ہوئی دیکھائی دیتی ہے، فوراً میری آنکھ کھل جاتی ہے، اور میں بہت پریشان ہوتا ہوں، لیکن آج تک وہ سواری گری نہیں گرنے سے پہلے آنکھ کھل جاتی ہے، اب براہِ کرم اس خواب کی تعبیر دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے، جسکو حاصل کرنا آپکی توجہ پر موقوف ہے، غفلت سے حاصل

---

[1] حج من رأی فی المنام انه حج حجة الاسلام وطاف بالبیت وعمل شیئاً من المناسک فان ذٰلک صلاح دینه واستقامته علی منهاجه وان کان لم یحج حج . (تعطیر الانام ، ج ۱ /ص ۱۲۵ / باب الحاء، حج، مطبوعه مصر ، تعبیر الرؤیاء ص ۲۲۳ ، مطبوعه دارالاشاعت دهلی، حرف الحاء.

نہیں ہوتی اتباع سنت اور پورے دھیان کے ساتھ متوجہ رہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۸/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۲/۸/۸۹ھ

کوڑھ والے آدمی کو پیچھا کرتے ہوئے دیکھنا

سوال:۔ خواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک سال سے دیکھ رہا ہوں کہ کوڑھ والا آدمی میرا پیچھا کرتا ہے، جس کے سارے بدن پر زخم ہیں، کبھی ایک آدمی مجھے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے ، اور کبھی دو آدمی مجھے بہت زیادہ ستاتے ہیں، میں بھاگتا ہوں، اور مجھے یہ لوگ زبردستی پکڑنا چاہتے ہیں، اسی طرح چھ دفعہ دیکھا آج سے چار روز پہلے خواب میں دیکھا ہوں کہ میرے بدن میں سفید داغ ہو گیا ہے، دو جگہ، نیند ٹوٹی بہت گھبرایا صبح خیال کیا تو بدن میں کچھ نہیں ہے، اب کافی ڈر محسوس کرتا ہوں، براہِ کرم اس خواب کی تعبیر بتائیں اور چھٹکارے کا کوئی راستہ بتائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ اس بیماری سے دور رکھے میری عمر ۳۱/سال دو ماہ ہے، میرا پیشہ درزی کا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کے کچھ حقوق آپ کے ذمہ رہ جاتے ہیں، ہوسکتا ہے کہ جو لوگ کپڑا سلوانے آتے ہیں ان کا کچھ کپڑا بچا ہوا رہ جاتا ہے، یا اور کوئی صورت ہو، غلط آمدنی کھانے سے اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں، خوب سوچ کر جس جس کا حق ذمے میں ہے اس کو دیدیں، اور معافی چاہیں، اللہ کے سامنے بھی توبہ کریں، اللہ آپ کو محفوظ رکھے،

[1] ومن رأى ان اللّٰه تعالىٰ اطلع على موضع اوفى بيت ونزل فى ارض اوبلد اومكان فان العدل يشمل ذٰلك المكان ويكثر فيه الخير والخصب باذن اللّٰه .(تعطير الانام ، ج ۱ /ص ۹/) مطبوعه مصر.

ہر غلط آمدنی سے بچائے، حلال روزی برکت والی عطا فرمائے[1] (آمین) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۲۳/۳/۹۹ ۱۳ھ

خواب پر حکم

سوال:۔ چند روز پہلے یہاں کے نیک بخت آدمی نے خواب میں دیکھا کہ اس کی غیر شادی شدہ لڑکی کے گھر میں ایک بچہ ہے (جس کے بارے میں موضع کی مسجد کے امام صاحب نے افواہ مچائی تھی، کہ اس نے نکاح کرلیا ہے، اور فرضی گواہ کا نام بتایا تھا، مگر گواہ کے انکار کی وجہ سے نکاح باطل ثابت ہوا اور اس مشہور مدرسہ دار العلوم دیوبند سے فتویٰ حاصل کرلیا گیا) اس فتوی کے بعد یہ خواب دیکھا اور والد نے غصہ میں آکر اس بچہ کو چیر دیا، اور مار ڈالا، مگر آن کی آن میں وہ بچہ زندہ ہوگیا، اور جیسا تھا ویسا ہوگیا، اس خواب کے بعد وہ بیچارہ بے حد پریشان ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب پر فتویٰ نہیں دیا جاتا[2] تاہم جو فتویٰ آپ نے منگایا ہے وہ بھیجئے اس کے ساتھ سوال بھی ہونا چاہئے جس پر فتویٰ دیا گیا ہے، تب کچھ معلوم ہو سکے گا، خواب کا حکم یہ ہے کہ جب کوئی پریشان خواب نظر آئے بائیں طرف تھوک دیا جائے، اور لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ

[1] والجذام یدل علی مال حرام (تعطیر الانام، ج ۱/ص ۱۱۲) باب الجیم، جذام والبرص مال. (تعطیر الانام، ج ۱/ص ۶۴/) باب الباء، برص، مطبوعہ مصر

[2] رؤیا الانبیاء الی قولہ رؤیا غیرھم فی الدین لیس بشئی اوجز المسالک، ج ۲/ص ۵/ باب الاذان، مطبوعہ امدادیہ مکہ مکرمہ.

پڑھ لیا جائے، اور دعا کرلی جائے کہ یا اللہ پریشان خواب اور اسکے برے اثر سے محفوظ رکھ۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۸/۹۶ھ

کسی کی بیوی کے ساتھ خواب میں زنا کرنا

سوال:۔ میں نے چھ سات دن ہوئے دن کے دو بجے ایک خواب دیکھا کہ زید کی بیوی کسی دوسرے شخص سے زنا کرا کر باہر نکلی اور زانی شخص بھی باہر نکلا، عورت اپنی شلوار درست کررہی ہے، اورشلوار پر منی کا نشان بھی دیکھا، زید کو غصہ آیا اوراس شخص سے دریافت کرنا چاہا، مگرعورت زید کے سامنے آڑے آ گئی، اوروہ مرد بھاگ نکلا، اس مرد کا نقشہ آنکھوں میں گھوم رہا ہے، اس روز سے شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے بدظن ہیں، اس لئے کہ شبہ کافی ہوگیا، زیداوراسکی بیوی کے درمیان بول چال بند ہے، زید کی بیوی برقع اوڑھ کر بلا اجازت شوہر، محلّہ میں اپنی سہیلیوں کے پاس بھی جاتی ہے، آنجناب اس خواب کی تعبیر عنایت فرمائیں۔

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللّٰہ والحلم من الشیطان فاذارأی احدکم مایحب فلایحدث بہ الامن یحب واذا رای مایکرہ فلیتعوذ باللّٰہ من شرھا ومن شرالشیطان ولیتفل ثلاثاً ولایحدث بھا احداً فانھا لن تضرہ .(مشکوٰۃ شریف، ج۲/ص ۳۹۴/ کتاب الرویا،الفصل الاول .

ترجمہ:۔رسول اللہ نے فرمایا اچھے خواب اللہ کی جانب سے ہیں اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہیں، جب کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے تو اس کو اسی سے بیان کرے جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اللہ کی پناہ چاہے برے خواب اور شیطان کے شر سے اور تین بار تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے بلاشبہ وہ اس کو نقصان نہیں پہونچائیگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس خواب کی بناء پر زید کی بیوی کو زانیہ کہنا حرام ہے[۱] اگر وہ شخص سامنے آجائے جس کو یہ حرکت کرتے دیکھا ہے، اور اس کو خوب اچھی طرح پہچان لیا جائے، کہ ہاں یہ وہی ہے تو اس کو بھی زانی کہنا جائز نہیں، توبہ واستغفار لازم ہے[۲] زید اور اس کی بیوی کے درمیان اگر بول چال بند ہے اور لڑائی اور نااتفاقی ہے، تب بھی اس قسم کا شبہ پختہ کرنے کا حق نہیں، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شیطان تھا، اور شیطان مختلف آدمیوں کی صورت بنا سکتا ہے، اور عورت سے ایسی حرکت بھی کر لیتا ہے، اور شوہر کے دل میں بھی بدگمانی پیدا کر کے زوجین میں تفرقہ ڈال دیتا ہے، بیوی کے دل میں بھی نفرت ڈال دیتا ہے، اس لئے نہ اپنے دل میں بدگمانی کریں، شوہر بیوی کے درمیان نااتفاقی کی وجہ دریافت ہو سکے تو صلح کرادیں، اگر واقعہ صحیح بھی ہو تب بھی بغیر ثبوت شرعی کے کسی کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۳/۹/۸۶ھ

خواب میں جسد پاک میں کیڑے دیکھنا

سوال:۔ایک رضاخانی نے اپنی تقریر میں ایک خواب بیان کیا، کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم

---

[۱] هو (القذف) في اللغة الرمي بالشئي وفي شرع الرمي بالزنا وهو من الكبائر باجماع الامة قال الله تعالىٰ ان الذين يرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا في الدنيا والأخره ولهم عذاب عظيم (بحر، كوئٹه، ج۵/ص ۲۹/كتاب الحدود، باب حدالقذف)

[۲] والحاصل أن الواجب على العاصي في نفس الامر التوبة فيما بينه وبين الله تعالىٰ والانابة (بحر، كوئٹه، ج۵/ص ۳/ اول كتاب الحدود)

[۳] ويثبت بشهادة اربعة رجال في مجلس واحد بلفظ الزناء (الىٰ قوله) ويثبت باقراره صريحا صاحيا (درمختار مع الشامي كراچي، ج ۴/ص ۷-۸-۹/اول كتا ب الحدود)

کے بدن مبارک پر کیڑے پڑ گئے، ایک صالح سے دریافت کیا تو مجھ سے فرمایا کہ امت کے اعمال کی وجہ سے کیڑے پڑ گئے ہیں، مگر رضوی گروہ کے لوگوں نے دین کا کام بہت کیا ہے، تو اچھا ہونے لگا ہے، ایسا خواب غلط ہے یا نہیں، مجھے تو امید ہے کہ نبی علیہ السلام کو کوئی تکلیف نہ ہوگی، رضا خانیوں کی غلط بیانی ہے، میں دیوبندیوں سے تھوڑا سا تعلق رکھتا ہوں، وہیں سے فارغ ہوں، میرا خیال اصح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت نبی اکرم کا جسد اطہر کیڑوں وغیرہ سے قطعاً محفوظ ہے[1] رضا خانی اپنے بدعقائد اور بداعمال سے سنت کو مٹاتے ہیں، اسی سے جو تکلیف روحانی پہنچی ہوگی، وہ اس رضا خانی کو کیڑوں کی شکل میں نظر آئی، اب رضوی گروہ کے لوگ تائب ہوکر تبلیغی جماعت میں آرہے ہیں، ہوسکتا ہے کہ اس سے راحت پہنچی ہو[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۹۹ھ

خواب میں کیکر کی ڈالی میں چنبیلی کے پھول

سوال:۔ایک رات کو میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک ڈالی کیکر کی سوکھی زمین پر پڑی

---

[1] ومنها أنه لايبلى جسده اى لايتغير عن حالته التى كان عليها فى الدنيا الىٰ ماقال ان لحوم الانبياء لاتبليها الا رض ولاتأكلها السباع الخ شرح الزرقاني، ج۵/ص ۳۳۰/(مطبوعه دارالمعرفة بيروت لبنان) القسم الرابع مااختص به ﷺ من الفضائل والكرامات ومنها انه لايبلى جسده.

[2] روياء الانبياء صلوٰت اللّٰه عليهم شيئين اما بشارة اواما انذار ثم هى ضربان احدهما ان يرى نبياً على حالته وهيئته فذالك دليل على صلاح صاحب الرؤيا وعزه وكمال جاهه وظفره بمن عاداه والثانى يراه متغيرالحال عابس الوجه فذالك يدل على سوء حاله وشدة مصيبته ثم يفرج اللّٰه عنه اخيراً (منتخب الكلام فى تفسير الاحلام لابن سيرين على هامش تعطيرالانام، ص ۲۲/ج ۱) الباب الثانى فى رويأ الانبياء والمرسلين عموماً ورويأ محمد صلى اللّٰه عليه وسلم خصوصاً.

ہے، کیکر کی ڈالی پر چنبیلی کے پھول اور یہ ڈالی قبرستان میں پڑی دیکھی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بسا اوقات اللہ تبارک وتعالیٰ نااہل کو بھی اہل بنا کر اس سے کام لے لیتے ہیں، یا نااہل سے بھی اہل کو پیدا فرما دیتے ہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۰/۶/۵ھ

خواب میں خود کو برہنہ دیکھنا

سوال:۔عرض ہے کہ اکثر چار چھ روز سے میں خواب میں اپنے آپ کو برہنہ ننگا دیکھتا ہوں، اور خواب میں ہی شرمندہ ہوں، اس لئے آپ صاحبان سے گذارش ہے کہ میرے خواب کی تعبیر برائے کرم روانہ کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب ماشاء اللہ مبارک ہے، یہ اشارہ ہے کہ اپنے اندر جو عیوب اور گناہ ہیں وہ سامنے آرہے ہیں[2] ان کی اصلاح کی طرف توجہ کی ضرورت ہے، حق تعالیٰ توفیق دے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳۹۹/۷/۲۰ھ

---

[1] زهرهو فی المنام لذاذة وخيروالازهار المختلفة الا لوان يدل على الدنيا ونضارتها ومتاعها (تعطير الانام، ج ۱ /ص ۲۳۵)باب الزای،زهر،مطبوعه مصر.

"شوک هو فی المنام رجل خشن صعب عسر والشوک رجال جهال لادين لهم ولادينا (تعطير الانام، ج۲ /ص ۳۰/باب الشين،شوک،مطبوعه مصر)"

[2] عری هو فی المنام يدل على سلامة الباطن وربما دل على مايوقعه فی الندم وقيل العری يدل على براءته من التهمة. والعری لاهل العبادة زيادة فی دينهم وخيرهم (تعطير الانام، ج۲ /ص ۱۰۸) باب العين،عربی،مطبوعه مصر.

خواب میں روٹی پر قرآن لکھا ہوا دیکھنا

سوال:۔ایک رات کو میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ روٹیوں پر قرآن پاک لکھا ہوا ہے ، کچھ لوگ ان روٹیوں کو زمین میں دفن کررہے ہیں، میں نے ان لوگوں سے کہہ دیا ہے کہ ان کو اس جگہ دفن مت کرو یہ راستہ آنے جانے کا ہے، بے ادبی ہوگی، ان کو جنگل میں دفن کردو ،مگر ان لوگوں نے دروازے کے آگے ہی دفن کردی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خواب سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کل قرآن کریم کو روٹی کما لینے کا ذریعہ بنالیا گیا ہے، اور بجائے اس پر عمل کرنے کے یہ فکر ہے کہ اس کو دفن کردیا جائے [۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خواب میں حق تعالیٰ کو دیکھا

سوال:۔میں نے ایک خواب دیکھا وہ یہ کہ میں دیکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ رونق افروز ہیں، اور ہجوم ہورہا ہے، لائن لگی ہوئی ہے، حق تعالیٰ ایک ایک شخص کو بلاتے ہیں، اور آسان کچھ معمولی سا سوال کرکے رخصت کردیتے ہیں، جب احقر کا نمبر آیا تو حق تعالیٰ نے کوئی سوال کیا، وہ سوال تو مجھ کو معلوم نہیں ہے، اور نہ اور لوگوں کا کوئی سوال معلوم ہوا کہ کیا سوال کیا گیا اور نہ جواب معلوم ہے، جب احقر سے سوال ہوا تو بجائے اس کے کہ میں کچھ جواب دیتا، ہیبت اور خوف سے یک دم رقت طاری ہوگئی، اور خوب رویا، رونے کے بعد جب آنکھ کھلی

[۱] والخبز دال علی العلم والاسلام ولانه عمودالدين وقوام الروح وحياة النفس وربما دل على **الحياة** وعلى المال الذى به قوام الروح (تعطير الانام ،ج ۱/ص ۱۶۸) باب الخاء، خبز ،مطبوعه مصر.

تو حق تعالیٰ شانہ کا دیدار نصیب ہوا، مگر اور تو کچھ نظر نہیں آیا، صرف حق تعالیٰ جل شانہٗ کی سیاہ ریش مبارک نظر آئی خیال ہوا کہ حق تعالیٰ تو صورت وشکل اور ریش وغیرہ سے پاک ہیں یہ کیا بات ہے؟

دوسرے یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو کتنا زمانہ گزر چکا اور اس سے قبل نہ معلوم کس قدر زمانہ گزرا ہوگا، حق تعالیٰ اب تک جوان ہیں، تیسری بات یہ ہے کہ دنیا میں علماء نے ہم لوگوں کو اس قدر ڈرایا کہ ہمارے ہوش گم ہوگئے، لیکن یہاں تو حق تعالیٰ کسی سے کچھ بھی نہیں کہتے، معاملہ بالکل برعکس ہے، اور حق تعالیٰ اس قدر رحیم وکریم ہیں کہ آسان آسان سوال کر کے رخصت کر دیتے ہیں، اگر حقیقت میں یہ خواب ہے تو براہِ کرم تعبیر سے مطلع فرماویں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب مبارک ہے[۱] انشاء اللہ سہولت کا معاملہ ہوگا، علماء کا ڈرانا بھی از خود نہیں وہ بھی روایات ونصوص سے ماخوذ ہے، فضل خداوندی جس پر ہو جائے وہ محفوظ رہتا ہے، خدائے پاک صورت وشکل سے پاک صاف ہیں، مگر ان کی تجلی جب ظاہر ہوگی تو بہترین صورت میں ہوگی، اور وہ صورت انسانی ہے[۲] حضرت نبی کریم انے خواب میں انسان کی بہترین صورت

[۱] اللّٰہ الذی لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر فمن رأہ بعظمتہ وجلالہٗ بلاتکییف ولاتشبیہ ولا تمثیل کان دلیلاً علی الخیر وھی بشارۃ لہٗ فی دنیا وسلامۃ دینہ فی عقباہٗ (تعطیر الانام، ج ۱/ص ۸)باب الالف، اللّٰہ تعالیٰ، مطبوعہ مصر، تعبیر الرؤیا ص۵۳، فصل ۱۶، مطبوعہ دارالاشاعت دھلی۔

[۲] ذات اللّٰہ منزھۃ عن الشکل **والصورۃ** ولکن تنتھی تعریفاتہ الی العبد، بواسطۃ مثال محسوس من نورا وغیرہ من الصور الجمیلۃ التی تصلح ان تکون مثالاً للجمال الحقیقی (**مرقاۃ**، ج ۴/ص ۵۳۷/کتاب الرؤیا، الفصل الاول، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی، فتح الباری، ج۱۴/ص ۴۱۶/ کتاب التعبیر۔ باب من رأی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مطبوعہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ۔

میں دیکھا ہے[۱] تغیرات زمانہ (بڑھاپہ وغیرہ) سے بالاتر ہیں، جوصورت بھی دیکھی جائے، وہ اصلی صورت نہیں کیوں کہ وہ حادث اور غیر ہے بلکہ ایک نوع کی تجلی ہے۔

شیطان بھی آکر بتا سکتا ہے، کہ میں اللہ تعالیٰ ہوں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۶/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۶/۸۸ھ

خواب میں استاذ کو برہنہ دیکھنا

سوال:۔ میں نے خواب میں اپنے استاذ کو دیکھا کہ برہنہ حالت میں کہیں جارہے ہیں، میں نے ان سے نرمی سے پوچھا کہ اس طرح کہاں جارہے ہیں، اور میں نے ان کو اس حالت میں اپنی گود میں اٹھالیا تاکہ ان کو کپڑے پہنالوں بس فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی، اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خواب مبارک ہے اشارہ ہے کہ استاذ محترم اس دنیا کے فانی لباس کو ترک کرکے لباس التقویٰ اختیار کررہے ہیں، اور آپ غایت تعلق کی بناپر خیر خواہی اس میں سمجھ رہے ہیں، کہ اسباب دنیا کو وہ ترک نہ کریں[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۶/۱۴۰۰ھ

---

[۱] عن عبدالرحمن بن عائش قال قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رائیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ (مشکوٰۃ ،ص ۶۹/ باب المساجد.

ترجمہ:۔حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو حسین ترین صورت میں دیکھا۔

[۲] جوز اھل التعبیر رویۃ الباری عزوجل فی المنام مطلقاً ولم یجروا فیھا الخلاف فی رؤیا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم (فتح الباری ،ج۱۴/ص ۴۱۶/)

[۳] عری ھو فی المنام یدل علی سلامۃ الباطن وربما دل علی مایوقعہ فی الندم وقیل العری یدل علی براء تہ من التھمۃ ومن رؤی انہ عریان وھو مھموم فرج عنہ والعری لاھل العبادۃ زیادۃ فی دینھم وخیرھم (تعطیر الانام ص۱۰۸/۲) باب العین، عری، مطبوعہ مصر، تعبیر الرؤیا ص ۱۴۱، مطبوعہ دھلی.

باب بستم : ناموں کا بیان

درست اور نادرست نام

سوال:۔کسی کا نام ۱۔عبدالحبیب، یا ۲۔غلام نبی، یا ۳۔غلام مصطفیٰ، یا ۴۔غلام نبی، یا ۵۔عبدالرسول، یا ۶۔محمد رسول یا ۷۔شیخ محمد، یا صرف ۸۔محمد، یا صرف ۹۔احمد، یا ۱۰۔رب الدین وغیرہ اس قسم کے نام شرعاً رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ان میں ۲/۳/۷/۸/۹/ نام درست ہیں باقی نام رکھنا مکروہ ہے[۱]

تنبیہ:۔عبدالکلام نام بھی قابل تغییر ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷/۹/۸۸ھ

یٰسین نام رکھنا

سوال:۔میرا نام محمد یٰسین ہے احکام شریعت اول میں مولوی احمد رضا خانصاحب نے

[۱] احب الاسماء الیٰ اللّٰہ تعالیٰ عبداللّٰہ وعبدالرحمان قال المناوی وعبداللّٰہ افضل مطلقاً حتی من عبدالرحمن وافضلھما بعدھما محمد ثم احمد الیٰ قولہٗ ولایسمیہ حکیما ولا ابا الحکم ولا اباعیسیٰ ولاعبدفلان اقول ویؤخذمن قولہٗ ولاعبد فلان منع التسمیۃ بعبد النبی الخ درمختار مع الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۹۹–۵۹۷/ کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ترمذی شریف ج۲/ص ۱۱۰، ابواب الاستیذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، مسلم شریف ج۲/ص ۲۰۶، کتاب الأداب، باب النھی عن التکنی بابی القاسم.

یٰسین نام رکھنے کو منع لکھا ہے، دلیل یہ پیش کی ہے کہ نامعلوم المعنی پڑھنا جائز نہیں ہے، اسی طرح نامعلوم المعنی نام رکھنا بھی جائز نہیں، اس کے علاوہ احکام القرآن ابن عربی کی اور نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض کے حوالہ سے دو حدیثیں نقل کی ہیں، جس کی رو سے یٰسین نام رکھنا ممنوع قرار دیا ہے، اگر احمد رضا خانصاحب کا فتویٰ آنجناب کی نظر میں صحیح ہے تو پھر بندہ کو نام تبدیل کرنے میں کوئی عذر نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس شخص کو کسی لفظ کے معنی کا علم نہ ہو اس کے نزدیک وہ لفظ نامعلوم المعنی ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نفس الامر میں (کسی لغت کے اعتبار سے یا محاورہ اور عرف کے اعتبار سے) بھی نامعلوم المعنی ہی ہو، عدم علم کا علاج سوال ہے "**فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون**"[1] (الایۃ) انما شفاء العی السوال (الحدیث[2]) نہ یہ کہ عدم علم کے ساتھ فتویٰ بھی لگانا شروع کردے، عدم علم کی حالت میں فتویٰ کا نتیجہ "ضلوا واضلوا[3]" ہے، تفسیر مظہری[4] تفسیر الدر المنثور[5] تفسیر معالم التنزیل[6] تفسیر ابن کثیر[7] وغیرہ میں یٰسین کے متعدد معنی بیان کئے

---

[1] سورۃ النحل آیت ۴۳/ (ترجمہ) سو اگر تم کو علم نہیں ہے تو اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ (از بیان القرآن)

[2] ابوداؤد شریف، ج ۱/ ص ۴۹/ (مطبوعہ رشیدیہ دھلی) کتاب الطھارۃ، باب المجدور یتیمم. **ترجمہ**:۔ جہل کا علاج پوچھنا اور سوال کرنا ہے۔

[3] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۳/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب العلم الفصل الاول.
ترجمہ:۔ وہ خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کئے۔

[4] تفسیر مظھری، ج ۸/ص ۷۰/ (مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ) سورہ یٰسین.

[5] قیل معناه یا انسان بلغة طی یعنی به محمدا صلّی اللّٰہ علیه وسلّم ...... کما قیل من اللّٰہ فی ایمن اللّٰہ ... و قال ابو العالیة یا رجل و قال ابوبکر الوراق یا سید البشر تفسیر الدر المنثور، ج ۷/ص ۴۱/ (مطبوعہ دار الفکر بیروت) سورۃ یٰسین.

[6] معالم التنزیل، ج ۴/ص ۵/ (مطبوعہ ملتان)

[7] تفسیر ابن کثیر، ج ۳/ص ۷۹۸/ (مطبوعہ التجاریہ مکہ مکرمہ)

ہیں، تفسیر فتح القدیر[۱] للشوکانی میں ہے "وقال سعید بن جبیر وغیرہ ھو اسم من اسماء محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱/۱/۹۶ھ

حسین احمد نام رکھنا

سوال:۔ ماقولکم رحمکم اللّٰہ فی التسمیة بحسین احمد ھل تجوز اولا بینوابالکتاب توجروابالثواب[۲] ؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

"لم اراہ صریحا ولکن الترتیب اللغوی لایمنع الجواز لکون المضاف صفة للمضاف الیہ وھذامماله شواھدفی کلام العرب"۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفااللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبداللطیف ۷/صفر ۵۹ھ

غلام محمد، صدرالعلی، غلام نبی، غلام رسول، رسول بخش نام رکھنا

سوال:۔ غلام محمد، صدرالعلی اورغلام نبی اورغلام رسول اور رسول بخش نام رکھنا جائز ہے

---

۱ تفسیر فتح القدیر للشوکانی، ج۴/ص ۳۵۹/ (مطبوعہ دارالفکر بیروت)

۲ **خلاصۂ سوال**:۔ حسین احمد نام رکھنا کیسا ہے؟

۳ **خلاصۂ جواب**:۔ صراحةً میں نے اس کونہیں دیکھا لیکن ترتیب لغوی جواز کیلئے مانع نہیں ہے، اس لئے کہ مضاف مضاف الیہ کی صفت بنے گا، اور کلام عرب میں اس کے بہت نظائر وشواہد موجود ہیں۔

۴ مثل جرد قطیفة واخلاق ثیاب فان اصلھما قطیفة جرد وثیاب اخلاق قدمت الصفة علی الموصوف واضیف الیہ الخ ،شرح جامی ،ص ۱۸۲/ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) مجرورات فی بیان الاضافة.

یا نہیں؟ مدلل تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غلام محمد، غلام نبی، غلام رسول نام رکھنا درست ہے، رسول بخش نام نہیں رکھنا چاہیے، غلام محمد صدر العلی نام بھی درست ہے، جبکہ صدر العلی کو صفت محمد قرار دیا جائے، لیکن غالب یہ ہے کہ لوگوں کی زبانوں پر یہ نام صدر العلی ہی مشہور ہو جائے گا، اور غلام محمد ترک ہو جائیگا، اس لئے مناسب نہیں[1] جیسا کہ اوروں کے متعلق تجربہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۹۴/۴/۱۳ھ

محمد عظیم نام رکھنا

سوال:۔ میں نے اپنے لڑکے کا نام محمد عظیم رکھا ہے، لیکن ایک صاحب کہتے ہیں کہ یہ نام نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کا ہے، اس نام کو رکھ کر (نعوذ باللہ) دوسرا خدا بنانا چاہتے ہو، یہ نام رکھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

محمد عظیم نام رکھنا شرعاً درست ہے۔[2] ہرگز شرک نہیں، محمد عظیم، اللہ کا نام نہیں، بے فکر رہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۹۲/۱۲/۲۴ھ

---

[1] لکن التسمية بغير ذالک فی زماننا أولی لان العوام يصغرونها عندالنداء (الدر مع الشامی کراچی ج۶/ص۴۱۷، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره.

[2] التسمية باسم يوجد فی کتاب الله تعالیٰ کالعلی والکبير والرشيد والبديع جائزة الخ شامی زکريا، ج۹/ص۵۹۸/ کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، هنديه کوئٹه ج۵/ص۳۹۲، کتاب الکراهية، الباب الثانی والعشرون فی تسمية الاولاد الخ.

نرنجن علی نام رکھا گیا پھر اس کو بدلکر محمد علی رکھا گیا

سوال:۔اس ناکارہ کا نام پیدائش کے وقت محمد نرنجن علی رکھا گیا تھا، بیس سال تک اس نام سے پکارا جاتا رہا، عزیز واقارب اور گاؤں والے اسی نام سے پکارتے ہیں، میں نے مدرسہ فیض العلوم میں ملازمت کی تو ایک مولوی صاحب نے محمد علی نام رکھنے کا مشورہ دیا میں نے قبول کرلیا مدرسہ میں اسی نام سے مشہور ہوگیا، عقد کے وقت بھی یہی نام نکاح نامہ میں درج کیا گیا، لیکن سرکاری وثیقہ جات اور میٹرک کی سند میں محمد نرنجن علی ہی لکھا ہوا ہے، چونکہ یہ نام ہندوانہ ہے، اسلئے احقر کو فکر ہے، غیر اختیاری طور پر احقر کا یہ نام پڑ گیا، اب اسکا کیا تدارک کیا جائے؟ یہ نام جائز ہے یا ناجائز؟ جو لوگ اس نام سے پکاریں انکو جواب دیا جائے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

نام محمد علی ہی رکھئے[۱] غیر اختیاری طور پر جو مشہور ہوگیا اس کی اصلاح اس طرح کیجئے کہ جو شخص غلط نام سے پکارے یا لکھے اس کو بتا دیجئے کہ میرا نام محمد علی ہے، ضرورت پیش آئے تو سرکاری کاغذات میں بھی اس کی اصلاح کرادیں کہ اصل اور صحیح نام محمد علی ہے، غلطی سے فلاں نام مشہور ہوگیا۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۴/۹۵ھ

---

۱ وجاز التسمیه بعلی الخ ،درمختار علی الشامی زکریا ،ج۹/ص۵۹۸/کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، هندیه کوئٹه ج۵/ص۳۶۲، کتاب الکراهیة، الباب الثانی والعشرون.

۲ عن ابن عمرؓ أن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم غیراسم عاصیة وقال أنت جمیله (قال النووی) معنی هذه الاحادیث تغییرالاسم القبیح او المکروه إلی حسن وقد ثبت احادیث بتغییره صلّی اللّٰه علیه وسلّم اسماء جماعة کثیرین من الصحابة، نووی علی مسلم ج۲/ص۲۰۸، کتاب الأداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح إلی حسن، طبع سعید بکڈپو دیوبند، شامی کراچی ج۶/ص۴۱۸، کتاب الحظروالاباحة، باب الاستبراء وغیره.

بچہ کا نام محمد رسول اللہ یا موسیٰ کلیم اللہ رکھنا

سوال:۔ کسی بچہ کا محمد رسول اللہ یا موسیٰ کلیم اللہ یا حضرت رسول اللہ نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

محمد، موسیٰ، کلیم اللہ جدا گانہ تینوں نام رکھنا درست ہے[1]، رسول اللہ، محمد رسول اللہ، موسیٰ کلیم اللہ نام نہ رکھے جائیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۷؍۱؍۸۹ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دار العلوم دیوبند ۷؍۱؍۸۹ھ

کسی کا نام محمد ہو اس پر درود کی علامت

سوال:۔ بہت سے لوگ جن کا نام محمد ہوتا ہے، وہ لفظ محمد یا احمد کے ساتھ صلعم کا مخفف یعنی ؐ لکھتے ہیں، حالانکہ یہ مخصوص ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کے جواز اور عدم جواز سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن کا نام محمد ہو یا نام کے ساتھ محمد ہو نہ اس پر درود شریف پڑھا جاتا ہے، نہ لکھا جاتا ہے

[1] استدل بہ جماعة علیٰ جواز التسمیة باسماء الانبیاء علیهم السلام واجمع علیه العلماء الخ نووی علیٰ مسلم شریف، ج۲؍ص۲۰۷؍(مطبوعه رشیدیه دهلی) کتاب الادب بیان مایستحب من الاسماء، مرقاة ج۴؍ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی.

E:\f.M.Fainal\Jild-29\08-Namon ka Bayan

، نہ اس کا حکم ہے بلکہ درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے،[۱] جو لوگ ایسی جگہ لفظ محمد پر ؐ بنادیتے ہیں جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نہیں ہے، ان کا مقصد اپنے نام پر درود پڑھنا نہیں بلکہ لفظ محمد سے ذہن منتقل ہوجاتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی طرف، اس انتقال ذہنی کی وجہ سے ص بنادتے ہیں، مگر یہ کوئی شرعی حکم نہیں، بلکہ اگر اس سے یہ شبہ ہو کہ غیر نبی پر درود پڑھا جارہا ہے، تو اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔[۲]

تنبیہ :۔ سوال میں جو لفظ صلعم ہے یہ مہمل لفظ ہے جہاں درود کا حکم ہے وہاں پورا درود لکھا جائے، نہ کہ صلعم۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین

عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۵/۸۷ھ

یحیٰ اور ناصر نام رکھنا

سوال:۔ میرے دولڑکے ہیں، یحیٰ اعظم اور ناصر اعظم یہ میں نے اپنے نام سے ملا کر رکھا تھا، چونکہ میرا نام نورالاعظم ہے، مگر دینی اعتبار سے جاہل ہوں، اس لئے بصد آداب ملتمس ہوں کہ شرعی اعتبار سے یہ نام برا تو نہیں ہوگا، اگر ایسا ہو تو پھر غلام محمد یحیٰ اور غلام محمد ناصر اگر رکھا جائے تو بہتر ہوگا یا نہیں؟

---

[۱] ولایصلیٰ علیٰ غیر الانبیاء وغیرالملائکة الخ ،درمختارعلی الشامی زکریا ، ج ۱۰ /۴۸۳/ کتاب الخنثی فی مسائل شتی،شرح فقه اکبر ص ۲۰۴ ، طبع رحیمیه دیوبند، نووی علی مسلم ج ۱ /ص ۱۷۶ ، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم بعد التشهد، طبع سعد بکڈپو دیوبند.

[۲] دع مایریبک إلی مالایریبک (ترمذی ج ۲ /ص ۷۸، ابواب صفة القیامة، قبیل ابواب صفة الحنة، مطبوعه اشرفی بکڈپو دیوبند.

الجواب حامداًومصلیاً!

یحییٰ اور ناصر نام بھی صحیح اور کافی ہیں کچھ اضافہ ہی کرنا ہے، تو محمد یحییٰ اور محمد ناصر پورا نام کر دیجئے [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۴ھ

مرسلین نام رکھنا

سوال:۔ میرا لڑکا جس کی عمر ۳½ سال ہے، اس کا نام میں نے ''مرسلین'' رکھ دیا تھا لیکن اب ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ نام اس بچہ کے لئے مناسب نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کل جتنے پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں، سب کے مجموعہ کو مرسلین کہا جاتا ہے، اس لئے آپ کا کیا ارشاد ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کسی بچہ کا نام مرسلین نہیں رکھنا چاہئے [۲] اگر لفظ مرسلین کا نام میں لانا ہی ملحوظ ہے تو خادم المرسلین یا غلام المرسلین وغیرہ کچھ رکھ دیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمد غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۶/۹۴ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۶/۹۴ھ

---

[۱] ودر روایت ابونعیم است کہ خدا تعالیٰ می فرماید کہ مراقسم عزت وجلال خود است کہ ہرگز عذاب نخواہم کرد مر کسے را کہ نامش مثل نام تو باشد در آتش یعنی مثل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مثل محمد احمد، محمد علی، احمد حسن الخ، مالا بد منہ، ص ۱۷۶/ (مطبوعہ ہمہ رنگ کتاب گھر دیوبند)

[۲] مرسلین یہ مرسل کی جمع ہے جس کا اصطلاحی معنی اللہ کا بھیجا ہوا، پیغمبر ہے، دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۲۰/ص ۶۴۷/ دانش گاہ پنجاب لاہور اور یہ نبیوں کے ساتھ خاص ہے، اس لئے مرسلین نام رکھنا درست نہیں ہے۔

ربانی نام رکھنا

سوال:۔ کیا بچہ کا نام ربانی رکھا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ربانی نام رکھنا درست ہے اس کا ترجمہ ''اللّٰـہ والا ''،لیکن پیغمبروں کے نام کے موافق نام رکھنا[۱] یا پھر ایسا نام رکھنا جس میں عبدآئے اوراللہ کے کسی نام کی طرف مضاف ہو بہتر و پسند یدہ ہے، جیسے عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وغیرہ۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

عبدالربان نام رکھنا

سوال:۔ عبدالربان نام رکھنا کیسا ہے؟

---

[۱] فلماقدمت علی رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم سألته عن ذالک فقال إنهم کانوا یسمون بـانبیـائهـم والـصـالحین قبلهم (قال النووی) استدل به جماعة علی جواز التسمیة باسماء الانبیاء علیهم علیهم السلام واجمع علیه العلماء، نووی علی مسلم ج۲/ص۲۰۷، کتاب الآداب، بـاب الـنهـی عـن التـکـنی بابی القاسم، سعد بکڈپو دیوبند، سهوا باسماء الانبیاء ولاتسهوا بـاسـمـاء الـمـلائـکة (جـامع صغیر ج۲/ص۳۴، حرف السین، مطبوعه دارالکتب العلمیه، مشکوٰة ص۴۰۹، باب الاسامی، الفصل الثالث، دارالکتاب دیوبند.

[۲] احـب الاسـمـاء الی اللّٰه تعالیٰ عبدالله وعبد الرحمن الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا،ج۹/ص۵۹۷/ کتـاب الـحـظر والاباحة ،فصل فی البیع، مسلم شریف ج۲/ص۲۰۶، کتاب الآداب، باب الـنهـی عن التکنی بابی القاسم ومایستحب من الاسماء، طبع سعد بکڈپو دیوبند، ترمذی ج۲/ص۱۱۰، ابـواب الاستیـذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، طبع اشرفی دیوبند، مالابد منه ص۱۷۵، مطبوعه همه رنگ کتاب گهر دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

اللہ کے ناموں میں رب ہے، ربان نہیں، اس لئے عبدالرب نام رکھنا درست ہے، عبدالربان نہیں رکھنا چاہئے [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند

محمد علیم نام رکھنا

سوال:۔ محمد علیم نام رکھنا کیسا ہے؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ نام درست نہیں ہے، اس لئے کہ صفت دوام علم کہ یہ ذات باری تعالیٰ کی صفت کے ساتھ خاص ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فوق کل عالم عالم الا ان ینتھی العلم الیٰ اللّٰہ تعالیٰ والمعنیٰ ان اخوۃ یوسف علیہ السلام کانوا علما إلا ان یوسف علیہ السلام افضل منھم اھ (روح المعانی، ج۴/ص۹۳/ [۲] **سورۂ یوسف وفوق کل ذی علم علیم** '' اس روایت سے معلوم ہوا کہ علیم اللہ تعالیٰ کا مخصوص نام نہیں، لہٰذا محمد علیم نام رکھنا ناجائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ولایسمیه حکیما ولاابا الحکم ولاأبا عیسی ولاعبدفلان ..... اقول ویؤخذ من قوله ولاعبد فلان منع التسمیة بعبدالنبی شامی کراچی ج۶/ص۴۱۸، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، فان العبودیة لاتضاف إلا إلی اسم من اسماء اللّٰه تعالیٰ سعایه ج۲/ص۱۶۴، باب صفة الصلوٰة، اراد بالثناء سبحانک اللّٰھم طبع سھیل اکیڈمی لاھور، مرقاۃ ج۴/ص۵۹۹، باب الاسامی، طبع بمبئی.

[۲] تفسیر روح المعانی، ج۱۳/ص۳۰/ (مطبوعه مصطفائیه دیوبند) تحت قوله تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم الایة سورة یوسف آیت ۷۶/، تفسیرمظهری ج۵/ص۱۸۴، سورۂ یوسف آیت ۷۶، طبع رشیدیه کوئٹه.

ابوالاعلیٰ نام رکھنا

سوال:۔ ابوالاعلیٰ نام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اولیاء اللہ میں سے کسی کا رہا ہے یا نہیں؟ نیز اس نام میں شرعاً کوئی قباحت ہے یا نہیں، اگر ابوالاعلیٰ نام رکھنا درست ہوتو ابوالرحمٰن، ابوالجبار، ابوالغفار وغیرہ نام رکھنا بھی درست ہونا چاہئے، اس لئے کہ جس طرح الرحمٰن خدا کا صفاتی نام ہے، اسی طرح اعلیٰ بھی خدا کا صفاتی نام ہے، امید ہے کہ اس میں صحیح رہنمائی فرمائیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اعلیٰ صفتِ خاصہ نہیں کہ کسی اور کے لئے اس کا اطلاق درست نہ ہو[1]، قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد ہے ''قلنا لاتخف انک انت الاعلیٰ''[2] نیز اہل اُحد کو ارشاد ہے ''وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْن''[3] (پارہ ۴) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور اولیاء اللہ میں کسی کا نام مجھے معلوم نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۶/۱۴۰۱ھ

محمد عمر فاروق نام رکھنا

سوال:۔ بچوں کا نام محمد عمر فاروق رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

---

[1] اعلم أن التسمی بھذا الاسم حرام وکذالک التسمی باسماء اللّٰہ تعالیٰ المختصة به کالرحمن والقدوس والمھیمن الخ نووی علی مسلم ج ۲/ص ۲۰۸، کتاب الآداب، باب تحریم التسمی بملک الاملاک، سعد بکڈپو دیوبند.

[2] سورۂ طٰہٰ آیت ۶۸/

ترجمہ:۔ ہم نے کہا کہ تم ڈرو نہیں تم ہی غالب رہو گے۔ (از بیان القرآن)

[3] سورۂ اٰل عمران آیت ۱۳۹/.

ترجمہ:۔ اور غالب تم ہی رہو گے، اگر تم پورے مؤمن رہے۔ (از بیان القرآن)

الجواب حامداًومصلیاً!

برکت کے لئے محمد عمر فاروق نام رکھنا درست ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عبدالسبحان نام رکھنا

سوال:۔اگر زید نے اپنے لڑکے کا نام عبدالسبحان رکھ دیا تو یہ نام رکھنا صحیح ہے یا غلط ہے؟ اور زید اپنے خیال میں یہ بات ملحوظ نظر رکھتا ہے کہ سبحان مصدر ہے، اور مصدر اسم فاعل واسم مفعول کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، تو اگر زید نے سبحان مصدر کو اسم مفعول کے معنی میں لے کر عبدالسبحان کے معنی ''پاکی کئے ہوئے کا بندہ'' کئے اب یہاں عبدالسبحان میں جو سبحان مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ شانہٗ لیا جائے تو یہ مراد لینا درست ہوگا یا نہیں؟ اور اس وقت عبدالسبحان نام رکھنا درست ہوگا یا غلط؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مصدر کا اسم فاعل واسم مفعول کے معنیٰ میں آنا سماعی ہے یا قیاسی؟ اگر قیاسی ہے تو پھر مصدر کو بمعنی اسم فاعل واسم مفعول کے لے سکتے ہیں، مگر اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہے، اگر سماعی ہے تو مورد سماع پر منحصر رہے گا، تو زید ثبوت پیش کرے کہ سبحان مصدر کلام عرب میں کسی جگہ بمعنی اسم مفعول آیا ہے، نیز اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء توفیقی ہیں، زید بتلائے کہ سبحان کا اطلاق قرآن کریم، حدیث شریف یا دیگر کتب معتبرہ میں خدائے تعالیٰ پر کیا گیا ہے۔''قلت **ومن ههنا وصح ذٰلک ان تسمية العوام اطفالهم بعبد السبحان ممالا معنى لها**

---

[۱] **لو كنى ابنه الصغير بأبى بكر وغيره كرهه بعضهم وعامتهم لايكره لان الناس يريدون به التفاؤل شامى كراچى ج٦/ص٤١٨، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، هنديه كوئٹه ج٥/ص٣٦٢، كتاب الكراهية، الباب الثانى والعشرون.**

ویجب نهيهم عنه فان العبودية لاتضاف الاالیٰ اسم من اسماء اللّٰه تعالیٰ والسبحان ليس علماًلهٗ ولا وصفاً لهٗ بل هو مصدر فاحفظه فانه من الفوائد النفيسة، سعايه ، ج ۲ / ص ۱۶۴۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح عبداللطیف، صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۱/ ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ

عبد مناف نام رکھنا

سوال:۔ ہمارے ایک دوست نے اپنے ایک لڑکے کا نام عبد مناف رکھا، اس لفظ کے کیا معنی ہیں؟ اور یہ نام رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ کیا یہ نام اللہ کے نام میں سے ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مناف اللہ کا نام نہیں، اسلئے عبد مناف نام بھی نہیں رکھنا چاہئے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

یافث نام رکھنا

سوال:۔ میں اپنے بچے کا نام یافث رکھنا چاہتا ہوں، یافث کے معنی اور مطلب سے مطلع فرمائیں؟

---

[۱] سعايه ، ج ۲ / ص ۱۶۴ / (مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور) باب صفة الصلاة ارادبالثناء سبحانك اللّهم الخ، مرقاة ج ۴ / ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی.

[۲] ولايسميه حكيما ولا اباالحكيم ولااباعيسى ولاعبد فلا ن الخ شامی ، ج ۹ / ص ۵۹۹ / (مطبوعه زكريا ديوبند) كتاب الحظر والاباحة ،فصل فی البيع، فان العبودية لاتضاف إلا إلى اسم من الاسماء اللّٰه تعالیٰ سعايه ج ۲ / ص ۱۶۴ ، باب صفة الصلوة، مطلب يجب نهى العوام الخ، طبع سهيل اكيڈمی لاهور، مرقاة ج ۴ / ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی.

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت نوح علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام یافث تھا،[۱] اس کے معنی معلوم نہیں، یہ عربی لفظ نہیں، یہ نام رکھنے میں بھی مضائقہ نہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ پیغمبروں کے نام پر یا صحابہ کے نام پر رکھا جائے یا ایسا نام رکھا جائے،[۲] جس کے شروع میں عبد ہو اور دوسرا لفظ اللہ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم، عبدالخالق، عبدالحمید وغیرہ۔[۳]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

غلام اولیاء نام رکھنا

سوال:۔ بندہ کا نام غلام اولیاء ہے یہ نام عہد طفلی میں والد صاحب نے رکھا تھا، جو آج بھی چل رہا ہے، تمام اسناد وغیرہ میں یہی نام درج ہے اس طرف خدا کا شکر ہے، کچھ اللہ والوں کے ساتھ رہا، ان بزرگوں نے میرے نام پر ازروئے ہمدردی کچھ اعتراض کیا ان

---

[۱] والمراد بأهله على مافى بعض الآثار امرأته المسلمة وبنوه منها وهم سام عليه السلام .... وحام ...... ويافث كصاحب روح المعانى ج۱۲/ص۵۵، سورۂ هود آیت ۴۰، ادارة الطباعة المصطفائية ديوبند.

[۲] عن ابى وهب الجشمى قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم تسوا باسماء الانبياء الخ، مشكوٰة ص ۴۰۹، باب الاسامى، دارالكتاب ديوبند، مرقاة ج۴/ص ۵۹۹، باب الاسامى، طبع ممبئى، الجامع الصغير ج۲/ص ۳۴، حرف السين، دارالكتب العلميه.

[۳] أحب الاسماء الىٰ الله تعالىٰ عبد الله وعبدالرحمن يلحق بهذين الاسمين ماكان مثلهما كعبد الرحيم وعبد الملك الخ درمختار على الشامى زكريا ، ج۹/ص۵۹۷/ كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، ترمذى شريف ج۲/۱۱۰، ابواب الاستيذان، باب ماجاء مايستحب من الاسماء، طبع اشرفى ديوبند، مسلم ج۲/ص۲۰۶، كتاب الآداب، باب النهى عن التكنى بابى القاسم، سعد بکڈپو ديوبند.

لوگوں کے مطابق میرا نام پسند نہیں ہے، میرے نام کی شرعی حیثیت سے مطلع فرمائیں، اور اگر آپ کی رائے میں نام بدلنا ضروری رہے تو دو نام بھی تجویز فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غلام کا لفظ مشترک ہے اسکے معنی عبد (بندہ) کے بھی ہیں اور اسکے معنی خادم بھی ہیں، اور اسکے معنی نوعمر بھی ہیں،[۱] پہلے معنی کے اعتبار سے اولیاء نام نہیں رکھنا چاہئے، کیونکہ اسکا مطلب یہ ہوا کہ ''اولیاء کا بندہ'' کہہ دیا گیا حالانکہ سب کے سب صرف اللہ کے بندے ہیں، جن بزرگوں نے اعتراض کیا ہے اس معنی کے اعتبار سے کیا[۲] اگر چہ دوسرے معنی کے اعتبار سے یہ خرابی نہیں پس اگر زیادہ دشواری نہ ہو تو بدل دینا بہتر ہے[۳] اور کوئی ایسا نام رکھ دیا جائے، جسمیں عبد کی اضافت اللہ کی طرف ہو مثلاً، عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وغیرہ[۴]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ ۱۷/۳/۸۴ھ

بچہ کا نام ''نبی خاں'' رکھنا

سوال:۔ میرے یہاں ۱۷/نومبر ۷۶ھ کو ایک بچہ پیدا ہوا ہے، ابھی تک اس بچے کا نام

[۱] مصباح اللغات ص۶۰۶، مکتبہ برہان، اُردو بازار جامع مسجد دہلی۔

[۲] فان العبودية لاتضاف إلا إلى اسم من الاسماء اللّٰه تعالىٰ سعايه ج۲/ص۱۶۴، باب صفة الصلوة، مطلب يجب نهي العوام، مطبوعه سهيل اكيڈمي لاهور، مرقاة ج۴/ص۵۹۹، باب الاسامي، طبع ممبئي، شامي كراچي ج۶/ص۴۱۸، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره.

[۳] معنى هذه الاحاديث تغيير الاسم القبيح اوالمكروه إلى حسن وقدثبت احاديث بتغييره صلّى اللّٰه عليه وسلّم اسماء جماعة كثيرين من الصحابة، نووى على مسلم ج۲/ص۲۰۸، كتاب الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند، شامي كراچي ج۶/ص۴۱۸، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء.

[۴] أحب الأسماء الىٰ اللّٰه تعالىٰ عبد اللّٰه وعبد الرحمن ويلحق بهٰذين الأسمين اى عبداللّٰه وعبدالرحمن ماكان مثلهما كعبد الرحيم ،وعبد الملك الخ ،درمختار مع الشامي زكريا، ج۹/ص۵۹۸/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل في البيع، مرقاة ج۴/ص۵۹۹، باب الاسامي مطبوعه ممبئي.

نہیں رکھا گیا ہے، اس بچے کا تاریخی نام لکھدیں، یا کوئی اور نام لکھدیں، لیکن نام نبی خاں پر ہونا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تاریخی نام نکالنے سے مجھے مناسبت نہیں، اس لئے معذور ہوں، ایک بات عرض ہے وہ یہ کہ بچے کا نام پیدائش کے ساتویں روز رکھنا مستحب ہے[1]، اب ماشاء اللہ سوا دو برس ہو چکے ہیں، نام رکھنے میں اتنی تاخیر نہ کرنا چاہئے، نام میں مستحب یہ ہے کہ ایسا نام رکھا جائے جس میں عبد آئے، مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم وغیرہ[2] یا پیغمبر کا نام ہو مثلاً یحیٰ، زکریا، داؤد، یوسف، محمد وغیرہ، ان میں سے کسی کے نام میں نبی خاں نہیں ہے[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

محمد ہرمز نام رکھنا

سوال:۔ ایک شخص نے اپنے لڑکے کا نام محمد ہرمز علی رکھا یہ نام رکھنا کیسا ہے، بعض لوگ

---

[1] ویستحب لمن ولدله ولد أن یسمیه یوم اسبوعه (شامی کراچی، ج۶/ص۳۳۶/ اٰخر کتاب الاضحیة.

[2] قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه وسلّم تسموا باسماء الأنبیاء الخ، مشکوٰۃ ص ۴۰۹، باب الاسامی، الفصل الثالث، طبع یاسر ندیم دیوبند، مرقاۃ ج۴/ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی، الجامع الصغیر ج۲/ص ۳۴، حرف السین، دارالکتب العلمیه.

[3] احب الاسماء الی اللّٰہ تعالیٰ عبداللّٰہ وعبدالرحمن ویلحق بهذین الاسمین أی عبداللّٰہ، وعبد الرحمن ،ماکان مثلهما کعبد الرحیم وعبد الملک (وبعد اسطرتال) التسمیة باسم لم یذکره اللّٰہ تعالیٰ فی عبادة ولاذکر رسولهٗ صلی اللّٰہ علیه وسلم ولایستعمله المسلمون تکلموا فیه والا ولی أن لایفعل(درمختار مع الشامی کراچی، مختصر، ج۶/ص۴۱۷/ کتاب الحظر والاباحة،فصل فی البیع، مرقاۃ ج۴/ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی، ترمذی شریف ج۲/۱۰۰، ابواب الاستیذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، طبع اشرفی دیوبند.

کہتے ہیں یہ نام رکھنا ٹھیک نہیں ہے، ہرمز نام کس کا تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہرمز شہزادۂ فارس کا نام تھا،[۱] اور یہ نام ان لوگوں میں عام طور پر تجویز نہیں کیا جاتا تھا، کہ جس کا دل چاہئے اپنے بچے کا نام ہرمز رکھ دے، بلکہ اس کا اتنا احترام تھا کہ اس نام کو شاہی نام تصور کیا جاتا تھا، اس کے معنی کچھ ایسے نہیں ملے، جو اسلام کے خلاف ہوں، اس لئے یہ نام بھی ناجائز نہیں، جیسے اور عجمی ناموں کے ساتھ لفظ محمد یا لفظ علی لگا دیا جاتا ہے، جیسے محمد دانش علی اسی طرح اس کا بھی حال ہے یہ ناجائز نہیں، البتہ پیغمبروں اور صحابہ کے نام پر نام رکھنا یا ایسا نام رکھنا جس میں عبدیت کے معنی ہوں، اور اس کو اسماء الٰہیہ کی طرف مضاف کیا گیا ہو، شرعاً پسندیدہ ہے، اس کی ترغیب احادیث میں آئی ہے، جیسے محمد احمد، ابراہیم، اسماعیل، عمر، عثمان، علی حسن، حسین وغیرہ۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۸۶ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۵/۸۶ھ

۱؎ مستفاد: . موت کسریٰ وولایة ابنه هرمز ،فانه مات فی سنة ثمان من مولد نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم وولی ابنه هرمز (المنتظم ، ج ۲ / ص ۲۸۹ / ذکر الحوادث التی کانت فی سنة ثمان من مولده ؐ) دار الکتب العلمیه بیروت.

۲؎ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی اللّٰه عبداللّٰه وعبدالرحمن (مشکوٰة شریف، ص ۴۰۹/ باب الاسامی، الفصل الثالث، طبع دار الکتاب دیوبند) ترمذی ج ۲/ص ۱۱۰، ابواب الاستیذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، طبع اشرفی دیوبند، مسلم ج ۲/ص ۲۰۶، کتاب الآداب، باب النهی عن التکنی بابی القاسم، طبع سعد بکڈپو دیوبند. **مرقاة** ج ۴/ص ۵۹۹، باب الاسامی، طبع ممبئی، الدر مع الشامی زکریا ج ۹/ص ۵۹۸، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء.

ترجمہ:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء کے نام رکھو اور اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

تارہ نام تبدیل کرنا

سوال:۔ایک لڑکی کا نام تارہ ہے وہ لڑکی شادی شدہ ہے، اس کا شوہر نیک نامی حاصل کرنے کے لئے اس کا نام تبدیل کرنا چاہتا ہے، مسئلہ غور فرما کر تحریر فرمائیں، اس سے قبل بھی آپ کو ایک لفافہ ارسال کر چکا ہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تارہ نام بھی برا نہیں ہے، تاہم اگر شوہر اس سے عمدہ نام رکھنا چاہتا ہے، اور بیوی بھی رضامند ہے تو اجازت ہے، عائشہ یا فاطمہ نام اچھا ہے، اس سے پہلے اس مضمون کا لفافہ آنا میرے علم میں نہیں موجودہ لفافہ موصول ہوا آج ہی جواب تحریر کر دیا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۱/۳/۲۶ھ

کسی ادارہ کا نام نامِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھنا

سوال:۔اگر کچھ مسلمان قومی وملی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر تبلیغ دین ومعاشرے کی صحت مند تعمیر کی خاطر اپنے حبیب پاک کے نام نامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی علمی ادارہ یا شفا خانہ کھولنا چاہیں تو کھول سکتے ہیں یا نہیں؟ مثلاً پروفٹ محمدؐ میڈیکل کالج ہسپتال کے نام سے اگر کوئی علمی ادارہ کھولا جائے تو یہ کہاں تک شرعی طور پر جائز ہوگا، صحیح تحقیق سے سرفراز فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ذات مقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے تبرک حاصل کرنا عین سعادت اور تقاضائے عقیدت ہے، مگر اس کی صورت یہ ہے کہ اس نام مبارک کی لاج کے لئے اپنے اپنے معیار اپنے خاندان، اپنی قوم، اپنی بستی اور اپنی حیثیت وقوت کے مطابق تمام امت کے لئے جدوجہد کی جائے، تاکہ ہر ایک امتی کے اخلاق، اعمال، اقوال، صورت، شکل، وضع قطع، تجارت، زراعت غرض ہر چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے تابع اور آپ کی ہدایت کے تحت ہوجائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر ایک کی محبت پر غالب ہوجائے، کسی دوا کا نام، کسی بلڈنگ کا نام، کسی شفاخانہ کا نام اسم مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھ کر نام کی شہرت سے روپیہ حاصل کرنا اور اس کے لئے مقدس نام مبارک کو ذریعہ بنانا اونچا مقصد نہیں پست مقصد ہے، پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس مقصد میں کامیابی نہیں ہوتی، اور بلڈنگ کو کسی ایسے کام میں استعمال کرتا ہے، کہ اس کو نام مبارک کی عظمت سے کچھ بھی مناسبت نہیں ہوتی، بلکہ مخالفت ہوتی ہے، اور اسم مبارک سے تبرک کے بجائے دوسرا معاملہ کیا جاتا ہے، اس لئے اس سے احتراز ہی چاہئے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وکذا الفقاعی اذا قال ذالک (ای الصلوٰۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم) عند فتح فقاعہ علی قصد ترویجہ وتحسینہ یأثم الخ شامی زکریا، ج ۲/ص ۲۳۰/ باب صفۃ الصلوٰۃ قبیل مطلب، نص العلماء علی استحباب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ہندیہ کوئٹہ ج۵/ص ۳۱۵، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع.

E:\f.M.Fainal\Jild-29\08-Namon ka Bayan

نام کے ساتھ ''صدیقی'' لکھنا

سوال:۔ مسلمانوں میں مختلف قوموں کے لوگ اپنے نام کے ساتھ ''صدیقی'' نسبت کے ساتھ اپنے کو منسوب کرتے ہیں، جبکہ یہ حقیقی نسبت ان کے ساتھ نہیں ہے، محض تفاولاً یا کسی اور مقصد کے پیش نظر ایسی نسبت اپنے ساتھ جوڑتے ہیں، تو مذکورہ نسبت کا اپنے نام کے ساتھ جوڑنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عرف عام میں آج کل ''صدیقی'' اس کو کہتے ہیں جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں ہو،[1] پس جو شخص ان کی اولاد میں نہ ہو وہ اپنے نام کے ساتھ ''صدیقی'' لکھتا ہے تو یہ درست نہیں، اس سے دھوکا ہوتا ہے، اور نسبت بدلنے والے کیلئے حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے، اس کو پورا پرہیز لازم ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۲۵ھ

عبدالرحیم کو رحیم کہہ کر پکارنا

سوال:۔ ہمارے اطراف میں جن لوگوں کا نام عبدالرحیم، عبدالقدوس وغیرہ ہے، ان کو اے رحیم، اے قدوس کہہ کر پکارتے ہیں، زید کہتا ہے کہ اس طرح بلانا گناہ ہے، کیونکہ شرح فقہ اکبر میں، ص ۲۳۸ پر ہے ''من قال لمخلوق یاقدوس الخ'' جس سے عدم جواز

[1] اردو دائرہ معارف اسلامیة، ج ۱۲/ص ۱۰۲/ الصدیق، طبع پنجاب.

[2] لاترغبوا عن آبائکم فمن رغب عن ابیه فهو کفر (وفی روایة اخری) من ادعی إلی غیر ابیه وهو یعلم أنه غیر ابیه فالجنة علیه حرام، مسلم شریف ج ۱/ص ۵۷، کتاب الایمان، باب حال ایمان من رغب عن أبیه وهو یعلم، سعد بکڈپو دیوبند.

مفہوم ہوتا ہے، تو زید کا یہ سمجھنا صحیح ہے یا غلط؟ اگر صحیح ہے تو عامۃً اس سے بچاؤ مشکل ہے لہٰذا کیا صورت اختیار کی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی کی تعظیم کرتے ہوئے اللہ پاک کا نام بولنا اس کو اللہ کے درجہ میں تسلیم کرنا ہے جو کہ کفر ہے، لیکن معنی لغوی کی رعایت سے کوئی لفظ بولنا جس میں خدائے پاک کے نام کی شرکت مقصود نہ ہو کفر نہیں، صورتِ مسئولہ میں معنی کی طرف دھیان نہیں ہوتا، بلکہ علم (نام) میں اختصار کیا جاتا ہے'' **ومن قال لمخلوق یاقدوس اوالقیوم اوالرحمن اوقال اسماً من اسماء اللّٰہ الخالق کفر المنتھیٰ. ھویفیدانہ من قال لمخلوق یاعزیز ونحوہ یکفر ایضاً الاان اراد بھا المعنی اللغوی والاحوط ان یقول یاعبد القدیر یاعبدالرحمن اھ شرح فقہ اکبر، ص ۲۳۸**/ [1]

عبدالرحیم وغیرہ نام رکھنے کی حدیث [2] میں تاکید آئی ہے، اس کو منع نہیں کیا جاسکتا، البتہ نام لینے والوں کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ پورا نام باادب لیا کریں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مشتبہ نام رکھنا

سوال:۔ شیخ لال، محمد نبی، سید مصطفیٰ ان ناموں کا رکھنا کیسا ہے؟

---

[1] **شرح فقہ اکبر، ص ۲۳۸/ (مطبوعہ مجتبائی دھلی) التسمیۃ بعبد النبی فظاھرہ کفر الخ.**

[2] **عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الیٰ اللّٰہ عبداللّٰہ وعبد الرحمن. مسلم شریف، ج ۲/ص ۲۰۶/ (مطبوعہ رشیدیہ دھلی) کتاب الادب باب النبی عن التکنی بابی القاسم وبیان مایستحب من الاسماء، ترمذی ج ۲/ص ۱۱۰، ابواب الاستیذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، طبع اشرفی دیوبند، مشکوٰۃ ص ۴۰۹، باب الاسامی، الفصل الثالث، یاسرندیم دیوبند.**

الجواب حامداً ومصلیاً!

فی نفسہ یہ نام بھی قبیح نہیں، شیخ لال سے اگر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ کسی لالہ کا نام ہے، یا سید مصطفیٰ سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ سید ہے اور واقعۃ سید نہ ہو تو ایسا نام نہ رکھا جائے۔

محمد نبی سے اشتباہ ہو تو اس سے بھی بچنا چاہئے[1] اگر کوئی مشتبہ یا قبیح نام رکھدیا گیا ہو تو اسکو تبدیل کر کے اچھا نام رکھدیا جائے[2] مثلاً ''شیخ لال'' سے شیخ احمد کر دیا جائے، سید مصطفیٰ کو غلام مصطفیٰ کر دیا جائے ''محمد نبی'' کو محمد نبیہ کر دیا جائے۔

ایسا نام رکھنا جس میں عبدیت کا اظہار ہو جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، یا پیغمبروں کا نام ہو جیسے یحیٰ یعقوب، یوسف، بہتر واعلیٰ ہے۔[3]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] دع مایریبک إلی مالایریبک، ترمذی ج۲/ص۷۸، ابواب صفة القیامة، قبیل ابواب صفة الجنة، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[2] معنی هذه الاحادیث تغییرالاسم القبیح أو المکروه إلی حسن و قدثبت احادیث بتغییره صلّی اللّٰه علیه وسلّم اسماء جماعة کثیرین من الصحابة، نووی علی مسلم ج۲/ص۲۰۸، کتاب الاداب، باب استحبا تغییرالاسم القبیح إلی حسن، طبع سعد بکڈپو دیوبند، شامی کراچی ج۶/ص۴۱۸، کتاب الحظروالاباحة، باب الاستبراء وغیره.

[3] احب الاسماء الی اللّٰه تعالیٰ عبداللّٰه وعبدالرحمن وتفضیل التسمیة بهما محمول علی من اراد التسمی بالعبودیة فلا ینافی أن اسم محمد واحمد احب الی اللّٰه تعالیٰ من جمیع الاسماء فانه لم یختر لنبیه الا ماهو احب الیه (درمختار مع الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۹۷/ کتاب الحظروالاباحة ،باب الاستبراء وغیره، مشکوٰة ص ۴۰۹، باب الاسامی، دارالکتاب دیوبند، ترمذی شریف ج۲/ص۱۱۰، ابواب الاستیذان، باب ماجاء مایستحب من الاسماء، مطبوعه اشرفی دیوبند)

جسمانی امراض کے لئے نام بدلنا

سوال:۔کوئی مرد یا عورت اگر بیمار ہوجائے تو پیر صاحب کہتے ہیں کہ اس بیمار کا جو نام رکھا ہے وہ بہت بُرا ہے اس کا نام بدلنے سے ٹھیک ہوجائے گا۔ جاہل لوگ تسلیم کرکے اس کا نام بدل دیتے ہیں اس کا کہیں ثبوت ہے یا شرک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو نام خلافِ شرع ہو اس کو بدل دینا حدیث شریف سے ثابت ہے۔[1] شریعت کے موافق جو نام ہو اس کو جسمانی امراض کے علاج کے لئے بدلنا ثابت نہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] عن سهيل بن سعد قال اُتِیَ بِالْمُنْذِرِبْنِ اَبی أسِيْدٍ اِلَی النَّبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهٗ عَلٰی فَخِذِهٖ فَقَالَ مَااِسْمُهٗ قَالَ فُلانٌ قَالَ لا لٰكِنْ اِسْمُهُ الْمُنْذِرُ متفرق عليه (مشكوٰة شريف ص۴۰۷، باب الاسامی، الفصل الأول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

باب بست و یکم: عقلیات وارضیات

فصل اول:- مصالح عقلیہ

ستارہ ٹوٹنے کا سبب (مرغ بولنے کی وجہ)

سوال:۔ ستارے کا ٹوٹنا اور مرغ کا بولنا کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً!

شیطان کو دفع کرنے کے لئے انگارا مارا جاتا ہے جس کو تارا ٹوٹنا کہتے ہیں[1] مرغ کبھی تو ایسے ہی بولتا ہے۔ کبھی تو کسی فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ

بجلی سے آدمی کیوں مرجاتا ہے؟

سوال:۔ کڑک اور بجلی کیا چیز ہے؟ اس بجلی سے انسان یا جانور مرجاتے ہیں اس کی

---

[1]......عن ابن عباس اخبرنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار انهم بيناهم جلوس ليلة مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم رُمِیَ بنجم واستنار فقال لهم رسول الله ماكنتم تقولون فی الجاهلية اذا رمی بمثل هذا الی قوله فيخطف الجن السمع فيقذفون الی اوليائهم ويرمون. مشكوٰة شريف ص ۳۹۴ باب الكهانة، الفصل الثالث مطبوعه ياسر نديم ديوبند

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی نے مجھ سے بیان کیا (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اصل وجہ کیا ہے؟

الجواب:۔ حامداًومصلیاً!

اس کا مختصر بیان میبذی[1] میں ہے اور تفسیر فتح العزیز[2] میں زیادہ ہے یہ مسئلہ نہ فقہ کا ہے، نہ عقائد کا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۷/۲۵ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ، // //

کیا عقل کو شرعی دلائل میں دخل ہے؟

سوال:۔ عقلی دلائل کو شریعت میں دخل ہے یا نہیں؟

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) کہ صحابہ رات کو نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوتے تھے کہ ایک ستارہ پھینکا گیا اور اس کی روشنی پھیل گئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایام جاہلیت میں جب اسی طرح ستارہ ٹوٹتا تھا تو تم کیا کہتے تھے (الی قولہ) پھر اس خبر کو وہ جن اچک لیتا ہے جو کان لگائے ایسی خبروں کا منتظر رہتا ہے اور اپنے دوستوں کے کان تک اس کو پہونچا دیتا ہے۔

[2]......اذا سمعتم صياح الديكة فسئلوا الله من فضلهٖ فانها رأت ملكاً. مشكوٰة شريف ص۲۱۳ باب الدعوات فى الاوقات، الفصل الاول مطبوعه ياسر نديم ديوبند، بخارى شريف ص۴۶۶ ج۱ كتاب بدء الخلق، باب خبر مال المسلم غنم يتبع بها شغف الجبال، مطبوعه اشرفى ديوبندع مسلم شريف ص۳۵۱ ج۲ كتاب الذكر الخ، باب استحباب الدعاء عند صياح الديک، مطبوعه سعد ديوبند.

ترجمہ: جب تم سنو مرغ کی آواز کو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔

(صفحہ ہٰذا) [1] اماالرعدوالبرق فسببهما ان الدخان اذا ارتفع واحتبس الدخان فما صعد من الدخان الى العلومزق السحاب تمزيقا عنيفا فيحصل صوت هائل هو الرعد وان اشتعل الدخان بالحركة العنيفة المقتضية كان برقا وصاعقة ان كان غليظاً الى قوله وربما كان كثيفاً غليظاً جداً فيحرق كل شئى اصابه وكثيرا ما يقع على الجبل فيدكه دكاالخ ميبذى ص۹۸.۹۷ مبحث الرعد والبرق. مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[2] تفسير فتح العزيز ص۸۱ سوره بقره آيت ۱۹.

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً!

عقل صحیح شرعی احکام کے حکم ومصالح کو پہچانتی ہے اور امر ونواہی کے حسن وقبح یعنی مامورات کے حسن کواور منہیات کے قبح کو جانتی ہے، جیسا کہ شرح تحریر میں موجود ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناری اور نوری کے درمیان فرق

سوال:۔ اللہ جل جلالہٗ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ملائکہ نے سجدہ کیا اور سردار (شیطان) نے سجدہ کرنے سے انکار کیا فرشتوں کی جماعت نوری سردار (شیطان) کی جماعت انگاری تو نوری کا نام ملائکہ اور انگاری کا نام کیا تھا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس ناری کو نوری کا سردار تسلیم کرنے پر کون سی نص ہے وہ لکھئے تب اس کی وجہ تحریر کی جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۹/۳/ ۹۵ھ

اس امت میں مسخ کیوں نہیں

سوال:۔ اگلی امتوں کی صورتیں ان کے اعمال بد کی وجہ سے بدل جاتی تھیں لیکن موجودہ زمانے میں موجودہ لوگوں کی صورتیں اعمال بد کرنے پر بھی نہیں بدل رہی ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حضور اکرم ﷺ کے اعزاز واکرام کی خاطر اس امت کو مسخ عام سے محفوظ رکھا گیا ہے مگر کچھ نہ کچھ اثر اس امت میں ہونے کی بھی حدیث شریف میں خبر دی گئی ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۳/۸ ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

امیر غریب میں فرق احکام شرع میں

سوال:۔ کیا اسلام میں امیر وغریب کا بھی کوئی فرق ہے کہ اگر بڑا آدمی ہوتو چاہے جو کچھ کرے اس کو معاف مسئلہ چھوٹوں کے لئے ہے اوران ہی کی پکڑ ہوگی۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جو احکام عام ہیں ان میں امیر، غریب کا فرق نہیں وہ سب کے لئے یکساں ہیں مثلاً نماز، روزہ، امیر وغریب سب پر فرض ہے جو بھی ترک کرے گا سخت گنہگار ہوگا۔ شراب، زنا جھوٹ غیبت، چوری وغیرہ سب کے لئے حرام ہے کسی کی خصوصیت نہیں بعض احکام میں فرق ہے مثلاً زکوٰۃ، فطرہ، قربانی، حج، مالدار پر فرض وواجب ہے غریب پر نہیں زکوٰۃ غریب کو لینا جائز ہے مالدار کو لینا جائز نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۱/۲۶ ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین عفی عنہ، ۹۱/۱/۲۷ ھ

---

[1] قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر ھذہ الا مۃ خسف ومسخ وقذف قالت قلت یارسول اللہ انھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا ظھر الخبث (ترمذی ص ۴۲ ج ۲) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

خنزیر کی حرمت کی وجہ

سوال:۔ خنزیر کو باری تعالیٰ نے حرام کیوں فرمایا۔ قرآن پاک میں کئی جگہ اس کا ذکر آیا ہے، لیکن ہم کو اس کی وضاحت معلوم نہیں ہوسکی۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اپنی پیدا کی ہوئی جس چیز کو چاہے حرام قرار دیدے۔ بے شمار چیزیں حرام ہیں، کسی کو سوال کا اختیار نہیں، ہرگز علت دریافت کرنے کے درپے نہ ہوں[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ، دارالعلوم دیوبند، ۹۶/۴/۳۰ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) باب ماجاء فی الخسف) ابواب الفتن) ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کے آخر میں خسف مسخ اور قذف ہوگا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جب ہم میں نیک اور صالح لوگ بھی موجود ہوں گے ان کے باوجود ہمیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں جب خباثت اور برائی پھیل جائے گی۔

[2] الزكاة واجبة على الموسرا لبالغ العاقل اذاملك نصاباً كاملاً ملكاتا ماً (قدورى ص۴۳ كتاب الزكاة، البحر الرائق كوئٹه ص۲۰۲ ج۲ كتاب الزكاة، عالمگيرى كوئٹه ص۱۷۱، ۱۷۲ ج۱ كتاب الزكاة، الباب الاول) صدقة الفطرواجبة على الحرالمسلم اذا كان مالكالمقدار النصاب (قدورى ص۵۰) الحج واجب على الاحرار المسلمين البالغين العقلاء الاصحاء اذا قدرواعلى الزادوالراحلة (القدورى ص۵۵) كتاب الحج، البحر الرائق كوئٹه ص۳۱۱ كتاب الحج، عالمگيرى كوئٹه ص۲۱۶، ۲۱۷ ج۱ كتاب المناسك، الباب الاول فى تفسير الحج.

[1] لايحل أن يتوقف فى امتثال احكام الشرع اذا صحت بها الرواية على معرفة تلك المصالح (حجة الله البالغه ص۶ ج۱ مقدمه) مطبوعه مصر.

فصل دوم:- ارضیات وسماویات

زمین متحرک ہے یا ساکن

سوال:- زمین متحرک ہے یا ساکن؟ کیا سورج ساکن ہے یا متحرک؟ کیا زمین وسورج دونوں متحرک ہوسکتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زمین،سورج کے متحرک یا ساکن ہونے سے شریعت نے صراحۃً کوئی بحث نہیں کی۔نہ اس سے اعتقادی یا فرعی مسئلہ متعلق ہے۔ان میں سے کوئی متحرک ہو یا ساکن ہو شریعت کے کسی مسئلہ پر اس کی زد نہیں پڑتی۔ان بحثوں میں پڑنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ایک ایک سانس قیمتی ہے۔

تیرا ہر سانس نخل موسوی ہے یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

یہاں کی ہر مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے پیدا فرمایا ہے اور انسان کو اپنے لئے پیدا فرمایا ہے کہ اپنے مالک کو راضی کرے اور آخرت میں کام آنے والی اشیاء یہاں سے حاصل

کرے۔ انما الدنیا خلقت لکم وانکم خلقتم للاخرۃ[۱]۔ اصل مقصد خلقت سے صرفِ نظر کرنا بہت بڑی غفلت ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۱/۱۱/۹۴ھ

سات زمینوں کا پتہ

سوال:۔ قرآن کریم کی بیان کردہ سات زمین سات آسمان صحیح قول کے لحاظ سے سب الگ الگ ہیں اور ایک سے دوسرے کا فاصلہ اتنا ہی ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک تو وہ زمین کہاں ہے اور ہم کو نظر آتی ہے یا نہیں۔

(۲) ان زمینوں کے باشندوں تک اگر شریعت محمدیہ پہونچ سکے تو ان پر اس کا ماننا واجب ہوگا یا نہیں۔ ان تینوں چیزوں کے بارے میں اشارہ قرآن پاک میں ہے یا نہیں ورنہ اصول کے لحاظ سے تحریر فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

(۳) خلا میں نظر آنے والے ستارے وہ زمین قرار پا سکتے ہیں یا نہیں!

الجواب حامداً ومصلیاً!

ابن کثیر[۲]، ابن حجر[۳]، عینی[۴]، ثعلبی[۵] وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی کتب میں سبع ارضین سے متعلق

---

[۱]...... احیاء علوم الدین ص۱۷۷ ج۳ کتاب ذم الدین، بیان ذم الدنیا، مطبوعہ مصری، تنبیہ الغافلین ص۱۳۵ باب رفض الدنیا، مطبوعہ عباس احمد احمد الباز مکۃ المکرمۃ، بیشک دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔

[۲]......قال رسول اللہ ﷺ من ظلم قید شبرطوقہ من سبع ارضین البدایۃ والنہایۃ ص۱۸ ج۱ ماجاء فی سبع ارضین. مطبوعہ مصطفی الباز مکہ مکرمہ، تفسیر ابن کثیر ص۱۰۲ ج۴ سورۂ طلاق آیت ۱۲، مطبوعہ تجاریہ مکۃ المکرمۃ.

[۳]......فتح الباری ص۳۴۴ ج۶ کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

احادیث وآثار خاص تعداد میں مذکور ہیں۔ مگر راجح ومنقح طور پر ان سے یہ متعین نہیں ہوسکا کہ وہ کہاں ہیں اور ہم کونظر آتی ہیں۔ یا نہیں۔

(۲) وحی کا ان سب زمینوں میں پہونچنا تو بعض آثار میں مروی ہے[۱]۔ جن کا انداز یہ ہے کہ احکام سب کے لئے ان زمینوں کے رہنماؤں کے ذریعہ پہونچتے ہیں۔ شریعت محمدیہ سے متعلق مخصوص طور پر کوئی چیز نہیں دیکھی کہ وہ لوگ اس کے مکلّف ہیں یا نہیں۔

(۳) ایک قول یہ بھی ہے جیسا کہ فیض الباری[۲] ج ۴ ص ۴ میں ہے۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۱۰/۸۹

چاند سورج کہاں ہیں؟

سوال:۔ آسمان کی تعریف کیا ہے؟ آسمان حاوی ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ چاند سورج کا

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ

۴...... عمدة القاری ص ۱۱۱ ج۸ الجزء الخامس عشر، باب ماجاء فی سبع ارضین، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

۵...... تفسیر ثعالبی ص۳۱۳ ج ۱ سورة الطلاق آیت ۱۲ مطبوعہ بیروت لبنان.

(صفحہ هذا) ۱...... وقدوردفی بعض الاحادیث ان فی کل ارض آدم کآدمکم ونوح کنوحکم وابراهیم کا براهیمکم وموسی کموسی ونبی کنبیکم یعنی محمدﷺ ولوصح حدیث فی کل ارض آدم کآدمکم فجاز ان یکون المعنی یتنزل بالوحی بینهن من السابعة الی الارض السابعة السفلیٰ تفسیر مظهری ص۳۳۴ ج۹ سورہ طلاق آیت:۱۲ مکتبہ رشیدیہ کراچی، الدرالمنثور ص ۲۱۱ ج۸ مطبوعہ دارالفکر بیروت.

۲...... وأجاب عنه بعضهم أنه یمکن أن یکون المراد منه السبع السیارات، فیض الباری ص۴۳۳ ج۳ تحقیق فی طبقات الارض، ابواب المظالم، مطبوعہ خضرراہ دیوبند

جائے وقوع کس مقام پر ہے؟ چاند پر یا آسمان پر حاوی جسم پہونچ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ امور (آسمان کی تعریف، اس کا حاوی یا غیر حاوی ہونا، چاند سورج کا جائے وقوع) نہ اعتقادیات میں سے ہیں کہ ان پر تکمیل ایمان موقوف ہو نہ فروع میں سے ہیں کہ ان پر اعمال مکلّف موقوف ہوں، پھر ان پر بحث کرنا امر زائد ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چاند پر پہونچنے والے کی خبریں

سوال:۔ چاند پر پہنچنے والے سائنس دانوں کی خبریں ریڈیو اور اخباروں میں نشر ہوتی رہتی ہیں یہ کہ وہ چاند سے مٹی لائے یا پتھر لائے اور چاند کو زمین کا ٹکڑا بتلاتے ہیں اور وہاں پہاڑ وندی نالے بھی ہیں کیا یہ خبریں صحیح ہیں اور ان کی قرآن وحدیث میں کوئی تصدیق ملتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جیسے اور بہت سی خبریں عجائبات کی بیان کی جاتی ہیں اسی طرح یہ خبریں بھی ہیں اگر یہ بھی صحیح ہو جائے تو قرآن وحدیث کی اس سے مخالفت وتردید لازم نہیں آتی ہوسکتا ہے کہ صحیح ہو یا نہ ہو۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۶/۲۴ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] وينبغي أن لا يسأل الإنسان عما لا حاجة اليه الٰى ماقال الٰى غير ذالک مما لا تجب معرفته ولم يرد التكليف به، شامی زكريا ص ۴۸۵ ج ۱۰، كتاب الخنثى، مسائل شتى.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\10-Arziyat V Samawat

چاند پر پہونچ جانا کوئی کمال ہے؟

سوال:۔ آج کل یہ خبر بہت چل رہی ہے کہ یہود ونصاریٰ چاند پر پہونچ گئے ہیں تو چاند آسمان سے نیچے ہے۔قرآن پاک میں اس بات کی خبر دی گئی ہے یا نہیں؟ کیا ہم مسلمانوں کو ان کی باتوں پر یقین کرنا چاہئے؟ ہمارے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

آسمان ، زمین ، چاند ،سورج ،ستارے ، بادل، ہوا، پانی آگ ، برف ، بجلی ، پہاڑ ، درخت غرض سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے قوت دی ہے۔ انسان خدا کی دی ہوئی قوت کے موافق ان چیزوں سے نفع اٹھائے۔ چاند پر پہونچنے یا نہ پہونچنے کے متعلق قرآن پاک نے کچھ نہیں بیان کیا، نہ قرآن پاک ایسی چیزوں کے بیان کرنے کے لئے نازل ہوا ہے،قرآن پاک تو انسان کو اس کے فرائض بتانے اور صحیح زندگی سکھلانے کے لئے نازل ہوا ہے تا کہ اس کو ابدی راحت مل سکے محض چاند پر پہونچنے سے ابدی راحت نہیں ہوگی۔ اگر کوئی شخص چاند پر پہونچ جائے تو اس کی وجہ سے قرآن پاک کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اور اس کا یقین کر لینے سے ایمان میں فرق نہیں آتا۔ آسمان پر فرشتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ سے آتے جاتے ہیں، انسان کے نیک اعمال آسمان پر چڑھتے ہیں، رزق آسمان سے اترتا ہے، انبیاء علیہم السلام کا آسمانوں پر تشریف فرما ہونا حضرت نبی اکرم ﷺ نے شبِ معراج میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ خود بھی آپ آسمان پر اور اس سے بھی آگے خدا جانے کہاں کہاں تک تشریف لے گئے ہیں[1]۔ اور پہلے شیاطین بھی آسمان پر جاتے تھے اور اب بھی

[1]......وفی حدیث طویل وقال فی السماء السابعة فاذا انا بابراهيم مسنداً ظهره (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ملائکہ ان کو بھگا دیتے ہیں[۱]۔ جو کام شیطان کرتے تھے وہ کام اگر یہود ونصاریٰ کرنے کی کوشش کریں تو کونسا کمال ہے۔ ان چیزوں پر بحث کرنا بیکار ہے۔ کام وہ کرنا چاہئے جو آخرت میں کارآمد ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۵/۹ھ

چاند پر پہنچنے والوں کے سلسلہ میں کیا علماء مختلف ہیں

سوال:۔ آج کل عوام وخواص میں مشہور ہے کہ امریکہ کے کچھ لوگ چاند پر گئے، اور وہاں سے مٹی وغیرہ بھی لائے، اس بارے میں ہمارے علماء کے مختلف بیانات ہیں، کسی طرف سے یہ اشتہار شائع ہوتا ہے کہ امریکہ کے کچھ لوگوں نے چاند پر جا کر واقعہ معراج کو مزید ثبوت بخشا، اور شق القمر کی تصدیق ہوئی، جس سے اسلام کی تقویت ہوئی، کسی کی جانب سے یہ شائع ہوتا ہے کہ جھوٹے ہیں اللہ نے آسمانوں کو شیطان سے محفوظ کر دیا ہے، اور چاند آسمان ہی میں ہے، اور فلسفیوں کے نام لکھے ہیں، لہٰذا کوئی بھی شیطان جن وانس آسمان پر نہیں جا سکتا، جس سے ہم جیسے کم علم بہت پریشان ہیں، چونکہ اشتہاروں میں شائع ہوتا ہے کہ جس نے اس پر یقین کیا کہ چاند پر انسان گیا وہ خارج از اسلام ہے، اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا وغیرہ وغیرہ۔

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) الی البیت المعمور واذا ھو یدخلہ کل یوم سبعون الف ملک لایعودون الیہ ثم ذھب بی الی السدرۃ المنتھی الخ مشکوۃ شریف ص۵۲۸ باب فی المعراج، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

(صفحہ ھذا) [۱]......ان ابلیس کان یخترق السماوات قبل عیسی علیہ السلام فلما بعث اوولد حجب عن ثلاث سماوات ولما ولدالنبی ﷺ حجب عنھا کلھا وقذفت الشیطان بالنجوم الخ روح المعانی ص۱۰۹ ج۱۳ الجزء الثالث والعشرون. مطبوعہ دارالفکر بیروت سورہ الصافات تحت آیت:۱۰.

الجواب حامداً ومصلیاً!

امریکہ والوں کے بارے میں اگر آپ سکوت کریں کچھ بھی نہ کہیں تو کیا اشکال ہے، نہ کوئی خارج اسلام کہے گا نہ تجدید نکاح کا حکم دے گا، خدا جانے ایسے اشتہارات کس نے شائع کئے، اور آپ کو ان کے پڑھنے اور یقین کرنے پر کس نے مجبور کیا، اگر تحقیق ناقص ہی مقصود تھی تو دونوں طرف کے اشتہارات ہی یہاں بھیج دیتے جن میں قرآن پاک اور حدیث شریف کے حوالے دیئے ہیں، یہ طریقہ نہیں جو آپ نے اختیار کیا، جو آدمی محض مسئلہ یا دلیل معلوم کرے اس کا جواب مسئلہ یا دلیل لکھ دینے سے ہو جاتا ہے، جو شخص کسی کی تردید چاہے یا دونوں فریق کے اختلاف کے متعلق تحقیق چاہے، اس کو اس شخص کی اور دونوں فریق کی دلیل بھی دریافت کر کے لکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، آپ ہم سے تو ہر بات کا حوالہ کتب فقہ سے طلب کرتے ہیں اور جناب زید اور فریقین کی باتیں بلا دلیل و بلا حوالہ کتب فقہ کے لکھ دیتے ہیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۹/۹۴ھ

چاند کے اوپر اور زمین کے نیچے آبادی

سوال:۔ چاند پر اور زمین کے نیچے اور آسمان پر آبادی ہے یا نہیں اگر ہے تو کس کی امت میں ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آسمان کے اوپر سب جگہ ملائکہ ہیں وہ خود مطیع ہیں ان کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ چاند بھی آسمان پر ہے اس میں کسی مخلوق کا وجود معلوم نہیں زمین کے سات طبقات ہیں ہر طبقہ میں جداگانہ مخلوق آباد ہے اور ہر مخلوق کی طرف نبی اسکی جنس سے بھیجا جاتا ہے قال وھب

ابن منبه لما خلق اللّٰه الارض كانت طبقة واحدة ففتقها فصيرها سبعاً كما فعل فى السمٰوٰت وجعل بين الطبقة مسيرة خمس مأة عام وهو قوله تعالىٰ ففتقنا هما وجعل هما سبعا فكان اسم الطبقة الاولىٰ اديما والثانية بسيطا والثالثة ثقيلاً والرابعة بطيحا والخامسة جينا و السادسة ماسكه والسابعة الثرىٰ وسكان الارض الثانية امم يقال لهم الطمس وطعامهم من لحومهم وشرابهم من دمهم والطبقة الثالثة سكانهم امم وجوههم كوجوه بنى اٰدم وافواههم كافواه الكلاب وايديهم كايدى بنى اٰدم وارجلهم كارجل البقروعلى ابدانهم شعركصوف الغنم وهو لهم ثياب والطبقة الرابعةسكانها امم يقال لهم الحلهام ليس لهم اعين ولا اقدام بل لهم اجنحة. كاجنحة القطاوالخامسة بهاامم يقال الخشن وهم كا مثال البغال ولهم اذناب كل ذنب نحوثلث مائة ذراع والسادسة بهاامم يقال الحشوم وهو سود الابدان ولهم مخاليب كمخاليب السباع ويقال ان اللّٰه تعالىٰ يسلطهم على ياجوج وماجوج حين يخرجون فتهلكهم والطبقة السابعة فيها مسكن ابليس وجنوده من المردة والشياطين اه "بدائع[1] الذهور فى وقائع الدهور" "اللّٰه الذى خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلهن يعنى سبع ارضين يتنزل الأمر الوحى بينهن بين السمٰوٰت والارض ينزل به جبرئيل من السماء السابعة الى الارض السابعة انتهى جلالين[2] شريف مجموعہ فتاویٰ ص ۱۲۶.[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... بدائع الذهور فى وقائع الدهور ص۸-۷ ذكر مبتدأ خلق الأرض، مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ پاکستان. هٰكذا فى الجامع لاحكام القرآن ص۱۹۲ ج۱ الجزء الحادى عشر، سورۃانبیاء آیت ۳۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت. **(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)**

چاند میں نشان کیسا ہے

سوال:۔ چاند میں بادل کے ٹکڑے جیسا کچھ نشان معلوم ہوتا ہے یہ نشان کس چیز کا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے چانداور سورج کو اولا یکساں بنایا تھا پھر چاند کے نور کے ستر اجزاء میں سے ایک جز چاند میں باقی رہا اور ۶۹، اجزاء حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوندی اپنے بازو سے رگڑ کر چاند سے نکال کر سورج کی طرف منتقل کردئے۔ یہ اس رگڑ کا نشان ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں حروف جمیل لکھے ہوئے ہیں۔ فتاویٰ ابن حجر[۱] مکی ص۱۳۱میں دونوں قول درج ہیں۔ تفسیر مفاتیح الغیب[۲] میں

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ۲؎......جلالین شریف ص۴۶۴/۲، سورہ الطلاق آیت:۱۲ ،مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند .

۳؎......مجموعۂ فتاویٰ عبد الحی ص۱۴۲ ج۱ کتاب العقائد، حکم کسے که قائل ومعتقد حدیث ان خلق سبع ارضین الخ، مطبوعه یوسفی لکھنؤ

(صفحہ ہٰذا) ۱؎......قیل ان علیا کرم اللّٰه وجهه سئل عن ذلک فقال هواثر مسح جناح جبرئیل لان اللّٰه تعالیٰ خلق نور القمر سبعین جزء اً کنور الشمس فمسحه جبرئیل بجناحه فمحا منه تسعة وستین جزء اً حولها الی الشمس فاذهب منه الضوء وابقی فیه النور الی قوله وقال بعضهم انه حروف وهی جمیل. الفتاویٰ الحدیثیة ص۱۸٦ مطلب فی السوادالذی فی القمر، مطبوعه دارالمعرفة بیروت.

۲؎......واحسن ما ذکره الفلاسفة فی الاعتذار عنه أنه ارتکز فی وجه القمر أجسام قلیلة الضوء مثل ارتکاز الکواکب فی أجرام الافلاک الخ تفسیر کبیر ص۳۷٦ج۵، سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۲، مطبوعه دار الفکر بیروت، تفسیر غرائب القرآن علیٰ هامش الطبری ص۱۳-۱۴ ج۸ مطبوعه دار المعرفة.

فمحونا اٰیۃ اللیل کے ذیل میں ص۳۷۳ ج۵ میں پہلے قول کے ساتھ ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح کواکب اجرام فلکیہ میں مرتکز ہیں اسی طرح اجسام قلیلۃ الضوء وجہ قمر میں مرتکز ہیں قول اول کی کچھ تائیدات تفسیر[1] ابن کثیر اور فتاویٰ[2] ابن حجر میں ذکر کی ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، ۵۹/۴/۷ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف

چاند، سورج، ستارے کہاں ہیں؟

سوال:۔ زمین وآسمان کے جو سات درجہ ہیں ان کی نوعیت کیا ہے؟ کیا چاند اور سورج ایک ایک کے علاوہ دوسرے درجوں میں بھی ہے یا نہیں؟ نیز زمین کے سات درجے ہیں، تو کیا آسمان کے اوپر بھی کوئی زمین کا درجہ ہے یا نہیں؟

نیز عوام میں جو مشہور ہے کہ زمین کا نیچے کا درجہ تحت الثریٰ ہے اور وہ ایک گائے کے قرن پر رکھا ہوا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ شریعت کیا فیصلہ فرماتی ہے؟ نیز چاند سورج آسمان سے پیوست ہیں یا زنجیر سے لٹکے ہوئے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چاند، سورج، ستارے، سب آسمان سے نیچے اپنے مدار میں ہیں، نہ آسمان میں جڑے

---

[1]......ویؤید الاول ما اخرجه البیهقی ان عبدالله بن سلام سأل النبی ﷺ عنه فقال کا ناشمسین الخ الفتاویٰ الحدیثیة ص۱۸۶ مطلب فی السواد فی القمر، مطبوعه دار المعرفة بیروت.

[2]......تفسیر ابن کثیر ص۴۵ ج۳ سوره بنی اسرائیل آیت:۱۲ مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه.

ہوئے ہیں نہ زنجیر میں لٹکے ہوئے ہیں بلکہ قدرتی کشش کے تحت ان کا نظم قائم ہے[۱]۔ زمین نیچے ہے آسمان کے اوپر نہیں۔ گائے کے قرن پر زمین کا ہونا موضوعات میں سے ہے، مستند صحیح روایات میں نہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۶/۱۸ھ

قیامت میں بعد حساب، چاند، سورج کہاں رہیں گے

سوال:۔ قیامت میں بعد حساب کے چاند، سورج کہاں رہیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایک روایت سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کی پرستش کرتے ہیں ان کی تذلیل و توبیخ کے لئے ان کو بھی دوزح میں ڈالا جائے گا۔ اس پر لوگ بہت نادم ہوں گے کہ افسوس ہمارے معبود بھی ہماری طرح دوزخ میں بے یارومددگار ہیں[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۱/۲/۲۷ھ

---

[۱]......وقال الحسن الشمس والقمر والنجوم فی فلک بین السماء والارض غیر ملصقة ولو كانت ملصقة ماجرت،ذکرہ الثعلبی الجامع لاحکام القرآن ص۳۲ ج۸ الجزء الخامس عشر سورہ یٰسین آیت: ۴۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[۲]......قال ومن ھٰذا حدیث ان الارض علی صخرة والصخرة علی قرن ثورفاذا حرک الثور قرنه تحرکت الصخرة. موضوعات لملاعلی القاری ص۹۸ ان الارض علی صخرة الخ، مطبوعه مجتبائی دھلی

[۳]......عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ الشمس والقمر مکوران یوم القیامة. مشکوٰة شریف ص۴۸۲ (باب نفخ الصور) وفی المرقات ویحتمل ان یکون من قولھم طعنة مکورة من کورہ اذا ألقاہ ای ملقیان من ذالکما وھذا التفسیر اشبة بنسق الحدیث(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ستارے، بروج، چاند تک پہونچنا

اس وقت روز بروز جوخبریں شائع ہورہی ہیں کہ چاند پر پہونچنے کے مدعی اپنے برسوں کی کوشش میں کامیاب ہوگئے ہیں اس کے متعلق احق الادیان کا کیا فیصلہ ہے۔

(۱) چاند من حیث هو هو کیا ہے اور اس کے اجزاء ترکیبیہ کیا ہیں؟

(۲) قمر وارض میں کونسا بڑا ہے اور چاند کی وسعت اور طول وعمق کی کیا مقدار ہے؟

(۳) ارض کو قمر سے کیا فصل ہے اور کتنی مسافت ہے اور جو ہر آسمان کے درمیان پانچسو برس کی مسافت آتی ہے وہ کس رفتار سے ہے آیا پیادہ یا گھوڑے یا اونٹ کے اعتبار سے؟

(۴) چاند کا وقوع کس جگہ پر ہے اور اگر آسمان پر ہے تو کون سے آسمان پر ہے اور نہیں ہے تو پھر کہاں ہے اور قیام کا کیا انتظام ہے؟

(۵) اس کی گردش اختلاف مشارق ومغارب کے ساتھ ایک ہی برج میں ہوتی رہتی ہے یا مختلف برجوں میں اوران برجوں کے نام کیا ہیں؟

(۶) تاریخوں کے اختلاف سے چاند کا بڑا چھوٹا ہونا نظر آتا ہے اس کی کیا حقیقت ہے آیا چاند ہی کم وبیش ہوکر کبھی ختم ہوتا (جیسے ماہ کے ختم پر) اور کبھی وجود میں آتا (جیسے چاند رات میں) یا اور کوئی چیز حائل ہوتی ہے اور حائل ہونے والی چیز کیا ہے؟

(۷) شمس وقمر، مریخ، زحل وغیرہ سبع سیارہ ایک سطح پر ہیں یا مختلف سطحوں میں اوران

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) لمافی بعض طرقه مكوران فی النار فيكون تكويرهما فيها ليعذب بهما اهل النار لا سيما عبادالانوار الخ مرقات ص ۲۳۲ ج۵، مطبوعه بمبئی، باب نفخ الصور، الفصل الاول، تفسير مظهری ص ۲۰۴ ج ۱۰، سورۂ تکویر آیت ۱، مطبوعه کوئٹه، تفسير ابن كثير ص ۷۴۷ ج ۴ مطبوعه تجاريه مكة المكرمة.

سطحوں کے نام کیا ہیں۔

(۸) سبع سیارہ جو آسمان پر ہیں تو کون سے آسمان پر اور ہر ایک کو اوپر نیچے ہونے کے اعتبار سے کتنا فاصلہ ہے۔

(۹) مابین السماء والارض ایسی کتنی سنگین گھاٹیاں ہیں۔ جیسے طبقہ باردوحار اور وہ طبقہ جہاں ہوا کا نام ونشان ہی نہیں یہ طبقات وکرات زمین سے کتنے فاصلے سے شروع ہو جاتے ہیں؟

(۱۰) ان تمام گھاٹیوں سے گذر کر چاند پر پہونچنے کا دعویٰ کرنے والے کے حق میں قرآن وحدیث واقوال علماء کا تصدیق وتکذیب میں کیا فیصلہ ہے اور ان کے اس دعویٰ کی تصدیق صاحب ایمان کو کرنا کیسا ہے۔ معراج کی اطلاع پر ملحدین کا سب سے پہلے یہ کہنا تھا کہ ان تمام کرات سے گذرنا انسان کے بس سے باہر ہے۔

(۱۱) مسلمانوں کے عقیدہ کے موافق صرف ایک سواری (براق) پر سوار ہو کر جنت دوزخ، عرش وکرسی تک کی خبر دی جاسکتی ہے تو ہمارا (مدعیان برسیدن چاند) آلات کے ذریعے صرف چاند کی اور اس میں پہاڑوں بخاروں زمینوں وغیرہ اشیاء کی خبر دینے میں کونسا استحالہ ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ اگر یہ بھی دعوہائے ماضیہ باطلہ کی طرح بالکل باطل ہے تو پھر بمصداق لکل فرعون موسیٰ، اس کی تردید کا آپ حضرات نے کیا انتظام کیا ہے کیونکہ ہر روز کے معمہ کے حل کا میں ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ شدت سے انتظار کر رہی ہے اگر باضابطہ انتظام ہو جائے اور گاہ بگاہ اخبارات میں بھی اشاعت ہوتی رہے تو کروڑوں ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بن کر عند الناس مشکور وعند اللہ ماجور ہوں گے۔

(۱۲) جو ضمیمہ ہے (۲) کا، یہ چاند مہینہ کے ختم ہونے پر جو گم رہتا ہے تو اس کی کیا حقیقت ہے اگر گم رہتا ہے تو کہاں رہتا ہے اس کا کیا نام ہے۔ قرآن وحدیث واقوال علماء حق بحوالۂ

کتب مدلل ومفصل تحریر فرمائیں۔ جتنا جلدی ہو بہتر ہے۔ والسلام

محمد ابراہیم کھیڑہ افغان، حال قیام مدرسہ اشرف العلوم،

قصبہ گنگوہ سہارنپور، ۹ جمادی الاول ۸۹ھ

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) القمر کوکب یستفید نوره من الشمس فینعکس علی الارض فیرفع ظلمة اللیل وهو قمر بعد ثلاث لیال الیٰ اٰخر الشهر واما قبل ذٰلک فهو هلال اه[۱] المنجد ص ۶۹۲ اجزاء ترکیبیہ کا علم نہیں۔

(۲) چاند چھوٹا ہے[۲] چاند کی وسعت طول، عمق کا علم نہیں۔

(۳) ارض وقمر کے درمیان کی مسافت کا علم نہیں۔[۳] آسمانوں کے درمیانی مسافت سے مراد بظاہر وہ مسافت ہے جو کہ سفر شرعی میں مراد ہے بعض روایات میں اس کے علاوہ بہت تیز رفتار کا ذکر بھی آیا ہے[۴]۔

(۴) آسمان سے نیچے فلک میں ہے کما سیأتی فی رقم ۸۔

(۵) مختلف بروج میں ان کے نام یہ ہیں۔ الشرطین، والبطین، والثریا والدبران، و والهقعة والهنعة، والذراع والنثرة والطرفة، والجبهة، والذبرة،

---

[۱]......المنجد ص ۶۹۲، ماده قمر

[۲]......والسماء والارض اعظم من الشمس والقمر. فتاویٰ ابن تیمیه ص ۲۳۰ ج ۱۶ سورة الشمس.

[۳]......زمین سے چاند کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۲۵۲۷۱۰ میل اور کم سے کم فاصلہ ۲۲۱۴۶۳ میل ہوتا ہے اس حساب سے اس کا اوسط فاصلہ ۲۳۷۰۵۸ میل بنتا ہے۔ فہم الفلکیات ص ۱۰۸ مطبوعہ کراچی۔

[۴]......فی روایة ان بین کل سماء و سماء خمس مأة عام وفی روایة اخری بین کل سماء وسماء احدی اواثنتان وسبعون سنة وجمع بین الحدیثین بان اختلا ف المسافة بینهما با عتبار بطء السیروسرعته الخ فتح الباری ص ۴۳۵ ج ۶. کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه،

والصرفة، والعواء، والسماک والغفر، والزبانی، والاکلیل والقلب،والشوله، والنعائم، والبلدة، وسعدالذابح وسعد بلع، وسعدالسعود، وسعدالاخبیةوفرغ الدلوالمقدم، وفرغ الدلوالمؤخروبطن الحوت اھـ ان کومنازل سے قرآن پاک میں تعبیر کیا گیا ہے۔ کذا فی تبصیر الرحمٰن[1] ج۱ص۳۲۱۔

(۶) ان منازل میں مقررہ تاریخوں میں رہنے کی وجہ سے ان کے نور میں تفاوت رہتا ہے کذا فی تفسیر ابن کثیر[2] ج۳ص۵۷۶۔

(۷) یہ سب (ایک ہی) فلک میں ہیں کماسیجیئی۔

(۸) آسمان سے نیچے ہیں۔ فی روایة طویلة عن ابن عباسؓ ثم خلق اللّٰه تعالیٰ بحراً دون سماء الدنیا فهو موج مکفوف قائم فی الهواء باذن اللّٰه تعالیٰ لا یقطرمنه قطرة والنجوم کلها ساکنة فی ذٰلک البحروهو جارفی سرعة السهم واطلاقه فهو فی الهواء مستوکأنه حبل ممدود مابین المشرق والمغرب وتجری الشمس والقمر والخنس فی سرعة دوران الرحیٰ من اهوال یوم القیٰمة وزلازلها فی ذٰلک البحر فذٰلک لقوله تعالیٰ کل فی فلک یسبحون وفی روایة علی فقال علیه الصلوٰة والصلام یاعلی الکواکب الخمسة البرجیس وهو المشتری وزحل وعطاردوبهرام والزهرة فهو الکواکب الخمسة الطالعات الجاریات مع الشمس والقمر فی الفلک

---

[1]......تبصیر الرحمن ص ۱/۳۲۱، مطبوعه مصر تحت قوله تعالیٰ وقَدَّرَہ مَنَازِلَ .سوره یونس.

[2]......واما القمر فقدره منازل یطلع فی اول لیلة من الشهر ضئیلاً قلیل النور ثم یزدادنوراً فی اللیلة الثانیة ویرتفع منزلة ثم کلما ارتفع ازداد ضیاء وان کان مقتبسا من الشمس حتی یتکامل نوره فی اللیلة الرابعة عشرة ثم یشرع فی النقص الی آخر الشهر. تفسیر ابن کثیر ص ۹۱۱ ج۳ سورة یٰس تحت آیت: ۴۰ مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه.

واماسائرالکواکب فکلها معلقات فی السمٰوت کتعلیق القنادیل فی المساجد اه العرائس للثعلبی ص ۱۶، ۱۷.

(۹) ان کی تعداد اور فاصلہ کا علم نہیں۔

(۱۰) یہ مسئلہ ایمانیات میں سے نہیں قرآن کریم اور حدیث شریف نے ثبوتاً یا نفیاً اس پر ایمان لانے کا مکلّف نہیں کیا اگر چاند پر کوئی پہونچ جائے تو اس سے ایمان میں فرق نہیں آتا۔ ملحدین مکہ نے جو اشکال کیا تھا اس کی بنیاد قرآن وحدیث سے استدلال پر نہیں تھی کیونکہ ایمان کی دولت سے محروم تھے۔

(۱۱) جنت اور عرش کرسی تک پہونچنے کے لئے براق کی سواری لائی گئی تھی وہاں تک یہ لوگ نہیں پہونچے نہ ارادہ کیا نہ ان کا ان چیزوں پر ایمان ہے کیونکہ یہ چیزیں مغیبات میں سے ہیں اور ان کو صرف محسوسات کا اعتراف ہے چاند محسوسات میں ہے اس تک پہونچنے کے لئے براق کی ضرورت نہیں لہٰذا اگر چاند تک بغیر براق کے پہونچ بھی جائیں۔ تو ایمان میں فرق نہیں آئے گا۔ پھر تردید کی کیا ضرورت ہے۔ دو عادل متدین مقبول الشہادۃ عندالشرع اگر پہونچنے کی گواہی دیں تو قبول کرنے میں اشکال نہیں[۱]۔

(۱۲) اس کا جواب (۶) میں آگیا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفااللہ عنہ

چاند پر پہونچ جانا

سوال:۔ اگر کوئی شخص پورا یقین کرے کہ چاند پر آدمی جا سکتا ہے وہاں رہنا بھی ممکن

---

[۱]......وشرط لغیر ذلک المذکور رجلان اورجل وامرأتان مالاً کان الحق اوغیر مال و شرط للکل الحریة والاسلام والعدالة الخ مجمع الانهر مع ملتقی الابحر ص۲۶۱ ج۳ کتاب الشهادات، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت.

ہے۔ اس مسئلہ پر قرآن پاک سے کیا معلوم ہوتا ہے۔ ہم سب مسلمانوں کو پورا یقین کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کے متعلق قرآن پاک نے کوئی بات نہیں فرمائی کہ چاند پر آدمی جاسکتا ہے یا نہیں۔ اس لئے اگر کوئی وہاں چلا جائے تو قرآن کے خلاف نہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

چاند سورج کیا آسمان میں ہیں

سوال:۔ چاند اور سورج کہاں ہیں۔ ساکن ہیں یا متحرک اگر آسمان میں ہیں تو کس آسمان میں قرآن کی کونسی آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ انسان، چاند، سورج اور ستاروں پر پہونچ سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں پہونچ سکتا ہے تو امریکہ کے چاند پر جانے کی دعویٰ کی تردید کیا ہے اور اگر جاسکتا ہے تو قرآن وحدیث سے اس کا مستدل کیا ہے نیز تسخیر مافی السمٰوٰت والارض کا مفہوم کیا ہے اس کے بارے میں اہل سنت والجماعت کا مسلک کیا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دونوں آسمان سے نیچے ہیں متحرک ہیں کذا فی العرائس[1]۔ اگر انسان چاند میں پہونچ جائے تو قرآن پاک یا حدیث شریف کے خلاف لازم نہیں آتا۔ شیخ سعدی نے گلستاں[2] میں لکھا ہے:

---

[1]......قال الحسن الشمس والقمر والنجوم فی فلک بین السماء والارض غیر ملصقة ولو کانت ملصقة ماجرت: ذکره الثعلبی (فی العرائس) الجامع لاحکام القرآن ص۳۲، ج۸، الجزء الخامس عشر سورة یٰس تحت آیت:۴۰ مطبوعه دارالفکر بیروت، العرائس للثعلبی ص۱۷،۱۶،

[2] گلستاں ص۶، مطبوعہ ہمہ رنگ کتاب گھر دیوبند۔

ابرو باد و مہ وخورشید وفلک درکارند
تاتو نانے بکف آری وبغفلت نخوری

ہمہ از بہرتو سرگشتہ وفرمانبردار
شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

آیت تسخیر کے مفہوم پر اس سے بھی روشنی پڑتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ سب اشیاء انسان کی منفعت کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور انسان خدائے پاک کی عطا فرمائی ہوئی صلاحیت وقوت کے موافق ان سے منتفع ہوتا ہے جس کی بے شمار صورتیں ہیں۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم
حررہٗ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

خلائی سفر: چاند پر پہونچنا

سوال:۔ کیا چاند سورج تک انسان پہونچ سکتا ہے؟ سورج تک پہونچنا انسانی عقل کے بھی خلاف ہوگا، کیونکہ اس قدر شدت حرارت میں زندہ رہنا ناممکن ہے۔ پھر **سخر الشمس و القمر** سے انسان کے چاند تک پہونچنے کا مطلب کیسے لیا جاسکتا ہے؟

(۲) کیا خلاء نوردی (خلائی سفر) فضول خرچی میں شامل ہے؟

(۳) کیا چاند پہاڑوں غاروں اور گہری کھائیوں کا مجموعہ ہے؟ کیا ہماری زمین سے اوپر فضاء میں کوئی زمین ہے؟

(۴) مادی وسائل کے ذریعہ سے چاند تک پہونچنے سے کیا معراج نبویؐ کی تصدیق ہوتی ہے؟

(۵) شیاطین پہلے آسمان کے قریب جاتے ہیں تو ان پر شہاب پڑتے ہیں پھر یہ شیطان کیسے چاند پر پہونچ گئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

چاند سورج تک پہونچ جانا نہ شرعاً ممنوع ہے نہ عقلاً محال ہے۔ یہ دونوں چیزیں آسمان پرنہیں ہیں بلکہ فلک میں ہیں۔فلک آسمان سے بہت نیچے ہے جوکہ ان سیاروں کا مدار ہے اس میں یہ گردش کرتے ہیں **کل فی فلکٍ یسبحون**[1]۔جس طرح سورج ایک مخلوق ہے جس میں زبردست تمازت ہے۔ یہ جسد عنصری اپنی اسی حالت میں اس کو برداشت نہیں کرسکتا جیسے کہ آگ کو برداشت نہیں کرسکتا مگر آگ سے بڑی سرعت کے ساتھ عبور کرسکتا ہے جس کا مشاہدہ شب وروز باورچیوں سے ہوتا ہے کہ وہ پھرتی سے آگ کا انگارہ بھی پکڑ کر ادھرادھر کردیتے ہیں اور ڈالدیتے ہیں اور لپٹ میں کو ہاتھ بھی گذار دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ بغیر کسی دوا کے استعمال کیئے ہوئے کرتے ہیں۔سورج کی تمازت بظاہر آگ سے بہت زیادہ ہے،مگر ممکن ہے کہ قدرت نے ایسی اشیاء بھی پیدا فرمادی ہوں جو اس تمازت کے لئے حجاب بن سکیں۔ یہ عقلاً کچھ بعید نہیں۔آخر حضرت نبی کریم B معراج میں تشریف لے گئے کرۂ ناراور کرۂ زمہریرکوعبور فرمایا۔جبرئیل امین بھی ساتھ تھے براق بھی ساتھ تھا۔ان دونوں کروں سے ان تینوں کو تکلیف نہیں ہوئی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کتنی زبردست آگ میں ڈالا گیا مگر جس ذات نے آگ میں جلانے کی خاصیت رکھی اسی ذات نے آگ کو خطاب فرمایا۔ **قولہ تعالیٰ یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم**[2] (الآیۃ)اگر سورج کی تمازت کو بھی کسی کے حق میں ختم یا کم کردیا جائے تو کیا بعید ہے کہ ایسا بھی ایک وقت آئے گا جس کا تذکرہ قرآن کریم میں ہے **اذاالشمس کوِّرَت**[3]۔ ہر چیز میں جو بھی تاثیر ہے وہ خدائے

---

[1]......سورۂ یٰس آیت: ۴۰، دونوں ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں۔بیان القرآن۔

[2]......سورۂ انبیاء آیت ۳۳. ہم نے حکم دیا کہ اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہوجا ابراہیم کے حق میں (بیان القرآن)

[3]......سورۂ تکویرآیت ا، جب آفتاب بےنور ہوجاوے گا(بیان القرآن)

پاک کی عطا فرمودہ ہے وہ جب چاہے اپنی دی ہوئی تاثیر واپس لیلے۔ ابومسلم خولانی کو بھی آگ میں ڈالدیا گیا تھا مگر آگ نے انہیں نہیں جلایا[1]۔

(۲) خلاءنوردوں سے دریافت کیا جائے کہ ان کا مقصد کیا ہے؟ پھر غور کیا جائے کہ وہ مقصد کیا حیثیت رکھتا ہے۔

(۳) سات زمینوں کا تذکرہ بعض روایات[2] میں آیا ہے۔ ہماری زمین سے اوپر فضا میں کوئی زمین ہے یا نہیں، اس کا تذکرہ صاف نہیں۔ چاند، پہاڑوں، غاروں، گہری کھائیوں کا مجموعہ ہے اس کا تذکرہ روایات میں نہیں۔

(۴) معراج نبویؐ تو قرآن کریم، حدیث شریف، اجماع، سلف صالحین سے ثابت ہے[3]۔ چاندتک مادی وسائل سے پہونچ جانا اس کے مقابل میں بہت ہی معمولی بات ہے۔

(۵) یہ آسمان تک نہیں پہونچے بلکہ اس سے بہت نیچے اسی فضاء میں پہنچنے کے مدعی ہیں۔ چیل، چکور، کبوتر جیسے اڑتے ہیں اس سے کچھ اوپر تک یہ اڑکر پہونچ گئے[4]۔

---

[1]......فامربه (ای ابومسلم الخولانی العابد) فالقی فی نار عظیمة فلم تضره الخ اسدالغابة ص۲۸۹، ج۵، مطبوعه دارالفکر، ابومسلم الخولانی ۶۲۴۷، سیر اعلام النبلاء ص ۲۱، ج۵، ابو مسلم الخولانی، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[2]......قال النبی ﷺ ومن أخذ شیئاً من الارض بغیر حقه خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین بخاری شریف ص۴۵۳ ج ۱ مطبوعه اشرفی دیوبند، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی سبع ارضین، رقم الحدیث ۳۰۹۲،

[3]......والمعراج لرسول الله ﷺ فی الیقظة بشخصه الی السماء ثم الیٰ ماشاء الله من العلیٰ حق ای ثابت بالخبر المشهورحتی ان منکره یکون مبتدعا الیٰ ماقال فالاسراء وهو من المسجد الحرام الی بیت المقدس قطعی ثبت بالکتاب والمعراج من الارض الیٰ السماء مشهور الخ. شرح عقائد ص۱۴۳ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مبحث المعراج.

[4]......وانا لمسنا السماء الایة. والظاهران المراد بالسماء السحاب الی ان قال لیس فی هذا الحد یثین ومافی معناهما ان الجن یخطف من السماء (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کہکشاں

سوال:۔ رات کو آسمان پر جو سفیدی لمبی نظر آتی ہے۔اس کو بعض لوگ پل صراط کہتے ہیں وہ کیا چیز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کا نام کہکشاں ہے قیامت کو آسمان اس جگہ سے پھٹے گا۔فتح العزیز[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ماہِ ثابت یا ذوالجد

سوال:۔ عروج ماہ ہو اور ثابت یا ذوالجد ہو، ماہ منقلب نہ ہو، جمعرات سے شروع کیا جائے، پوچھنا یہ ہے کہ ماہ ثابت یا ذوالجد کس کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ماہ ثابت اور ذوالجد میں نہیں جانتا کس کو کہتے ہیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ولعل معناہ حتی یبلغ الخبر ھذاالسماء الدنیا ثم اھل السماء الدنیا ینزلون الی العنان فتذکر الامر الذی قضی فی السماء فیخطف الجن مسترقوا السمع وھم بعض فوق بعض الی العنان الخ، تفسیر مظھری ص۸۶۔۸۷ ج۱۰ سورۃ جن تحت قولہ تعالیٰ وانا لمسنا السماء فوجدنھا ملئت حرساً شدیداً الآیۃ :۸۔

(صفحہ ھذا) [1]......واز حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مروی است کہ شگافتن آسمان از محل کہکشاں واقع خواہد شد۔فتح العزیز ص۱۰۹ سورۃ انشقت ،مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

ماہ عروج کی ابتداء وانتہا

سوال:۔ ماہ عروج سے فلاں کام شروع کرو، تو ماہ عروج سے کیا مطلب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یکم سے ۱۴ تک عروج ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

آثار وموسمیات کی خبر نشر کرنا

سوال:۔ ہماری گورنمنٹ کا محکمہ موسمیات جو بارش یا آندھی طوفان وغیرہ کی خبریں بذریعہ ریڈیو نشر کرتا ہے ان پر یقین رکھنا شرعی حیثیت سے کیسا ہے۔ اور وہ محکمہ کیسے انداز لگاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ آثار وعلامات پر اعلان کیا جاتا ہے کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط یہ شرعی دلیل نہیں جس پر یقین واجب ہو[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۱۰/۹۱ھ

---

[1]......واما القمر فقدره منازل يطلع فی اول ليلة من الشهر ضئيلا قليل النور ثم يزداد نوراً فی الليلة الثانية ويرتفع منزلة ثم كلما ارتفع ازداد ضياء وان كان مقتسبا من الشمس حتى يتكامل نوره فی الليلة الرابعة عشرة الخ، تفسير ابن كثير ص ۱۱۹ ج۳ سورة يٰس تحت آيت: ۳۹ مطبوعه مصطفى الباز مكه مكرمه، البداية والنهاية ص۳۳ ج ۱ ذكر مايتعلق بخلق السموات ومافيهن الخ، حديث سب الدهر، مطبوعه مصطفى الباز مكه مكرمه.

[2]......وهكذاالمنجمون الى قوله وذالک ان مبنى علمهم على ان الحركات العلوية (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بادل اور رعد کس کا نام

سوال:۔ (۱) بادل کیا چیز ہے، سمندر کی بھاپ ہے کیا سمندر سے پانی پی کر برستا ہے یا آسمان سے پانی برستا ہے؟

(۲) رعد دوزخ کی آگ ہے، یا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار جو بادل میں گرجتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) سمندر سے پانی پی کر بادل برستا ہے، اور آسمان سے بھی بارش ہوتی ہے، اس بارش سے کھیتی وغیرہ اُگتی ہے،[۱] مگر یہ کوئی فقہی مسئلہ نہیں اس کی تحقیق سے کیا فائدہ۔

(۲) رعد اس فرشتہ کا نام جو بادل پر مسلط ہے بعض نے کہا اس فرشتہ کی آواز کا نام ہے[۲]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۴/۸۶ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۸۶ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) هی السبب فی الحوادث والعلم بالسبب یوجب العلم بالمسبب وهذا انما یکون اذا علم السبب التام الذی لا یتخلف عنه حکمه وهؤلآء اکثر مایعلمون ان علمو اجزأ یسیراً من جملة الاسباب الکثیرة ولا یعلمون بقیه الاسباب و لا الشروط ولا الموانع (فتاویٰ ابن تیمیه ص۱۷۳ ج۳۵) استدلال بالنجوم علی الحوادث.

(صفحہ ہٰذا) [۱] قالَ اللّٰه تعالیٰ اَللّٰهُ الَّذِی خلَقَ السَّمٰوَاتِ والْاَرْضَ وانْزَلَ مِنَ السَّماء مَاءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مَنَ الثَّمَراتِ رِزْقاً لَّکُمْ (سورة ابراهیم، آیت ۳۲) **ترجمه :** اللہ ایسا ہے جس نے آسمان کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا۔ (از بیان القرآن)

[۲] قوله ورعد هو الملک المتوکل به وقیل صوته (جلالین شریف، ص۵-۴ ج۱) تحت سورة البقرة آیت ۱۹.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب بست ودوم: کھیل وتصاویر کے احکام

فصل اول:- کھیلوں کا بیان

کھیل کی چیزیں بچوں کے پاس ہوں تو کیا کریں

سوال:- بعض بچے کھیل کی چیزیں مدرسہ میں لے آتے ہیں، تو ان کو زجراً استاذ دیکھ کر واپس نہ کریں تا کہ ان کی اصلاح ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی چیزیں ذوات القیم ہوں تو ان کو ضائع کردیں اور قیمت اپنے پاس سے بچوں کو دیدیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۴/۹۵ھ

بچوں کو لٹو وغیرہ کھیلنا

سوال:- بچوں کو لٹو کھیلنے کی اجازت دی جائے یا نہیں؟ اسی طرح ترکی ٹوپی اور کوٹ

---

[1] ومن کسر معزفاً اواراق سکرا ومنصفا ضمن الیٰ قوله یضمن قیمتها صالحة لغیر اللهوالخ تبیین الحائق ،ج۵/ص ۲۳۷/ مطبع امداد یه لاهور پاکستان)کتاب الغصب، در مختار مع الشامی زکریا ص۳۰۶ ج۹ کتاب الغصب، بحر ص۱۲۴ ج۸ کتاب الغصب مطبوعه کوئٹه.

پہننے کی اجازت دی جائے یا نہیں، اگر اجازت دی جائے تو کس عمر تک اگر بیان فرمائیں گے تو مہربانی ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگرچہ یہ چیزیں بچوں کے حق میں حرام نہیں تاہم جس قدر اچھے اخلاق وافعال کا ان کو عادی بنایا جائے گا اسی قدر بڑے ہوکر ان پر اثر ہوگا، جو کوٹ کسی غیر قوم کا شعار نہیں وہ درست ہے، بڑے کے حق میں بھی بچے کے حق میں بھی، ترکی ٹوپی بھی درست ہے، لٹو کی بھی اجازت ہے[1] بشرطیکہ قمار نہ ہو لیکن سنت کے موافق لباس اور معاشرت اختیار کرنا موجب برکت وثواب ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

بچوں کو جھنجھنے سے بہلانا

سوال:۔ نابالغ بچوں کو جھنجھنے سے بہلانا کیسا ہے جبکہ تصویر والے نہ ہوں، یہ مزامیر میں شمار تو نہیں ہے؟

---

[1] وعلى هذا الأصل فالالعاب التى يقصد بها رياضة الأبدان أو الأذهان جائزة فى نفسها ما لم تشتمل على معصية أخرى وما لم يؤد الانهماک فيها إلى الإخلال بواجب الإنسان فى دينه ودنياه، تكملة فتح الملهم ص۴۳۵ج۴ كتاب الشعر باب تحريم اللعب بالنردشر حكم الألعاب فى الشريعة قبيل كتاب الرؤيا، مطبوعه كراچى.

[2] من تشبه بقوم اى من شبه نفسه بالكفار مثلاً فى اللباس وغيره اوبالفساق اوالفجار اوباهل التصوف والصلحاء والابرار فهو منهم اى فى الاثم والخير قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار، مرقات المفاتيح ،ج۸/ص۱۳۴/ (مطبوعه بمبئى) كتاب اللباس الفصل الثانى)

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ مزامیر میں شمار نہیں اس کی گنجائش ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند۲/۱/۸۶ھ

الجواب صحیح سید مہدی حسن غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند۳/۱/۸۶ھ

بچوں کی گڑیا اور کھلونا

سوال:۔ مسلمانوں کے گھروں میں بچوں کیلئے جو کھلونے ہوتے ہیں، ان میں گڑیا وغیرہ اکثر و بیشتر ہوا کرتی ہیں، بچے کا ایسے کھلونے کے ساتھ کھلانا کیسا ہے؟ مسلمانوں کے گھروں میں ان کا رکھنا کیسا ہے؟ مسلمانوں کو ان کی تجارت کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

گڑیا کی یا کسی اور کھلونے کی شکل وصورت جاندار کی نہ ہو تو مضائقہ نہیں، جاندار کی صورت بنانا اور گھر میں رکھنا منع ہے،[۲] بچوں کے لئے بھی نہ رکھیں، ایسی صورتوں کی تجارت بھی نہ کریں[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۲۳/۴/ص۸۹ھ

---

۱ المزامیر جمع مزمار وھو الألة التی یزمرفیھا ای القصب زمر الرجل اذا غنی فی القصب،قواعد الفقه ،ص ۴۸۰/ مطبوعه اشرفی دیوبند.

۲ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً عِنْدَاللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ،بخاری شریف، ج ۲/ص ۸۸۰/.

ترجمہ:. اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۳ وکذا بطل بیع مال غیر متقوم کالخمر والخنزیر ویدخل فیه فرس اوثور،من خزف لستیناس الصبی الخ الدرالمنتقیٰ علی مجمع الانھر ،ج۳/ص ۷۸/مطبوعه بیروت لبنان، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گڑیوں سے کھیلنا

سوال:۔ایک شخص گڑیاں بناتا ہے، اوراپنی شاگردلڑکیوں کو دیتا ہےاورزیوروغیرہ بھی لاکر دیتاہے، گڑیوں کو پہنانے کے لئے ،اوراگرکوئی منع کرتا ہے تولڑکیوں کے کھیل کے لئے جائز قرار دیتاہے،اورحضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کےفعل سے استدلال کرتا ہے، اور یہ شخص امامت بھی کرتا ہے، دریافت طلب یہ امر ہے کہ گڑیوں کا بنانا اورلڑکیوں کا ان سے کھیلنا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گڑیاں کیسی تھیں، کپڑے کی یالوہے،تانبے، پتیل،مٹی کی،اورپھران میں ہاتھ، پاؤں،آنکھ، ناک،منہ وغیرہ اعضاءموجود تھے، یانہیں؟ جب تک مستدل ان چیزوں کی تحقیق نہ کرے اسوقت تک زمانۂ مروجہ کی گڑیاں بنانے اور فروخت کرنے پراستدلال درست نہ ہوگا،تصویر جاندار کی بنانے اورر کھنے سےخواہ کپڑے کی ہوخواہ کسی اورشئی کی ،احادیث میں صریح ممانعت ہے،حضرت عائشہؓ کے دروازہ پر لٹکے ہوئے پردہ پرتصویرتھی جس کوحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کو دیکھ کر پھاڑ ڈالا تھا،[۱] غالباً مستدل کے سامنے یہ حدیث بھی ہوگی،" **وکذا بطل بیع مال غیر متقوم کالخمر والخنزیر ویدخل فیه فرس اوثورمن خزف لاستیناس الصبی لانه لاقیمة لهٗ**

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) کتاب البیوع باب (البیع الفاسد) شامی زکریا ۴۷۸ ج۷ کتاب البیوع باب المتفرقات، البحر الرائق ص۱۷۲ ج۶ کتاب البیوع باب المتفرقات مطبوعہ کوئٹہ.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالٰی عنها اَنَّهَا کَانَتْ قَدْ اِتَّخَذَ تْ عَلیٰ سَهْوَةٍ لَهَاسِتْراً فِیْهِ تَمَاثِیْلُ فَهَتکَهُ النَّبِیُّ ﷺ الحدیث مشکوٰۃ شریف،ص۳۸۵/ (باب التصاویر)

ولا یضمن متلفه اھ درمنتقیٰ ج ۲ / ص ۵۴ / [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ ۳/ ۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ ۳/ ۵۹ھ

حضرت عائشہؓ کا نیزہ بازی دیکھنا

سوال:۔صحاح ستہ میں ہے کہ عیدین میں حضرت عائشہؓ کو حضور ﷺ نے گود میں اٹھا کر تیرو نیزہ کے کھیل دکھلایا، اس وقت بالغ تھیں یا نابالغ تھیں، کتب میں موجود ہے، کہ خوشی کا دن تھا اس لئے حضور ﷺ نے ان کی خوشی پوری کی، اور بعض کتب میں ہے کہ عمر آپ کی کم تھی، یعنی نابالغ تھیں اس سے عیدین میں کچھ کھیل تماشے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، اور اظہار خوشی بھی زیادہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عیدین کے روز اظہار سرور خوشی میں تو اشکال نہیں، آپ بھی کیجئے، مراقی الفلاح میں لکھا ہے، کہ فرحت وبشاشت کا اظہار ملنے والوں سے کرنا مستحب ہے[2] دوسری چیز اس حدیث میں حضرت عائشہؓ کا ان نامحرموں کو دیکھنا ہے، اس کے متعلق یہ ہے کہ بالاصالہ اجنبی

---

[1] درمنتقی علی مجمع الانهر، ج۳/ص ۷۸/ (مطبوعه بیروت لبنان) کتاب البیوع باب البیع الفاسد)، الدر المختار علی الشامی زکریا ص۴۷۸ج۷ کتاب البیوع باب المتفرقات، البحر الرائق ص۲۷۱ ج۶ کتاب البیوع، باب المتفرقات مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

[2] ویظهر الفرح والبشاشة فی وجه من یلقاه من المؤمنین .مراقی الفلاح ،ص ۸۶/ باب احکام العیدین، مطبوعه مصری.

کے چہرہ کی طرف دیکھنا شرعاً اس وقت درست ہے، جبکہ ہر قسم کے فتنوں سے امن ہو[1]، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر امن تھا، اس لئے کوئی اشکال نہیں حتی کہ حضرت ابن ام مکتوب ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ نے ام سلمہؓ وغیرہ کو پردہ کرنے کا حکم فرمایا، وہاں سے اشکال بھی کیا گیا کہ یہ صحابی تو نابینا ہیں، ان سے کیا پردہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو[2] آج کون شخص دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ فتنوں سے امن ہے، اسی لئے فقہاء نے مطلق ممانعت کردی ہے، تیسری چیز اس حدیث میں تیر اور نیزہ کا کھیل ہے، تو اس کے متعلق خود آنحضرت ﷺ کا امر ہے، تیراندازی اور نیزہ بازی سیکھو، جہاد میں کام آنے والی چیز ہے،[3] یہی حال لاٹھی، تلوار، بندوق سیکھنے کا ہے، آپ بھی بہ نیت جہاد سیکھئے، اور مشق کیجئے اجر ملے گا اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کم عمر تھیں،

---

[1] فحل النظر مقید بعدم الشهوة والافحرام وهذا فی زمانهم .الدرالمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۳۲/ ومطبوعه کراچی ، ج۶/ص ۳۷۰/ فصل فی النظر الخ کتاب الحظر الخ، عالمگیری کوئٹه ص ۳۲۹ ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر الیه الخ، خانیة علی الهندیة ص۴۰۸ ج۳ کتاب الحظر والاباحة باب فیما یکره من النظر والمس، مطبوعه کوئٹه.

[2] فَقُلْتُ یَارَسُولَ اللّٰه ﷺ اَلَیْسَ هُوَاَعمیٰ لَایَبْصُرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفَعَمْیَا وَانْ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تَبْصُرَانِ .الحدیث مشکوٰة شریف، ص ۲۶۹/(باب النظر الی المخطوبة کتاب النکاح)

ترجمہ:۔ میں نے کہا کیا وہ نابینا نہیں ہیں، ہمیں وہ دیکھ نہیں سکتے، آپؐ نے فرمایا کیا تم نابینا ہو تم تو انہیں دیکھ سکتی ہو۔

[3] عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول ان اللّٰه تعالیٰ یدخل بالسهم واحد ثلثة نفر الجنة صانعه یحتسب فی صنعته الخیر والرامی به ومنبله وارموا وارکبوا وان ترموا احبّ الیّ من ان ترکبوا کل شیء یلهو به الرجل باطل إلا رمیَه بقوسه وتادیبه فرسه وملاعبته امرأته فانهن من الحق، مشکوٰة شریف ص۳۳۷ کتاب الجهاد، الفصل الثانی باب اعداد اٰلة الجهاد.

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضور ﷺ نے چادر میں چھپا رکھا تھا، وہ کمر کے پیچھے کھڑی ہوکر کندھے کے قریب سے دیکھ رہی تھیں، ان کو تو حبشی بالکل نہیں دیکھ رہا تھا، اور وہ حبشی کے چہرے کی طرف نہیں بلکہ نیزہ کی طرف دیکھ رہی تھیں، جیسے کہ فٹ بال، والی بال، اور کرکٹ کا کھیل دیکھنے والے نظر گیند کی طرف رکھتے ہیں، نہ کہ گیند والے کے چہرے کی طرف، نیز اس وقت آپ کی عمر پندرہ سال تھی، حدیث کی پوری تفصیل فتح الباری، ج۲/ص۳۵۶/[1] میں ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

فٹ بال، کبڈی کھیلنا، کشتی لڑنا

سوال:۔(۱) گیند کھیلنا، فٹ بال کھیلنا، کبڈی کھیلنا، لکڑی کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) کشتی لڑنا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) کشتی لڑنا دنگل کے اندر جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر ورزش اور مشق جہاد اور تندرستی باقی رکھنے کے لئے کھیلے تو درست ہے[2]، مگر

---

[1] واستدل به علیٰ جواز اللعب بالسلاح علی طریق التواثب للتدریب علی الحرب الیٰ قوله اما النظر بشهوة وعند خشية الفتنة فحرام اتفاقاً الخ فتح الباری، ج۲/ص ۳۷۱/ مکتبه یوسفی دیوبند) کتاب العیدین.

[2] والمصارعة لیست ببدعة الا للتلهی فتکره واما السباق بلاجعل فیجوز فی کل شئی قال الشامی ای مما یعلم الفروسیة ویعین علی الجهاد بلا قصد التلهی ، الدرالمختار مع الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۷۹/ ومطبوعه کراچی ،ج۶/ ص۴۰۴/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۲ ج۵ کتاب الکراهیة الباب السابع عشر فی الغنا واللهو وسائر المعاصی الخ سکب الأنهر ص۲۱۷ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، دار الکتب العلمیة بیروت.

ستر پوشی اور دیگر حدود شریعت کی رعایت لازم ہے، انہاک کی وجہ سے احکام شرعیہ نماز وجماعت وغیرہ میں خلل نہ آئے[1]

(۲/۳) جواب نمبرا:۔ کے مطابق ہے، ان کا بھی یہی حکم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۳/۸۹ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۳/۸۹ھ

والی بال

سوال:۔ دس بارہ شخص جو قوم کے سردار کہلاتے ہیں، اور تمام شہر کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں، وہ روزانہ جمع ہوکر دل خوش کرنے کے لئے شام کو جنگل میں دو بانس بالمقابل گاڑ کر اور جالی ڈال کر بال کو کبھی ادھر پھینکتے ہیں، کبھی ادھر پھینکتے ہیں، اس کھیلنے کے لئے علماء دین کیا فرماتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مکروہ ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۹/۶۲ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۹/۶۲ھ

---

[1] وهذا اذالم يقامر ولم يداوم ولم يخل بواجب الخ الدرالمختار على الشامى، ج۹/ص ۵۶۶/ ومطبوعه كراچى، ج۶/ ص ۳۹۴/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع)

[2] وكره كل لهو اى كل لعب وعبث .الدرالمختار مع الشامى كراچى، ج۶/ص ۳۹۵/ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع، بحر ص۲۰۷ ج۸ كتاب الكراهية فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، مجمع الأنهر ص۲۲۲ ج۴ كتاب الكراهية فصل فى المتفرقات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

کشتی چلانے میں مقابلہ کرنا

سوال: بعض جگہ کشتیاں چلائی جاتی ہیں، اس غرض سے کہ دیکھیں کہ کون اپنی کشتی کو آگے نکالے، جو آگے نکلے اس کو انعام دیا جاتا ہے، اور بعض مرتبہ بغیر انعام کے بھی کشتیاں چلائی جاتی ہیں، کہ دیکھیں کون کشتی میں آگے نکلے، شرعاً یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر محض لہوولعب کے لئے ایسا کرتے ہیں تو شرعاً ممنوع ہے، اگر اس سے مقصود یہ ہے کہ جہاد میں بسا اوقات دریائی سفر اور کشتیاں چلانے کی نوبت آتی ہے، اسکے لئے مشق کرلی جائے، تو یہ ممنوع نہیں، بلکہ پسندیدہ ہے، بشرطیکہ انعام کوئی تیسرا دے۔ **کذا یفهم من مجمع الانهر**۔ ج ۲/ص ۵۴۹/[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(**گذشتہ صفحہ کا بقیہ**) **نوٹ**:۔ مگر یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ والی بال سے مقصود صرف لہو ولعب ہو لیکن اگر بدن کی ورزش پیش نظر ہو اور ستر پوشی کا اہتمام ہو اور واجبات میں خلل واقع نہ ہو تو پھر درست ہے، "**من لعب بالصولجان یرید الفروسیة یجوز الخ شامی زکریا، ج۹/ص ۵۷۷/ ومطبوعه کراچی، ج۶/ ص۴۰۲/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع" عالمگیری کوئٹه ص۳۵۲ج۵ کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغنا واللهو الخ، سکب الانهر ص۲۱۷ ج۴ کتاب الکراهیة فصل فی المتفرقات، دار الکتب العلمیة بیروت.**

(**صفحہ ہٰذا**) [1] **وکل ماهو من اسباب الجهاد فتعلمه مندوب الیه الیٰ قوله اوشرط فیها جعل من ثالث الخ مجمع الانهر، ج۴/ص ۲۱۶/ مطبوعه (دارالکتب العلمیة بیروت) کتاب الکراهیة فی المتفرقات، وفی الشامی واما المسابقة بالبقر والسفن والسباحة فظاهر کلامهم الجواز، شامی زکریا، ج۹/ص ۵۷۹/ ومطبوعه کراچی، ج۶/ص ۴۰۴/. (کتاب الحظر والاباحة الخ فصل فی البیع)، بحر ص۴۸۶ ج۸ مسائل شتی کتاب الخنثی مطبوعه الماجدیه کوئٹه.**

تاش کا کھیل

سوال: ۔ایک آدمی یہ کہتا ہے کہ میں صرف دل کو بہلانے کے لئے تاش کھیلتا ہوں، جس میں کسی بھی قسم کی کوئی شرط نہیں رکھی جاتی، جیسا کہ دوسرے کھیل ہیں مثلاً فٹ بال، اور والی بال، ہاکی، کرکٹ وغیرہ تو اس کے غلط ہونے کی کیا وجہ ہے جبکہ اس میں کوئی شرط وغیرہ نہیں لگائی جاتی، تو کیا اس کے لئے تاش کھیلنا اس صورت کے ساتھ جائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کرکٹ، ہاکی، وغیرہ میں ایک غرض صحیح کے پیش نظر اجازت ہے، (یہ سب ممنوع محض نہیں) بخلاف تاش کے کہ اس میں یہ غرض صحیح موجود نہیں[1] نیز یہ دوسروں کے لئے ذریعہ قمار بن سکتا ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تعلیمی تاش

سوال: ۔تعلیمی تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو بلا کراہت یا مع الکراہت

---

[1] وکرہ تحریماً اللعب بالنرد وکذا الشطرنج ،الدرالمختار علی الشامی ،ج۹/ص ۵۶۵/ مطبوعہ زکریا ومطبوعہ کراچی ،ج٦/ص۳۹۴/(کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع)، مجمع الانہر ص۲۲۲ ج۴ کتاب الکراهیة فصل فی المتفرقات مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، بحر ص۲۰۷ ج۸ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ.

[2] وما کان سبباً لمحظور فهو محظورٌ، شامی زکریا ص۵۰۴ ج۹ کتاب الحظر والاباحة قبیل فصل فی اللبس.

اگرناجائز ہے تو مکروہ تحریمی ہے یا حرام؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر بچوں کو حروف کی شناخت کیلئے یہ تاش استعمال کرایا جائے، تو فی نفسہ درست ہے، جیسے بورڈ پر لکھ کر شناخت اور مشق کرائی جاتی ہے[1]لیکن اندیشہ یہ ہے کہ یہی کھیل آئندہ چل کر ہارجیت کے تاش کا ذریعہ بن جائے گا، اور دوسری غلط چیزوں کی طرف اس سے رہنمائی ہوگی، جیسے حل معمہ وغیرہ اسلئے اس طریقہ کو نہ اپنایا جائے، بلکہ جو طریقہ سلف کا پہلے سے موجود ہے اسی کو اختیار کیا جائے، اس میں خیر و برکت ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۶/۹۱ھ

تاش کا حکم

سوال:۔ تاش کھیلنا جب کہ کوئی شرط وغیرہ نہ ہو جب کہ تاش پر فوٹو وغیرہ بھی ہوتے ہیں جائز ہے یا نہیں، جب کہ محض تفریح کے لئے ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً!

تاش کھیلنا بغیر مالی ہارجیت (جوا) کے بھی جائز نہیں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱/۸۷ھ

[1] کمایستفاد من هذه العبارة، والظاهر جواز ذالک حينئذ ايضاً ان قصدبه التمر ن على معرفة الحساب، شامی زکریا، ج۹/ص ۵۸۰/کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع)، مجمع الانهر ص۲۷۶ ج۳ کتاب الشهادات، باب من تقبل شهادته مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

گھر میں کھیل کھیلنا

سوال:۔گھر کے اندر کھیل کھیلنا جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً ٹیبل ٹینس، کیرم بورڈ، اور بیڈ منٹن وغیرہ یہ میرا ایک دوست کہتا ہے کہ کھیلنا جائز نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو کھیل کفار یا فساق کا شعار نہ ہو اور اس میں ہار جیت پر مال کی شرط نہ ہو اور اس میں مشغول ہونے کی وجہ سے طاعات ترک نہ ہوں[1] اور اس میں کوئی چیز خلاف شرع نہ ہو تو درست ہے، اگر اس میں صحت درست وقوی ہو کر دشمن کے مقابلہ کی قوت میں ترقی ہو تو اس نیت سے اس میں ترغیب بھی ہے، جیسے گھوڑے کی سواری میں یا تیرنے میں، ورنہ جیسا جتنا غلط کھیل ہوگا، ویسا ہی اس پر حکم بھی ہوگا، اس ضابطہ کے تحت ہر کھیل کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۷/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۹۲ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] کرہ تحریماً اللعب بالنرد والشطرنج وهذا اذالم یقامر ولم یداوم ولم یخل بواجب الافحرام بالاجماع وکرہ کل لهو لقوله علیه السلام کل لهو المسلم حرام الا ثلاثة(الدرالمختار مع الشامی کراچی ،ج۶/ص۳۹۵/ (فصل فی البیع کتاب الحظر والاباحة)، مجمع الانهر ص۲۲۲ ج۴ کتاب الکراهیة فصل فی المتفرقات، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، بحر ص۲۰۷ ج۸ کتاب الکراهیة فصل فی البیع مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

(صفحہ ہذا) [۱] وهذا اذالم یقامر ولم یداوم ولم یخل بواجب والافحرام وفی الشامی قد جاء الاثر فی رخصة المسارعة لتحصیل القدر ة علی المقاتلة دون التلهی الخ الدرالمختار مع الشامی زکریا ،ج۹/ص۵۶۶/ ومطبوعه کراچی ،ج۶/ص ۳۹۴/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع)، سکب الأنهر ص۲۷۶ ج۳ کتاب الشهادات باب من تقبل شهادته مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، ملاحظه هو تکمله فتح الملهم ص۴۳۵ ج۴ کتاب الشعر باب تحریم اللعب بالنردشیر، مطبوعه کراچی.

کیرم بورڈ بطور تفریح

سوال:۔ کیرم بورڈ بغیر شرط محض تفریح کے لئے کھیلنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فی نفسہ اس میں خواہ گناہ نہ ہو، لیکن آئندہ چل کر بسا اوقات یہی ہار جیت کے طور پر کھیلنے کا ذریعہ بن جاتا ہے، لہٰذا احتیاط مناسب ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیرم بورڈ

سوال:۔ کیرم بورڈ ایک کھیل ہے کیا اس کے جواز کی کوئی صورت ہے؟ اطلاعاً عرض ہے کہ کھیل بغیر شرائط وبغیر ہار جیت کے کھیلا جاتا ہے، جواز ہو تو کس صورت میں اور ناجائز ہو تو کس صورت میں؟ اطلاع فرما کر مشکور فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ہار جیت نہ ہو اور احکام شرعی میں اس کی وجہ سے خلل نہ آئے تو کبھی کبھی وحشت دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے اس کھیل (کیرم) کی گنجائش ہے،[۲] تاہم اس کی عادت نہ ڈالی جائے، اور اس کو چھوڑنے کی کوشش کی جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۳/۶ھ

---

[۱] وکل ماأدی الیٰ مالایجوز لایجوز الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۱۹/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس، وما کان سببا لمحظور فهو محظور الخ شامی زکریا ص ۵۰۴ ج ۹ کتاب الحظر والإباحة. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

شطرنج کی ممانعت پر دلیل

سوال:۔شطرنج کھیلنا مکروہ ہے یا حرام ہے، نیز اس کی ممانعت جن الفاظ کے ساتھ حدیث پاک میں آئی ہے، وہ تحریر فرمادیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

شطرنج اگر قمار وغیرہ نہ ہوتو مکروہ ہے کذا فی البحر[۱] شطرنج کے متعلق صراحۃ کوئی حدیث صحاح میں دیکھنا محفوظ نہیں، البتہ ابن حجر مکیؒ نے الزواجر میں بعض روایت کی ہیں[۲]، ابوداؤد شریف میں نردشیر کی ممانعت ان الفاظ کے ساتھ ہے ''**من لعب بالنرد شيرفقد عصى الله ورسوله**''(**ابوداؤد شريف، ج۲/ص۶۷۵/ باب النهى عن اللعب عن النرد**[۳]) نرد

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [۲] وهذا اذالم يقامر ولم يداوم ولم يخل بواجب والافحرام الدرالمختار مع الشامى زكريا ، ج۹/ص۵۶۶/ ومطبوعه كراچى ،ج۶/ص ۳۹۴/ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع)، سكب الأنهر ص۲۷۶ ج۳ كتاب الشهادات باب من تقبل شهادته مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، نیز ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ص۴۳۵ ج۴ کتاب الشعر باب تحریم اللعب بالنردشیر مطبوعہ کراچی۔

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] واباح الشافعى الشطرنج من غيرقمار (الىٰ قوله) وفى المحيط ويكره اللعب بالشطرنج والنرد(بحر ،ج۸/ص۲۰۷/كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه مجمع الأنهر ص۲۲۲ ج۴ كتاب الكراهية فصل فى المتفرقات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، در مختار على الشامى زكريا ص۵۶۵ ج۹ كتاب الحظر والإباحة فصل فى البيع.

[۲] عن ابى هريرةؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا مررتم بهؤلاء الذين يلعبون بهذه الأزلام النرد والشطرنج وما كان من اللهو فلا تسلّموا عليهم فإنهم إذا اجتمعوا وأكبوا عليها جاء هم الشيطان بجنوده فما يزالون يلعبون حتى يتفرقوا كالكلاب اجتمعت الكبيرة الخامسة والاربعون بعد الأربع مائة اللعب بالشطرنج الخ الزواجر مطبوعه نزار مصطفىٰ الباز مكة مكرمة،

[۳] **ترجمہ**:. جس شخص نے نردشیر سے کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

شیر کی تشریح شطرنج کے ساتھ کی گئی ہے، کذا فی الفتح القدیر[1]، ج ۶ رص ۳۹ راور کنز الدقائق کی شرح زیلعی[2]، ج ۴ رص ۲۲۳ رمیں حدیث شریف کے الفاظ اس طرح منقول ہیں "**قال علیه الصلاۃ و السلام ملعون من یلعب بالنرد**" فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱/۵/۸۹ھ

---

[1] **ان النرد شیر هم الشطرنج(فتح القدیر ،ج۷/ص۴۱۳/ کتاب الشهادت ،باب من تقبل شهادته الخ دار الفکر.**

[2] **زیلعی ،ج۴/ص۲۲۳/کتاب الشهادة ،باب من تقبل شهادته ومن یقبل، مطبوعه امدادیه ملتان.**



فصل دوم:- تصویراور مجسمہ سازی

فوٹو رکھنا

سوال:۔فوٹو یا تصویر کو آرائش کے لئے رکھا جائے ،مناسب ہے یا نہیں ،یا صرف یادگار کیلئے رکھا جائے ،نصف یا تمام فوٹو رکھنا بھی تحریر کریں، بہت سی کتابوں میں بھی تصاویر وغیرہ ہوتی ہیں، کیا ان کا رکھنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جاندار کا فوٹو پورا ہو یا نصف یادگار کے لئے آرائش کیلئے بہر صورت ناجائز ہے[1]، اگر کتابوں میں تصاویر ہوں، جیسے لغت کی کتابوں میں المنجد ہے، اور وہ کتابیں بند ہیں، تو

---

[1] ولایجوز ان یعلق فی موضع شیئا فیہ صورۃ ذات روح، عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۵۰/ کتاب الکراھیۃ ،الباب العشرون فی الزینۃ واتخاذ الخادم للخدمۃ. مجمع الانھر ص۱۸۸ ، ج: ا ، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ، فصل، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۲۸۹ ، فصل فی المکروھات،

گنجائش ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

فوٹو کھنچوانا

سوال: ۔فوٹو کھنچوانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فوٹو کھنچوانا منع ہے۔[۲] اگر کوئی دینی ضرورت اس پر موقوف ہو یا ایسی دنیوی ضرورت ہو کہ آدمی مجبور ہو جائے تو معذوری ہے۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۱/۸۹ھ

---

[۱] قوله او ثوب آخر كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساترلهٗ فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب وفيه ايضا لاتكره امامة من فى يده تصاوير لانها مستورة الثياب لاتستبين فصارت كصورة نقش خاتم ، شامى زكريا ،بتقديم وتاخير ،ج۲/ص ۴۱۸/ باب مايفسد الصلوٰة الخ، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة. البحر الرائق كوئٹه ص۲/۲۷، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، النهر الفائق ص۲/۲۸۳، كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[۲] عن عبدالله بن مسعود قال سمعت رسول اللهﷺ يقول اشد الناس عذابا يوم القيامة المصورون .مشكوٰة ،ص۳۸۵/ باب التصاوير. الفصل الاول ،مطبوعه ياسرنديم ديوبند، بخارى شريف ص ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص ۲/۲۰۱، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلى،

[۳] وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذى فيه تمثال فلابأس باستعماله لان مواضع الضرورة مستثناة من الحرمة كمافى تناول الميتة، شرح كتاب السير الكبير ج۴/ ص۲۱۸/ باب مايكره فى دار الحرب ومالايكره. مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

کتے اور تصویر کا حکم

سوال:۔ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جس گھر میں کتا یا تصویریں ہوتی ہیں، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے، تو یہ چیزیں کیسی ہیں، اور کتا نہلانے کے بعد ناپاک کیوں ہوجاتا ہے، جب کہ پانی کا کام پاک کرنا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عن طلحۃؓ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب ولا تصاویر، متفق علیہ، مشکوٰۃ شریف،ص ۳۸۵ر[1] کتا پالنا جائز نہیں، مگر مکان کھیتی جانوروں کی حفاظت اور شکار کیلئے جائز ہے "**وفی الاجناس لاینبغی ان یتخذ کلباً الا ان یخاف منہ اللصوص اوغیر ھم الیٰ ان قال ویجب ان یعلم بان اقتناء الکلب لاجل الحرس جائز شرعاً وکذٰلک اقتناؤہ للاصطیاد مباح وکذٰلک اقتنائہ لحفظ الزروع والماشیۃ جائز کذافی الذخیرۃ. عالمگیری**، ج۴ر ص ۲۴۶ر[2]

ذی روح کی تصویر بنانا اور رکھنا دونوں ناجائز ہیں، البتہ غیر ذی روح کی تصویر بنانے

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵ر باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. بخاری شریف ص ۲/۸۸۰، کتاب اللباس، باب عذاب المصدرین یوم القیامۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسل شریف ص ۲/۲۰۱، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

ترجمہ:۔حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ جس گھر میں کتا اور تصویریں ہیں اسمیں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

[2] عالمگیری کوئٹہ ج۵ر ص ۳۶۱ر کتاب الکراھیۃ، الباب الحادی والعشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم الخ. المحیط البرھانی ص ۸/۹۴، کتاب الکراھیۃ، الفصل الثالث والعشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۴/۴۸۳، باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی،

اورر کھنے میں گناہ نہیں،"سعید بن ابی الحسن فی حدیث طویل فقال ابن عباس ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بهٰذا الشجر وکل شیء لیس فیه روح . رواه البخاری ،مشکوٰة ،ص ۳۸۶ / [۱]

جس شئی میں پاک ہونے کی صلاحیت نہ ہو پانی اس کو پاک نہیں کرسکتا، زندہ کتے کی کھال اگراس کے اوپرکوئی ناپا کی نہ ہو پاک ہے[۲]،البتہ لعاب نجس العین ہے، اس میں میں پاک ہونے کی صلاحیت نہیں[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفر لہ ۲۴/۴/۵۳ھ

تصاویر برکت کے لئے گھر میں رکھنا

سوال:۔(۱) مکان وغیرہ میں برکت وخوبصورتی کے لئے علماء کرام وبزرگان دین

---

[۱] مشکوٰة شریف ص ۳۸۶/ باب التصاویر، الفصل الثالث، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۲۹۶/ ۱، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر التی لیس فیها روح، مطبوعه اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲۰۲/ ۲، کتاب اللباس، باب تحریم صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دهلی،

ترجمہ:-سعید بن ابوالحسن سے ایک لمبی حدیث مروی ہے،اس میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر تو اورپیشوں سے انکار کرتا ہے ، اورتصویریں ہی بنانی ضروری سمجھتا ہے ، تو ان درختوں کی تصویر بنا نا اور ہر اس چیز کی جو بے جان ہو۔

[۲] لان ظاهر کل حیوان طاهر، شامی زکریا ج ۱/ ص ۳۶۳/ باب المیاه، قبیل مطلب فی المسک والزبادوالعنبر. النهرالفائق ص ۸۲/ ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی طهارة الجلود ودباغتها، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۰۲/ ۱، کتاب الطهارة،

[۳] وسؤر الکلب والخنزیر وسباع البهائم نجس، البحرالرائق کوئٹه ج ۱/ص ۱۲۷/ کتاب الطهارة. مجمع الانهر ص ۵۵/ ۱، کتاب الطهارة، فصل ثالث، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص ۲۳، فصل فی بیان احکام السؤر،

کی تصاویر کا رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی شخص اپنا فوٹو بنوا کر اپنے پاس رکھے یا کہیں بھیجے تو جائز ہے یا نہیں؟

(۳) آج کل اخبارات میں علماء کرام کی تصاویر آرہی ہیں مثلاً اخبار الجمعیۃ میں جناب مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری ودیگر اکابرین کی تصاویر آرہی ہیں، اس فعل سے اکثر لوگ حجت پکڑتے ہیں، اور تصویر کو جائز کہتے ہیں، اور ان کی تعظیم کرتے ہیں، تو ان لوگوں کا ان علماء کے فعل کو حجت پکڑ کر تصویر فوٹو وغیرہ کو جائز کہنا اور اخبارات ورسائل وغیرہ میں شائع کرانا صحیح وجائز ہے یا نہیں؟ اس کا مفصل حکم مدلل مع ذکر احادیث وآیات قرآن مجید بیان فرما کر ثواب دارین کے مستحق ہوں اگر کوئی صورت جواز کی ہو جس کا اثبات ادلہ اربعہ سے ہوتا ہو نکلتی ہو بعیدہ ہو یا قریبہ اس کو بھی بیان فرما کر ثواب دارین حاصل کریں، اور اگر کوئی شخص کسی عالم یا بزرگ کی تصویر خفیہ طور پر کھنچوا کر شائع کرادے تو وہ شخص من جانب شرع گنہگار ہوگا یا نہیں، بینوا وتوجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ایسی تصویر کا گھر میں خوبصورتی وبرکت وغیرہ کیلئے رکھنا شرعاً حرام ہے، اس سے برکت نہیں ہوتی، بلکہ نحوست ہوتی ہے، کیونکہ ملائکہ رحمت کا آنا موقوف ہوجاتا ہے۔

(۲) ناجائز ہے۔

(۳) ایسی تصویر سے جواز پر استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ شرعی مسائل کا ادلہ اربعہ سے ثبوت ہوتا ہے، اور یہ کوئی سی بھی دلیل نہیں، بے جان چیزوں درختوں وغیرہ کی تصویر بنانا اور گھر میں رکھنا درست ہے اسی طرح بلا سر کی تصویر رکھنا بھی جائز ہے، نیز چھوٹی چھوٹی تصویریں جیسے روپیہ پر ہوتی ہیں، جن کی کوئی خاص عظمت نہیں ہوتی، انمیں بھی مضائقہ نہیں[1]۔

[1] ولو صلی معه دراهم عليها تماثيل ملك لا بأس به لان هذا يصغر عن البصر او تكون كبيرة مقطوعة الرأس لانها لا تعبد بلا رأس، ...... (باقی اگلے صفحہ پر)

"عن ابی هریر ة رضی الله عنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اتانی جبرئیل علیه السلام قال اتیتک البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الاانه کان علیٰ الباب تماثیل وکان فی البیت قرام سترفیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمربرأس التمثال الذی علیٰ باب البیت فیقطع فیصیر کهیئة الشجرة ومر بالستر فیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطان ومربالکلب فلیخرج ففعل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم روا ه الترمذی[۱] وابوداؤد، عن سعید بن ابی الحسن قال کنت عندابن عباسؓ اذاجاء رجل فقال یاابن عباسؓ انی رجل انما معیشتی من صنعة یدی وانی اصنع هذهٖ التصاویر فقال ابن عباسؓ لااحدثک الاماسمعت من رسو ل اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم سمعته یقول من صور صورة فان اللّٰه معذبه حتیٰ ینفخ فیه الروح ولیس بنافخ فیها ابدافربا الرجل ربوة شدیدة واصفر وجهه فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع فعلیک بهذه الشجر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)...... مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص۲۹۵، فصل فی المکروهات، البحرالرائق کوئٹه ص۲/۲۸، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، شامی زکریا ص۲/۴۱۷، باب مایفسد الصلاة، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة،

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] مشکوٰة شریف ص۳۸۶/ باب التصاویر، الفصل الثانی، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص۲/۵۷۳، کتاب اللباس، باب فی الصور، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند، ترمزی شریف ص۲/۱۰۸، ابواب الآداب، باب ماجاء ان الملائکة لاتدخل بیتا فیه صورة ولاکلب، مطبوعه اشرفی دیوبند،

ترجمہ:-حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، اورفرمایا کل رات میں آپ کے پاس آیا تھا، لیکن میں اس لئے اندرنہیں آیا، کہ دروازہ پرتصویریں تھیں، اور یہ واقعہ ہے کہ گھر میں ایک منقش کپڑا تھا، جس کا پردہ بنا کر دروازہ پرڈال دیا گیا تھا، اوراس میں تصویریں تھیں، اوراس لئے داخل نہیں ہوا، کہ گھر میں کتا تھا، آپ حکم دیجئے کہ جوتصویریں دروازے پر ہیں (یعنی پردہ کےاوپر) ان کے سرکاٹ ڈالے جائیں، جوفرش پر پڑے رہیں، اورقدموں میں روندے جائیں، اورحکم دیجئے کہ کتے کو گھر سے نکالدیا جائے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایساہی کیا۔

وکل شیء لیس فیہ روح رواہ البخاری، مشکوٰۃ شریف[۱] وقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتاً فیہ کلب ولاصورۃ المراد بھم الذین ینزلون بالبرکۃ لاالحفظۃ وعدم دخولھم لزجز صاحب البیت عن اتخاذ الصور الخ. ھامش زیلعی[۲]

جو شخص خفیہ طریق سے کسی عالم وغیرہ کی تصویر کھنچوا کر شائع کرے گا وہ گنہگار ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/۱۱/۵۶ھ

۱؎ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۶/ باب التصاویر، الفصل الثالث، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. بخاری شریف ص ۲۹۶/۱، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر التی لیس فیھا روح، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲۰۲/۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

ترجمہ :-سعید بن ابوالحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک شخص آیا اور کہا ابن عباسؓ میں ایک مزدور پیشہ آدمی ہوں، اور میرا پیشہ ہاتھ کا ہے، میں تصویریں بناتا ہوں، ابن عباسؓ نے کہا میں تجھ کو وہی بات سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص تصویر بنائے گا، بیشک اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دینے والا ہے، جب تک کہ وہ اس میں روح نہ پھونکے، اور وہ کبھی روح کو نہ پھونک سکے گا، (یہ سن کر) اس شخص نے ایک لمبا سانس لیا، اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا، حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے اگر تو اور پیشوں سے انکار کرتا ہے، اور تصویریں ہی بنانی ضروری سمجھتا ہے تو ان درختوں کی تصویر بنا اور ہر اس چیز کی جو بے جان ہو۔

۲؎ حاشیہ زیلعی کوئٹہ، ج ۱/ص ۱۶۶/ قبیل فصل کرہ استقبال القبلۃ بالفرج الخ. مطبوعہ امدادیہ ملتان، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی مصری ص ۲۸۹، فصل فی المکروھات، البحر الرائق کوئٹہ ص ۲۸/۲، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا،

کپڑے پر جاندار کی تصویر

سوال:۔سوتی کپڑے کے کنارے پر موروغیرہ کی تصاویر بنانا کیسا ہے؟ ایک شخص اپنی مرضی سے نہیں بنانا چاہتا مگر اس سے فرمائش کی جاتی ہے، اس پر وہ اعتراض بھی کرتا ہے، کہ ایسی شکل دار چیز بنانے سے مجھے سخت اعتراض ہے، ایسی صورت میں بنانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر خواہ دیوار پر بنائی جائے خواہ کاغذ پر خواہ کپڑے پر چاہے قلم سے بنائی جائے، یا مشین سے یا کسی اور آلہ سے یک دم بنالیا جائے، یا ایک ایک عضو الگ الگ بنایا جائے، کپڑے کی بناوٹ میں ہو یا کسی اور چیز کی بناوٹ میں بہر صورت ناجائز اور گناہ ہے[1]، اپنی مرضی سے ہو یا کسی کی فرمائش سے روپیہ کے لالچ میں ہو یا ویسے ہی، نفس کی خواہش سے ہو کسی طرح اجازت نہیں ہے، جو کام ناجائز ہو وہ کسی دوسرے کی خواہش یا فرمائش یا اس کی ناخوشی کے ڈر سے جائز نہیں ہوگا، سچے مسلمان کی آزمائش کا موقع یہی ہوتا ہے کہ ایک ناجائز کام کو دوسرے لوگ کرتے اور نفع کماتے ہیں، اور یہ نفع کی پرواہ نہیں کرتا، بلکہ نقصان اٹھاتا ہے،

---

[1] تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید وسواء صنعه لما یمتهن ام لغیره فصنعه حرام بکل حال وسواء کان فی ثوب اوبساط اودرهم اودینار اوفلس اواناء اوحائط اوغیرها. فتح الباری ج ۱۱/ص ۵۸۳/ کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة ،مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه، شامی زکریا ج۲/ ص ۴۱۶/ باب مایفسد الصلوٰة ومایکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة الخ. نووی علی مسلم ص ۱۹۹/۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دهلی،

اور دوسروں کی ناگواری کو برداشت کرتا ہے، مگر خدائے پاک کی نافرمانی نہیں کرتا[1]۔ اگر مور کا سر نہ بنایا جائے، تو اس کی شرعاً اجازت ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

باتصویر اخبار کا حکم

سوال:۔ وہ اخبار و رسائل جن میں صفحہ کے ایک جانب بہترین مذہبی مضمون ہو اور دوسری جانب کسی ذی روح کی تصویر ایسی صورت میں اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تصویر کو روشنائی سے مٹا دیا جائے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عن النواس بن سمعانؓ قال قال رسول الله ﷺ، لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق، مشكوة شريف ص ۳۲۱، كتاب الامارة والقضاء، الفصل الثانی، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، شرح السنة ص۳۵/۶، كتاب الامارة، باب الطاعة فی المعروف، مطبوعه مصطفی احمد الباز مكة المكرمة، مسند احمد ص۶۶/۵، بقية حديث الحكم بن عمرو الغفاری رضی الله عنه، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[2] وان قطع رأسها اوفرقت هيئتها جاز الخ فتح الباری ج ۱۱/ص۵۸۸/ كتاب اللباس، باب ماوطئ من التصاوير، مطبوعه نزار مصطفی الباز مكه مكرمه. مرقاة شرح مشكوة ص ۴۸۹، ج:۴، باب التصاوير، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی،

[3] وان طينت رؤس التشمال بالطين حتی محاها الطين فلم تستبن فلاباس بذٰلک شرح كتاب السير الكبير ج۴/ص ۲۱۹/ باب مايكره فی دارلحرب ومالايكره، مطبوعه دار كتب العلمية بيروت، طحطاوی علی المراقی مصری ص۲۹۵، فصل فی المكروهات، النهر الفائق ص۲۸۵/۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

باتصویر رسائل کی خریداری

سوال:۔جن رسالوں کے اندر تصویریں ہوں، جیسے ڈائجسٹ وغیرہ اوروہ دینی رسائل جن میں تصاویر ہوں ایسے رسالوں کا خریدنا کیسا ہے، جواب مدلل ومفصل بحوالہ عنایت فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جن رسالوں کو ذی روح کی تصویر کی وجہ سے خریدا جاتا ہے، ان کا خریدنا جائز نہیں، ”**لان الامور بمقاصدها**“[1] اگر مقصود مضامین صحیحہ کا پڑھنا ہے تو خریدنا درست ہے، تصاویر تابع ہیں ان کو محو کردیا جائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۹۰ھ

پیسہ روپیہ کی تصویر

اورمسجد میں بیٹھ کر ہدیٰ وغیرہ کے مطالعہ کا حکم

سوال:۔کوئی کتاب جس میں عکسی تصاویر ہوتی ہیں، مثلاً ہدیٰ ڈائجسٹ جو دہلی سے

---

[1] الاشباه والنظائر ص۵۳/ القاعدة الثانية الامور بمقاصدها، مطبوعه دارالعلوم ديوبند. شرح المجلة ص۱۷/۱، المقالة الثانية فى بيان القواعد الفقهية، رقم المادة: ۲، مطبوعه اتحاد بكڈپو ديوبند، القواعد الفقية المحمودة ص۳۰، الفصل الاول، القاعدة الاولىٰ من القواعد الخمسة الكبرى، مطبوعه مكتبه المظاهر سيلم،

[2] وان طينت رؤس التثمال بالطين حتى محاها الطين فلم تستتبن فلابأس بذٰلك، شرح كتاب السير الكبير ج۴/ص۲۱۹/ باب مايكره فى دارالحرب ومالايكره، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. طحطاوى على المراقى مصرى ص۲۹۵، فصل فى المكروهات، النهر الفائق ص۲۸۵/۱، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

شائع ہوتی ہے، اس قسم کی کتابوں کو مسجد میں بیٹھ کر پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟ جبکہ روپیہ پیسہ دیا سلائی پر تصویر ہوتی ہے، اور یہ جیب میں رہتی ہے، روپے پیسے مسجد میں بطور چندہ جیب سے نکال کر دئے جاتے ہیں، فوٹو یا تصاویر کسی شخص کے ہوں، مسجد میں بیٹھ کر دیکھ سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

پیسہ روپیہ دیا سلائی پر جو تصاویر ہوتی ہیں، عموماً وہ بہت چھوٹی ہوتی ہیں، بعض اوقات یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جاندار کی تصویر ہے یا کوئی اور پھول وغیرہ ہے ایسی چھوٹی تصویر کی چیز کے حکم میں تخفیف ہے[1] نیز پیسہ روپیہ ایسی ضرورت کی چیز ہے کہ بغیر اس کے چارۂ کار نہیں، اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کو پاس رکھنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے، نیز اس سے بچنا دشوار ہے، کیونکہ بغیر تصویر پیسہ روپیہ یہاں نایاب ہے، نیز ان تصاویر کو دیکھنے کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی، ان میں جاذبیت نہیں، کتابوں کی تصاویر کی یہ شان نہیں، پس ان کو پیسہ روپیہ کی تصاویر پر قیاس نہیں کیا جائے گا، اس لئے ان میں تخفیف کو تلاش نہ کرے، مسجد کو ایسی چیزوں سے بچانا چاہئے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۹/۱۶ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۹/۱۶ھ

---

[1] اوکانت صغیرة لاتتبین تفاصیل اعضائها للناظرقائماً وهی علی الارض ذکره الحلبی لایکره، الدرالمختار علیٰ هامش ردالمحتار زکریا ، ج۲/ص ۴۱۸/ باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها ،مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة،البحرالرائق کوئٹه ، ج۲/ص ۲۸/ باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها. النهر الفائق ص ۲۸۴/ ۱ ، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2] ویکره ان یجعل علی الکعبة ثوب فیه تمثال ذی روح ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تصویر دار کاغذ کو جلانا

سوال:۔جس کاغذ میں کسی انسان کی تصویر بنی ہو اس کو جلانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر محض تصویر ہے تو اس کو جلانا درست ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............لان اتخاذ التشمال فی سائر المساجد مکروہ ففی الکعبة اولیٰ الخ شرح کتاب السیر الکبیر ج۴/ص ۲۱۹/ باب مایکرہ فی دار الحرب ،ومالایکرہ ،مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت. لان مابنی الا لھا من صلاة واعتکاف وذکر شرعی وتعلیم علم وتعلمه وقراءة قرآن، البحرالرائق کوئٹه ص ۲/۳۴، فصل لما فرغ من بیان الکراھة، حلبی کبیر ص ۶۱۱، فصل فی احکام المسجد، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، مراقی الفلاح مع الطحطاوی مصری ص ۵۸۱، باب الاعتکاف،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] کمایستفاد من هذالحدیث، ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لم یکن یترک فی بیته شیئا فیه تصالیب الانقضه، بخاری شریف،ص ۱۲۶۸/ حدیث ۵۹۵۲/ باب نقض الصور،مطبوعه دارالسلام ریاض. مشکوة شریف ص۳۸۵، باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۲/۵۷۲، کتاب اللباس، باب فی الصلیب فی الثوب، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند،

ترجمہ:۔حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کسی ایسی چیز کو جس میں تصویریں ہو نہیں چھوڑتے تھے، مگر اس کو پھاڑ دیتے تھے۔

الکتب التی لاینتفع بها یمحی عنها اسم اللّٰہ وملائکته ورسله ویحرق الباقی، الدرالمختار علی الشامی کراچی ص ۶/۴۲۲، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر

سوال:۔ بعداز دعوات عرض ہے کہ آپ کے یہاں اس خط کے ساتھ ایک خاکہ بھیج رہے ہیں، ویسے دیکھنے سے آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ اس خاکہ میں کلمۂ شہادت کے الفاظ کو اس شکل میں ترتیب دیا گیا ہے، کہ اس سے باقاعدہ تصویر بن گئی ہے، جس میں ناک، کان، آنکھ ہر چیز بدن کے صاف دکھائی دیتی ہے، برائے مہربانی اسکے متعلق شرعاً حکم سے آگاہ فرمادیں، آیا ایسا کرنا جائز ہے، اس کو گھر میں لٹکانا شرعاً مناسب ہے، برائے مہربانی اس خط کو جواب کے ساتھ واپس فرما کر مشکور فرماویں؟

نوٹ:۔ اس تصویر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

(ب) آپ سب بزرگوں سے استدعاء ہے کہ مجھے اور میرے بھائی عزیز اللہ کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ہمیں رشد وہدایت کی نعمت سے سرفراز فرماویں، ہمیں صحیح بندگی کی توفیق عطا فرماویں، اور ہم سب سے خوش ہو کر ہمیں اپنے پاس بلائے آمین۔

الجواب!

محترمی زید احترامہ..................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے بھائی عزیز اللہ کو ہمیشہ رشد وہدایت پر رکھے، اتباع سنت کی پوری توفیق دے، دونوں جہان کی ترقیات سے نوازے، آمین آپ سے بھی دعا کی درخواست ہے (جواب خط کی پشت پر ہے)

احقر محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۰/۸/۳۰ھ

الجواب حامداً ومصلیاً!

جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے، خواہ لکڑی، مٹی، لوہا، سونا وغیرہ کسی مادہ سے بنائی جائے،

یا قلم سے کسی کاغذ یا تختی پر بنائی جائے، یا مشین سے عکس لیا جائے، کسی طرح اجازت نہیں[1]، ایسی تصویر بنانے والوں کے لئے حدیث شریف میں عذاب شدید کی وعید ہے[2]، ایسی تصویروں کو مکان میں رکھنا اور کمرہ کی زینت کے لئے آویزاں کرنا بھی جائز نہیں[3]۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر بنانا تو براہ راست رسول مقبول ﷺ سے بغاوت اور کھلا مقابلہ کرنا ہے، کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے لہٰذا آپ ہی کی تصویر بنائیں گے (معاذ اللہ) یہ صورت نہایت خطرناک ہے، نیز اپنے ذہن میں صورت مبارکہ کو تجویز کر کے تصویر بنا کر آپ کی طرف منسوب کرنا کہ یہ آپ ﷺ کی صورت مبارکہ ہے، بہتان عظیم

---

[1] تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانه متوعد علیه بھذا الوعید الشدید وسواء صنعه لمایمتھن ام لغیرہ فصنعه حرام بکل حال وسواء کان فی ثوب اوبساط اودرھم اودینار اوفلس اواناء اوحائط اوغیرھا ،فتح الباری ج ۱۱/ص۵۸۳/ کتاب اللباس. باب عذاب المصورین یوم القیامة، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه. شامی زکریا ج۲/ص۴۱۶/ باب مایفسد الصلوٰۃ ومایکرہ فیھا، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة الخ . نووی علی مسلم ص۱۹۹/۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دھلی،

[2] عن عبداللّٰه بن مسعود قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اشدالناس عذابا یوم القیامة المصورون. مشکوٰۃ شریف، ص۳۸۵/ باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص۸۸۰/۲، کتاب اللباس، باب عذاب المصدرین یوم القیامة، مطبوعه اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص۲۰۱/۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دھلی،

[3] ولایجوز ان یعلق فی موضع شیئاً فیه صورة ذات روح الخ عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ص۳۵۹/ کتاب الکراھیة ،الباب العشرون فی الزینة واتخاذ الخادم للخدمة. مجمع الانھر ص۱۸۸/۱، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة، فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، طحطاوی علی المراقی مصری ص۲۸۹، فصل فی المکروھات،

ہے، جس کی سزا جہنم ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۸/۹۰ھ

روضۂ اقدس کی تصویر مسجد میں

سوال:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی تصویر مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟ خانہ کعبۂ کی تصویر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

لگا سکتے ہیں[۲]، مگر سامنے نہ لگائیں، جس سے نمازیوں کی نظر اس پر جائے، اونچائی پر لگائیں[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۹/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۹/۹۰ھ

---

[۱] عن رسو ال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار بخاری شریف ص ۲۱/۱، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، مطبوعه اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص۷/۱، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، مطبوعه رشیدیه دهلی، مشکوة شریف ص۳۵، کتاب العلم، الفصل الثانی، مطبوعه دارالکتاب دیوبند،

[۲] ویجوز ان یعلق مافیه صورة غیر ذات روح، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص۳۵۰/ کتاب الکراهیة، الباب العشرون فی الزینة واتخاذ الخادم للخدمة،

[۳] ولابأس بنقش المسجد بالجص والساج وماء الذهب وکره بعض مشایخنا النقوش علی المحراب وحائط القبلة لان ذلک یشغل قلب المصلی، عالمگیری کوئٹه ص ۱۲۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد، البحر الرائق کوئٹه ص ۳۶، ۳۷/۲، قبیل باب الوتر والنوافل، تبیین الحقائق ص۱۶۸/۱، کتاب الصلاة، فصل کره استقبال القبلة، مطبوعه امدادیه ملتان،

صدر کے مرنے پر اس کی تصویر ہال میں لگانا

سوال:۔ یہاں ایک قومی ادارہ بنام انجمن اسلامیہ چل رہا ہے، اس کے نائب صدر کا انتقال ہوگیا ہے، اب ممبران اس کا بہت بڑا فوٹو انجمن کے ہال میں لگانا چاہتے ہیں، (بطور یادگار) کیا یہ جائز ہے؟ اور بطور رسم فوٹو کی رسم بھی ادا کرنا چاہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ہرگز ہرگز اجازت نہیں، بت پرستوں نے ابتداء اپنے بڑوں کے نام بطور یادگار بت بنائے تھے، پھر ان کی پرستش کرنے لگے[1] فوٹو بھی تصویر ہے، جس مکان میں تصویر ہو وہاں ملائکہ نہیں آتے، مصورین کو بہت شدید عذاب ہوگا۔

”عن عائشةؓ انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رأها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت فى وجهه الكراهية قالت فقلت يارسول الله اتوب الى الله والىٰ رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله ﷺ مابال

[1] قال محمد ابن كعب كان لآدم عليه السلام خمس بنين ود وسواع ويغوث ويعوق ونسر وكانوا عبادا فمات واحد منهم فحزنوا عليه فقال الشيطان انا اصور لكم مثله اذا نظرتم اليه ذكرتموه قال افعل فصوره فى المسجد من صفر ورصاص ثم مات آخر فصوره حتى ماتوا كلم فصورهم وتنقصت الاشياء كما تتنقص اليوم الى ان تركوا عبادة الله بعد حين فقال لهم الشيطان مالكم لاتعبدون شيئا قالوا ومانعبد قال آلهتكم وآلة آبائكم الا ترون فى مصلاكم فعبد وهامن دون الله، الجامع لاحكام القرآن ص: ۲۸۱، ج: ۹، الجزء الثامن عشر، سورة النوح تحت آيت: ۲۳، مطبوعه دارالفكر بيروت، تفسير مظهرى ص: ۷۶، ج: ۱۰، مطبوعه رشيديه كوئٹه، تفسير ابى السعود ص: ۴۰۹، ج: ۹، مطبوعه داراحياء التراث العربى بيروت،

هـذه الـنمرقة قلت اشتريتها لتقعدعليها وتوسدها فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسـلـم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيـوا ماخلقتم وقال ان البيـت الذى فيه الـصورة لاتـدخـلـه الـمـلائـكة .متفق عليه مشكوٰة شريف، ص ۳۸۵ [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

معلم مقرر کرنے کے لئے اس کا فوٹو منگانا

سوال:۔ بیرون ہند کے لوگ ہندوستان سے کسی عالم کو بچوں کی تعلیم دینے کی غرض سے بلاتے ہیں، لیکن وہ حضرات اس عالم کا فوٹو صرف دیکھنے کی غرض سے طلب کرتے ہیں، تو کیا فوٹو تصویر کھینچنا جائز ہے، اسی طریقہ سے شادی کے معاملہ میں لڑکے کا فوٹو طلب کرتے ہیں، تو کیا حکم ہے؟

---

[1] **مشکوٰة شريف ص ۳۸۵، باب التصاوير، الفصل الاول، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، بخارى شريف ص ۲/۸۸۱، كتاب اللباس، باب لاتدخل الملائكة بيتا فيه صورة، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص ۲/۲۰۱، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشديه دهلى،**

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس تکیہ کو دیکھا تو دروازہ پر کھڑے ہو گئے، اور اندر داخل نہیں ہوئے، میں نے آپ کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں خدا اور اس کے رسول کی مخالفت سے توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اس کو میں نے آپ کے بیٹھنے اور آرام پانے کے لئے خریدا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے، اور ان سے کہا جائیگا، کہ جو چیز تم نے بنائی ہے ان میں جان ڈالو اور ان کو زندہ کرو، پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

P

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 12-Tasweer & Mujassama Sazi

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ دونوں چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ جن کیلئے حرام کام کی اجازت دی جائے، بچوں کی تعلیم کیلئے معلم کے فوٹو دیکھنے کی کیا ضرورت ہے، اسکے اخلاق وحالات بذریعہ خط معلوم کئے جاسکتے ہیں، یہی حال شادی کا ہے، اس کیلئے بھی فوٹو کی ضرورت نہیں ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳۰/۵/۹۰ھ

تنخواہ وصول کرنے کے لئے فوٹو

سوال:۔ میری ملازمت کو بائیس سال ہونے کو آئے ہیں، وظیفہ کے لئے پچیس سال کی تکمیل کی ضرورت ہے، مگر فوٹو وظیفہ نکالنے کے لئے ضروری ہے، چونکہ میری نظر سے "اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ المصورون" گذرا، ایسی صورت میں وظیفہ کے حصول کے لئے فوٹو لیلوں تو جائز ہوگا یا گناہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بغیر فوٹو کے وظیفہ نہ ملنے پر آپ کو زیادہ زحمت نہ ہو اور آپ برداشت کرسکیں تو فوٹو نہ لیں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] تصویر صورۃ الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانہ متوعد علیہ بھذا الوعید الشدید، فتح الباری ج ۱۱/ص ۵۸۳/ کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ. نووی علی مسلم ص ۱۹۹/ ۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، شامی زکریا ص ۴۱۶/ ۲، باب مایفسد الصلاۃ، مطلب اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پرائیویٹ امتحان کے لئے فوٹو

سوال:۔آج کل سیکڑوں مسلم طلباء اور طالبات پرائیویٹ امتحانات دیتے ہیں، جس میں فوٹو لازمی ہے، تو اس طرح فوٹو کھینچوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

فوٹو اتروانا جائز نہیں[1] اگر کوئی ایسی مجبوری ہیکہ بغیر اسکے گذارہ نہیں تو وہ معذوری ہے، مجبوری کی حدتک گنجائش ہوگی[2]، اس پر بھی توبہ واستغفار لازم ہے، لڑکیوں کولڑکوں کی طرح

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لايحتسب سورة الطلاق آيت: ۲-۳، تفسير مظهری ص ۹/۳۲۰، مطبوعه رشيديه كوئٹه، اگر مجبوری ہوتو اجازت ہے،"وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذی فيه تمثال فلابأس باستعماله لان موضع الضرورة مستثناة من الحرمة كمافی تناول الميتة الخ شرح السير الكبير ج۴/ص ۲۱۸/ باب مايكره فی دار الحرب ومالايكره، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] عن عبدالله بن مسعود قال سمعت رسو ل الله صلى الله عليه وسلم يقول اشد الناس عذابا يوم القيامة المصور ون .مشكوٰة شريف ،ص ۳۸۵/ باب التصاوير ،الفصل الاول ، مطبوعه ياسرنديم ديوبند. بخاری شريف ص ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، مطبوعه اشرفی ديوبند، مسلم شريف ص ۲/۲۰۱، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلی،

ترجمہ :۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

[2] وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذی فيه تمثال فلابأس باستعماله لان مواضع الضرورة مستثناة من الحرمة كمافی تناول الميتة،شرح كتاب السير الكبير ج۴/ص ۲۱۸/ باب مايكره فی دارالحرب ومالايكره ،مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

داخلہ لینا، امتحانات دینا، ملازمت کرنا شرعاً بھی قبیح ومذموم ہے، اور عقلاً بھی نیز انکی غیرت وحیا کے بھی سخت خلاف ہے، اور بے شمار اس سے فتنے پیدا ہوتے ہیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

تعلیم کے لئے فوٹو

سوال:۔ اگر کوئی شخص کالج کی تعلیم حاصل کررہا ہو اور اپنے کالج کے سلسلۂ تعلیم کو باقی رکھنے کے لئے فوٹو اُتروانے کی اشد ضرورت ہو تو کیا وہ کالج کی تعلیم کو برقرار رکھتے ہوئے فوٹو اتروا سکتا ہے؟ از روئے شریعت اس کے جواز یا عدم جواز کے بارے میں لکھیں تا کہ سلسلۂ تعلیم باقی رکھا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس تعلیم کے منقطع کرنے میں نقصان عظیم نہ ہو تو منقطع کردیا جائے، ورنہ اس کو جاری رکھنے کے لئے مجبوراً فوٹو کی بھی گنجائش ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عن ابن مسعودؓ عن النبی ﷺ المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان، مشكوة ص ۲۶۹، باب النظر الى المخطوبة، الفصل الثانی، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، مرقاة شرح مشكوة ص ۳/۱۱۴، باب ايضا، مطبوعه ممبئی،

[۲] وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذى فيه تمثال فلابأس باستعماله لان مواضع الضرورة مستثناة من الحرمة كمافى تناول الميتة. شرح كتاب السير الكبير ج۴/ص۲۱۸/ باب مايكره فى دار الحرب ومالايكره، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

شناختی کارڈ فوٹو کے ساتھ

سوال:۔ آج کل حکومت پاکستان نے ایک لعنت شناختی کارڈ نکالی ہے، کہ ہر شخص کے پاس اس شناختی کارڈ پر فوٹو ہونا ضروری ہے، جس کے پاس نہیں ہوگا، وہ جاسوس سمجھا جائے گا، اوراس کوجیل میں ڈال دیا جائیگا، اب علماء وصلحاء کے لئے اس حکم کی پابندی کرنا کیسا ہے؟ خواہ مجبوراً ہو ہم لوگ از حد پریشان ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جب ایک ملک میں شہری بنکر رہنا ہے، اس سے مفر نہیں، تو وہاں کے قانون پر عمل کرنا ہوگا، قانون کی خلاف ورزی مستقل جرم ہے، جسکی سزا ناقابل برداشت بھی ہوسکتی ہے[1]۔

جس طرح قانونی مجبوری کی وجہ سے بعض ملازمین کو بیمہ کرانا پڑتا ہے، جس میں قمار بھی ہے، سود بھی، نیز رشوت دیئے بغیر بھی دفع ظلم یا وصولیابی حق کی کوئی صورت نہیں، اسی طرح شرعی عدمِ جواز کے باوجود قلب میں شدید انکار کے ساتھ اسکو (شناختی کارڈ کو) بھی برداشت کیا جائے، اور استغفار بھی کرتے رہیں، تو امید ہیکہ حق تعالیٰ معذور قرار دینگے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۹۵ھ

---

[1] مخالفة الامير حرام الا اذا اتفق الاكثر انه ضرر فيتبع، شامی زکریا ص۲۳۷/۶، کتاب الجهاد، مطلب مخالفة الامير حرام، عمد القاری ص ۲۲۱/۷، الجزء الرابع عشر، کتاب الجهاد، باب السمع والطاعة، مطبوعه دارالفکر بیروت، فیض الباری ص ۴۴۰/۳، باب ایضا، مطبوعه خضرراه بکڈپو دیوبند،

[2] وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذى فيه تمثال فلابأس باستعماله لان مواضع الضرورة مستثناة من الحرمة كمافى تناول الميتة. شرح كتاب السير الكبير ج۴/ ص۲۱۸/ باب مايكره فى دار الحرب ومالايكره ،مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

آنکھ اور دانت کی تصویر

سوال: ۔ہم بغرض تجارت منجن یا سرمہ بنا کر فروخت کرنا چاہتے ہیں تو اس میں یعنی منجن کے لیبل پر صرف دانت چھپوانا چاہتے ہیں، اور سرمہ کے لیبل پر صرف آنکھ کی تصویر ہوگی چہرہ نہیں ہوگا، از روئے شرع کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

صرف دانت اور صرف آنکھ کی تصویر درست ہے، جبکہ بقید چہرہ نہ ہو[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیو بند ۳۰/۱/۸۸ھ

فوٹو مٹانے کی ترکیب

سوال: ۔ایک عورت نے ریشم میں اپنے فوٹو کھنچوار کھے ہیں، لیکن اب اس کو توجہ ہوئی تو وہ کیا کرے، جلا دے یا استعمال میں لاوے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگر کپڑے کو رنگ لیا جاوے جس سے فوٹو باقی نہ رہے تو پھر استعمال درست ہوگا[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

---

[1] اومقطوعة الرأس اوالوجه اولغير ذى روح لايكره لانها لاتعبد الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ج ۲/ص ۴۱۸/ باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة الخ. مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص ۲۹۵، فصل فى المكروهات، البحر الرائق كوئٹه ۲/۲۸، باب يفسد الصلاة، ومايكره فيها، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چڑیا والی گھڑی

سوال:۔زید گھڑی کی ایک فیکٹری قائم کرنا چاہتا ہے، جس میں آج کل کی نئی نئی ڈیزائن کی گھڑیاں چلتی ہیں، جو گھڑی زید بنوانا چاہتا ہے اس میں پلاسٹک کی چڑیا ہوگی، اور فٹنگ اس طرح ہوگی کہ جب گھنٹہ بجتا ہوگا تو اس وقت چڑیا اندر سے باہر آئیگی اور اس کے منہ سے گھنٹہ کی آواز نکلے گی، اور گھنٹہ بجنے کے بعد خود بخود ایک دروازہ کھلے گا، اور وہ اندر چلی جائے گی، اور دروازہ بند ہوجائے گا، تو کیا یہ تصویر والی گھڑی بنانا یا اس کی فیکٹری قائم کرنا از روئے شرع جائز ہے؟ آجکل جدید حالات میں اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر بنانا تو بہر حال ناجائز ہے یہ حکم تو بنانے کا ہے[۱] لیکن چونکہ مقصود یہ چڑیا نہیں بلکہ وقت معلوم کرنا مقصود ہے، اس کے لئے گھڑی کی پرزے ہوں اور مشینیں سو وہ شرعاً

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۲] اومقطوعة الرأس اوالوجه اوممحوة عضولاتعيش بدونه لايكره، سواء كان من الاصل او كان لها رأس ومحى وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتى لم يبق له اثر اويطليه بمغرة او بنحته او بغسله لانها لاتعبد بدون الرأس عادة، الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ج۲/ص۴۱۸/ باب مايفسد الصلاة الخ، مطلب اذاتردد الحكم بين سنة وبدعة الخ. النهرالفائق ص۲۸۵/۱، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق ص۲/۲۸، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهومن الكبائر الخ، فتح البارى ج۱۱/ ص۵۸۳/ كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه، شامى زكريا ج۲/ص۴۱۶/ باب مايفسد الصلوٰة الخ مطلب اذاترددالحكم بين سنة وبدعة الخ. البحرالرائق كوئٹه ص۲/۲۷، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،

درست ہیں، ان کی بیع بھی درست ہے، لیکن جس طرح دروازے پر کپڑے کا پردہ ڈالنا اصل مقصود ہو جو کہ شرعاً جائز ہے، مگراس کپڑے میں تصویر بنی ہوئی ہو یا اس پر چھپی ہوئی ہو تو اس پردے کو استعمال کرنا قبیح و مذموم ہے، جس سے ناگواری حدیث میں موجود ہے [1]

اسی طرح سے اس گھڑی کو رکھنا اور استعمال کرنا بھی قبیح اور مذموم ہوگا، بنانے والے اور استعمال کرنے والے کا فرق بھی اس سے واضح ہوگیا، استعمال کرنا خواہ اپنے پاس رکھ کر ہو یا فروخت کر کے ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۴/۲/۲۱ھ

خانہ کعبہ کی تصویر مکان میں

سوال:۔ کیا مکان میں کعبۃ اللہ اور روضہ شریف کی تصاویر کو فریم کر کے رونق و خوشنما طریقہ پر لگوانا تقویٰ کے خلاف ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان مقاماتِ مقدسہ متبرکہ کی تصاویر کو آلۂ زینت بنانا خلاف ادب ہے [2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۸۹/۹/۲ھ

---

[1] عن عائشة انه كانت قد اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا فی البيت يجلس عليها، مشكوة شريف ص ۳۸۵، باب التصاوير، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، بخاری شريف ص ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب نقض الصور، مطبوعه اشرفی ديوبند، مسلم شريف ص ۲/۲۰۱، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلی، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چہرہ کی تصویر

سوال:۔زندہ انسان کا نصف حصہ اوپر کا فوٹو کھنچوانا اسلام میں جائز ہے یا نہیں دلیل نقلی کے ساتھ تحریر فرمائیے؟

الجواب حامداًومصلیاً

جو حکم پوری تصویر کا ہے وہی اوپر کے نصف حصہ کا حکم ہے، بلکہ اگر صرف چہرے اور سر کا فوٹو ہو تو اس کا بھی وہی حکم ہے ''**کل شئ له رأس فهو صورة (اتحاف[1] السادة شرح احياء العلوم للغزالى) كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم ترس فيه تمثال رأس كبش فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم فاصبح يوما وقد اذهبه الله عزوجل (تلقيح[2] فهوم الاثر لابن الجوزى، ص ۲۰/ كذافى امداد المفتين[3] مع عزيز الفتاوىٰ، ج۷/۸/ص ۲۴۰**/ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس کا فوٹو جائز ہے جس کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] **ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوىٰ القلوب سورة الحج آيت ۳۲/**

ترجمہ:-اور جو شخص دین خداوندی کے ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ هذا)

[1] **اتحاف السادةالمتقين ج۷/ص ۵۹/ منكرات الحمامات، مطبوعه دارالفكر بيروت. كنز العمال ص ۴۰۴/۱۵، حديث: ۴۱۵۷۴، فرع فى محظورات البيت والبناء، مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت، فتح البارى ص ۵۸۰/۱۱، كتاب اللباس، باب التصاوير، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة،**

[2] **تلقيح فهوم الاثر لابن الجوزى، ص ۲۰/ذكر ترس رسول الله ﷺ، مطبوعه دهلى.**

[3] **امدادالمفتيين، ج۲/ص ۸۲۴/ كتاب اللهو واللعب الخ، مطبوعه زكريا ديوبند.**

لئے یا پاسپورٹ میں مجبوراً اجازت ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۲/۸۶ھ

تجارتی کتابوں پر فوٹو

سوال:۔مکان اور دوکان کے اندر بہت سی کتابیں رکھی ہیں، یا اور چیزیں جو کہ دوکان پر فروخت کی جاتی ہیں، سامان وغیرہ اور گھر کے سامان جو کہ استعمال میں آتے ہیں، ان کتابوں سامانوں پر فوٹو اور مورت وشکل وصورت وغیرہ ہوتی ہے، جو کہ مجبوراً رکھنی پڑتی ہیں، اور خرید وفروخت کرنی پڑتی ہے، کیا ایسی صورت میں رحمت کا فرشتہ داخل ہوگا، یا نہیں؟ یا گناہ کا مستحق بنے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر ہو تو اس پر کتاب وغیرہ رکھ کر اس کو پوشیدہ کر دیا جائے، ورنہ رحمت کا فرشتہ نہیں آئے گا[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

(صدر مفتی) دارالعلوم دیوبند ۱/۷/۱۴۰۷ھ

---

[1] وان تحققت الحاجة له الى استعمال السلاح الذى فيه تمثال فلا باس باستعماله لان مواضع الضرورة مستثناة من الحرمة كما فى تناول الميتة، شرح كتاب السير الكبير ص ۲۱۸، ج۴، باب مايكره فى دارالحرب ومالايكره، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[2] عن ابى طلحة قال قال النبى صلى الله عليه وسلم لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولاتصاوير متفق عليه (مشكوٰة، ص ۳۸۵/باب التصاوير، بخارى شريف ص ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قانونی مجبوری کی بناء پر تصویر کھنچوانا

سوال:۔آج کل جیسا کہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ کسی بھی حکومت کے محکمہ میں جایئے بغیر فوٹو کے کام نہیں چلتا، اسی طرح اگر ڈرائیوری وغیرہ سیکھے اس میں بھی بغیر اس کے اجازت نہیں ملتی، تو کیا ایسی صورت میں ناچیز ٹیکسی ڈرائیوری یا آٹو رکشہ سیکھنا چاہتا ہے اس میں فوٹو کے بغیر حکومت اجازت نہیں دیتی تو کیا فوٹو نکلوا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر بنانا خواہ فوٹو کے ذریعہ سے ہو یا قلم کے ذریعہ سے یا کپڑے کی بناوٹ میں ہو سب ناجائز ہے،[1] تصویر بنانے والوں کو بہت سخت عذاب ہوگا۔[2] آدمی قانون کی وجہ سے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)........... مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۲۰۱، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

ترجمہ:۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہوں۔

تکرہ کراھة تنزیہ جعل الصورة فی البیت لخبر ان الملائکة لاتدخل بیتا فیہ کلب او صورة الا ان تکون صغیرة لاتبدو للناظرین علی بعد لانھا لاتعبد عادة فی ھذہ الحالة والکراھة باعتبارھا، النھر الفائق ص ۱/۲۸۴، باب مایفسد الصلاة ومایکرہ فیھا، دارالکتب العلمیة بیروت، شامی زکریا ص ۲/۴۱۸، باب مایفسد الصلاة، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم الیٰ قولہ فصنعہ حرام بکل حال سواء کان فی ثوب اوبساط اودرھم اودینار اوفلس اواناء اوحائط اوغیرھا، فتح الباری ص ۱۱/۵۸۳، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ. نووی علی مسلم ص ۲/۱۹۹، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، طبع رشیدیہ دھلی، شامی زکریا ص ۲/۴۱۶، باب مایفسد الصلاة، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مجبور ہو تو وہ معذور ہے، پس اگر آپ ڈرائیوری سیکھنے پر مجبور ہیں کہ بغیر اس کے گذارہ نہیں تو فوٹو میں آپ بھی معذور ہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۹/۱۳۹۹ھ

غیر مسلم کی دوکان ظاہر کرنے کے لئے تصویر لگانا

سوال:۔ پریس میں اردو، ہندی، انگلش چھپائی کتابت طباعت سب ہی قسم کی ہوتی ہے برابر، برابر دوکان ہیں ایک دوکان میں قرآن دیوار پر چسپاں ہے، اور دوسری دوکان پر تصویر لگی ہوئی ہیں، اس وجہ سے لگائی گئی ہیں کہ ہندو غیر مسلم گاہک نہیں آتے، اور مسلم دوکان سمجھ کر واپس ہو جاتے ہیں، اس معنی کر اگر تصویر دیوار پر لگی رہے تو کیا کچھ حرج ہے شریعت کی رو سے اگر کوئی صورت جواز کی ہو تو تحریر کریں، اگر نہ ہو تب بھی تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر لکھنا اور لگانا منع ہے،[2] اور اس نیت سے لگانا کہ دیکھنے والے یہ نہ سمجھیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون، مشکوٰۃ شریف، ص۳۸۵/ باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۸۰، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۲۰۱، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

[1] وان تحققت الحاجۃ لہ الی استعمال السلاح الذی فیہ تمثال فلا بأس باستعمالہ لان موضع الضرورۃ مستثناۃ من الحرمۃ کمافی تناول المیتۃ، شرح السیر الکبیر ج۴/ص۲۱۸/ باب مایکرہ فی دارالحرب ومالایکرہ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت.

[2] قال اصحابنا وغیرھم من العلماء تصویر .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

P

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 12-Tasweer & Mujassama Sazi

کہ مسلمان کی دوکان ہے، بہت خطرناک ہے گویا کہ اپنی دوکان کو ایک غیرمسلم کی دوکان ظاہر کرنا ہے[1]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۷/۱۴۰۶ھ

یادگار کے لئے کسی کا فوٹو مکان میں لگانا

سوال:۔اگر کسی کے گھر میں یا کسی دوکان وغیرہ میں کسی کا فوٹو مثلاً اپنا رشتہ دار کوئی بزرگ یا کوئی کلاس کا گروپ جس میں ساتھی شامل ہیں، ان کی یادگار کیلئے یا کسی پردیسی کا فوٹو (یادگار کے لئے) لگایا جائے یعنی فریم میں چڑھا کر ٹانگ دیا جائے اسکا حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

کسی جاندار کا فوٹو لینا ہی جائز نہیں[2]، پھر اسکو فریم میں کرنا، زیبائش کیلئے لگانا معصیت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر الیٰ قوله واما اتخاذ المصور بحيوان فان كان معلقاً علیٰ حائط سواء كان لهٗ ظل ام لا اوثوباً ملبوساً اوعمامةً اونحو ذٰلک فهوحرام الخ، مرقات ج۴/ص۴۸۳/ (مطبوعه بمبئی) باب التصاوير، الفصل الاول. شامی زکریا ص۲/۲۱۶، باب مايفسد الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة، نووی علی مسلم ص۲/۱۹۹، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلی،

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] من تشبه بقوم ای تزيا فی ظاهره بزيهم وفی تعرفه بفعلهم وفی تخلقه بخلقهم وساربسيرتهم وهديهم فی ملبسهم وبعض افعالهم ای كان التشبه بحق قدطابق فيه الظاهر الباطن فهو منهم فی القدرالمشترک الذی شابههم فيه فان كان كفرا او معصية او شعارا كان حخمه كذلک، فيض القدير ص۶/۱۰۴، حرف الميم، حديث:۸۵۹۳، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[2] قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم الخ مرقاة ج۴/ ص۴۸۳/ مطبوعه بمبئی، باب التصاوير، الفصل الاول، البحرالرائق كوئٹه ص۲۷، ج:۲، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، فتح الباری ص۱۱/۵۸۳، كتاب اللباس، باب عذاب المصورين يوم القيامة، مطبوعه نزار مصطفی الباز مكة المكرمة،

کو بلند درجہ دیتا ہے،فوٹو رشتہ دار کا ہو یا کسی بزرگ کا یا دوستوں کا کسی کا بھی ہو اجازت نہیں[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۲/۱۶ھ

مکان میں تصاویر

سوال:۔تصاویر گھروں میں رکھنا تو حرام ہے،لیکن چھت پر جو ٹھکریاں لگی ہوئی ہیں اس میں کمپنی کی طرف سے کسی جانور وغیرہ کی تصویر نقش کی گئی ہے،تو ایسے مکان میں رہنا کیسا ہے؟(یہ بھی ممکن ہے کہ کمپنی کا ٹریڈ مارکہ ہو)

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث پاک میں ہے ”**قال ان البیت الذی فیه الصورة لاتدخله الملائکة (متفق علیه) مشکوٰۃ شریف**[۲] **ص ۳۸۵ر**“ جس مکان میں (جاندار کی) تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے ،حضرت نبی اکرم ﷺ نے بھی داخل ہونا گوارہ نہیں کیا ، بلکہ داخل

---

[۱] ولا یجوز ان یعلق فی موضع شیئا فیه صورة ذات روح، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۵۹، کتاب الکراهیة، الباب العشرون فی الزینة، مجمع الانهر ص ۱/۱۸۸، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة، فصل، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۲۸۹، فصل فی المکروهات،

[۲] مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۵ر مطبوعه یاسرندیم دیوبند ، باب التصاویر، الفصل الاول. بخاری شریف ص ۲/۸۸۱، کتاب اللباس، باب لاتدخل الملائکة بیتا فیه صورة، مطبوعه اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۲۰۱، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دهلی،

ترجمہ:-بیشک جس گھر میں تصویر ہو اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے ہیں۔

ہونے کا ارادہ فرمانے کے باوجود تصویر کی وجہ سے تشریف لے گئے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جاندار کی تصویر بے جان کے ضمن میں

سوال:۔ میں جدہ کی جامعہ میں غوطہ کا کام کرتا ہوں مجھے سمندر میں غوطہ لگا کر سیپ حاصل کرنا پڑتا ہے، آج کل مجھے سمند میں پانی کے اندر کی مخلوقات جیسے مچھلی، جھاڑ اور پتھر کی تصویر کھینچنے کے لئے کہا گیا، لہٰذا برائے مہربانی یہ بتایئے کہ کیا یہ کام جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ پانی کے اندر کی مخلوق جھاڑ پتھر وغیرہ کی تصویر کھینچ لیا کریں[2] اس میں کسی جاندار کی تصویر بھی آجائے تو حرج نہیں[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۴/۱۴۰۱ھ

---

[1] عن عائشة انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رأها رسول الله ﷺ قام على الباب ولم يدخل الحديث، مشكوة شريف ص: ۳۸۵، باب التصاوير، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، بخارى شريف ص ۲/۸۸۱، كتاب اللباس، باب لاتدخل الملائكة بيتا فيه صورة، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص ۲/۲۰۱، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلى،

[2] واماتصوير صورة الشجرة والرجل والجبل وغير ذٰلك فليس بحرام الخ مرقات ج۴/ ص۴۸۳/ مطبوعه بمبئى، باب التصاوير، الفصل الاول، شرح الطيبى ص ۸/۲۹۹، باب التصاوير، الفصل الاول، مطبوعه زكريا ديوبند، فتح البارى ص ۱۱/۵۹۶، كتاب اللباس، باب من صور صورة كلف يوم القيامة، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة،

[3] الامور بمقاصدها الخ الاشباه والنظائر ص۵۳/ مطبوعه دارالعلوم ديوبند، القاعدة الثانية التابع تابع لايفرد بالحكم الخ قواعد الفقه ص۶۷/ مطبوعه اشرفيه ديوبند، قواعد الفقهية المحمودة ص ۳۰، الفصل الاول، الامور بمقاصدها، مطبوعه مكتبه المظاهر سيلم،

شیر کی کھال میں گھاس بھر کر اس کو شیر بنانا

سوال:۔اس زمانہ میں بڑے گھروں میں شیر کی کھال میں گھاس بھر کر اس کو شیر جیسی شکل بنا دیتے ہیں، اور مکان میں بطور نمائش رکھتے ہیں، یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھاس وغیرہ بھر کر اس طرح شیر کی صورت بنانا اس کا رکھنا اس کی نمائش کرنا سب نادرست ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۱۸/۱۱/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند ۱۸/۱۱/۸۷ھ

شیر کی کھال کیا تصویر کے حکم میں ہے

سوال:۔شکاری لوگ شیر چیتے وغیرہ کا شکار کرنیکے بعد اس کا چمڑہ اس طرح نکالتے

---

[۱] اس لئے کہ اس میں بھراؤ کی وجہ سے وہ تصویر بن گئی، اس لئے اس کا بنانا اور رکھنا سب ناجائز ہے، **تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم الخ فتح الباری، ج ۱۱/ص ۵۸۳/ باب عذاب المصورین یوم القیامة، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه.**

تنبیہ:-اگر ضرورت کی وجہ سے کھال میں گھاس وغیرہ بھر کر مجسمہ بنایا جائے تو حضرات اکابر علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے، جیسے بھینس کا بچہ مرجائے تو اس مردہ بچہ میں بھوس وغیرہ بھر دیتے ہیں تا کہ بھینس سے دودھ حاصل کیا جا سکے ورنہ اس کے بغیر دودھ نکالنا دشوار ہوتا ہے تو یہ صورت جائز ہے۔(**امداد الفتاویٰ ص ۱۵۴، ج:۴،** جائز ناجائز یا مکروہ افعال واستعمال، **مطبوعه زکریا دیوبند**) جائز ہونے کی دو وجہ ہیں نمبر:۱ر ضرورت کی وجہ سے جائز ہے۔نمبر:۲ر عام طور پر مردہ بھینس کے بچہ کا بھراؤ بغیر سر کے ہوتا ہے۔اور جب سر نہ ہو تو وہ تصویر کے حکم میں نہیں ہے۔**الصورة الرأس فاذا قطع الرأس فلا صورة (کنز العمال ص:۴۰۴، ج:۱۵، حدیث:۴۱۵۷۴، فرع فی المحظورات البیت والبناء، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت،**

ہیں کہ پورا سراس کیساتھ رہنے دیتے ہیں، پھر چمڑے کو دباغت کر لیتے ہیں، سر کا اندرونی حصہ بھی کسی طرح صاف کر لیتے ہیں، اوراس چمڑے کو جس کے ساتھ پورا سر مع آنکھ وغیرہ کے ہوتا ہے، گھر میں رکھتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح حیوان کے سر کو رکھنا جائز ہے یا تصویر کی طرح اس کا رکھنا بھی جائز نہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ تصویر کے حکم میں نہیں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

تجارت کے لئے کپڑے پر فوٹو

سوال:۔ بندہ پاورلوم کے کارخانہ میں کام کرتا ہے، ساڑھیوں کے کنارہ پر پھول پتی بھی بنانی پڑتی ہے، عرصہ سے لوگوں کی خواہش ہے کہ کنارہ پر مور بناؤ میں ٹالتا رہا، مگر اب جب کہ روزگار خراب چل رہا ہے، اور گاہکوں کا اصرار بڑھا تو میں نے مور کا ڈیزائن بنا دیا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا ڈیزائن تیار کرنا جس سے شکل دار چیز بن گئی جائز ہے یا ناجائز نہ بنانے پر مالک ناراض ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر خواہ دیوار پر بنائی جائے، خواہ کاغذ پر خواہ کپڑے وغیرہ پر چاہے قلم سے بنائی جائے، یا مشین سے یا کسی اور آلہ سے یک دم بنائی جائے، یا ایک ایک عضو الگ الگ بنایا جائے، کپڑے کی بناوٹ میں یا کسی اور چیز کی بناوٹ میں بہرصورت ناجائز اور گناہ

---

[1] اس لئے کہ یہ صرف کھال اور چمڑا ہے اس میں کسی قسم کا بھراؤ کر کے شیر کی شکل نہیں بنائی گئی ہے۔

ہے[1]، اپنی مرضی سے ہو یا کسی کی فرمائش سے روپیہ کے لالچ میں یا ویسے ہی نفس کی خواہش سے کسی طرح اجازت نہیں، جو کام ناجائز ہو وہ کسی دوسرے کی خواہش یا فرمائش یا اس کی ناخوشی کے ڈر سے جائز نہ ہوگا، سچے مسلمان کی آزمائش کا موقع یہی ہوتا ہے کہ ایک ناجائز کام کو دوسرے لوگ کرتے اور نفع کماتے ہیں، اور یہ نفع کی پرواہ نہیں کرتا، بلکہ نقصان اٹھاتا، اور دوسروں کی ناگواری برداشت کرتا ہے، مگر خدائے پاک کی نافرمانی نہیں کرتا[2]، اگر مور کا سر نہ بنایا جائے تو اس کی شرعاً اجازت ہے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۹/۷/۸۵ھ

---

[1] قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر الى قوله سواء صنعه فى ثوب اوبساط اودرهم اودينار الخ مرقات، ج۴/ص۴۸۳/ مطبع اصح المطابع بمبئى، باب التصاوير، الفصل الاول، شامى زكريا ج۲/ ص۴۱۶/ كتاب الصلوٰة باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، مطلب اذاتردد الحكم بين سنة وبدعة، نووى على مسلم ص۱۹۹/۲، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان،

[2] وعن النواس بن سمعان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق، مشكوة شريف ص۳۲۱، كتاب الامارة والقضاء، الفصل الثانى، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، مسند احمد ص۶۶/۵، بقية حديث حكم بن عمرو الغفاریؓ، مطبوعه دارالفكر بيروت، شرح السنة ص۶/۳۵، حديث:۲۴۵۵، كتاب الامارة، باب الطاعة فى المعروف، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

[3] اومقطوعة الرأس اى سواء كان من الاصل اوكان لها رأس ومحى الىٰ قوله لانها لاتعبد بدون الرأس عادة، شامى زكريا ج۲/ص۴۱۸/ باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، مراقى الفلاح مع الطحطاوى مصرى ص۲۹۵، فصل فى المكروهات، تبيين الحقائق ص۱۶۶، ج۱، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطبوعه امداديه ملتان،

بچوں کی گڑیا اور کھلونا

سوال:۔ مسلمانوں کے گھروں میں بچوں کے لئے کھلونے ہوتے ہیں، ان میں گڑیا وغیرہ اکثر وبیشتر ہوا کرتی ہیں، بچے کا ایسے کھلونے کے ساتھ کھیلنا کیسا ہے، مسلمانوں کے گھروں میں ان کا رکھنا کیسا ہے؟ مسلمانوں کو ان کی تجارت کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گڑیا کی یا کسی اور کھلونے کی شکل وصورت جاندار کی نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں[1]، جاندار کی صورت بنانا اور گھر میں رکھنا منع ہے[2]، بچوں کے لئے بھی نہ رکھیں ایسی صورتوں کی تجارت بھی نہ

---

[1] قال القاضیؒ وفیہ جواز اتخاذ اللعب واباحة لعب الجواری بھن، مرقاة شرح مشکوة ص ۳/۴۱۶، باب الولی فی النکاح، الفصل الاول، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی، بذل المجھود ص ۵/۲۶۴، کتاب الادب، باب فی اللعب بالبنات، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، شرح نووی علی مسلم ص ۱/۴۵۶، کتاب النکاح، باب جواز تزویج الاب البکر الصغیر، مطبوعہ رشیدیہ دھلی،

[2] عن عائشة انھا اشترت نمرقة فیھا تصاویر فلما رآھا رسول اللہ ﷺ، قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیة قالت فقلت یارسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ ﷺ، مابال ھذہ النمرقة قلت اشتریتھا لک لتقعد علیھا وتوسدھا فقال رسول اللہ ﷺ ان اصحاب لھذہ الصور یعذبون یوم القیامة یقال لھم احیوا ماخلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورة لاتدخل الملائکة، مشکوة ص ۳۸۵، باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، بخاری شریف ص ۲/۸۸۱، کتاب اللباس، باب لاتدخل الملائکة، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۲۰۱، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعہ رشیدیہ دیوبند،

کریں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۸۹/۴/۲۳ھ

گڑیاں بنانا اور ان سے کھیلنا

سوال:۔ ایک شخص گڑیاں بناتا ہے، اور انہیں بنا کر لڑکیوں کو دیتا ہے، اور زیور وغیرہ بھی لاکر دیتا ہے، گڑیوں کو پہنانے کے لئے اور اگر کوئی منع کرتا ہے، تو لڑکیوں کو کھیلنے کے لئے جائز قرار دیتا ہے، اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فعل سے استدلال کرتا ہے، اور یہ شخص امامت بھی کرتا ہے، دریافت طلب امر یہ ہے کہ گڑیوں کا بنانا اور لڑکیوں کا کھیلنا گڑیوں سے جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوئی ہے یا نہیں؟ بینوا و توجروا.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گڑیا کیسی تھی کپڑے کی، یا لوہے کی، تانبے، پیتل، مٹی کی، اور پھر ان میں ہاتھ پاؤں، آنکھ، ناک وغیرہ اعضاء بھی موجود تھے، یا نہیں، جب تک مستدل ان چیزوں کی تحقیق نہ کرے اس وقت تک زمانۂ مروجہ کی گڑیاں بنانے اور فروخت کرنے پر استدلال درست نہ ہوگا، تصویر جاندار کی بنانے اور رکھنے سے خواہ

[1] وکذا بطل بیع مال غیر متقوم کالخمر والخنزیر ویدخل فیه فرس او ثور من خزف لاستیناس الصبی لانه لاقیمة ولایضمن متلفه، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۳/۷۸، کتاب البیوع، باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۷/۲۷۸، کتاب البیوع، باب المتفرقات،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 12-Tasweer & Mujassama Sazi

کپڑے کی ہو خواہ کسی اور شئی کی احادیث میں صریح ممانعت ہے[1]۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر لٹکے ہوئے پردہ کو تصویر ہی کی وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگواری کو دیکھ کر پھاڑ ڈالا تھا[2]، غالباً مستدل کے سامنے یہ احادیث بھی ہوں گی۔

”وكذا بطل بيع مال غير متقوم كالخمر والخنزير ويدخل فيه فرس اوثور من خزف لاستيناس الصبي لانه لاقيمة له ولايضمن متلفه. درمنتقى ج ۲/ص ۵۴/[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ربیع اول ۵۹ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ربیع اول ۵۹ھ

---

[1] عن عائشة انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله ﷺ، قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية قالت فقلت يارسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله ﷺ، مابال هذه النمرقة قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله ﷺ ان اصحاب لهذه الصور يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيوا ماخلقتم وقال ان البيت الذى فيه الصورة لاتدخل الملائكة، مشكوة ص ۳۸۵، باب التصاوير، الفصل الاول، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، بخارى شريف ص ۸۸۱/۲، كتاب اللباس، باب لاتدخل الملائكة، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم شريف ص ۲۰۱/۲، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه ديوبند،

[2] وعنها ان النبى ﷺ خرج فى غزاة فاخذت نمطاً فسترته على الباب فلما قدم فرأى النمط فجذبه حتى حتكه ثم قال ان الله لم يامرنا ان نكسو الحجارة والطين، مشكوة شريف، ص ۳۸۵/ باب التصاوير، الفصل الاول، طبع ياسر نديم ديوبند. مسلم شريف ص ۲۰۰/۲، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه رشيديه دهلى، ابوداؤد شريف ص ۵۷۲/۲، كتاب اللباس، باب فى الصور، مطبوعه رشيديه دهلى،

(باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

تصویر پر پھول چڑھانا

سوال: ۔تصویر پر پھول چڑھانا یا ہار پہنانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جاندار کی تصویر بنانا بھی ناجائز ہے[1] اور ایسی تصویر کی تجارت کرنا بھی ناجائز ہے[2] اور پھول چڑھانا بھی منع ہے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:۔حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے میں نے ایک پردہ لیا اور اس کو دروازہ پر لٹکا دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا اس کو کھینچ کر پھاڑ دیا، پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو پتھر اور مٹی کو کپڑے پہنانے کا حکم نہیں فرمایا۔

[3] الدرالمنتقی علی هامش مجمع الانهر ج۳/ص۷۸/ باب البیع الفاسد، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت. الدرالمختار علی الشامی زکریا ص۷۸/۴/۷، کتاب البیوع، باب المتفرقات،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم فصنعته حرام بکل حال (شرح نووی ج۲/ص۱۹۹/ باب تحریم تصوری صورة الحیوان، کتاب اللباس، فتح الباری ج۱۱/ ص۵۸۳، کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکة المکرمه، شامی زکریا ص۴۱۶/۲، باب مایفسد الصلاة، مطلب اذا ترد الحکم بین سنة وبدعة)

[2] ماقامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريماً (الدرالمختار مع الشامی کراچی ج۶/ ص۳۹۱/ فصل فی البیع، کتاب الکراهية، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۲۱۲/۴، کتاب الکراهية، فصل فی البیع، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، البحرالرائق کوئٹه ص۱۴۳/۵، قبیل کتاب اللقیط،

[3] هذه بدعة مشرقية منكرة وبجنبها بدعة اخرىٰ مغربية قدراجت فی كثير من البلاد المشرقية الخ (معارف السنن ج۱/ص۲۶۵/ التشديد فی البول، مطبوعه اشرفی دیوبند، فیض الباری ص۳۱۱/۱، باب من الکبائر ان لایستتر من بوله، مطبوعه خضرراه بکڈپو دیوبند)



فصل سوم:- سنیما اور ٹی وی وغیرہ

سنیما دیکھنا

سوال:۔ موجودہ زمانہ میں جو سنیما وغیرہ نکلے ہیں، جس میں انسان وحیوان کی تصویریں بذریعہ آلات موسیقی دکھلائی جاتی ہیں جس کو بولتی گاتی فلم کہتے ہیں، اس میں پیسہ خرچ کرنا، اور اس کو دیکھنا شرعاً کس قسم کا گناہ ہے، اور کیا اس پر اصرار کبیرہ ہے، اور کیا اس سے کفر لازم آتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیا

سنیما وغیرہ تماشوں کو دیکھنا اضاعتِ وقت لہو ولعب اور گناہ ہے[1]، اس میں پیسے خرچ

[1] استماع صوت الملاهي كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر اى بالنعمة، الدرالمختار على الشامي كراچی ص ۶/۳۴۹، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل في اللبس، بزازية على الهندية كوئٹه ص ۶/۳۵۹، كتاب الكراهية، الثالث فيما يتعلق بالمناهي، عالمگيری كوئٹه ص ۵/۳۵۲، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء واللهو،

کرنا اسراف ہے، جو کہ بنص قطعی ممنوع ہے، ''ولاتسرفوا انہ لایجب المسرفین[1] وفی مقام آخر ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین وکان الشیطان لربہ کفوراً[2]''، توبہ نہ کرنے سے اصرار علی الکبیرہ ہو جائے گا۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ ۲۳/۶/۵۳ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

سنیما تھیٹر دیکھنا

سوال:۔ مسلمان مرد وعورتوں کا سنیما ٹاکیز تھیٹر تماشا میں جانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ناجائز ہے، الملاھی کلھا حرام حتی التغنی بضر بالقضیب اھ ہدایہ ص/۴۵۵

---

[1] سورہ اعراف آیت ۳۱/

ترجمہ:- اور حد سے مت نکلو بیشک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے حد سے نکل جانے والوں کو۔ (از بیان القرآن)

[2] سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۷/

ترجمہ:- بیشک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے بھائی (بندیعنی انکے مشابہ) ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکر ہے۔ (از بیان القرآن)

[3] وقیل کل معصیة اصرر علیھا العبد فھی کبیرة وکل ما استغفر عنھا فھی صغیرة ولو کانت معدودة من الکبائر ومقصود القائل ان الاصرار یجعل الصغیرة کبیرة والاستغفار یجعل الکبیرة صغیرة، النبراس شرح شرح العقائد ص۲۲۵، بحث الکبیرة، مطبوعہ امدادیہ ملتان، شرح عقائد ص۱۰۷، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، قال بعض علمائنا المصر ھو الذی لم یستغفر ولم یندم علی الذنب والاصرار علی الذنب اکثارہ، مرقاة شرح مشکوة ص۳/۶۹، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی،

ج ۴ ر رشیدیہ[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

متبع شریعت کو سنیما دیکھنا

سوال:۔ بکر نماز پڑھتا ہے اور ہر ایک نیک کام میں حصہ لیتا ہے لیکن سنیما دیکھتا ہے اس کا یہ فعل کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نماز پڑھنا اور ہر نیک کام میں حصہ لینا عین سعادت ہے، سنیما دیکھنا گناہ ہے۔[۲]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶۶/۵/۲۸ھ

نیک نیت سے سنیما دیکھنا اور اس کا اعلان کرنا

سوال:۔ زید علی الاعلان یہ کہتا ہے کہ میں کبھی کبھی لمبے وقفوں کے بعد سنیما جو تھیٹر

---

[۱] هـدايـه ج ۴/ ص ۴۵۵/ كتـاب الـكـراهية، قبيل فصل في اللبس، مطبوعه تهانوى ديو بند. الـدرالـمختار مع الشامى زكريا ص ۵۰۲، ۹/۵۰۴، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل في اللبس، البحر الرائق كوئٹه ص۲۰۷/ ۸، كتاب الكراهية، فصل في البيع،

[۲] استـمـاع صوت الملاهي كالضرب بالقضيب ونحوه حرام قال عليه السلام استماع صوت الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر الخ، بزازيه على هامش الهنديه كوئٹه ج۶/ ص ۳۵۶/ كتـاب الـكـراهية، الثـالـث فيما يتعلق بالمناهي. الدرالمختار على الشامي زكـريـا ص ۹/۵۰۴، كتـاب الـحـظـر والاباحة، قبيل فصل في اللبس، فتح القدير ص ۱۴، ۱۰/۱۶، كتاب الكراهية، قبيل فصل في اللبس، مطبوعه دارالفكر بيروت،

یا ناٹک کی قسم کا ایک تماشہ ہے، جس میں گانا بجانا، ناچ رنگ مرد وعورت کا اختلاط اور کھلے چہروں اور ننگے بازوؤں کی نمائش ہوتی ہے، دیکھتا اور فسق کا ارتکاب عمداً کردیا کرتا ہوں، اور اللہ سے امید ہے کہ میری نیت پر نظر کر کے اس باب میں مواخذہ نہ فرمائے گا، پس زید کا یہ کہنا یعنی قول صحیح ہے۔

الف:۔حسن نیت کی بناء پر وہ مواخذۂ اخروی سے بچ جائے گا، یا معصیت کا ضرر کم ہوجائے گا۔

ب:۔کیا معصیت کرنے کے بعد زید کا علی الاعلان اظہار معصیت، معصیت کے ضرر کو ہلکا کرتا ہے، یا زیادہ از روئے شریعت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سنیما دیکھنا شرعاً ناجائز ہے، اسمیں عدم جواز کی چند وجوہ ہیں، گانا بجانا، ناچ[۱] رنگ مرد وعورت کا اختلاط[۲] کھلے چہروں اور ننگے بازوؤں کی نمائش[۳] لہوولعب[۴] اضاعت وقت ومال[۵] ان سب

---

[۱] الملاهی کلها حرام حتی التغنی بضرب القضیب. هدایه ج۴/ص۴۵۵/ کتاب الکراهیة، قبیل فصل فی اللبس، مطبوعه تهانوی دیوبند،

"السماع والقول والرقص الذی یفعله المتصوفه فی زماننا حرام لایجوز القصد الیه والجلوس علیه وهو والغناء والمزامیر سواء، عالمگیری کوئٹه ج۵/ ص ۳۵۲/ کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو وسائر المعاصی ،الخ"

[۲] الخلوة بالاجنبیة حرام الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۲۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۴/۲۰۳، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۳] والرابع ستر عورته ووجوبه عام فی الصلاة وخارجها والستر للمرء ة جمیع بدنها وتمنع المرأة الشابة من کشف الوجه بین الرجال لا لانه عورة بل لخوف الفتنة، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۷۵، ۲/۷۹، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، عالمگیری کوئٹه ص۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پر طرفہ اس کا علی الاعلان اظہار ان میں ہر وجہ عدم جواز کے لئے مستقل ہے، کتب فقہ میں ہر ایک کی ممانت بصراحت موجود ہے، حسن نیت کو ظاہر نہیں کیا کہ وہ کیا ہے، جو نیت خلاف شرع ہو وہ ہرگز قابل قبول نہیں، اگر اچھی نیت ہے، تو اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے، لیکن شریعت ظاہر پر حکم لگائے گی[۱]، لہٰذا اس مخفی حسن نیت کی وجہ سے ان محرمات کی شرعاً اجازت نہیں ہوسکتی، اظہار معصیت مستقل معصیت اور ممنوع ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مظاہر علوم سہارنپور یکم رجب ۶۲ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/ رجب ۶۲ھ

سنیما میں معجزہ شق القمر اور اس کی توجیہ

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ اگر سنیما کے تماشہ میں معجزۂ شق القمر کی تصویر دکھلائی جاتی ہے

(حواشی صفحہ گذشتہ)..........حلبی کبیر ص ۲۱۰، الثالث الستر، مطبوعہ لاھور،

[۴] وکرہ کل لھو لقولہ علیہ السلام کل لھو المسلم حرام والاطلاق شامل لنفس الفعل واستماعہ کالرقص والسخریة والتصفیق وضرب الاوتار من الطنبور والبربط والرباب والقانون والمزمار والصنج والبوق فانھا کلھا مکروة لانھازی الکفار، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۹/۵۶۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، البحرالرائق کوئٹہ، ص ۸/۲۰۷، کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، مجمع الانھر ص ۴/۲۲۲، کتاب الکراھیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت،

[۵] "ولاتسرفوا انہ لایحب المسرفین .سورہ اعراف آیت ۳۱/

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] والحکم بالظاھر واجب عند تعذر الوقوف علی الحقیقة، مبسوط سرخسی ص ۸/۱۳۰، الجزء السابع عشر، کتاب الدعویٰ، باب الحمیل والملوک والکافر، مطبوعہ دارالفکر بیروت،

[۲] لان اظھار المعصیة معصیة، شامی زکریا ص ۲/۵۳۹، قبیل باب سجود السھو،

اور نعت غزلیں پڑھی جاتی ہیں، تو ''ان الحسنات یذھبن السیئات'' کے ارشاد خداوندی کے مطابق معصیت کا زور ہلکا ہوتا ہے، اس لئے وہ دلیلیں پیش کرتا ہے اولاً یہ کہ نعت وغزل اور معجزۂ شق القمر کی تصویر عوام کے حق میں علمی گہری تبلیغی قیمت رکھتی ہے، اور ثانیاً یہ کہ نفس کی خرابیاں جب انسان کو منہ کالا کرنے پر آمادہ ہی کریں تو صریح حرام کاری کے مقابلے میں تو متعہ کی گنجائش بہر حال ہے ہی، اس کے جواب میں عمر کہتا ہے کہ یہ استدلال غلط ہے، کیونکہ سنیما کے تماشہ میں نعت غزل پڑھنے یا معجزۂ شق القمر کی تصویر دکھانے سے معصیت کی شدت کم نہیں ہوتی، بلکہ اور زائد ہوجاتی ہے، کیونکہ اس سے احکام شرعیہ کا استخفاف لازم آتا ہے ،اس کی صورت بالکل وہی ہوجاتی ہے، جو قرآن کریم کو ساز اور دف پر گا کر پڑھنے سے ہوسکتی ہے، اور جس کے متعلق فقہاء کرام نے متفقہ طور پر حرام ہونے کا فتویٰ دیا ہے، پس زید وعمر کے مذکورہ بالا اقوال میں سے کس کا قول شرعاً صحیح اور کس کا غلط ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

زید کا قول غلط اور عمر کا قول صحیح ہے، ایسے موقع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھنا سوء ادب اور خلاف احترام ہے ''**وفی الخلاصة من قرأ القرآن علی ضرب الدف والقضیب یکفر قلت ویقرب منه ضرب الدف والقضیب مع ذکر اللّٰه تعالیٰ ونعت المصطفیٰ صلی اللّٰه علیه وسلم وکذاالتصفیق علی الذکر اھ**'' شرح[1] **فقه اکبر، ج ،ص ۲۰۵/.**

اسی طرح معجزہ شق القمر وغیرہ کی تصویر دکھانا یہ بھی گستاخی اور معجزہ کا استہزاء اور

---

[1] شرح فقه اکبر ص ۲۵۵/ من قرأ القرآن علی ضرب الدف الخ، مطبوعه مجتبائی دهلی، مجمع الانهر ص۵۰۷/۲، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۲۲/۵، باب احکام المرتدین،

استخفاف ہے جس کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں [۱]، آیت ان الحسنات یذھبن السیئات [۲] سے استدلال بے محل اور علیحدہ ہے، اس آیت پر غور کیا جائے، تو حسنات کی ترغیب ہے نہ کہ سیئات کی اجازت ہے [۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم رجب ۶۲ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/ رجب ۶۲ھ

سنیما کے جواز پر واقعۂ موسیٰ علیہ السلام سے استدلال

سوال: ۔ زید سنیما کا تماشہ دیکھنے جاتا ہے، اور اسکے جواز میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا

---

[۱] والاستهزاء على الشريفعة كفر لان ذلک من امارات التكذيب الى قوله وكذا لو جلس على مكان مرتفع كجلوس الواعظين وحوله جماعة يسئلونه مسائل ويضحكون منه ويضربونه بالوسائد وكذا من يتشبه بالمعلم وياخذ الخشب بيده ويحلس القوم حو كالصبيان ويستهزأ بالمعلم والقوم يضحكون كفر واجميعا، نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۳۹، ۳۴۰، ردالنصوص والاستهزاء بالشريعة كفر، مطبوعه امداديه ملتان، مجمع الانهر ص ۲/۵۱۰، باب المرتد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، دارالكتب العلمية بيروت، الدرالمختار على الشامى كراچى ص ۵/۴۷۵، كتاب الشهادة، باب القبول وعدمه،

[۲] سورهٔ هود آیت: ۱۱۴،

[۳] لقول ان فعل الخيرات يكفر الذنوب السالفة كما جاء فى الحديث عن ابى ذر قال قلت يارسول الله اوصينى قال اذا عملت سيئة فاتبعها حسنة تمحها، تفسير ابن كثير ص ۴۱۷، ۲/۴۱۸، سورهٔ هود تحت آیت: ۱۱۴، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمه، تفسير مظهرى ص ۵/۱۲۷، مطبوعه رشيديه كوئٹه، تفسير المراغى ص ۴/۹۵، الجزء الثانى عشر، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكة المكرمه،

واقعہ یوم الزینت سے استدلال کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر اس جاہل میلے میں صرف جاتے ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلا کر لے جاتے ہیں، اور الٹے ساحروں سے فرمائش کرتے ہیں "قالوا یاموسیٰ اما ان تلقی واما ان نکون اول من القیٰ" اور وہ میلہ ہی کیا جس میں سحر کا مظاہرہ ہو رہا ہو اور وہ بھی پیغمبر وقت کے ایماء سے انتہیٰ کلام زید غرض قرآن کریم کی ان آیات سے زید نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ جس طرح یوم الزینت کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غرض صحیح اور مصلحت بنی مظاہرہ باطل پر صرف صورۃً تھی حقیقۃً مقصود اس باطل کا روکنا تھا، اس لئے سنیما کا دیکھنا بھی جائز ہوسکتا ہے، لیکن جب زید سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آج سنیما دیکھنے کے بعد کونسی اعجاز موسیٰ علیہ السلام سے اس فن کو توڑا جاسکتا ہے، تو وہ جواب میں صرف یہ کہتا ہے کہ اگر کسی سنیما میں نعت غزل گائی جائیں یا معجزہ شق القمر کی تصویریں دکھائی جائیں وغیرہ "من قبل ذٰلک"، تو یہ باتیں عوام کے حق میں بہت بڑی تبلیغی قیمت رکھتی ہیں، اور اس طرح سحر سامری کسی درجے میں اعجاز موسیٰ کے تابع ہو جاتا ہے، اور سنیما سے کچھ نہ کچھ اصلاح و تبلیغ کا کام سرانجام پا جاتا ہے، اس کے جواب میں عمر کہتا ہے کہ قیاس مع الفارق ہے، اور غلط ہے سنیما کے تماشہ دیکھنے کو یوم الزینت سحر شکنی سے کوئی ربط نہیں ہوسکتا، حضرت موسیٰ علیہ السلام یوم الزینت میں تماشہ دیکھنے نہ گئے تھے، بلکہ حکم خداوندی سے ابطال سحر کرنے گئے تھے، نیز یوم الزینت کا موقع تماشہ کے رنگ اور سحروں کا نظارہ کرنے اور یا ساحروں کا سحر دیکھنے کیلئے مقرر نہیں کیا گیا تھا، بلکہ اس لئے مقرر کیا گیا تھا کہ اس دن ان اطراف اکناف سے لوگ جمع ہوتے تھے، اس لئے سب کے سامنے علیٰ رؤس الاشہادۃ احقاق حق وابطال باطل مطلوب تھا، مزید عمر کہتا ہے کہ سنیما کے تماشہ میں نامحرم عورتیں نیم عریاں ہو کر نامحرم مردوں سے اختلاط کرتی ہیں، اور سینکڑوں بیہودگی ہوتی ہیں۔

نعت اور غزلوں کا گانا گایا جانا بجائے خود شریعت کا استخفاف ہونے کی بناء پر حرام

ہے، علی ہذا القیاس اس قسم کے فحش مجمع میں معجزہ شق القمر اسی قبیل کی دوسری تصویریں دکھایا جانا ایک مستقل معصیت ہے، اس لئے یہ چیزیں اصلاح وتبلیغ کے ذیل میں نہیں آسکتیں، بلکہ سنگین معاصی ہیں جن کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ ان کی حوصلہ افزائی کرنی، ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور کس کا غلط؟

الجواب حامداً ومصلیاً

زید کا قول سراسر غلط ہے، اور خلاف شرع ہے، اور قیاس مع الفارق ہے، وہاں یوم الزینت کے اجتماع کو ذریعہ بنایا گیا ہے، احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے اور اصل مقصود بوحی الٰہی احقاق حق ابطال باطل علی رؤس الاشہاد[1] تھا، اور یہاں نعت غزلوں اور معجزہ شق القمر کی تصویروں کو بغرض حسن نیت وتبلیغ ذریعہ بنایا جاتا ہے، ارتکاب محرمات واشاعت فواحش کا یعنی جن لوگوں کو سنیما سے طبعی نفرت ہے، وہ لوگ ویسے تو ارتکاب محرمات وحرامات کے لئے آمادہ نہیں ہوتے اور اپنا عزیز وقت اور مال ضائع کر کے اخوان الشیاطین کی فہرست میں نام درج نہیں کراتے، ان کیلئے شیطان نے یہ جال بنایا ہے، کہ ایسے لوگ معجزہ دیکھنے اور نعت غزلیں سننے کے لئے آسکتے ہیں، اور مقصود ہے فواحش ومحرمات کا ارتکاب۔

جو لوگ نعت غزلیں سنیما میں پڑھتے اور سنتے ہیں نیز معجزات کی تصاویر دیکھتے یا دکھلاتے ہیں، ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس قدر محبت اور تعلق ہے، جس کی بنا پر وہ

---

[1] وانما واعدهم ذلک الیوم لیکون علو کلمة الله وظهور دینه وکبت الکافر وزهوق الباطل علی رؤس الاشهاد وفی المجمع الخاص لتقوی رغبة من رغب فی اتباع الحق ویکل حد المبطلین واشیاعهم ویکثر المحدث بذلک الامر العلم فی کل بدو وحضر ویشیع فی جمیع اهل الوبر والمدر، تفسیر کشاف ص ۲/۵۴۲، سورۂ طه تحت آیت: ۵۹، مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر مظهری ص۶/۱۴۷، مطبوعه رشیدیه کوئٹه، تفسیر ابی السعود ص ۶/۲۴، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت،

ایسا کرتے ہیں اس کا اندازہ ان کے شب وروز کے افعال معاملات وضع وقطع سے ہوسکتا ہے کہ کس قدر سنت کا اتباع کرتے ہیں، اور حرام کاموں سے بچتے ہیں، یا ایسا دیکھنے کے بعد کتنے لوگوں کی حالت سنت کے مطابق ہوگئی، قاعدہ ہے کہ حصول مقصد کے بعد ذریعہ کی ضرورت نہیں رہتی، جیسا کہ احقاق حق وابطال باطل کے بعد یوم الزینت کی ضرورت نہیں رہی تھی، اور ساحروں کی سحر کاری باطل ہونے کے بعد عصا کو ثعبان کی صورت اختیار کرنے کی ضرورت نہیں رہی، تو اتنے زمانہ سے سنیما میں نعت غزلیں پڑھی جارہی ہیں، تو کتنے لوگوں کی حالت مطابق شریعت ہوگئی اور کتنے لوگوں نے ان فواحش ومحرمات کو ترک کیا، جس کو ذریعہ بنایا گیا تھا، تبلیغ اور اتباع سنت کا اور اس نصب العین کے ماتحت کیا آج تک کسی سنیما کے ملازموں کی حالت درست ہوئی ہے؟ اور انہوں نے ملازمت ترک کی یا سنیما کو بند کردیا گیا، کچھ نہیں سب حیلہ بہانہ ہے، شیطانی مکروفریب ہے، نفس کا دھوکہ ہے اور نہایت خطرناک ہے "عَنْ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ اَهْلَکْتُهُمْ بِالذُّنُوْبِ فَاَهْلَکُوْنِی بِالْاِسْتِغْفَارِ فَلَمَّا رَأَیْتُ ذٰلِکَ اَهْلَکْتُهُمْ بِالْاَهْوَاءِ فَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُهْتَدُوْنَ فَلَا یَسْتَغْفِرُوْنَ رواه ابن ابی عاصم وغیره اھ ترغیب وترهیب ج ۱/ص ۲۵/[1]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں کے ذریعہ ہلاک کیا تو انہوں نے مجھے استغفار کے ذریعہ ہلاک کردیا، یعنی توبہ کرکے

[1] الترغیب والترهیب للمنذری ج ۱/ص ۸۷/ الترغیب من ترک السنة وارتکاب البدع والاهواء، مطبوعه دارالفکر بیروت،

ترجمہ:- حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان کہتا ہے، میں نے مسلمانوں کو گناہوں کے ذریعہ ہلاک کیا، انہوں نے مجھے استغفار سے ہلاک کیا، جب میں نے یہ دیکھا تو ان کو خواہشات (بدعات) کے ذریعہ ہلاک کیا وہ سمجھتے ہیں کہ راہ یاب ہیں اسلئے وہ استغفار نہیں کرتے ہیں۔

گناہ معاف کرالئے اور میری کوشش بیکار ہوگئی، جب میں نے یہ دیکھا تو میں نے خواہش نفسانی کے ذریعہ ہلاک کیا، پس وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستہ پر ہیں، اس لئے توبہ ہی نہیں کرتے، جو شخص گناہ کو گناہ خیال کرتے ہیں، اس کے متعلق توقع ہے کہ توبہ کرے اور راہِ راست پر آجائے لیکن جو شخص گناہ کو جائز اور ثواب جان کر کرے اس کی حالت زیادہ خطرناک ہے، اس لئے توبہ کی بھی توقع نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم رجب ۶۲ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/ رجب ۶۲ھ

فلم حج

سوال:۔ فلم ''خانۂ خدا'' دیکھنا کیسا ہے، کہ اس میں تمام حج کے مقامات اور ارکان حج کرتے دکھلاتے ہیں، اور کچھ مسلم نمائندوں نے اس کی تائید میں بیانات بھی دیئے ہیں، کیا قرآن وحدیث شریف کی روشنی میں یہ بیانات صحیح ہیں، اور اس فلم کو دیکھنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سب جانتے ہیں کہ ''فلم'' لہو ولعب اور بیکار لوگوں کے لئے آلۂ تفریح ہے، جن پانچ ارکان پر اسلام کی بنیاد ہے، حج ان میں سے عظیم الشان رکن اور شعائر اسلام میں سے ہے، دین اسلام کے اتنے بڑے رکن کو آلۂ تفریح بنانا تعلیمات اسلام کے سخت خلاف ہے، جو لوگ

---

[1] وعن عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال لعائشة یا عائشة ان الذین فرقوا دینهم وکانوا شیعاهم اصحاب البدع واصحاب الاهواء لیس لهم توبة، انا منهم برئ وهم منی براء، مجمع الزوائد ص ۴۴۸/۱، کتاب العلم، باب فی البدع والاهواء، مطبوعه دارالفکر بیروت،

آیت قرآنیہ سے تفریح کیا کرتے ہیں، ان کی سخت مذمت قرآن پاک میں آئی ہے، اور ممانعت کی گئی ہے، لاتتخذوا ایات اللّٰہ ھزواً الایۃ[1] شرح فقہ اکبر[2] میں ہے کہ اگر تفریح کے لئے ایک شخص واعظ بن کر منبر پر بیٹھ کر وعظ کی نقل کرے اور سب بیٹھے سنتے رہیں، یا ایک شخص کو عالم بنا کر بٹھایا اور لوگ آ آ کر اس سے مسائل دریافت کریں، اور وہ جوابات دیتا رہے، اور یہ سب تفریح کے طور پر ہو ان کا ایمان سلامت نہیں رہے گا، یہ اس وقت ہے جبکہ اس میں اور خرافات نہ ہوتی ہو، ورنہ شناعت وقباحت میں اور اضافہ ہوگا، ایسی فلم سے بالکل اجتناب کیا جائے، حق تعالیٰ ان تمام بندوں کو توفیق دے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر کے سچے دل سے توبہ کریں اور اپنی توبہ کا اعلان بھی شائع کریں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۰/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۸۷ھ

قسم قسم کی فلمیں دیکھنا

سوال:۔(۱) فلم خانۂ خدا دیکھنا کیسا ہے؟

(۲) موجودہ دور کی فلمیں دیکھنا کیسا ہے؟

(۳) جنگ کی فلمیں دیکھنا کیسا ہے؟

(۴) تبلیغی فلم (جس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو) دیکھنا کیسا ہے؟

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۲۳۱/ **ترجمہ**:۔اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو لہو ولعب مت سمجھو۔(بیان القرآن)

[2] وكذا لوجلس على مكان مرتفع وحوله جماعة يسألون ويضحكون ويضربونه بالوسائد يكفرون جميعاً، شرح فقه اكبر، ص ۱۸۸/ بحث استحلال المعصية كفر، مطبوعه مجتبائى دهلى . مجمع الانهر ص ۲/۵۱۰، باب المرتد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص ۲/۲۷۰، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها مايتعلق بالعلم والعلماء،

الجواب حامداً ومصلیاً

۱/۲/۳/۴/ناچ گانا شرعاً ناجائز ہے، اسکا دیکھنا اور سننا بھی ناجائز ہے، اگرچہ وہ فلم ہی کے ذریعہ ہو، دینی عبادت کو تماشہ بنانا اور بھی خطرناک ہے، فلم تو خود مستقل لغو تماشا ہے، اس میں اور لغو کو ملایا جائے تو مجموعۂ لغویات ہوگا[1] فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

ٹیلی ویژن

سوال: ـ ٹیلی ویژن دیکھنا اس کو گھر میں رکھنا کیسا ہے، کیا ٹیلی ویژن دیکھنے والے مثل ناچ دیکھنے والے کے فاسق ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس میں ناچ ہوتا ہوتو وہ ناچ دیکھنے والے کے مثل ہوگا[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] السماع والقول والرقص الذی یفعله بعض المتصوفة فی زماننا حرام لایجوز القصدالیه والجلوس علیه وهووالغناء والمزامیر سواء.عالمگیری کوئٹه ، ج۵/ص۳۵۲/ کتاب الکراهیة ،الباب السابع عشر فی الغناء واللهووسائر المعاصی الخ.

"اما استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب وغیرذٰلک حرام ومعصیة لقوله علیه الصلاة والسلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق، قاضیخان علی هامش الهندیة کوئٹه ص۴۰۶/۳، کتاب الحظروالاباحة ،ومایکره اکله ومالا یکره ومایتعلق بالضیافة" بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص۳۵۹/۶ ، کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص۵۰۲، ۹/۵۰۴، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی اللبس،

[2] اما التلفزیون والفدیو فلا شک فی حرمة استعمالها بالنظر الی مایشتملان علیه من المنکرات الکثیرة من الخلاعة والمجون .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

گانا سننے کی دلیل

سوال: ۔ایک شخص کہتا ہے کہ گانا سننا جائز ہے، اور دلیل میں یہ حدیث شریف پیش کرتا ہے، کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں چند لڑکیاں گا رہی تھیں، اور آپ ؐ سن رہے تھے، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ گذرے تو انھوں نے کہا کہ حضور ﷺ کے گھر میں شیطانی کام کیا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، لہٰذا آپ سے عرض ہے کہ بتائیے ہم اس شخص کو کیا جواب دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چھوٹی بچیاں اگر کچھ پڑھیں، جو نہ گانے کے قواعد راگ وغیرہ سے واقف ہیں، نہ ان کی طرف کسی کو شہوت ہو، نہ وہ پردہ کے قابل ہوں تو ان پر بڑی عورتوں کو قیاس کرنا جن کی آواز میں فتنہ ہو اور صورت بھی فتنہ اور ان سے پردہ بھی ضروری ہے، بالکل غلط ہے، ہرگز قابل استدلال نہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ والکشف عن النساء المتبرجات او العاریات وماالی ذلک من اسباب الفسوق تکملة فتح الملهم ص ۴/۱۶۴، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه دارالعلوم کراچی،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] وقد اجاز الفقهاء الغناء فی العرس للجواری الصغیرة مع شروطه الخ فیض الباری ج۴/ ص۲۹۷/ کتاب النکاح ،باب الهدیة للعروس ،مطبوعه ربانی دهلی.
ویرد علیهم بان الغناء الجاریتین لم یکن الا فی وصف الحرب والشجاعة ومایجری فی القتال فلذلک رخص رسول الله ﷺ فیه واما الغناء المعتاد عن المشتهرین به الذی یحرک الساکن ویهیج الکامن الذی فیه وصف محاسن الصبیان والنساء ووصف الخمر ونحوها من الامور المحرمة فلا یختلف فی تحریمه، .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ٹرانسسٹر سننا

سوال: ۔ٹرانسسٹر ریڈیو پر خبروں کا سننا کیسا ہے؟ چونکہ آلۂ لہوولعب ہے اس لئے یہ اشکال پیدا ہوا، ورنہ فی نفسہٖ خبروں کا سننا کچھ قبیح نہیں معلوم ہوتا، ایک مولوی صاحب اپنے گھر پر ریڈیو لگا کر خبر سن رہے تھے، ان کے والد محترم نے منع کیا کہ آپ کے شایانِ شان نہیں ہے، تو انہوں نے حوالہ دیا کہ شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم دیوبند کو میں نے سنتے دیکھا ہے، اب صورت مسئولہ میں جو حکم شرعی ہو اسے تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض خبروں، تبصروں اور تقریروں کا سننا تو درست ہے[1]، گانا بجانا، اور غلط چیزوں کا سننا منع ہے، یہ آلہ اصالۃً خبروں کو بہت جلد پھیلانے کے لئے موضوع ہے، مگر اس میں لہوولعب گانا بجانا بھی بہت کثرت سے ہوتا ہے جو ممنوع ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۲/۸/۱۸ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)...........عمدة القارى ص ۲/۲۷۱، الجزء السادس، كتاب العيدين، باب الحراب والدرق يوم العيد، مطبوعه دارالفكر بيروت، فتح البارى ص۲/۱۱۷، باب ايضا، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمه، فيض البارى ص۲/۳۷۵، باب ايضا، مطبوعه خضرراه بكڈپو ديوبند،

(حاشیہ صفحہ هذا) [1] جواهر الفقه ص۱/۱۷۵، آلات جدیدہ کے شرعی احکام، ریڈیو، مطبوعه مكتبه تفسير القرآن ديوبند، امداد المفتين ص ۱۰۰۹، كتاب الحظر والاباحة، ریڈیو وغیرہ کے احکام، مطبوعه دارالاشاعة كراچى، كفايت المفتى ص ۹/۲۱۱، كتاب الحظر والاباحة، سولھواں باب، ریڈیو سننا، مطبوعه دارالاشاعة كراچى،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ریڈیو کی خرید وفروخت اور استعمال

سوال:۔ زید ریڈیو کا کام کرتا ہے، اور گھر پر ریڈیو بھی رکھتا ہے، عمر اس پر اعتراض کرتا ہے، کہ ریڈیو رکھنا ناجائز ہے، سوال یہ ہے کہ ریڈیو کس صورت میں رکھا جا سکتا ہے، اور کس صورت میں نہیں رکھا جا سکتا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ریڈیو پر قرآن کریم کی تلاوت ہوتی ہے، تفسیر ہوتی ہے، دینی تقریریں ہوتی ہیں، صحیح خبریں سنائی جاتی ہیں، حالات حاضرہ پر صحیح تبصرہ کیا جاتا ہے، ان امور کا سننا جائز ہے، اور اس مقصد کے لئے ریڈیو گھر میں رکھنا بھی جائز ہے[1]، ریڈیو پر گانا بجانا ہوتا ہے، فحش مکالمہ ہوتا ہے، بلاوجہ کسی کو برا کہا جاتا ہے، اور بدنام کیا جاتا ہے، ان امور کا سننا اور اس مقصد کے لئے رکھنا درست نہیں [2]

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب ونحوه حرام قال علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذبها کفر الخ بزازیه علی هامش الهندیة کوئٹه ج۶/ ص ۳۵۹/ کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۲۲۳/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۵۰۲، ۹/۵۰۴، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی اللبس،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] ملاحظه هو عنوان "ٹرانسسٹر سننا" حاشیه: ۱/

[2] استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب ونحوه حرام قال علیه السلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق الخ، بزازیه علی هامش الهندیة کوئٹه ج۶/ ص ۳۵۹/ کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۵۰۲، ۹/۵۰۴، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل اللبس، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص۲۲۳/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

ریڈیو کی بیع ومرمت درست ہے، پھر اگر خریدنے والا اس کو غلط استعمال کرتا ہے، تو وہ گنہگار ہے، فروخت کرنے والے پر اس کی ذمہ داری نہیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۲/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۲/۹۰ھ

ریڈیو بجانا اور اس میں گانا سننا

سوال:۔ریڈیو بجانا، گانا سننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مکروہ تحریمی ہے جو کہ حکم کے اعتبار سے حرام کے قریب ہے، اس لئے بعض حضرات نے اس کو حرام بھی فرمایا ہے [2]، جائز خبریں سننے کی اجازت ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] وعلم من هذاانه لايكره بيع مالم تقم المعصية به كبيع الجارية المغنية والكبش النطوح والحمامة الطيارة والعصير والخشب ممن يتخذ منه المعازف الخ، شامي زكريا ، ج۹/ ص ۵۶۱/ كتاب الحظر والاباحة،فصل في البيع. النهر الفائق ص۲۶۸/۳، قبيل كتاب اللقيط، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق كوئٹه ص۱۴۳/۵، قبيل كتاب اللقيط، جواهر الفقه ص۱۷/۵، آلات جديده كے شرعي احكام، ريڈيو، مطبوعه مكتبه تفسير القرآن ديوبند،

[2] وفي البزازية استماع صوت الملاهي كضرب قضب ونحوه حرام الخ، درمختار على الشامي زكريا ج۹/ص ۵۰۴/ كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل في اللبس، بزازية على الهندية كوئٹه ص ۳۵۹/۶، كتاب الحظر والاباحة، الثالث في المناهي، سكب الانهر على مجمع الانهر ص۲۲۳/۴، كتاب الكراهية، فصل في المتفرقات، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

سنیما، تصویر، فوٹو

سوال:۔(۱) عمر سنیما کا شائق ہے اس بہانہ سے جاتا ہے کہ اس سے نصیحت آمیز باتیں حاصل ہوتی ہیں، کیا کسی صورت میں سنیما جانا درست ہوسکتا ہے؟

(۲) تصویر اور فوٹو میں کچھ فرق ہے یا نہیں ،فوٹو رکھنا شرعاً کیسا ہے، جواب مفصل اور کتب معتبرہ سے ہونا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) کیا عمر کو نصیحت آمیز باتیں اہل صلاح کی مجلس میں کہیں میسر نہیں آتیں کہ اس لہو ولعب اور خلاف شرع مجلس میں جاتا ہے، یہ سب حیلہ اور کید نفس ہے، ایسی جگہ جانا شرعاً ہرگز جائز نہیں [۱]

(۲) حکم کے اعتبار سے ہر دو میں کچھ فرق نہیں ،فوٹو بالکل تصویر کے حکم میں ہے حیوان کا فوٹو رکھنا شرعاً ناجائز ہے، **''عن ابی طلحة قال قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لاتدخل الملائكة بیتا فیه كلب ولاتصاویر اھ بخاری شریف''** [۲]

---

[۱] استماع صوت الملاهی کالضرب بالقضیب ونحوہ حرام قال علیه الصلوٰة والسلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق، بزازیه علی هامش الهندیة کوئٹه ج۶/ ص ۳۵۹/ کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۵۰۲، ۹/۵۰۴، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی اللبس، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۴/۲۲۳، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۲] بخاری شریف ص ۱۲۶۸/ باب التصاویر، حدیث نمبر ۵۹۴۹/ مطبوعه دارالسلام ریاض، مشکوۃ شریف ص ۳۸۵، باب التصاویر، الفصل الاول، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، مسلم شریف ص ۲/۲۰۰، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دهلی،

ترجمہ:۔ حضرت ابوطلحہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

بے جان درخت وغیرہ کا فوٹو رکھنا اتارنا درست ہے، "قال العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وھو من الکبائر لانه متوعدعلیه بهذاالوعید الشدید(ای اشد الناس س عذابا عند الله المصورون) وسواء صنعه لما یمتهن ام لغیره فصنعه حرام بکل حال وسواء کان فی ثوب اوبساط اودرهم او دینار اوفلس اوانا ء اوحائط اوغیرها فاما تصویرمالیس فیه صورة الحیوان فلیس بحرام اھ فتح الباری[1]، ج۱۰/ص ۳۱۵/"

مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی نے تصویر اور فوٹو کے احکام میں ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے، اس میں اس کو تفصیل سے لکھا ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] فتح الباری ج۱۱/ص۵۸۳/ کتاب اللباس، باب عذاب المصورین یوم القیامة، مطبوعه نزار مصطفی البازمکه مکرمه. شامی زکریا ص۴۱۶/۲، باب مایفسد الصلاة، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة، نووی علی مسلم ص۱۹۹/۲، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، مطبوعه رشیدیه دهلی،

[2] یہ رسالہ "التصویر لاحکام التصویر" کے نام سے، جواهر الفقه ج۳/ص۱۶۷/ میں اور اس کا دوسرا حصہ "کشف التذویر عن احکام التصویر" کے نام سے، جواهر الفقه ج۴/ص۸/ پر موجود ہے۔ مطبوعه تفسیر القرآن دیوبند،

باب بست وسوم: کفار سے تعلقات ومعاملات

فصل اول:- کفار کے ساتھ تعلقات

کافر سے موالات ومواسات

سوال:۔کسی ہندو کا مسلمان سے دوستانہ تعلق ہے، شادی کے وقت ایک دوسرے کو روپیہ کھانے پکانے اور کھانے کو دیتے ہیں، اور ایک دوسرے کی دعوت کرتے ہیں، ایسا روپیہ لینا دینا اور کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کفار سے دوستانہ تعلق اور دلی محبت حرام ہے، لقوله تعالىٰ ياايها الذين اٰمنوا لاتتخذو الذين اتخذو دينكم هزوا ولعباً" (الاية[1]) البتہ دنیوی معاملات میں لین دین وغیرہ بضرورت درست ہے[2]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶/۱۰/۶۴ھ

---

[1] سورہ مائدہ آیت ۵۷/

ترجمہ:۔اے ایمان والو جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب مل چکی ہے جو ایسے ہیں کہ انہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، ان کو اور دوسرے کفار کو دوست مت بناؤ۔

[2] لابأس بان يكون بين المسلم والذمی معاملة إذا كان مما لابد منه هنديه كوئٹه ص ۳۴۸/ج۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة والاحكام الخ

غیر مسلم سے تعلقات

سوال:۔ ہندو سے دوستی کرنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا کہ نہیں؟ یعنی ایسے ہندو سے دوستی قائم کرنا جو کہ مسلمانوں کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا ہے، اور یہ دوستی اس کی بہت زمانہ سے چلی آرہی ہے، تو اس کے ساتھ دوستی قائم کرنا عندالشرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بستی دار یا محلّہ دار ہونے کی وجہ سے یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا اور میل ملاپ رکھنا درست ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۴/۵/۹۰ھ

---

[1] اذا كان حربيافي دارالحرب وكان الحال حال صلح ومسالمة فلابأس بان يصله عالمگيری، كوئٹه، ج۵/ص۳۴۷/ لابأس بمصافحة المسلم جاره النصرانی إذا رجع بعدالغيبة ويتأذی بترک المصافحة كذا فی القنية، هنديه كوئٹه ص۳۴۸/ج۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة والا حكام التی تعود اليهم. لابأس بأن يصل الرجل المسلم المشرک قريبا كان أو بعيداً محارباكان أو ذميا الخ محيط برهانی ص۷۰/ج۸، كتاب الكراهية، الفصل السادس عشر فی اهل الذمة الخ مجلس علمی گجرات، هنديه كوئٹه ص۳۴۷/ج۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر الخ.

فصل دوم:- کفار کے ساتھ مشابہت

سُراغ رسانی کے لئے کافروں کی ہیئت اختیار کرنا

سوال:۔ بلوائیوں کی خفیہ تنظیم کی سراغ رسانی کیلئے اوران کے حملے کو پسپا کرنے کیلئے اگرسر پر چوٹی رکھ لی جائے،اورزنار باندھ لی جائے،اورسر پر ٹیکا لگایا جائے،اوردھوتی پہن لی جائے،اور یہ سب امورصرف اتنی دیر کیلئے کئے جائیں جتنی دیر تک ضرورت ہو،جائز ہے یا نہیں؟ مذکورہ بالا امور کے بغیر دفاع ناممکن ہے،کیونکہ سراغ رسانی دفاع کیلئے مثل لازم کے ہیں،ان مسائل کی حضرت والا اصل بھی تحریر فرمائیں،تو مزید تشفی ہوجائے گی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بلوائیوں کی خفیہ تنظیم کی سراغ رسانی کے لئے زنار باندھنے،سر پر چوٹی رکھنے اور دھوتی وغیرہ پہننے کی اتنی دیر تک کیلئے اجازت ہے،''یکفر بوضع قلنسوة المجوس علیٰ رأسه علی الصحیح الالضرورة دفع الحروالبردوبشد الزنار فی وسطه الااذفعل ذٰلک خدیعة فی الحرب وطلیعته للمسلمین''عالمگیری[1]، ج۲/ص۲۴۷/البحرالرائق[2] ج۵/ص۱۳۵/۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہ

---

[1] عالمگیری کوئٹه،ج۲/ص۲۷۶/ باب احکام المرتدین،ومنها مایتعلق بتلقین الکفر والامر بالارتداد وتعلیمه والتشبه بالکفار الخ.

[2] البحرالرائق کوئٹه،ج۵/ص۱۲۳/ باحکام المرتدین. مجمع الانهر ص۵۱۳/ج۲، کتاب السیر، ثم إن الفاظ الکفر انواع، دارالکتب العلمیه بیروت.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\15-Kuffar ke sath Mushabhat

بہروپیہ اورسی آئی ڈی کا غیر مسلم کی صورت ووضع بنانا

سوال:۔(۱) زید بوجہ پیشہ خوردونوش (بہروپیہ) اپنے روپ بدلتا ہے، جس سے اس کے ہندو ہونے کا یقین ہوتا ہے، مثلاً کبھی ہندو کمہار، ہندو فقیر وغیرہ بنتا ہے، ماتھے پر قشقہ لگاتا ہے، گلے میں مالا ڈالتا ہے، یہ تو اس کے افعال ہوتے ہیں، مگر بعض اوقات وہ خود اپنا ہندو ہونا بیان کرتا ہے، اور مسلمان ہونے کی خواہش کرتا ہے، گویا خود کو ہندو کہہ کر دھوکہ دیتا ہے، ایسی حالت میں اس کے مسلمان رہنے اور نکاح قائم رہنے کی نسبت کیا حکم ہے، اگر نکاح ساقط ہوجاتا ہے، تو بغیر حلالہ کے نکاح ثانی ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) بکر بوجہ ملازمت سرکاری سی آئی ڈی (خفیہ پولس) کسی مفرور ملزم کی تلاش یا کسی معلومات واقعہ کے لئے اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے ایسا روپ بھرلے کہ انجان آدمی کو اس کے مسلمان ہونے کا شبہ بھی نہیں ہوتا، بلکہ اس کو ہندو ہونے کا یقین ہوتا ہے، اگر وہ زبان سے ہندو ہونے کا مقر نہیں ہے تو ایسی حالت میں اسلام و نکاح کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بلاضرورت شدیدہ کفار کا مخصوص لباس استعمال کرنا ممنوع اور ناجائز ہے، "**لقوله تعالیٰ ولاتركنوا الى الذين ظلموا انفسكم النار**[1]" اور قشقہ لگانا کفار کا مذہبی شعار ہے، جیسے زنار پہننا اس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے "**يكفر بوضع قلنسوة المجوس علىٰ راسه على الصحيح الا لضرورة ومنع الحر والبرد وبشد الزنار فى وسطه الا اذا فعل ذٰلك**

[1] **سورۂ هود آیت ۱۱۳ / ترجمہ**:۔اور ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے۔(از بیان القرآن)

خدیعة فی الحرب‘‘عالمگیری، ج۲/ص۲۹۴/[۱] بحرالرائق، ج۵/ص۱۲۳[۲]۔

اپنے ہندو ہونے کا اقرار کرنا خود کفر ہے’’الهازل المستهزئ اذا تكلم بكفر استخفافاً واستهزاءً اومزاحاً يكون كفراً عند الكل وان كان اعتقاده خلاف ذلك،عالمگیری ج۲/ص۲۹۴[۳]/فتاویٰ قاضی خان، ج۲/ص۴۰۷/[۴] نعوذبالله من ذالک اور ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے،’’وارتداداحدهما أی الزوجين فسخ فلاينقص عدد اعاجل بلاقضاء درعلى الشامی، ج۲/ ص۶۴۳/ ’’اس کے بعد اگر وہ شخص مسلمان ہوجائے تو پھراس کا نکاح اس پہلی عورت سے جو اس کے نکاح میں تھی بلاحلالہ کئے شرعاً درست ہے’’الشامی تحت قول الدر (فسخ) نقلاعن الفتح لان الحرمة بالردة غير متأبدة فانها ترتفع بالاسلام وتحت قولهٗ الدر(فلا ينقص عدداً) فلو ارتدادًا وجددالاسلام فی كل مرة وجدد النكاح علىٰ قوله ابی حنيفةؒ تحل امرأته من غير اصابة زوج ثان بحرعن الخانية[۵]۔

(۲) اگر محض کفار کا لباس قومی اختیار کیا ہے تو اس سے کفر نہیں بلکہ گناہ ہوتا ہے، اگر کفار کا شعار مذہبی اختیار کیا ہے تو اس کا جواب وہی ہے جو اوپر نمبر ۱/ میں مذکور ہے، ودلیله

---

۱ عالمگیری کوئٹه، ج۲/ص۲۷۶/ باب احكام المرتدين ،منها مايتعلق بتلقين الكفر والامر بالارتداد الخ، مجمع الانهر ص۵۱۳/ج۲، كتاب السير، ثم ان الفاظ الكفر انواع، دارالكتب العلميه بيروت.

۲ البحرالرائق كوئٹه، ج۵/ص۱۲۳/ باب احكام المرتدين.

۳ عالمگیری کوئٹه، ج۲/ص۲۷۶/ باب احكام المرتدين ،ومنها مايتعلق بتلقين الكفر والامر بالارتداد.

۴ قاضی خاں علی هامش الهندية كوئٹه، ج۲/ص۵۷۷/ باب مايكون كفراً من المسلم ومالايكون.

۵ الدرالمختار مع الشامی زكريا، ج۴/ص۳۶۶/ باب نكاح الكافر ،مطلب الصبی والمجنون ليسابااهل الخ، هنديه كوئٹه ج۱/ص۳۳۹، كتاب النكاح، الباب العاشر فی نكاح الكفار، بحركوئٹه ص۲۱۴/ج۳، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، النهرالفائق ص۲۹۰/ج۲، كتاب النكاح، باب نكاح الكافر، طبع بيروت،

ذکرتم[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/۶/۵۲ھ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، صحیح بندہ عبد الرحمٰن غفرلہٗ

صحیح سعید احمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/ج ۵۲ھ

شعار اہل کفر کو اختیار کرنا

سوال:۔ زید مسلمان اور عمر ہندو نے باہمی مشترکہ دوکان کھولی اس دوکان کے شروع کرنے کی تاریخ ہندو پنڈت کاہنوں سے پوچھ کر معین کی چنانچہ معینہ تاریخ پر اہل ہنود کے رواج کے مطابق دوکان کھولی گئی، یعنی پنڈتوں و برہمنوں کو دعوت دی گئی اور حساب کی بہی پر بجائے بسم اللہ کے لفظ اوم (جو ہندو اپنی خط وکتابت میں لکھتے ہیں، لکھا گیا اور ہنومان وغیرہ کی ان پر تصویریں بنائی گئیں، اور زید مسلمان کی پیشانی پر ہندوؤں کی رسم مخصوص کے مطابق سرخ رنگ کے ٹیکے لگائے گئے، اور چاول وغیرہ بھی جیسے ہندو لگاتے ہیں ماتھے پر لگائے گئے، اور تھالیوں پر گھی کے چراغ رکھ کر مطابق رسم کے جلائے گئے، یہ سب کچھ علماء کے منع کرنے کے بعد کیا اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید نے جو فعل دیدہ ودانستہ کیا ہے اس پر بسبب اس فعل کے بموجب شریعت بیضاء کیا حکم عائد ہوتا ہے، اور دیگر مسلمانوں کو زید سے کیا برتاؤ کرنا چاہئے، اور جو لوگ اس مجلس میں شریک ہوئے ہیں، ان پر کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر مسلم قوم کے شعار قومی کو اختیار کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور شعار مذہبی کو اختیار کرنا

[1] ملاحظہ ہو صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۲/ اور ۳/

بلاضرورت معتبرہ عندالشرع کفر ہے،[۱] لہٰذا احتیاطاً زید کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر لینا چاہیئے، اور آئندہ کے لئے بھی ایسا افعال سے پختہ توبہ کرنا ضروری ہے[۲]، اور جتنے مسلمان اس مجلس میں شریک ہوئے ہیں، سب کو توبہ کرنا ضروری ہے، اگر زید توبہ نہ کرے اور اپنے اس فعل کو برا نہ سمجھے تو مسلمانوں کو اُسے سمجھا چاہیئے، اگر باوجود فہمائش کے نہ مانے اور اپنی بات پر جمار ہے تو اس سے قطع تعلق کر دینا چاہیئے تا کہ تنگ آ کر توبہ کر لے۔[۳]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۲/۵۴ھ

صحیح عبداللطیف ۱۴/صفر ۵۴ھ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[۱] یکفر بوضع قلنسوة المجوس على رأسه على الصحيح الا لضرورة دفع الحر والبرد وبشد الزنار في وسطه الا اذا فعل ذٰلک خديعة في الحرب ،عالمگیری کوئٹه ، ج۲/ص۲۷٦/ الباب التاسع في باب احكام المرتدين، ومنها مايتعلق بتلقين الكفر والامر بالارتداد الخ، البحرالرائق کوئٹه ج۵/ص۱۲۳/ باب احكام المرتدين. مجمع الانهر ج۲/ص۵۱۳/ كتاب السير، ثم إن الفاظ الكفر انواع دارالكتب العلميه بيروت.

[۲] ماكان في كونه كفراً اختلاف فان قائله يومر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطريق الاحتياط .عالمگیری کوئٹه ،ج۲/ص۲۸۳/ الباب التاسع في احكام المرتدين، قبيل الباب العاشر في البغاة. مجمع الانهر ج۲/ص۵۰۱/ كتاب السير، باب المرتد، دارالكتب العلميه بيروت.

[۳] فاما الهجران لاجل المعاصي والبدعة فواجب استصحابه الیٰ ان يتوب من ذٰلک ولايختلف في هذه، المفهم في حل المسلم، ج٦/ص۵۳۴/ باب النهي عن التجسس والتنافس الخ، حكم الهجران لاهل المعاصي الخ دارابن كثير ،دمشق بيروت،المفهم في حل المسلم، ج۷/ص۹۸/ باب يهجر من ظهرت معصيته ،كتاب الرقاق. فتح الباري ص۱۲۳/باب مايجوز من الهجران لمن عصى،كتاب الادب، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه. مرقاة ج۴/ص۱٦۷/ باب ماينهى عنه من التهاجر الخ الفصل الاول مطبوعه بمبئى.

غیر قوموں کے ساتھ تشبہ

سوال:۔عورت کا بے پردہ پھرنا، ساڑی پہننا، انگریزی لیڈی وضع جوتا مردوں اورعورتوں کو پہننا، کپڑے بھی اسی وضع کے بالوں کو بھی اسی طرح سے گوندھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ جملہ امور ممنوع اور ناجائز ہیں ''مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ'' (الحدیث[1])

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

ہندوانہ زیبائش

سوال:۔مشرقی اضلاع میں رواج کے مطابق مسلمان عورتیں بھی مانگ میں سندور بھرتی ہیں، ماتھے پر بندیا لگاتی ہیں، پیر کی انگلیوں میں بچھوے پہنتی ہیں، اور ساڑی کا استعمال کرتی ہیں، ازروئے شریعت اس قسم کی زیبائش جائز ہے، یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ چیزیں اصالۃً غیر مسلموں کی ہیں بعض تو محض قومی ہیں اور بعض میں مذہبیت کی بھی شان ہے، ایسی چیزوں کا اہل اسلام کو اختیار کرنا منع ہے، قسم ثانی کا استعمال قسم اول سے زیادہ سخت ہے، اور اس کی ممانعت بھی شدید ہے، اور جس جگہ یہ چیزیں اہل اسلام میں غیر مسلموں

---

[1] مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵/ کتاب اللباس الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند. ابو داؤد شریف ص ۵۵۹/ کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، طبع سعد بکڈپو دیوبند.

ترجمہ:۔جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

کی صحبت کے اثرات سے کچھ پھیل گئی ہیں یا نومسلموں میں ترکۂ آباء کی حیثیت سے باقی رہ گئی ہیں، وہ بے علم اور بے عمل مسلمانوں میں ہیں، ان کی اصلاح لازم ہے نہ کہ اشاعت[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

عورت کو مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی لگانا

سوال:۔کیا عورت اپنی زینت کیلئے مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی لگا سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مانگ میں سندور اور پیشانی پر بندی غیر مسلم عورتوں کا شعار ہے، اس سے بچنا لازم ہے، ہرگز اس کو اختیار نہ کریں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۱/۲۱ھ

لباس اور برتن میں تشبہ سے پرہیز

سوال:۔ایک مسلمان شخص کو میں نے منع کیا تھا کہ تم وہ چتے ہوئے گھڑے کہ جن کو ہندو استعمال کرتے ہیں، تم نہ استعمال کیا کرو، وہ گھڑے استعمال کرو جو چتے ہوئے نہ ہوں،

---

[1] من تشبہ بقوم ای من شبہ نفسہ بالکفار مثلا فی اللباس وغیرہ او بالفساق او الفجار فھو منھم ای فی الاثم. مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۴/ ص ۴۳۱/ کتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعہ اصح المطابع بمبئی. ابوداؤد شریف ص ۵۵۹/ کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند.

[2] من تشبہ بقوم فھو منھم الحدیث، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵/ کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۵۵۹/ کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، سعد بکڈپو دیوبند.

اور کنی دار دھوتی نہ استعمال کرو وہ بھی ہندو استعمال کرتے ہیں، تم بے کنی کی دھوتی استعمال کرو، شریعت میں اس کی کیا اصل ہے، جواب سے مشرف فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار ہو، مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب چاہئے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۴/۵۴ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

فساق یا فجار کے شعار کو اختیار کرنا

سوال:۔ ہمارے علاقے میں مسلم خواتین مانگ میں سندور، پیشانی پر رنگ یا سندور کا ٹیکہ اور بازار کی ٹکیا لگاتی ہیں، ایسی زینت و آرائش مسلم خواتین کیلئے کیسی ہے؟ شرعی حکم سے مطلع فرماویں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جہاں یہ کفار یا فساق کا شعار ہے وہاں ممنوع ہے "لاجل التشبۃ"[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۵/۴/۹۲ھ

---

[1] من تشبه بقوم اى من شبه نفسه بالكفار مثلافى اللباس وغيره اوبالفساق اوالفجار فهومنهم اى فى الاثم. **مرقاة** شرح مشكوٰة ، ج۴/ص ۱ ۴۳/ كتاب اللباس الفصل الثانى، مطبوعه اصح المطابع بمبئى . ابوداؤد شريف ص ۵۵۹/ كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، سعد بکڈپو ديوبند.

[2] من تشبه بقوم فهومنهم ،مشكوٰة شريف ،ص۳۷۵/ كتاب اللباس ،الفصل الثانى . مطبوعه ياسر نديم ديوبند. ابوداؤد شريف ص ۵۵۹/ كتاب اللباس، باب لبس الشهرة، سعد بکڈپو ديوبند.

فصل سوم:- غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شرکت

ہندوؤں کے مذہبی تیوہار میں شریک ہونا

سوال:۔مسلمانوں کا ہندوؤں کی خوشی میں شامل ہونا، مثلاً بنگال میں یہ رواج ہے کہ جب وہاں رام لیلا ہوتی ہے، تو کشتی پر بتوں کو رکھ کر اس کے پیچھے کشتیوں میں سوار ہو کر ہندو اور مسلمان شرکت کرتے ہیں، اور ان کشتیوں کو ہندو و مسلمان کھینچتے بھی ہیں اور بالخصوص مسلمان کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مجلس میں شرکت کرنے سے ان کے مسلمان ہونے میں تو کوئی اثر پیدا نہیں کرتا؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ شرکت قطعاً ممنوع ہے، اور گناہ ہے اس سے توبہ لازم ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸/۳/۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف ۲/ ربیع الآخر ۵۸ھ

---

[1] من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضى عمل قوم كان شريكا فى عمله، كنز العمال، ج ۹/ص ۲۲/ حديث نمبر ۲۴۷۳۵/ كتاب الصحبة الخ مطبوعه مؤسسة الرساله، بيروت. نصب الراية ج ۴/ ۳۴۶، كتاب الجنايات، الحديث التاسع، مجلس عملى گجرات، اتحاف ج ۶/ص ۱۲۸، كتاب الحلال والحرام، الباب السادس، دار الفكر بيروت. ويكفر بخروجه إلى نيروز المجوس لموافقته معهم فيمايفعلون فى ذالك اليوم، هنديه كوئٹه ج ۲/ص ۲۷۶، كتاب السير، احكام المرتدين، مايتعلق الكفر الخ، بحر كوئٹه ج ۵/ص ۱۲۳، احكام المرتدين.

غیر مسلم کی تقریب میں شرکت

سوال:۔ کیا غیر مسلموں کے مذہبی کاموں میں مثلاً مندر بنوانے یا مورتی کے نصب کے موقع پر جشن وغیرہ میں چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ موجودہ بھارت میں مصلحتاً یا سیاستاً چندہ دینا جائز ہے، لیکن حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ نے بہار کے اسکولوں میں گاندھی جی کا مشہور گیت جن من گن پڑھنے سے سختی سے منع فرمایا تھا، لیکن زید نے مصلحتاً جائز کہہ دیا، اس بارے میں کس کا قول درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم مغفور کی رائے صحیح ہے، اس راستہ کو بند ہی کیا جائے، ہرگز نہ کھولا جائے، تھوڑے کی اجازت سے بات بہت دور تک پہنچے گی، جس کا نتیجہ بہت خراب نکلے گا، جیسا کہ بعض جگہ مشاہدہ ہے "من تشبه بقوم فهو منهم" (الحدیث[1]) "ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار" (الآیۃ[2])۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۳/۷/۹۰ھ

غیر قوم کے مذہبی اجتماع میں شرکت

سوال:۔ غیر قوم کے لوگ ہمیں بعض اوقات ان کے مذہبی اجتماع میں شرکت کرنے کے

---

[1] **مشکوٰۃ شریف**، ص ۳۷۵/، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.
ابوداؤد شریف ص ۵۵۹، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند.
ترجمہ:۔ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

[2] سورہ ہود آیت ۱۱۳/ اور ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے۔ (از بیان القرآن)

لئے دعوت دیتے ہیں، ایسے اجتماع میں شرکت کرنا شریعت کے اعتبار سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان کے اجتماع کو اپنی شرکت سے رونق دینا درست نہیں "من کثر سواد قوم فھو منھم" [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

رام لیلا جیسے تہوار میں شرکت

سوال:۔ رام لیلا یا اس قسم کے تیوہار میں شرکت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان کی مذہبی تقریبات میں شرکت خطرناک ہے، الا یہ کہ مقصود شرکت سے سیر وتفریح نیز ان کی رونق بڑھانا نہ ہو بلکہ کوئی جائز وپسندیدہ مقصد ہو [2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۹۰/۳/۲۱ھ

---

[1] کنز العمال، ج ۹/ص ۲۲/مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ رقم الحدیث، ص ۲۴۷۳۵/.
نصب الرایۃ ج ۴/ص ۳۴۶، کتاب الجنایات، الحدیث التاسع، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل گجرات، اتحاف السادۃ ج ۶/ص ۱۲۸، کتاب الحلال والحرام، الباب السادس، دار الفکر بیروت.

[2] یکفر بوضع قلنسوۃ المجوس علی رأسہ علی الصحیح الا لضرورۃ دفع الحر والبرد وبشد الزنار فی وسطہ الا اذا فعل ذٰلک خدیعۃ فی الحرب وطلیعۃ للمسلمین الیٰ قولہ وبخروجہ الیٰ نیروز المجوس لموافقتہ معھم فیما یفعلون فی ذٰلک الیوم، عالمگیری کوئٹہ، ص ۲۷۶/ باب احکام المرتدین، ومنھا مایتعلق بتلقین الکفر والامر بالارتداد الخ قاضی خان علی الھندیہ کوئٹہ ج ۳/ص ۵۷۷، کتاب السیر، باب مایکون کفرا من المسلم ومالایکون، بحر کوئٹہ ج ۵/ص ۱۲۳، کتاب السیر، باب احکام المرتدین.

رام لیلا میں شرکت اور چندہ

سوال:۔(۱) رام لیلا جو ایک ناٹک کی طرح کھیلا جاتا ہے، جو کفر وشرک سے بھرپور اور جس میں پوجا پاٹ کیا جاتا ہے، رام لکشمن یا کرشن وغیرہم کا پارٹ ادا کرے تو ایسے شخص کے لئے از روئے شریعت مطہرہ کیا حکم ہے، اس کا دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) رام لیلا میں رام چند کی بیوی (سیتا) کے لئے زید نے ایک سونے کی نتھ بنوا کر دی ،اور بکر نے اسٹیج سازی کے لئے بیم بنوا کر پر و دیا، محمود نے سیتا کا لباس ساڑھی کے لئے روپیہ دیا، لہٰذا ایسے شخص کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اس قسم کی چیزوں میں مسلمان کیلئے شرکت حرام ہے[1] اگر غیر اللہ کی پوجا پاٹ کریگا تو ایمان سے ہی محروم ہوجائیگا[2] ناجائز ہے[3]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

---

[1] من كثرسواد قوم فهو منهم (ديلمى ،بيروت ،ج۳/ص ۵۱۹/ حديث نمبر، ۵۶۲۱/ باب الميم) نصب الراية ج۴/ص ۳۴۶، كتاب الجنايات، الحديث التاسع، مجلس علمى گجرات، اتحاف ج۶/ص۱۲۸ ، كتاب الحلال والحرام، الباب السادس، دارالفكر بيروت.

ترجمہ:۔جس نے قوم کی تعداد میں اضافہ کیا اس کا شمار انہیں میں ہوگا۔

[2] الاشراک هو اثبات الشريک فى الالوهية ووجوب الوجود كماللمجوس أو بمعنى استحقاق العبادة كما لعبدة الاوثان (قواعد الفقه ص۳۳۷/ الرسالة الرابعة، التعريفات الفقيه، طبع دارالكتاب ديوبند)

[3] ولاتعاونوا على الاثم والعدوان (سورۂ مائده آيت ۲) الاعطاء باسم النيروز والمهرجان لايجوز و إن قصد تعظيمه يكفر الدر مع الشامى كراچى ج۶/ ۷۵۴، مسائل شتى، بحر كوئٹه ج۸/ص۴۸۷، مسائل شتى، هنديه كوئٹه ج۶/ص ۴۴۶، قبيل كتاب الفرائض.

ترجمہ:۔گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

E:\F.M.Fainal\Jild-29\16-Gair Muslimon ke Mazhabi

عیسائی مذہبی تقریب میں شرکت

سوال:۔ یوکے میں ہم بسنے والے سب حضرات عیسائی مذہب والے کی کبیر شمس ۲۵/ ۲۶/دسمبر کا دن آتا ہے، تو عیسائی مذہب والے بخشش دیتے ہیں، اسی طرح عیسائی مذہب والے کا کبیر شمس کا کارڈ بھی ہوتا ہے، وہ بھی ایک دوسرے کو دیتے ہیں، تو یہ سب لینا اور دینا جائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر یہ ان کی مذہبی عبادت ہے تو اس میں ہرگز شرکت جائز نہیں ہے[1]، اگر مذہبی عبادت نہیں محض قومی یا ملکی خوشی کا دن ہے، تو اس کا حکم زیادہ سخت نہیں، اگر چہ اس سے بھی بچنے کا حکم ہے، مگر ہلکا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

غیر قوم کے تہوار میں ان کو مبارکباد دینا

سوال:۔ غیر قوم کے تہوار کے دن مسلمانوں کو انہیں مبارک باد دینا درست ہے یا نہیں؟

---

[1] و (یکفر) بخروجه إلی نیروز المجوس والموافقة معهم فیما یفعلون فی ذالک الیوم (بحر کوئٹه ج۵/ص۱۲۳، کتاب السیر، باب فی احکام المرتین، هندیه کوئٹه ج۲/ص۲۷۶، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مایتعلق بتلقین الکفر والامر بالارتداد الخ مجمع الانهر ج۲/ص۵۱۳، ثم ان الفاظ الفکر انواع، دارالکتب العلمیه بیروت)

[2] من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم كان شريكاً فی عمله ،كنزالعمال ، ج۹/ص۲۲/ حدیث نمبر ۲۴۷۳۵/ کتاب الصحبة الخ ،مطبوعه مؤسسة الرسالة، بیروت. نصب الراية ج۴/ص ۳۴۶، کتاب الجنایات، الحدیث التاسع، طبع مجلس علمی گجرات.

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست نہیں ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۸/۱۴۰۱ھ

ہولی کے دن ہندو استاذ سے ملنا

سوال:۔ زید ایک اسکول میں پڑھتا ہے، ہولی کے روز زید ایک ہندو مدرس کے یہاں ملنے گیا، غرض ملنے سے یہ تھی کہ زید کی طرف سے اس مدرس کے خیالات اچھے رہیں، تا کہ امتحان میں اچھی ڈویژن مل سکے، زید ہولی کی اور کسی بات میں بفضلہٖ تعالیٰ شامل نہیں ہوا، مثلاً رنگ وغیرہ میں بلکہ ساری کفار کی رسموں کو برا جانتا ہے، اوران سے نفرت کرتا ہے، البتہ اس ہندو مدرس کے یہاں ملنے گیا، اگر چہ دل میں نفرت کرتا تھا، وہ ہندو مدرس زید سے ملے بھی ،اور کچھ کھایا جوان کے یہاں پکتا ہے کھلایا، وہیں پر ایک دوسرے ہندو مدرس بھی آ گئے اورانہوں نے زید سے کہا کہ تم ہولی میں نہیں ملے، زید گودل میں نفرت کرتا تھا، مگران کے کہنے سے کچھ خیال نہیں آیا، ان سے بھی مل لیا، پھر ملنے کے بعد خیال آیا اور بہت ممکن ہے کہ خیال کے اندر مدرس کوخوش کرنے کیواسطے ملنے گیا تھا، پھر تیسرے مدرس سے ملنے کی خواہش کی کوشش بھی کی، مگر بفضلہٖ تعالیٰ ان سے نہ مل سکا، کیونکہ وہ گھر پر موجود ہی نہ تھے، بعد میں زید کو بہت افسوس ہوا، اورتوبہ واستغفار کیا کہ ایسا نہ ہوخدانخواستہ توبہ توبہ کوئی کفر کی بات سرزد ہوگئی ہو، زید ہولی کی شرکت کی غرض سے نہیں ملا، نہ اس خیال سے کہ ان کی شان کو بڑا جان کرمحض

---

[1] اجتمع المجوس يوم النيروز فقال مسلم خوب سيرت نهادند يكفر (بزازيه على الهنديه كوئٹه ج۶/ص ۳۳۳، كتاب الفاظ تكون اسلاما أو كفراً، السادس فى التشبيه، فتاویٰ تاتارخانيه ج۵/ص ۵۱۹، كتاب احكام المرتدين فصل فى الخروج الى النشيدة والذهاب إلى ضيافة المجوس طبع كراچى)

E:\F.M.Fainal\Jild-29\16-Gair Muslimon ke Mazhabi

اپنی طرف سے اچھے گمان قائم کرانے تھے تاکہ امتحان میں اچھے نمبر ملیں، اسی شب کو زید نے ایک خواب دیکھا کہ زید کا دوبارہ نکاح ہوا ہے، تو زید کا یہ فعل شرعاً کیسا ہے؟ زید کا نکاح باقی رہا یا نہیں؟ زید کو توشبہ کر کے دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے یا توبہ کرلے، اور پہلا نکاح باقی رہے گا، زید کا یہ فعل ''معاذ اللہ'' کفر کی حد کو تو نہیں پہنچا؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زید کو صورت مسئولہ میں سچے دل سے توبہ واستغفار ضروری ہے کفار کے مذہبی تہوار میں شرکت حرام ہے[۱] مگر چونکہ اسکے دل میں ہولی کی تعظیم نہیں تھی، بلکہ نفرت تھی اسلئے زید اسلام سے خارج نہیں ہوا، اور نکاح بھی نہیں ٹوٹا، تاہم اگر تجدید نکاح کرلے تاکہ قلب کو پوری طرح اطمینان حاصل ہوجائے، تو اس میں مضائقہ نہیں، بلکہ افضل ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/۲/۶۱ھ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ صفر ۶۱ھ

---

[۱] من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضى عمل قوم كان شريكاً فى عمله كنزالعمال، ج۹/ص۲۲/ حديث نمبر ۲۴۷۳۵/ كتاب الصحبة الخ مطبوعه مؤسسة الرسالة،بيروت. ماجرت **العادة** فى سمرقند بنصب أميرنوروز واجتماع الناس وخروجهم إلى آب رحمه واجتماعهم فيه ثلاثة أيام واهداء الناس إلى أميرنوروز فلاشک أنهم إذا ارادوا تعظيم اليوم بذالک كفروا وإن ارادوا غيره فالاصوب والاوجب تركه (بزازيه على الهنديه كوئٹه ج۶/ص۳۳۴، كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفراً أو خطاء، السادس فى التشبيه)

[۲] ماكان فى كونه كفرا اختلاف فان قائله يومر بتجديد النكاح والتوبة والرجوع عن ذالک بطريق الاحتياط ،عالمگيرى كوئٹه ، ج۲/ص۲۸۳/ قبيل الباب العاشر فى البغاة.

شرکیہ میلے میں تجارت کے لئے جانا

سوال:۔درگاہ (مزار) جہاں آج کل عرس یا میلے ہوتے ہیں اور جہاں خلاف شرع کام ہوتا ہے، اور وہاں پر مختلف مذاہب کے لوگ شرکت بھی کرتے ہیں یہاں پر ایک بڑے جید عالم صاحب فاضل دیوبند ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایسی جگہ جہاں عرس میلے میں خلاف شرع اور شرک بھی ہوتا ہے وہاں جانے سے آدمی مرتد ہوجاتا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ آدمی مرتد نہیں ہوتا خرید وفروخت کی غرض سے وہاں جانے میں کیا حرج ہے جبکہ درگاہ بھی جہاں آج کل شرک کا معاملہ ہورہا ہے (کفار کے میلے میں) وہ بھی ایک شرک کی جگہ ہوتی ہے اور بت خانہ بھی ایک شرک کی جگہ ہے، دونوں میں کیا فرق ہے، دونوں جگہ یعنی دونوں کے میلے میں خرید وفروخت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسے میلوں اور عرسوں میں جانا درست نہیں، خرید وفروخت کے لئے بھی نہیں جانا چاہئے، جس طرح خلاف شرع اور شرکیہ امور کا ارتکاب ممنوع ہے ایسی جگہ جاکر ان کی رونق میں اضافہ کرنا بھی ممنوع ہے[1] جب تک کوئی عقیدہ شرکیہ نہ ہو اور ایسا عمل نہ ہو جس کو کفر وشرک قرار دیا گیا ہو ارتداد کا حکم لگانے سے احتیاط لازم ہے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[1] مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ الحديث كنزالعمال، ج۹/ص ۲۲/ رقم الحديث ۲۴۷۳۵/ مطبوعه موسسة الرسالة بيروت، نصب الراية ج۴/ص ۳۴۶، كتاب الجنايات، الحديث التاسع، طبع مجلس علمي گجرات، اتحاف السادة ج۶/ص ۱۲۸، كتاب الحلال والحرام، الباب السادس، دارالفكر بيروت.

[2] الكفر شئى عظيم فلااجعل المؤ من كافراً متى وجدت رواية انه لايكفر الخ، البحرالرائق، ج۵/ص ۱۲۴/ باب احكام المرتدين، النهرالفائق ج۳/ص ۲۵۳، كتاب الجهاد، باب المرتدين، دارالكتب العلميه بيروت، شامی زكريا ج۶/ص ۳۵۸، كتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب مايشک انه ردة لايحكم بها.

ہندوؤں کے میلے میں جانا

سوال :۔مسلمان مرد وعورت کا ہندوؤں کے میلوں میں تماشا دیکھنے کے جانا ہندوؤں کے تیوہاروں میں جو کھانے پکتے ہیں ،ایسے کھانے پکا کر کھانا ،ہندوؤں کے رسوم پوجا وغیرہ میں چندہ دینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ سب باتیں ناجائز اور گناہ ہیں، اگر ہندوؤں کے تیوہار کی تعظیم کے لئے چندہ دیتا اور شرکت کرتا ہے،تو یہ کفر ہے،مسلمان کو ایسے امور سے توبہ ضروری ہے،'' رجل اشتری یوم النیروز شیئاًلم یکن یشتریه قبل ذالک ان اراد به تعظیم النیروز کما یعظمه المشرکون کفر ''مجموعه فتاوی[1] ج ۲ /ص ۲۱۵ / فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

چمار چودس میں سامان خریدنے جانا

سوال:۔دیوبند میں چودس میلہ جو اہل ہنود صاحبان کا مذہبی میلہ ہے، اور چاند کی ۱۲/ ۱۳/ تاریخ کو پوجا پاٹ کی رسم منائی جاتی ہے،جس میں اہل اسلام کا شرکت کرنا یقیناً گناہ ہوگا، مذکورہ بالا تواریخ کے بعد چندروز بازار وغیرہ رہتا ہے،جس میں اشیاء کی خرید وفروخت

[1] مجموعة الفتاوی علی هامش خلاصة الفتاویٰ ج ۴/ص ۳۴۰، کتاب الکراهیة، طبع رشیدیه کوئٹه،فتاویٰ قاضی خاں علی هامش الهندیه کوئٹه ،ج۳/ص۵۷۷/ کتاب السیر، باب مایکون کفراً من المسلم ومالایکون، هندیه کوئٹه ج ۲/ص۲۷۷، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین منها مایتعلق بتلقین الکفر والامر بالارتداد الخ.

ہوتی ہے، بازار دوکانیں، پوجا پاٹ کے مندر سے دور خاصے فاصلہ پر لگتی ہے، اگر تواریخ مندرجہ بالا کے بعد اہل اسلام اس میلہ میں بانس کے سامان پٹی سیروے لاٹھی، لکڑی کے پائے، بکس، مسہریاں وغیرہ خریدنے کیلئے جائیں، تو کیسا ہے گناہ ہے یا نہیں جانا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر چہ پوجا پاٹ کی تاریخیں صرف ۱۲/۱۳/ ہیں، مگر یہ سب میلہ اس نام پر ہوتا ہے، اور اس میں شرکت کرنے والے اس ناجائز میلہ میں شرکت کرتے ہیں، ان تاریخوں کے گزرنے کے بعد بھی بقیہ ایام کا میلہ اس اصل میلہ کا بقیہ ہے، اگر کوئی شخص کے مقصد اصل سے بالکل جدا ہوکر محض اچھا سامان خریدنے کے لئے جائے تو وہ گو مقصد میلہ کی شرکت کا مجرم نہ ہو، لیکن دوسرے لوگوں کے ظنون اس سے فاسد ہونگے، اور ظنون فاسدہ کو استدلال کا موقع ملے گا، اور مظنہ تہمت سے بچنا بھی لازم ہے، خاص کر اہل علم حضرات کیلئے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۱۶/۱/۸۷ھ

میلہ میں سامان خریدنے کے لئے جانا

سوال:۔ کسی میلہ میں بضرورت خرید وفروخت جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیز ضرورت کی ہو اور کسی دوسری جگہ نہ ملتی ہو اس کو خریدنے کیلئے جانا درست ہے

---

[1] وفیہ التحرز من التعرض لسؤ الظن والا حتفاظ من کید الشیطن والا عتذار قال ابن دقیق العید وھذا متاکد فی حق العلماء ومن یقتدی بہ فلایجوز لھم ان یفعلوا فعلا یوجب سوء الظن بھم وان کان لھم فیہ مخلص لان ذلک سبب الی ابطال الانتفاع بعلمھم (فتح الباری، ج۴/ص ۸۱۶/ باب هل يخرج المعتكف لحوائجه إلى باب المسجد كتاب الاعتكاف، طبع دار الفكر بيروت.

بلا اس کے نہیں جانا چاہئے [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۳/۵۶ھ

الجواب صحیح، سعید احمد غفرلہٗ، صحیح عبد اللطیف ۱۳/ربیع الاول ۵۶ھ

میلے اور نمائش میں جانا

سوال:۔(۱) میلے میں جانا کیسا ہے کلبہ اور چھتر کا میلہ اور دسہرا وغیرہ جبکہ تجارت یا کسی چیز کے خرید نے کی نیت سے جائے اور میلے کے اندر تمام ملک کی اشیاء آتی ہوں اور تجارت کا بڑا مرکز ہو۔

(۲) نمائش میں بلاضرورت جانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ میلے ہندوؤں کے مخصوص قومی اور مذہبی میلے ہیں ان میں جا کر ان کی رونق کو بڑھانا ناجائز ہے، مسلمانوں کو ان سے اجتناب ضروری ہے [۲]، ہاں اگر کوئی ایسی شئی وہاں فروخت ہوتی ہے، کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے اور دوسری جگہ وہ ملتی بھی نہیں تو اس کو خریدنے کیلئے جانے میں گنجائش ہے، لیکن اگر دوسری جگہ وہ شئی ملتی ہو یا اس کی ضرورت شدید نہ ہو تو مخصوص تجارت کے لئے وہاں جانا منع ہے [۳]۔

---

[۱] امدادالفتاویٰ، ج۴/ص ۲۶۹/باب معاملات المسلمین باهل الکتاب والمشرکین، درمیلہ ہائے ہنود برائے تجارت رفتن مطبوعه ادارۂ تالیفات دیوبند.

[۲] من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریکان فی عمله، کنزالعمال، ج۹/ص ۲۲/ حدیث نمبر ۲۴۷۳۵/ کتاب الصحبة، مطبوعه مؤسسة الرساله، بیروت.

[۳] امداد الفتاوی ج۴/ص ۲۶۹، باب معاملات المسلمین باهل الکتاب والمشرکین، درمیلہ ہائے ہنود برائے تجارت رفتن، اداره تالیفات اولیاء دیوبند.

(۲) حدیث شریف میں بازار کو شر البقاع کہا گیا ہے[۱] لہٰذا بلا ضرورت بازار میں ہرگز نہیں جانا چاہئے، اور نمائش میں بازار سے بدرجہا زیادہ خرابیاں ومفاسد ومنکرات ہیں، وہاں جانا بلا ضرورت کیسے جائز ہوسکتا ہے، بضرورت ومجبوری لہو ولعب ومنکرات سے بچ کر جانا درست ہے، اہل علم کو جانا ہرگز زیبا نہیں[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۱۱/۵۴ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف یکم ذی الحجہ ۵۴ھ

سرکاری تقاریب میں ہنود کا مسلمان کی پیشانی پر سندور لگانا

سوال:۔ سرکاری تقریبوں میں مسلمانوں کی پیشانیوں کو ہندو لوگ سندور لگاتے ہیں، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان کے مذہبی شعار میں شرکت کی اجازت نہیں ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

---

[۱] فقال شر البقاع اسواقها وخير البقاع مساجدها، مشكوٰة شريف، ۱/۷۱ باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثاني، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[۲] امداد الفتاوى ج۴/ص ۲۶۹، باب معاملات المسلمين باهل الكتاب، کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا، ادارۂ تالیفات اولیاء دیوبند۔

[۳] من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوٰة شريف، ص۳۷۵/ كتاب اللباس، الفصل الثاني، مطبوعه ياسر نديم ديوبند. ابوداؤد شريف ص ۵۵۹، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، سعد بكڈپو ديوبند، يكفر بوضع قلنسوة المجوس على رأسه على الصحيح الا لضرورة دفع الحر والبرد وبشد الزنار فى وسطه الخ هنديه كوئٹه ج۲/ص ۲۷۶، الباب التاسع فى احكام المرتدين مايتعلق بتلقين الكفر والامر بالارتداد، بحر كوئٹه ج۵/ص ۱۲۳، باب احكام المرتدين، مجمع الانهر ص ۵۱۳، كتاب السير، ثم ان الفاظ الكفر انواع دار الكتب العلميه بيروت.

ہولی کا رنگ مسلمانوں پر چھڑکنا

سوال:۔ ہولی کے دنوں میں ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر جبراً رنگ چھڑکا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز ہولی میں مسلمانوں کا ہندوؤں کے ساتھ شریک ہونا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ شرع کے بھی خلاف ہے، اور قانون کے بھی خلاف ہے، ایسا کرنے والوں کو پولیس نے زدوکوب بھی کیا ہے، کوئی اپنی کمزوری سے مرعوب ومغلوب ہو جائے تو دوسری بات ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

میلہ کے وقت بنی ہوئی مٹھائی خرید کر کھانا اور میلہ میں شرکت

سوال:۔ یہاں پر رکشا بندھن کا میلہ لگتا ہے، اس موقع پر مٹھائی خرید کر کھانا جائز ہے یا نہیں؟ میلہ کی وجہ سے مٹھائی بہت زیادہ بنتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دوکاندار اپنی بکری کے لئے مٹھائی بناتے ہیں، اس کو خرید کر کھانا درست ہے، اگر چہ وہ

[1] البتہ ہولی میں مسلمانوں کا شرکت کرنا جائز نہیں من تشبہ بقوم فھو منھم مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، طبع یاسر ندیم دیوبند، ابو داؤد شریف ص ۵۵۹، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، سعد بکڈپو دیوبند.

رکشا بندھن والوں کے خریدنے کی نیت سے بناتے ہوں[۱]، میلہ میں شرکت سے اجتناب چاہئے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۸/۹۶ھ

---

[۱] مستفاد : یکفر بشرائه یوم النیروز شیئاً لم یکن یشتریه قبل ذالک تعظیماً للنیروز لا للاکل والشرب، عالمگیری ج۲/ص۲۷۷، الباب التاسع فی احکام المرتدین، البحرالرائق کوئٹه ج۵/ص۱۲۳، باب احکام المرتدین، بزازیه علی الهندیه کوئٹه ج۶/ص۳۳۳، ۳۳۲، کتاب الفاظ تکون اسلاماً أو کفراً، السادس فی التشبه.

[۲] عن ابن مسعود من کثر سواد قوم فهو منهم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمله به، فردوس دیلمی ج۳/ص۵۱۹، حدیث ۵۶۲۱، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، کنزالعمال ج۹/ص۲۲، کتاب المصحبة الاکمال حدیث ۲۴۷۳۵۸، مطبوعه مؤسسة الرساله بیروت. کشف الخفاء ج۲/ص۲۷۴، مطبوعه داراحیاء التراث العربی، بیروت.

فصل چهارم:- مال کے ذریعہ کفار کی اعانت

غیر مسلم کے مذہب میں مسلم کا روپیہ لگانا

سوال:۔غیر مسلم کے مذہب میں اگر کوئی مسلمان روپیہ لگائے تو اس کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ثواب نہ پوچھئے بلکہ یہ پوچھئے کہ کتنا گناہ ہوگا[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۷/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۹۲ھ

غیر مسلموں کے ساتھ تعاون مذہبی مصلحت سے

سوال:۔زید ایسی بستی میں رہتا ہے جس کی ہندو مسلم آبادی تقریباً برابر ہے، اس بستی میں خصوصاً ایام قربانی میں ہنگامہ وفساد کے اندیشہ کے باوجود گائیں ذبح کی جاتی ہیں، زید غیر مسلموں سے رابطہ قائم کرنے اور اُسے نبھانے میں محسوس کرتا ہے، کہ غیر مسلم کی طرف سے ذبیحہ گاؤ کے سلسلہ میں فساد کا کوئی اندیشہ باقی نہیں رہے گا، اوران کی مذہبی پوجا میں کھانے پینے والے سامان، سواری اور پوجا جاری نہ رہنے کے اوقات میں مقام پوجا پران کی دل دہی کرنے (بنیت استوار تعلقات) کے ذریعہ غیر مسلموں کا تعاون محض اس نیت سے کرتا ہے کہ

[۱] ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان ،سورہ مائدہ آیت ۲.

اس کے ان اعمال سے غیر مسلموں سے تعلقات اچھے رہیں گے، اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو ذبیحہ گاؤ کے سلسلہ میں فریضۂ قربانی ادا کرتے وقت کسی طرح کے فساد کا اندیشہ نہیں رہے گا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا یہ مذکورہ طریقہ مذکورہ نیت کے ساتھ شرعی نقطۂ نظر سے درست ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اعمال صالحہ پر بغیر نیت کے ثواب مرتب نہیں ہوتا "لا ثواب الا بالنية " (الاشباہ والنظائر[1]) مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ جو کام بھی نیت صالحہ سے کیا جائے، وہ جائز بھی ہو، کیونکہ جن امور کی ممانعت ہے وہ نیت صالحہ سے جائز نہیں ہوجاتے، قرآن کریم میں ہے "تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان"[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۲/۴/۶ ۱۴۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۴/۶ ۱۴۰ھ

مندر کے لئے چندہ دینا

سوال:۔ میں نے مندر کے چندہ کے لئے کچھ روپیہ دیئے جن کی رسید ہم نے ان سے لی، پھر میں پچھتایا کہ میں نے غلطی کی، تو اس کی بھی مذہب قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل چاہتا ہوں؟

---

[1] الاشباہ والنظائر، ص ۲۹ / الفن الاول قول فی قواعد الکلیه، مطبوعه دارالعلوم دیوبند .

[2] سورہ مائدہ آیت ۲ . ترجمہ :۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی بہانہ سے ان سے وہ روپیہ لے لیجئے[1] اور پھر اس نیت سے دیدیجئے کہ آپ ان مانگنے والوں کو دے رہے ہیں، اب ان کا کام ہے کہ جہاں جی چاہے خرچ کریں[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۷/۹۹ ۱۳ھ

تعمیر مندر میں امداد

سوال:۔ایک شخص مسلمان دیندار صلح پسند ہے اس کی زمین داری میں ایک گاؤں ہے ،جس میں تمام ہندو آباد ہیں، کسی مسلمان کا گھر نہیں ہے، اور سکنائی زمین ان کی مقبوضہ زمین دار طرف سے اس پر کوئی ٹیکس یا محصول نہیں، زمین دار کے سب گاؤں والے تابعدار ہیں، اور زمیندار ان کو ہر طرح خوش رکھنے کا قصد کرتا ہے، کیونکہ زمانہ کاشتکاروں کی خوشحالی کا ہے، وہ چاہتے ہیں کہ گاؤں میں عبادت کیلئے کوئی مندر وغیرہ بن جاوے، اور زمین میں کوئی حق روکنے کا بھی نہیں ہے، بلکہ انکار میں اندیشہ فساد ومخالفت کا ہے، ایسی صورت میں اجازت وامداد اگر کی جاوے تو کس حیلہ وصورت سے کی جاوے؟ بینوا وتوجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر روکنے پر قدرت ہو اور مندر بنانا زمین دار کی اجازت پر موقوف ہو تو روکنا ضروری

---

[1] ولاتعاونوا علیٰ الاثم والعدوان الایة ،سورة المائدة آیت ۲.

ترجمہ:۔گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔(از بیان القرآن)

[2] اس لئے کہ اس صورت میں وہ چندہ مانگنے والوں کی ملک ہوگیا انکو اختیار ہے جہاں چاہے خرچ کریں هدیة المسلم للمشرکین وهی جائزة فیض الباری ج۳/ص ۳۷۹، کتاب الهبة، باب هدیة المسلم للمشرکین، طبع خضر راه دیوبند، هندیه کوئٹه ج۴/ص ۴۰۵، کتاب الهبة، الباب الحادی عشر.

ہے، اوراجازت دینا جائز نہیں، اوراس میں امداد کرنا تو ہر حال میں حرام ہے، اور سخت معصیت ہے، اگر زمین زمیندار کی ملک نہ ہو بلکہ وہ لوگ اپنی زمین میں بنانا چاہیں تو پھر روکنا واجب نہیں، مگر امداد پھر بھی جائز نہیں ہے۔ والبسط فی ردالمحتار، ج۳ر ص ۴۱۸[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴؍ ربیع الثانی ۶۴ھ

ہندوؤں کی رسم میں چندہ

سوال:۔ ہم لوگ ایسی جگہ پر رہتے ہیں کہ جہاں کرہ آبادی ہندوؤں کی ہے، اور ہم لوگوں کوان کے ساتھ مل جل کر رہنا ہوتا ہے اگران لوگوں سے علیحدگی اختیار کریں تو ہم لوگوں کو ہرطرح کھانے پینے کی چیزیں ملنااور کسی قسم کا کاروبار کرنا مشکل ہوجائے گا، بچوں کی تعلیم بھی مشکل ہوجائے گی، اگر ہم ان کے ساتھ مل کر رہتے ہیں تو یہ لوگ اپنے کسی کسی پوجائیں مثلاً کالی، دُرگا، لکشمی وغیرہ میں ہم سے کچھ چندہ کرتے ہیں، اگر نہ دیا جائے تو یہ لوگ ہم سے دشمنی رکھتے ہیں، اورخطرے کا سبب ہوجاتا ہے، لہٰذا ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہم لوگ اس مجبوری کے درجہ میں اگر کچھ پیسہ یاسامان دیدیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور ہم لوگ اس میں گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں؟

---

[1] اذاصالحهم على ان الارض لهم فلهم الاحداث لاإذا صار مصراً للمسلمين بعدفانهم يمنعون من الاحداث بعد ذالک الى قوله فلايحل للسلطان ولاللقاضى ان يقول لهم افعلواذٰلک ولاان يعينهم عليه ،شامى زكريا، ج٦/ ص ٣٢٨/٣٢٩/ باب العشر والخراج ، مطلب فى بيان ان الامصارثلاثة الخ.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی حالت میں ان لوگوں کو چندہ دیدیا جائے، جو چندہ مانگنے آئیں پھر وہ جہاں ان کا دل چاہے خرچ کریں[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱۱/۹۲ھ

مندر اور پوجا میں چندہ دینا

سوال:۔ ہمارے یہاں کچھ لوگ دسہرہ اور درگا پوجا کے میلہ کے سلسلے میں چندہ دیتے ہیں، اور کچھ لوگ نہیں دیتے ہیں، دینے والوں کو منع کرنے پر یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ ہندوؤں کے ساتھ میل جول کا یہ ایک طریقہ ہے، گورنمنٹ ہم سے ٹیکس لیکر مندر و مسجد دونوں میں صرف کرتی ہے، اورنگ زیب عالمگیرؒ نے بہت سے مندر تعمیر کرائے، اور بہت سے مندر پرستوں کو وظیفہ دیتے تھے، مندرجہ بالا تاویل کے پیش نظر از روئے شریعت فتویٰ جاری فرمائیں، تاکہ ہم لوگ مطمئن ہوسکیں، اور ہم اسلامی مسائل کے پیش نظر لین دین قائم رکھیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ضرر سے بچنے کے لئے ان لوگوں کو تملیکاً پیسے دیئے جائیں تو اس کی گنجائش ہے، پھر وہ

---

[۱] بطور ہبہ دینے سے وہ مالک بن گئے، اور مالک کو اپنی ملکیت میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے، لہٰذا اگر وہ پوجا وغیرہ میں صرف کریں تو ہبہ کرنے والے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا" هدية المسلم للمشركين وهي جائزة "فیض الباری، ج۳/ص ۳۷۹/ كتاب الهبة باب هدية المسلم للمشركين، مطبوعه خضر راه ديوبند، هنديه كوئٹه ج۴/ص ۴۰۵، كتاب الهبة، الباب الحادی عشر فی المتفرقات، المالک هو المتصرف فی الاعيان المملوكة كيف شاء من الملک "تفسير بيضاوی، ص۷/ تحت سوره فاتحه، مطبوعه رشيديه دهلی.

جہاں چاہیں خرچ کریں۔[1] اس صورت میں عالمگیرؒ کے یا کسی اور کے فعل سے استدلال کی ضرورت نہیں، اوران کی پوری کیفیت بھی سامنے نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۹/ ۹۰ھ

ہولی میں چندہ دینا

سوال:۔ عمر جس محلّہ کی مسجد میں رہتا ہے اس میں مسلمان کم اور ہندو بہت زیادہ ہیں، اور وہ اس سے کبھی گڑ بنس کی پوجا کے لئے چندہ لینے آتے ہیں، اور کبھی ہولی کا چندہ لینے آتے ہیں، تو کیا اس کو چندہ دیدینا چاہیئے، ایک باراس نے ہولی کا چندہ نہیں دیا، رات کو احاطہ میں لگی ہوئی لکڑیاں اُکھاڑ کر لے گئے، اور ہولی میں جلادیں، جب وہ صبح سوکر اُٹھا تو دیکھا کہ اس کے احاطہ کی بہت سی لکڑیاں کوئی رات میں چوری سے اُکھاڑ کر لے گیا، تو کیا ایسی حالت میں اُسے روپیہ آٹھ آنے چندہ دیدینا چاہیئے، جبکہ اس کے مقابلہ میں اس کا بہت نقصان ہوا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مجبوری کی حالت میں ان کو پیسے دیدے جو مانگنے آئے، یعنی ان کی ہی ملک کردے، پھر وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] بطور ہبہ دینے سے وہ مالک بن گئے، اور مالک کو اپنی ملکیت میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے، لہٰذا اگر وہ پوجا وغیرہ میں صرف کریں تو ہبہ کرنے والے پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا" ھدیة المسلم للمشرکین وھی جائزة "فیض الباری، ج۳/ص ۳۷۹/ کتاب الھبة باب ھدیة المسلم للمشرکین، مطبوعہ خضر راہ دیوبند، ھندیہ کوئٹہ ج۴/ص ۴۰۵، کتاب الھبة، الباب الحادی عشر فی المتفرقات، المالک ھو المتصرف فی الاعیان المملوکة کیف شاء من الملک "تفسیر بیضاوی، ص۷/ تحت سورہ فاتحہ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی.

[2] حاشیہ بالا۔

دُرگا پوجا میں چندہ دینے والے کا حکم

سوال:۔اس مسلمان کے بارے میں کیا حکم ہے جو ہندوؤں کی درگا پوجا اور سرش پوجا میں چندہ دیتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر پوجا کو اچھا سمجھ کر چندہ دیتا ہے تو سخت گنہگار ہے، اس کو فوراً توبہ لازم ہے[1]، اگر کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ دیتا ہے تو اس کو چاہئے کہ جو شخص چندہ لینے کے لئے آیا اس کو دینے کی نیت سے دیدے براہِ راست پوجا کے لئے نہ دے۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۱/۱۴۰۰ھ

کفار کے میلے میں چندہ دینا

سوال:۔(۱) ملک برہما میں یہ دستور ہے کہ ہرایک سال ہر محلّہ میں ایک ایک مہینہ میلہ لگتا ہے، جس میں ناچ رنگ سرود وغیرہ کھیل تماشے بھی ہوتے ہیں، اس میلہ کو برہمی زبان میں پھیا پھیلڑی، یعنی بھوت میلہ کہتے ہیں، جس میں روپیہ پیشہ چندہ دیتے ہیں، اس میں

[1] مستفاد منہ والاعطاء باسم النیروزوالمهر جان لایجوز وان قصد تعظیمه یکفر (الدرمع الرد، ج۶/ص ۷۵۴/ مسائل شتی ،البحر ،ج۸/ص۴۸۷/ مسائل شتی، هندیه ، ج۶/ص ۴۴۶/ قبیل کتاب الفرائض وراجع کفایت المفتی، ج ۹/ص ۲۰/.

[2] اس لئے کہ یہ ہبہ کی صورت ہے اور غیر مسلم کو ہبہ جائز ہے هدية المسلم للمشرکین وھی جائزة فیض الباری ج۳/ص ۳۷۹، کتاب الهبة، باب هدية المسلم للمشرکین مطبوعه خضرراه دیوبند، هندیه کوئٹه ج۴/ص ۴۰۵، کتاب الهبة، الباب الحادی عشر.

مسلمانوں کو چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) چندہ دینے والے لوگ کہتے ہیں کہ کہ جیسا زمانہ ہو ویسا چلنا چاہئے تو ایسے لوگ اسلام سے خارج ہوجاتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہیں تو پھر اس جیسے کہنے والے کے پیچھے اقتداء فی الصلوٰۃ درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) بلکہ ناجائز ہے "**لقوله تعالى ولاتعاونوا على الاثم والعدوان الاية**"[۱]

(۲) یہ لوگ اسلام سے واقف نہیں اسلئے ایسا کہتے ہیں انکو مسئلہ سمجھا دیا جائے، کہ اسلام نے ہر ہر مسئلہ ضروریہ کو تفصیل سے بیان کردیا ہے، اور اس کی اجازت نہیں دی کہ جیسا زمانہ ہو ویسا چلنا چاہئے[۲]، اس کے بعد بھی اگر یہ لوگ اپنی حرکت سے باز نہ آئیں تو ایسے لوگوں کو امام نہ بنایا جائے، جبکہ ان سے بہتر امامت کے لائق دوسرا آدمی موجود ہو کیونکہ امامت کیلئے صالح دیندار متبع شریعت اور مسائل شرعیہ سے واقف آدمی ہونا چاہئے۔[۳]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ربیع الثانی ۶۷ھ

---

[۱] سورہ مائدہ آیت ۲۔ **ترجمہ**:۔ اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

[۲] **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي الاية، المعنى اليوم اكملت لكم حدودي وفرائضي وحلالي وحرامي بتنزيل ماانزلت وبيان مابينت لكم فلازيادة في ذالك ولانقصان منه بعد هذا اليوم، روح المعاني ج۶/ص ۶۰، سورة مائده آيت ۳، مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائية ديوبند، تفسير ابن كثير ج۲/ص ۱۹، سورۂ مائده آيت ۳، طبع مكتبه تجاريه مكه مكرمه، تفسير مظهري ج۳/ص ۲۴، مطبوعه رشيديه كوئٹه.**

[۳] **والاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة الخ الدرالمختار مع الشامي زكريا، ج۲/ص ۲۹۴/ باب الامامة. مراقى مع الطحطاوى مصرى ص ۲۴۲، ۲۴۳، فصل فى بيان الاحق بالامامة، هنديه كوئٹه ج ۱/ص ۸۳، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثانى فى بيان من هو احق بالامامة.**

پوجا کے لئے چندہ اور پوجا کی مٹھائی کھانا

سوال:۔ میں آر، ایم، ایس میں کام کرتا ہوں، ہر جمعرات کو آفس میں ہندولوگ ستیہ نارائن کی پوجا کرتے ہیں، تو اس پوجا کے لئے ہم سب سروس والوں سے دس پیسے یا کبھی زیادہ شیواجی وغیرہ کے نام پر بھی کبھی ایک یا دو روپئے دینے پڑتے ہیں، چونکہ ہم مسلمان تھوڑے ہیں، ہماری چل نہیں سکتی، سوچ یہ ہے کہ پیسے دینے سے مالی شرک ہوگا، اور اگر نہ دیئے تو ڈبل دشمن بن جائیں گے، نیز پوجا کی مٹھائی کھوپرا کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر پیسے دیئے بغیر چھٹکارہ نہیں، تو جو لوگ مانگتے ہیں ان کو مالک بنانے کی نیت سے دیدیں، پھر وہ اپنی طرف سے جہاں دل چاہے خرچ کریں[۱] مٹھائی اور کھوپرا بھی اگر لینا ضروری ہو تو اس کو لے لیں، پھر کسی جانور کو دیدیں، پوجا اور چڑھاوے کی مٹھائی وغیرہ نہ کھائیں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۲۷ھ

---

[۱] بطور ہبہ دینے کی وجہ سے وہ اس پیسہ کے مالک ہو گئے اور مالک کو اپنی ملک میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے، لہٰذا اگر وہ پوجا وغیرہ میں صرف کریں تو واہب پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، "هدية المسلم للمشركين وهي جائزة "فيض الباري، ج۳/ص ۳۷۹/ باب هدية المسلم للمشركين، مطبوعه خضر راه ديوبند، هنديه كوئٹه ج۴/ص ۴۰۵، كتاب الهبة، الباب الحادى عشر فى المتفرقات، المالك هو المتصرف فى الاعيان المملوكة كيف شاء من الملك، تفسير بيضاوى، ص ۷/تحت سورة فاتحه، مطبوعه رشيديه دهلى.

[۲] "ماكولات ومشروبات وديگر اموال رانيز اگرچه ازراه تقرب لغير الله دادن حرام است وشرك"فتاوىٰ عزيزيه، ج ۱/ص ۶۵/ ......آيت "وما اهل به لغير الله"

تنبیہ:۔ جب چڑھانا حرام ہے تو پھر اس کا کھانا تو بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا۔

سانگ کرانا اوراس میں روپیہ دینا

سوال:۔ ہندؤں نے ہمارے گاؤں میں ایک مندر تعمیر کرایا تھا، اوراسکے لئے سانگ کرایا تھا، اس میں روزانہ طے کے علاوہ جو بچتا تھا وہ مندر کا ہوگا، اس میں مسلمانوں نے بھی انعام دیا، ہندؤں کو دیکھ کر مسلمانوں نے بھی سانگ کرایا، ایک شخص نے حجرہ کیلئے ۵۱؍روپئے دیئے تھے، ان روپیہ کو سانگ کرنے والوں کو دے کر دوسرا سانگ کرایا، تقریباً ۱۹۰؍روپئے زائد تھے، توان بچے ہوئے روپیہ کو حجرہ کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

سانگ کھیلنا اسکو دیکھنا اس پر انعام دینا سب غلط اور خلافِ شریعت ہے[۱] مسلمانوں کو غیر مسلموں کی حرص میں ایسا کرنا اور بھی بے غیرتی ہے، جو روپیہ بچ گیا ہے، وہ ان لوگوں کا ہے ،جنہوں نے انعام دیا ہے، ان کو واپس کردیا جائے تو پھر اگر سب متفق ہوکر ازسرِ نو تعمیر حجرہ کے لئے دیں تو تعمیر میں خرچ کرلیا جائے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ
دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وكره كل لهو اى كل لعب وعبث لقوله عليه الصلوٰة والسلام كل لهو المسلم حرام الخ درمختار مع الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۶۶/ کتاب الحظر والاباحة ،فصل فی البیع.

[۲] عن ابی حرة الرقاشی عن عمه قال قال رسول الله صلّی اللّٰه علیه وسلم الا لاتظلموا الا لایحل مال امرء الابطیب نفس منه، مشکوٰۃ شریف ص۲۵۵/ باب الغصب، الفصل الثانی، مسند احمد ج۵/ص ۷۲، مسند عم ابی حرة الرقاشی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه، مطبوعه دارالفکر بیروت، شعب الایمان للبیهقی ج۲/ص ۷۲۹، الباب الثامن والثلاثون فی قبض الید عن الاموال المحرمة، مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز مکه مکرمه.

چیچک میں ہندوؤں کی مائی کو چندہ دینا

سوال:۔ چیچک کی بیماری میں نومسلم لوگ ہندوؤں کی مائی کو پوجا پاٹ کے لئے چندہ دیتے ہیں، دارالعلوم کے صدر صاحب نے چیچک کی بیماری پر ہندوؤں کو چندہ دینے پر لوگوں کے نکاح ٹوٹ جانے کا فتویٰ دیا ہے، کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرک وکفر کے لئے چندہ دینا نہایت خطرناک ہے[1]، احتیاطاً اگر ان لوگوں کا نکاح دوبارہ پڑھا دیا گیا تو مضائقہ نہیں ہے[2] آئندہ وہ لوگ پورا پرہیز کریں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۱/۹۲ھ

---

[1] وماجرت العادة فی سمرقند بنصب أمیر نوروز و اجتماع الناس وخروجهم إلی آب رحمه واجتماعهم فیه ثلاثة أیام واهداء الناس إلی أمیرنوروز فلاشک أنهم إذا ارادوا تعظیم الیوم بذالک کفروا و إن ارادوا غیره فالاصوب والا وجب ترکه، بزازیه علی الهندیه کوئٹه ج۶/ص۳۳۴، کتاب الفاظ تکون اسلاما أو کفراً أو خطأ، السادس فی التشبیه.

[2] وماکان فی کونه کفرا اختلاف فان قائله یومر بتجدیدالنکاح وبالتوبة والرجوع ذٰلک بطریق الاحتیاط، عالمگیری کوئٹه، ج۲/ص۲۸۳/ قبیل الباب العاشر فی البغاة. مجمع الانهر ج۲/ص۵۰۱، کتاب السیر، باب المرتد، دارالکتب العلمیه بیروت.

باب بست و چہارم

﴿جھوٹ، غیبت، بائیکاٹ اور توبہ﴾

فصل اول:- جھوٹ چغلی بہتان اور ریا کا بیان

جھوٹ کا حکم

سوال:- لالچ کی وجہ سے حق بات چھپا کر جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گناہ ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی

جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا

سوال:- زید اپنے اثبات حق کے لئے شہادت زور کا محتاج ہے، عمر کہتا ہے کہ اگر شریعت اجازت دیتی ہو تو میں اس کام کو کرنے کے لئے تیار ہوں، لہٰذا حضور والا سے معروض ہے کہ اگر اس امر میں گنجائش ہو تو مع حوالہ کتب ونقل عبارت تحریر فرمائیں، نیز کتنی جگہ شریعت جھوٹ بولنے کی اجازت دیتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر احیاء حق شہادت زور پر منحصر ہو تو تعریضاً کذب مشروع ہے اور عین کذب پھر بھی

---

[1] والکذب حرام (ملتقی الابحر علی هامش المجمع ص ۲۲۱/ ج۴/(دار الکتب العلمیة، بیروت) کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات.

حرام ہے، جن مواقع میں شریعت نے کذب کی اجازت دی ہے وہ یہ ہیں "والکذب حرام الافی الحرب للخدعة، وفی الصلح بین اثنین، وفی ارضاء الاھل، وفی دفع الظالم عن الظلم، والمراد التعریض لان عین الکذب حرام قال فی المجتبیٰ وھو الحق قال تعالیٰ قتل الخراصون، سکب الانھر ج ۲/ص ۵۵۲[۱]" کسی کا حق ضبط کر کے نہ دینا بھی ظلم ہے یہ مواقع مذکورہ میں داخل ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/۱۲/۶۰ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۷/۱۲/۶۰ھ...... صحیح: عبداللطیف ۱۸/۱۲/۶۰ھ

دفع ظلم کے لئے جھوٹ بولنا

سوال:- جناب عالی عرض یہ ہے کہ یہ تحریر ملاحظہ فرما کر آپ بھی تحریر فرمائیں، اگرچہ جواب میں تاخیر ہو تو حرج نہیں، پوری تحقیق سے باسند وحوالہ تحریر فرمائیں، اور دعاء خاتمہ بالایمان کی فرمائیں، بیان القرآن پارہ ربما کے آخری صفحہ پر آیت "وَاِنْ عَاقَبْتُمْ الخ" اور پارہ اقترب کے تیسرے رکوع سے کچھ آگے آیت ومن عاقب بمثل ماعوقبتم بہ الخ اور پارہ الیہ یرد کے ربع اول سے کچھ آگے آیت "ولمن تنصر الخ" کی تفسیر میں فرمایا ہے، کہ انتقام لینا جائز ہے، بشرطیکہ وہ کام فی نفسہ معصیت نہ ہو، کیا جھوٹ فی نفسہ معصیت ہے یا نہیں؟ مسائل فتاویٰ برائے ملاحظہ عالیہ ارسال ہیں جو کہ مختلف ہیں اور بہت سی اور جگہوں میں خصوصاً فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۲۵/ میں احیاء حق ودفع ظلم کے لئے جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا فقہ میں بھی جائز لکھا ہے، آج کل رواج ہوگیا ہے کہ کسی پر عداوۃً اس کو زیر کرنے

---

[۱] سکب الانھر علی مجمع الانھر ج۴/ص ۲۲۱/(مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت) کتاب الکراھیة، فصل فی المتفرقات، الدرالمختار علی الشامی کراچی ص۴۲۷/ج۶/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، بزازیة علی ھامش الھندیة ص ۳۵۹/ج۶/ کتاب الکراھیة، الثالث فیما یتعلق بالمناھی، مطبوعہ مصر.

کیلئے بلا تامل جھوٹا مقدمہ دائر کیا جاتا ہے، اگر وہ مظلوم اس سے تنگ آکر بچنے کے لئے اس پر وہ بھی کہیں دوسری جگہ جھوٹا مقدر دائر کردے، تو کیوں جائز نہ ہونا چاہئے، جب طرفین زیر بار ہوتے ہیں تو ایک کہتا ہے کہ وہ چھوڑ دیں، پھر کوئی صورت صلح مصالحت اور ظلم سے بچنے کی نکل آتی ہے ورنہ ہم لوگ اگر صبر کرلیں تو وہ اور زیادہ دلیر ہوجاتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جھوٹ بولنا فی نفسہ معصیت ہے کسی حال میں جائز نہیں البتہ چند مواقع میں فقہاء نے تعریض کی اجازت دی ہے، انہیں میں سے دفع ظلم بھی ہے، اگر دفع ظلم بغیر کذب کے دشوار ہو تو تعریضا کذب مباح ہے، صراحۃً حرام ہے، اور بغیر ایسی ضرورت کے تعریض بھی جائز نہیں۔

”والکذب حرام الافی الحرب للخدعة وفی الصلح بین اثنین وفی رضاء الاھل وفی دفع الظالم عن الظلم والمراد التعریض لان عین الکذب حرام قال فی المجتبیٰ وھوالحق والمراد بہ التعریض لان عین الکذب حرام الالحاجة الخ، مجمع الانھر ج ۱ / ص ۵۵۲“[1] جب یہ فی نفسہٖ معصیت ہے تو انتقاماً بھی جائز نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تحفظ جائداد کے لئے جھوٹ بولنا

سوال:- زید ایک صاحب جائداد شخص تھا، اس نے اپنی زوجہ ہندہ کے افعال قبیحہ اور حرکات ناشائستہ سے تنگ آکر اس لئے کہ ہندہ اس کی جائداد سے متمتع نہ ہو اپنی جائداد اپنے عزیزوں کے نام ذریعہ بیعنامہ جات منتقل کردی، بعدازاں چھ سال کے بعد ہندہ کو طلاق دیکر

[1] (مجمع الانھر ج۴/ص ۲۲۱/دارالکتب العلمیة بیروت) کتاب الکراھیة فصل فی المتفرقات، درمختار مع ردالمحتار ص۴۲۷/ج۶/کتاب الحظروالاباحة، فصل فی البیع، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

اپنی زوجیت سے خارج کردیا، اور ہندہ نے ابراءِ مہر کردیا بروقت طلاق ایک دختر شیر خوار صلبی زید موجود تھی جو اپنی والدہ ہندہ کے ساتھ رہی اور زید کا انتقال ہوگیا، ہندہ نے دوسرا شوہر کرلیا، شوہر موجودہ نے منجانب سعیدہ نابالغہ (دختر حقیقی زید) ان عزیزوں پر واپسی جائداد کا دعویٰ کیا اور عزیزانِ زید جو قابض و مالک جائداد ہیں اگر نسبت جائداد اقرار فرضیت بیع کرتے ہیں تو جائیداد اس پدر غیر حقیقی کے قبضہ میں جاتی ہے، جو خورد برد کرے گا، اور سعیدہ بوجہ نابالغہ ہونے کے اس سے مستفیض نہ ہوسکے گی، اب پدر غیر حقیقی سعیدہ نے یہ تصور کرتے ہوئے کہ اعزہ زید عدالت میں جھوٹی شہادت ادا نہیں کریں گے، عدالت میں درخواست دیکر اعزہ زید کا وارنٹ جاری کرایا ہے، اور جبریہ طور پر حاضری عدالت اور ادائے شہادت کے لئے مجبور کررہے ہیں، ایسی حالت میں اگر اعزہ زید محض اس وجہ سے کہ جائیداد سعیدہ کو نہیں پہنچے گی، عدالت میں اقرار فرضیت نہ کریں اور یہ نیت کرتے ہوئے کہ بعد بلوغ کے سعیدہ کو اس جائیداد کا مالک بنائیں گے تو انکار فرضیت کی بناء پر گرفتار ہوں گے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

صراحۃً جھوٹ بولنا شرعاً حرام ہے[1]، لہٰذا زید کے اعزہ کو صراحۃً جھوٹ بولنے کی گنجائش نہیں، البتہ زید کے اعزہ کی نیت اگر جائیداد خود رکھنے کی نہیں بلکہ خالص نیت لوجہ اللہ ہے کہ سعیدہ کی جائیداد محفوظ رہے اور بڑی ہوجائیگی تو اس کو سب جائیداد دیں گے، تو ان کے لئے کوئی مشروع حیلہ کرنا سعیدہ کی جائیداد بچانے کیلئے مناسب ہے، جب کہ اس کی جائیداد خطرہ میں ہو اور فرضیت کا ثبوت کافی ہو[2]، اگر فرضیت پر دلیل موجود نہیں تو اعزہ زید مالک ہیں،

---

[1] والکذب حرام (ملتقی الابحر ج۴/ص ۲۲۱/دار الکتب العلمیة بیروت) کتاب الکراھیة.

[2] واعلم ان الکذب فلایباح وقدیجب والضابط فیه ان کل مقصود محمود یمکن التوصل الیه بالصدق والکذب جمیعاً فالکذب فیه حرام، وان امکن التوصل الیه بالکذب وحده فمباح ان ابیح تحصیل ذالک المقصود، وواجب ان وجب تحصیله الخ، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

سعیدہ کو نہ دینے کا بھی ان کو اختیار ہے، اور دینے کا بھی[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

العبد محمود عفی عنہ ۲۶/۱۲/۵۱ھ

الجواب صحیح: بندہ عبدالرحمٰن عفی عنہ

صحیح: عبداللطیف عفی عنہ ۱۳/ محرم الحرام ۵۱ھ

جھوٹا حلف

سوال:- ایک شخص عدالت میں ثبوت کی حثیت سے گواہی دیتا ہے اور خدا کو حاضر و ناظر جان کر جھوٹی گواہی دیتا ہے، دوسرا شخص رمضان کے روزے بھی رکھتا ہے، اور جھوٹی گواہی دیتا ہے، اور مدعی بھری عدالت میں قرآن شریف اٹھا کر جھوٹا حلف کھاتا ہے، اس کے برعکس مدعا علیہ قرآن پاک اُٹھانے پر اپنی جائیداد کا حصہ چھوڑ دیتا ہے، ان جھوٹ بولنے والے گواہوں اور مدعی کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟ کیا جھوٹ بول کر کسی کی جائیداد سے فائدہ اٹھانا جائز ہے؟ اس کے برعکس قسم کھانے پر جائیداد چھوڑ دینے والے کو کیا ثواب ملے گا۔؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جھوٹا حلف اُٹھانا کبیرہ گناہ ہے[2]، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرک کے

(پچھلے صفحہ کا باقی حاشیہ) شامی کراچی ص ۴۲۷/ ج ۶/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، احیاء علوم الدین للغزالی ص ۱۱۹/ ج ۳/ کتاب آفات اللسان، الآفة الرابعة عشر، بیان مارخص فیه من الکذب، مطبوعه عثمانیه مصر، الزواجر لابن حجر الهیثمی ص ۲۹۸/ ج ۴/ الکبیرة الاربعون بعدالاربع مائة تنبیه، مطبوعه مکتبه نزار مصطفی الباز، مکه المکرمة.

[1] کل یتصرف فی ملکه کیف شاء الخ لکن اذاتعلق به حق الغیر، لمنع المالک من تصرفه شرح المجلة ص ۶۵۴/ ج ۱/ الکتاب العاشر، الباب الثالث.

[2] غموس وهو الحلف علی اثبات شی او نفیه فی الماضی الحال یتعمدالکذب فیه فهذة الیمن باثم فیها صاحبها وعلیه فیها الاستغفار والتوبة دون الکفارة (عالمگیری ج ۲/ ص ۵۲/) کتاب الایمان.

قریب بیان فرمایا ہے[1]، اور اس ذریعہ سے جو ناحق مال جائیداد وغیرہ حاصل ہو اس کا کھانا بھی حرام ہے،[2] جو شخص حق پر ہونے کے باوجود اللہ پاک کے نام کی عظمت کا لحاظ رکھتے ہوئے حلف سے باز رہے اور اپنا حق چھوڑ دے اس نے بہت بڑا ایثار کیا اس کے لئے جنت میں مخصوص نعمت کا وعدہ ہے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی

جھوٹا دعویٰ

سوال:- مسمیٰ ارشاد حسین کے متصل مسجد قلعہ فتح پور ہے اور مکان سے ملی ہوئی اراضی ملکیت مسجد ہے، مسجد کے حجرہ کے اوپر دوکان بنائی جارہی تھی، مگر ارشاد نے جھوٹا دعویٰ اس زمین پر اپنی ملکیت کا کر دیا ہے، اور تعمیر بھی رُکوادی ہے، ایسے شخص کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جھوٹا دعویٰ تو بہرحال جھوٹا ہے، اگر ناحق جھوٹ بول کر کوئی شخص اپنے حق میں فیصلہ

---

[1] عن خريم بن فاتک رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: صلی رسول اللّٰه علیه وسلم صلوة الصبح، فلما انصرف قام قائماً فقال: عدلت شهادة الزور بالاشراک باللّٰه ثلث مرات الخ، مشكوة شريف ص ۳۲۸/ج ۲/كتاب الامارة، باب الاقضية والشهادات، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم.

[2] عن ابى حرة الرقاشى عن عمه رضى اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: الا لاتظلموا الالايحل مال امرئٍ الابطيب نفس منه، مشكوة شريف ۲۵۵/كتاب البيوع، باب الغصب، باب من غصب لوحاًالخ، مطبوعه دار المعرفة بيروت، شعب الايمان ص ۲۹۷/ج ۲/ الباب الثامن والثلاثون، باب فى قبض اليدعن الاموال المحرمة، مكتبه نزار مصطفى الباز، مكة المكرمة.

[3] قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم انازعيم ببيت فى ربض الجنة لمن ترك المراء وان كان محقاً الحديث (ابوداؤد شريف ج ۲/ص ۶۶۱/) كتاب الادب، باب فى حسن الخلق، ترمذى شريف ص ۲۰/ج ۲/ابواب البر والصلة، باب ماجاء فى المرار مطبوعه مكتبه اشرفيه ديوبند.

کرالے گا تو وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا ہوگا[1] ہوسکتا ہے کہ دنیا میں بھی بھڑک اُٹھے اور آخرت میں تو اس کا بھڑکنا یقینی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

جھوٹے مقدمہ سے بچنے کے لئے جھوٹا مقدمہ کرنا

سوال:- جب دفع ظلم وحفاظت حق وغیرہ کے لئے دعویٰ یا شہادت قصاص بموجب فتویٰ حضرت تھانویؒ کے جھوٹی جائز ہے، تو اپنی جان جھوٹے مقدمہ سے چھڑالینا ظالم پر جھوٹا مقدمہ کرکے کیوں نہیں جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جان چھڑانا جائز ہے، مگر قصداً ایسا کرنے میں ایک تو صراحۃً جھوٹ ہوگا جو کہ فی نفسہٖ معصیت ہے[2] دوسرے اس میں اصالۃً دوسرے شخص کو پھنسانا اور لزوماً اپنی جان چھڑانا ہوگا، اور یہ لزوم بھی یقینی نہیں بلکہ احتمالی ہے، نیز اس میں تعدی اغلب ہے۔ فقط اللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عن ام سلمةؓ قالت: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون ألحن بحجته من بعض فاقضی لهٗ علی نحو ماأسمع منه فمن قطعت لهٗ من حق اخیه شیئاً فلایاخذه فانما اقطع لهٗ به قطعة من النار (مسلم ج ۲ / ص ۷۴ /) کتاب الاقضیة، باب بیان ان حکم الحاکم لایغیر الباطن، مطبوعه رشیدیه دهلی، مشکوة شریف ص ۳۲۷ / ج ۲ / باب الاقضیة والشهادات، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2] والکذب حرام ملتقی الابحر علی هامش المجمع ص ۲۲۱ / ج ۴ / کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، الزواجر لابن حجر الهیثمی ص ۱۸۹ / ج ۴ / الکبیرة الاربعون بعدالاربع مائة الخ مطبوعه مکتبه نزار مصطفی الباز، مکة المکرمة.

کسی کو ناحق پھنسانے کا کیس

سوال:- زید اور منصور پڑوسی ہیں ان دونوں کے مکانات کے پورب کی طرف ایک پتلی سی گلی ہے، اُتّر دکھن بھی ہے جس میں اِدھر اُدھر کے مکانات کا پانی اُتر دکھن ہر جانب بہہ جاتا ہے، زید نے ایسا کیا کہ پورا پانی منصور کی جانب کرنے لگا، گلی میں یعنی اپنی غیر مملوکہ جگہ میں، بیت الخلاء کا انتظام کیا، جس کی وجہ سے اس کے بیت الخلاء کا پانی بھی بلکہ پاخانہ منصور کے دروازہ پر بہہ کر آنے لگا، گاؤں والوں کو اکھٹا کیا گیا، انہوں نے فیصلہ میں بیت الخلاء ہٹائے جانے کا فیصلہ کیا، اور گاؤں کے اسّی فیصد لوگ اس فیصلہ کے موافق تھے، زید اور منصور کے دستخط اس فیصلہ پر ہوگئے، لیکن بعد میں زید نے منصور اور اس کے کچھ احباب پر ڈاکہ زنی اور دیگر چیزوں میں پھنسانے کی کوشش کی، آخر منصور کے ساتھ ساتھ چند اشخاص کی بلاوجہ وارنٹ گرفتاری جاری ہوگیا، پولیس والے ہتکڑیاں لیکر آئے، تو وہ بھاگنے لگے، منصور باہر تھا اس کا بھی گھر آنا دشوار ہوگیا، جب بچنے کی کوئی صورت نہیں نکلی تو منصور نے زید پر غلط کیس چالو کردیا، جب زید گرفت میں آگیا تو منصور کو چھٹکارا حاصل ہوگیا، ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جھوٹا کیس کر کے غلط طریقے پر کسی کو پھنسا دینا بہت بڑا ظلم ہے، خواہ زید ایسا کرے یا منصور کرے، البتہ ظلم سے بچنے کے لئے ایسی تدبیر اختیار کرنا درست ہے، جس سے ظالم کا داؤ نہ چل سکے بلکہ وہ ناکام ہوجاوے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۰/۵/۷ھ

[1] الکذب مباح لاحیاء حقہ ودفع الظلم عن نفسہ والمراد التعریض لان عین الکذب حرام (الدر المختار علی الشامی ج۹/ص ۶۱۲/کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی البیع،مطبوعہ زکریا بکڈپو دیوبند،بزازیۃ علی ھامش الھندیۃ ص ۳۵۹/ج۶/کتاب الکراھیۃ،الثالث فیما یتعلق بالمناھی مطبوعہ مصر،سکب الانھر ص ۲۲۱/ج۴/کتاب الکراھیۃفصل فی المتفرقات دارالکتب العلمیہ بیروت.

۵؍کلو شکر کے لئے ۲۵؍کلو کی درخواست دینا

سوال:- چینی کی اگر ۵؍کلو کی ضرورت ہو تو درخواست ۲۵؍کلو کی دینی پڑتی ہے، تب کہیں ۵؍کلو مل پاتی ہے، اگر ۵؍کلو کی درخواست دیں تو بمشکل ایک کلو ہی مل پائے گی، جس سے ضرورت پوری نہیں ہوگی، تو مذکورہ بالا صورت کذب میں تو داخل نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس صورت میں ۵؍کلو کا عنوان ۲۵؍کلو ہے، اور حکومت کی نظر میں بھی اس کا معنون ۵؍کلو ہی ہے، تو عنوان اور معنون کا یہ فرق گویا حکومت کی طرف سے تجویز کر دیا گیا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱؍۶؍۹۳ھ

ٹیکس سے بچنے کیلئے اپنے کو شادی شدہ بتانا

سوال:- میری سالانہ تنخواہ چار ہزار روپیہ ہے جس پر شادی شدہ کے لئے ۷۵؍ روپے انکم ٹیکس لگتا ہے، اور غیر شادی شدہ کے لئے دوسو روپیہ انکم ٹیکس لگتا ہے، میں غیر شادی شدہ ہوں، اگر گورنمنٹ کو شادی شدہ بتلا کر ۱۲۵؍روپے انکم ٹیکس نہ دوں تو وہ میرے لئے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ روپیہ تو آپ کے ہی ہیں، کسی غیر سے آپ نے نہیں لئے، اپنے روپیہ غیر کو دینے سے آپ نے بچائے بیچا لینے والے کو نہیں دیئے، آپ کے لئے درست ہیں[1] لیکن غلط بیانی

[1] فیکون الکذب حراماً الالضرورة(احیا م علوم الدین للغزانی ج۳؍ص ۱۱۹؍)بیان مارخص فیه الکذب.

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

کر کے اپنے کو قانونی خطرہ میں ڈالنا کوئی دانش مندی نہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۱۴۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۱۴۹۰ھ

مصلحۃً کذب کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا

سوال:- کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام شرع متین اس مسئلہ میں کہ مسمیٰ عبدالواحد نے یہ کہا اپنے داماد سے کہ میں کانپور ضلع میں لڑکی کی شادی نہیں کرونگا، پھر کچھ روز کے بعد مذکورہ ضلع میں مذکورہ لڑکی کی شادی کردی، لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ آپ نے مسجد میں بیٹھ کر قسم کھائی تھی کہ مذکورہ ضلع میں لڑکی کی شادی نہیں کرونگا، پھر آپ نے کیوں کردیا، تو اس پر مسمیٰ عبدالواحد نے یہ جواب دیا کہ مصلحت کے وقت مسجد کو سر پر رکھ لینا اور جھوٹ بولنا جائز ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مصلحت کے وقت جھوٹ بولتے تھے (نعوذ باللہ) لہٰذا شریعت کی رو سے جواب باصواب مرحمت فرمایا جاوے کہ اس شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم نافذ ہوتا ہے، عین نوازش ہوگی؟

(پچھلے صفحہ کا باقی حاشیہ) واعلم ان الکذب قد یباح وقد یجب والضابط کمافی الاحیاء ان کل مقصود یمکن التوصل الیہ بالصدق والکذب جمیعا فالکذب فیہ حرام، وان امکن التوصل بالکذب وحدہ فمباح ان ابیح تحصیل ذالک المقصود الخ، الزواجر لابن حجر الھیثمی ص ۲۹۸/ ج۲/ الکبیرۃ الاربعون بعدالاربعمائۃ الخ، مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفی البازمکۃ المکرمۃ، شامی کراچی ص۴۲۷/ ج۶/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، احیاء علوم الدین ص ۱۱۹/ ج۳/ کتاب آفات اللسان، الآفۃ الرابعۃ عشر بیان مارخص فیہ من الکذب، مطبوعہ مصر.

[1] عن حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ قالوا وکیف یذل نفسہ قال یتعرض من البلاء لمالایطیق، ھذا حدیث حسن غریب ترمذی شریف ص ۵۱/ ج۲/ ابواب الفتن، باب بعد باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، مطبوعہ اشرفی دیوبند، مطبوعہ رشیدیہ دھلی ص ۵۰/ ج۲/.

الجواب حامداً ومصلیاً

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صادق امین تھے، یعنی سچے اور امانت دار تھے، نزول وحی سے پہلے بھی کبھی آپ ﷺ نے کوئی غلط بات زبان مبارک سے نہیں نکالی، اس کا اعتراف آپ کے سخت مخالف اور دشمن بھی کرتے تھے، اور نزول وحی کے بعد بھی کبھی آپ نے غلط بیانی سے کام نہیں لیا، کسی مصلحت کی خاطر جھوٹ نہیں بولا، کبھی وعدہ خلافی نہیں کی، ان چیزوں سے آپ کی ذات اقدس بالکل پاک تھی[1]، شخص مذکور کو اپنے اس قول سے رجوع اور توبہ لازم ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

جھوٹے کو جھوٹا کہنا

سوال: - کسی شخص نے ایسی جگہ جیسے عیدگاہ کے نام سے بغیر رجسٹری کے وقف کیا

---

[1] اخرج ابن سعد وابن عساكر عن داؤد بن الحصين قال قالوا اشب رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل قومه مروة واحسنهم خلقا واكرمهم مخالطة واحسنهم مخالطة واحسنهم جواراً واعظمهم حلماً وامانة واصدقهم حديثاً وابعد هم من الفحش والاذى ماروى ممار يا ولاملاحيا احدحتى سماه قومه الامين حتى دعوه الامين قبل ان ينزل عليه الوحى(الخصائص الكبرى ص ٩٠، ٩١/ج ١/باب خصوصية صلى الله عليه وسلم بتعظيم قومه له شبابه،وتسمية بالامين، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت،وعصمته عن الكذب وخلف القول منذنبأه الله وارسله قصداً اوغيرقصد،واستحالة ذالک عليه شرعاً واجمالاً ونظراً وبرهاناً،وتنزيهه عنه قبل النبوة قطعاً، واستمرارالغلط والنسيان عليه فيماشرعه للامة،فيجب عليک ان تتلقاه باليمين،وتشدعليه يدا لضنين، كتاب الشفار ص١٥٣ /ج٢/ فصل فى تنزيه النبى صلى الله عليه وسلم عمالايجب ان يضاف اليه،مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافيه بيروت،البداية والنهاية ص٣٠٧/ج٢/فصل فى تحديد القريش بناء الكعبة قبل المبعث.

[2] والذين اذافعلوا فاحشة اوظلموا انفسهم ذكروالله فاستغفروالذنوبهم الاية .الآية ، سوره آل عمران.

ہے اور چند مرتبہ نماز عید اس میں ادا کی گئی، کچھ دنوں پہلے اسی عیدگاہ کو فروخت کرنا چاہا، محلّہ والوں نے فروخت کرنے سے روکا، اس نے نہیں مانا تو محلّہ والوں نے عدالت میں اطلاع دی کہ یہ جگہ عیدگاہ ہے، تو عدالت روک لگائے، اس کے بعد رجسٹری کے بغیر وقف کرنے والے زمین کے مالک نے عدالت میں جا کر یہ کہا کہ یہ عیدگاہ نہیں ہے، اس میں نماز عید نہیں پڑھی گئی، اسی گواہ پر عدالت نے زمین فروخت کرنے کی اجازت دیدی ہے، اب اس پر غیر مسلم قابض ہے، اب اس جیسے جھوٹے کو از روئے مذہب حنفی کیا کہا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جھوٹے کو جھوٹا ہی کہا جاتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند ۹۶/۶/۱۰ھ

ایک شخص اپنے کو دھام پور کا رہنے والا بتائے حالانکہ وہ دوسری جگہ کا رہنے والا ہے

سوال:- میں شیر کوٹ کا رہنے والا ہوں، اس شخص نے معلوم کیا تو میں نے جواب دیا دھام پور کا رہنے والا ہوں، تو اس کے بارے میں کیا مسئلہ ہے یہ سچ ہے یا جھوٹ؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو شخص دھام پور کا رہنے والا نہیں ہے۔ پھر یہ کہے کہ میں دھام پور کا رہنے والا ہوں تو ظاہر ہے کہ یہ جھوٹ ہے[1]۔ ہاں اگر تحصیل دھام پور میں اس کا صدر مقام ہے، اگر چہ خاص

---

[1] جوکہ حرام ہے، ان کل مقصود محمود یمکن التوصل الیه بالصدق والکذب جمیعا فالکذب فیه حرام (شامی زکریا ص ۶۱۲/ ج ۹/ کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء، مجمع الانهر ص ۲۲۱/ ج ۴/ کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، دار الکتب العلمیه بیروت، سکب الانهر مع المجمع ص ۲۲۱/ ج ۴/.

دھام پور میں نہ ہو تو اس اعتبار سے جھوٹ نہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۲۴/ ۹۴ھ

چغل خور کی توبہ کا طریقہ

سوال:- چغل خوری سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی، یا نہیں یا ان لوگوں سے معاف کرانا ہوگا، جن کی چغلی کر چکا ہے، اگر وہ لوگ انتقال کر گئے ہوں جن کی چغلی کی ہے، تو نجات کی کیا صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خدا سے توبہ کرلے اور ان لوگوں سے معافی مانگے اگر کچھ غلط باتیں ان کے متعلق کسی سے کہی ہیں تو اس سے یہ بھی کہے کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق فلاں فلاں بات کہی تھی وہ غلط اور جھوٹ تھی، میں اس سے توبہ کرتا ہوں[1]، اگر وہ لوگ انتقال کر چکے ہیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرے اور ان کی اولاد واقرباء کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرے، تو امید ہے کہ اللہ پاک ان اہل حقوق کو راضی فرما کر اسکی بخشش کردیں گے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ذی الحجہ ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۲۹/ذی الحجہ ۶۷ھ

---

[1] قدتکلم الناس فی توبة المغتاب، هل تجوز من غير ان يستحل من صاحبه، وهو عندنا على وجهين ان كان ذالك القول قدبلغ الى الذى اغتابه، فتوبته ان يستحل منه، وان لم يبلغ فليستغفر اللّه تعالى، احدها ان يرجع الى القوم، ويقول انى قدذكرت عندكم فلاناً بكذا وكذا، فاعلموا انى كاذب فى ذلك تنبيه الغافلين للسمرقندى ص ١٢ / باب الغيبة، مطبوعه عباس احمدالباز، احياء علوم الدين ص ١٣٣ / ج ٣ / كتاب آفات اللسان، الآفة الخ الخامسة عشر، بيان كفارة الغيبة، المطبوعه بالمطبعة العثمانية بمصر. (حاشیہ نمبر ۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

قرآن پاک کا حلف اٹھانے کے باوجود الزام لگانا

سوال:- زید نے بکر کے اوپر ایک فحش کام کا الزام لگایا، اور اسی بات کا چند آدمیوں میں بکر کی موجودگی میں چرچہ کیا، بکر نے اپنے اوپر ایسا الزام نہ ہونے سے انکار کردیا، جس پر زید نے قرآن پاک کا حلف دلایا، بکر نے صدق دل سے قرآن پاک اٹھایا کہ میں الزام بالا سے پاک ہوں، بعد حلف کے زید پھر بھی بکر کو اسی الزام بالا میں بدنام کرتا ہے، اور نئے الزام اور بھی لگاتا ہے، گویا کہ زید نے بکر کے حلف کا اعتبار نہیں کیا، ایسے حلف اٹھوانے کے بعد اس پر یقین نہ کرنے والوں کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی پر الزام لگانا بہت بڑا جرم ہے، حدیث شریف میں ہے کہ الزام لگانے والے کو پل صراط پر روک دیا جائیگا، کہ اس الزام کا ثبوت پیش کر، جب تک ثبوت نہیں پیش کریگا، آگے نہیں جاسکے گا[۱]، یہ تو آخرت کا حکم ہے، دنیا میں بھی یہ ہے کہ جس کے پاس الزام کا ثبوت نہ ہو تو ملزم قسم کھانے کے بعد بری قرار دیا جائے گا، اگر شرعی حکومت میں الزام کا مقدمہ پیش ہو، اور ثبوت موجود نہ ہو تو الزام کی نوعیت کے لحاظ سے الزام لگانے والے کو سزا دی جائے گی، بعض الزام ایسے بھی ہیں کہ ثبوت نہ ہونے کی صورت میں الزام لگانے والے کے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے، اور اعلان کردیا جائیگا کہ اس کی گواہی قبول نہ کی جائے، جو شخص واقعۃً جرم کا مرتکب

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر۲/ملاحظہ فرمائیں) [۲] لابد من الاستحلال ان قدر علیه فان کان غائباً او میتاً فینبغی ان یکثر له الاستغفار والدعاء، ویکثر من الحسنات احیاء علوم الدین ص ۱۳۳/ ج۳/ المصدر السابق، مرقاة ص ۶۴۶/ ج۴/ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، قبیل باب الوعد، مطبوعه بمبئی.

[۱] وفی حدیث معاذ بن انس ؓ ومن رمیٰ مسلما بشئی یرید شینه حسبه اللّٰه علیٰ جسر جهنم حتیٰ یخرج مماقال الحدیث ،مشکوٰة شریف، ص ۴۲۴/ باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الثانی.

ہووہ اپنے جرم کی حیثیت سے سزا کا مستحق ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۶/۹۰ھ

اپنے فعل کی تہمت خدا پر لگانا

سوال:- ظلم وستم لوٹ مار تو انسان کرے تہمت خدا پر لگائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنے ظلم اور گناہ کو خدا کی طرف منسوب کر کے جان نہیں بچے گی[۲]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۷/۱۳۹۹ھ

بہتان سے توبہ کا طریقہ

سوال:- زید کے اپنے استاذ ہیں جنہوں نے ایک عرصہ تک اس کو پڑھایا لکھایا اور اس کے بہی خواہ رہے، زید نے دوسرے مربی یا بڑے آدمی کے بہکانے میں آکر ان استاذ کے خلاف علم بلند کیا اور انہیں اذیت پہنچائی، ان کی پگڑی اچھالی، عوام (پبلک) میں ان کی

---

[۱] والذین یرمون المحصنٰت ثم لم یأتو اباربعة شهداء فأجلدوهم ثمانین جلدةً ولاتقبلوا لهم شهادة ابداً الایة سورة النور آیت ۴/.

ترجمه: اور جولوگ تہمت لگائیں، پاک دامن عورتوں کو پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی درے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول مت کرو۔ (از بیان القرآن)

[۲] فالاول أنه تعالیٰ حکی عن الکفار صریح قول المجبرة وهو قولهم: لوشاء الله منا أن لانشرک لم نشرک وانما حکی عنهم هذاالقول فی معرض الذم والتقبیح فوجب کون هذا المذهب مذموماً باطلاً (تفسیر کبیر ج ۴/ص ۱۶۶/تحت قوله تعالیٰ "سیقول الذین اشرکوا الخ، سورۂ انعام) مطبوعه دارالفکر بیروت.

بدنامی کی اور رسوا کیا، زمانہ دراز کے بعد زید کی آنکھ کھلی اُسے اپنی غلطی و نادانی کا احساس ہوا، تو اس نے اپنے شفیق استاد سے بار ہا معافی چاہی لیکن زید کے استاذ نے اپنی خوشنودی ورضا مندی کا انحصار چند شرائط پر رکھا وہ شرائط ایسے ہیں کہ جن کو قبول کرنے سے استاذ تو بیشک راضی ہو جائیں گے، مگر اس کا محسن جس نے زید کا فائدہ سمجھ کر زید کو اس کے استاذ کے خلاف بھڑکایا تھا اور رشتہ دار سب کے سب بدنام ہو جائیں گے، اور زید کے دھوکہ دہی کی وجہ سے خود زید سے بھی متنفر ہونے کا اندیشہ ہے، اور ایک شور برپا ہو جانے کا اندیشہ ہے، اور زید کے لئے دونوں بزرگوں کا خوش رکھنا ضروری ہے، ایسی حالت میں زید اپنے استاذ سے کہاں تک معافی مانگے، اگر استاذ معاف نہ کریں تو آخرت میں تو گرفت نہ ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

زید کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ وہ استاذ کو خوش رکھے، جن باتوں سے بدنام کیا ہے وہ اگر واقعۃً غلط اور دھوکہ ہیں تو زید کے ذمہ یہ بھی ضروری ہے کہ جن لوگوں کے سامنے زید نے اپنے استاذ کو رسوا کیا ہے اور ان کی پگڑی اچھالی ہے ان کے سامنے اس کا اعتراف کرے کہ یہ امور غلط تھے، میں نے جھوٹ بولا اور اپنے استاذ پر بہتان لگایا اس سے اگر اس کے دوسرے مربی اور محسن ناراض ہوتے ہیں یا خود بے اعتبار ہوتا ہے، تو اس کی پرواہ نہ کرے اس کا انجام آخرت میں یقیناً اچھا ہے، اور جب خوف خداوندی اور احکام شرعی اور حقوق استاذ کی بناپر خلوص کے ساتھ کریگا تو انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی اس کا انجام خراب نہ ہوگا، جیسا گناہ ہوتا ہے ایسے ہی اس کی توبہ ہوتی ہے، بہتان بہت بڑا گناہ ہے، اس کی توبہ بھی زیادہ قابل اہتمام ہے۔'' **اما اذا قال بهتانا بان لم يكن ذٰلک فيه فانه يحتاج الى التوبة فى ثلاثة مواضع احدها ان يرجع الى القوم الذين تكلم بالبهتان عندهم فيقول انى قد ذكرته عندكم بكذا وكذا فاعلموا فى كنت كاذبا فى ذٰلک والشانى ان يذهب الى الذى قال عليه**

البهتـان ويـطـلـب الـرضـى عنه حتى يجعل فى حل منه والثالث ان يتوب كماسبق فى حقوق الله تعالىٰ فليس شئى من العصيان اعظم من البهتان اھ شرح فقه اكبر[1].

اس کے علاوہ استاذ کے شرائط کا حکم ان شرائط کے معلوم ہونے پر معلوم ہوسکتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۵/۵۷ھ

صحیح: عبداللطیف مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۹/۱/۵۷ھ

بہتان کی آخرت میں سزا

سوال:- اگر کوئی آدمی زبردستی کسی پر الزام لگائے تو آخرت میں اس پر کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو شخص کسی پر بہتان لگائے تو قیامت میں پل صراط پر اس کو روک کر کہا جائے گا کہ بہتان کا ثبوت پیش کرو، تب آگے جانے کی اجازت ہوگی[2]، بہت سخت چیز ہے[3]، جس پر بہتان

---

[1] وشرح فقه اكبر ص ۱۹٦/ بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى، تنبيه الغافلين للسرقندى ص ۹۲/ باب الغيبة، مطبوعه عباس احمدالباز، مكة المكرمة، روح المعانى ص ۲۴۰/ ج ۱۴/ الجزء السادس والعشرون (مطبوعه دارالفكربيروت) تحت آيت ۱۲/.

[2] عن معاذ بن انس رضى اللّه تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم ومن رمى مسلما بشئى يريدبه شينه حبسه اللّٰه على جسر جهنم حتى يخرج مماقال (مشكوٰة شريف ص ۴۲۴/ باب الشفقة والرحمة على الخلق) الفصل الثانى، مطبوعه ياسرنديم ديوبند.

[3] فليس شئ من الذنوب اعظم من البهتان، تنبيه الغافلين للسمرقندى ص ۹۲/ باب الغيبة، مطبوعه عباس احمدالباز، مكة المكرمة، شرح فقه اكبر ص ۱۹٦/ بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى.

لگایا جائے وہ اگر قسم کھا کر اس کا انکار کردے تو وہ شرعاً بری سمجھا جائے گا[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۳/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۳/۹۰ھ

امام کے قریب اہل علم وفہم کو کھڑا ہونا چاہئے

سوال:- امام کے پیچھے علم دار بینا کھڑا ہونا چاہئے یا نابینا جاہل؟

مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے خارج ہوتے وقت سلام

سوال:- اندرون مسجد کے نمازی سنت بھی پڑھ رہے ہوں سلام کرنا مسنون ہے یا نہیں؟ دروازہ پر سلام کر کے داخل ہونا اور سلام کر کے نکلنا کیسا ہے؟

امام سے گالی گلوچ اور اس پر تہمت لگانا

سوال:- کوئی مقتدی اپنے امام کے ساتھ گالی گلوچ کر کے اغلام بازی کی تہمت لگائے اور پھر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

ایضاً:- حاسد، متکبر، تعصبی نمازی کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

---

[1] البینة للمدعی والیمین علی من انکریعنی حدیث ان الاصل براء ة الذمة یکون المنکر متمسکاً بالاصل فیقبل قوله مع یمینه(قواعد الفقه ص ۶۶/الرسالة الثالثه قاعده۶۶/)مطبوعه دار الکتاب.

قومیت کی وجہ سے افضل وغیر افضل ہونا

سوال:- اسلام میں جو چھوٹی بڑی افضل وکمتر قوم کی بنائے مخاصمت پیدا کرے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا نہیں؟

افضلیت کا مدار

محلّہ کی مسجد میں مذکورہ بالا کشمکش موجود ہے اگر کوئی نمازی دوسرے محلّہ کی مسجد میں اپنی مسجد چھوڑ کر جماعت کو جائے یا دوکان ومکان پر تنہا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) سب مقتدی امام کے پیچھے ہی کھڑے ہوتے ہیں البتہ امام کے قریب تو ایسے لوگ کھڑے ہوں جو علم رکھتے ہوں تا کہ اگر لقمہ دینے یا کسی اور اصلاح نماز کی ضرورت پیش آئے تو سہولت رہے[۱]۔

(۲) جب اندرون مسجد نماز میں مشغول ہوں تو سلام نہ کیا جائے[۲] بیرون مسجد اگر دروازہ کے قریب اگر لوگ فارغ ہوں تو ان کو سلام کرلیا جائے، مسجد سے باہر نکل کر جب اپنے

---

[۱] قال عن عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لیلنی منکم اولوالاحلام والنھی ثم الذین یلونھم ثلثاً الحدیث، مشکوۃ ص ۹۸/لیحفظوا صلوتہ اذا سھی اویجعل احداً منھم مکانہ اذا احتاج ۱۲/حاشیہ مشکوۃ شریف ص ۶/مطبوعہ یاسر ندیم، باب تسویۃ الصف، الفصل الاول.

[۲] تحت قولہ (سلامک مکروہ علی من تستمع) زادشیخ مشائخنا الشھاب احمدالمنینیؒ، ومن جلسوا فی مسجد لصلاتھم، وتسبیحھم ھذا عن البعض یسمع ردالمحتار، مطبوعہ کراچی ص ۶۱۷/ج ۱/باب مایفسدالصلوۃ، مطلب: المواضع التی یکرہ فیھاالسلام، عالمگیری کوئٹہ ص ۳۲۵/ج ۵/کتاب الکراھیۃ، الفصل السابع فی السلام.

راستہ پر جائیں تب بھی سلام کرلیا کریں، تو اچھا ہے[1]۔

(۳) گالی گلوچ تو سب کے ہی ساتھ منع ہے[2] پھر امام کا احترام تو اور زیادہ ضروری ہے[4] اور بلا ثبوت شرعی اتنی بڑی بات کہنا بہت بڑا جرم ہے[3] سخت گناہ ہے، معافی مانگنا واجب ہے، تاہم جس امام پر بڑی تہمت لگائی اور اس سے معافی نہیں مانگی اور نماز اس کے پیچھے پڑھی فرض اس کا بھی ادا ہو گیا نماز صحیح ہوگئی۔

(۴) قومیں سب اللہ کی بنائی ہوئی ہیں، یہ تفریق وتقسیم دنیاوی مصالح تعارف وغیرہ کے لئے ہے، اس سے دنیا ہی میں کچھ قومیں بڑی اور اونچی شمار ہوتی ہیں، کچھ کم درجہ کی مگر محض قوم کی وجہ سے کسی کو حقیر وذلیل سمجھنا درست نہیں[5] اور اخروی نجات کا مدار بھی قومیت پر نہیں،

---

[1] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمارعلى القاعد والقليل على الكثير. رواه البخاری مشكوٰة ص ۳۹۷/كتاب الاداب، باب السلام، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر، متفق عليه مشكوٰة شريف ص ۴۱۱/باب حفظ اللسان، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[3] من قذف مملوكا او كافراً بالزنا اومسلما بيافاسق ياكافرياخبيث يافاجر يامنافق يالوطى يامن يلعب بالصبيان الى قوله ياحرام زاده عزر (كنز الدقائق، على هامش بحر الرائق ج۵/ص ۴۲/) فصل فى التعزير، كتاب الحدود، مطبوعه مكتبة الماجدية كوئٹه.

[4] ولو انه قال بهتاناً لم يكن ذلك فيه فانه يحتاج الى التوبة فى ثلاثة مواضع، والثانى ان يذهب الى الذى قال عليه البهتان، ويطلب منه ان يجعله فى حل والثالث ان يستغفر الله تعالى ويتوب اليه فليس شئ من الذنوب اعظم من البهتان، تنبيه الغافلين للسمرقندى ص ۹۲/باب الغيبة، مطبوعه عباس احمدالباز مكة المكرمة، شرح فقه اكبر ص ۱۹۶/بيان اقسام التوبة مطبوعه مجتبائى دهلى.

[5] فالكل سواء فى ذالك فلاوجه للتفاخر بالنسب، روح المعانى ص۲۴۳/ج۱۴/الجزء السادس والعشرون، سورة الحجرات، تحت آيت ۱۲/مطبوعه دار الفكر بيروت.

اللہ کے احکامات کو جو بھی زیادہ مانے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ باعزت ہے[1]، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام کو اللہ نے بہت اونچا کیا ان کے اخلاق عالیہ سب سے بلند ہیں ان کی اولاد اگر ان کے طریقہ پر چلے تو وہ سب سے بلند اور مستحق اعزاز ہے۔

(۵) اصل اعزاز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبولیت حاصل ہو جائے، اور اس کا قانون یہ ہے کہ اعتقادات حقہ اخلاق فاضلہ اعمال صالحہ اور اخلاص جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو وہ اسی قدر مقبول ہے پھر اگر محض قومیت کی وجہ سے لوگ اُسے حقیر سمجھیں تو وہ خود جواب دہ ہونگے، یہ جس قدر بھی صبر وتحمل کرے گا اسکے درجات بلند ہونگے بایں ہمہ اگر برداشت نہیں کرسکتا اور نزاع وکشمکش ہو جانے کا اندیشہ ہے تو اس سے بچنے کے لئے دوسری مسجد میں بھی تحصیل جماعت کے لئے جاسکتا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۱/۸۸ھ

ریا کی تقسیم

سوال:- کونسا فرد ریا کا جائز ہے اور کونسا واجب اور کونسا مکروہ اور کونسا حرام اور کونسا مندوب؟ عبید اللہ بلیاوی، ربیع الثانی ۶۱ھ

---

[1] یایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثیٰ وجعلتکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقکم ان اللّٰہ علیم خبیر (سورۃ الحجرات آیۃ ۱۳) فان مدو کمال النفوس وتفاوت الاشخاص ھو التقوی فمن رام ینیل الدرجات العلا فعلیہ بھا، روح المعانی ص ۲۴۴/ج ۱۴/الجزء السادس والعشرون، مطبوعہ دارالفکر بیروت۔

[2] اذا کان امام الحمی زانیاً لہ ان یتحول الی مسجد آخر وکذا ینبغی اذا کان فیہ خصلۃ تکرہ بسیھا امامتہ لان التحرز عند الکراھۃ اولی من الاتیان بالفضیلۃ حلبی کبیر ص ۲۱۳/فصل فی احکام المسجد، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاھور۔

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ تقسیم کہاں ہے۔؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ
معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

فصل دوم:- غیبت اور کینہ کا بیان

غیبت کی چند صورتوں کا حکم

سوال:- غیبت کی چند صورتیں یہ ہیں:

مظلوم اپنے ظالم کے ظلم کو بیان کرے لوگوں کو نقصان سے بچانے کے لئے اس قسم کی باتیں کہنا کہ مثلاً فلاں مرد کے پیغام نکاح کو منظور نہ کرنا کیونکہ شرابی ہے یا جواری ہے، فلاں تاجر سے سودا مت خریدنا کیوں کہ فریبی ہے کم تولتا ہے، یا فلاں کو قرض مت دینا کیونکہ دھندہ ہے یا فلاں طبیب سے علاج مت کرانا کیونکہ نیم حکیم ہے سند یافتہ نہیں ہے، یا فلاں کاریگر سے کام مت کرانا کیونکہ اناڑی ہے فلاں پیر سے مرید مت ہونا کیونکہ بدعتی ہے، احقر سمجھتا ہے کہ یہ سب صورتیں جائز بلکہ دوسروں کو نقصان سے بچانے والی ہیں:

(الف) خیال میرا درست ہے یا نہیں؟

(ب) کھلم کھلا گناہ کرنے والے اور بدعتی کے گناہ اور بدعت کو بلاضرورت بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(ج) اسکے کھلے گناہ یا بدعت کے علاوہ اسکے دوسرے عیوب کا ذکر کرنا منع ہے یا نہیں؟

(د) گناہ بدعت اور عیوب کے علاوہ اس کے دیگر اذکار میں اس کی آبرو کا لحاظ نہ کرنا مثلاً بجائے اس کے کہ وہ گھڑی سازی کرتے ہیں یوں کہنا کہ گھڑی ساز ہے اور آئے تھے کہ بجائے آیا تھا کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف) آپ کا خیال صحیح ہے مگر قدر ضرورت سے تجاوز نہ کیا جائے، اگر کہیں

E:\F.M.Fainal\Jild-29\19-Ghibat Aur Keena

بغیر بیان عیب، نقصان ومضرت سے تحفظ ہو سکے مثلاً اتنی بات کافی ہو جائے کہ فلاں پیغام نکاح کو منظور کرنا اچھا نہیں، تو پھر اس کے شرابی جواری وغیرہ ہونے کی صراحت بھی نہ کی جائے، ضرورت پیش آئے تو کم سے کم بیان پر کفایت کی جائے[۱] یہی حال دیگر امور کا ہے۔

(ب) بدعتوں اور گناہوں کی قباحت ومذمت تو صاف صاف بیان کی جائے[۲] مگر جہاں ضرورت ہو بلا ضرورت بجائے اس کے سنتوں اور اطاعتوں کے فضائل ومناقب بیان کئے جائیں، جہاں تک ہو سکے گنہگار اور بدعات کے مرتکب کا نام نہ لیا جائے[۳]۔

(ج) اس کی وجہ سے جن عیوب میں دوسروں کے مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو ان عیوب کی مذمت کی جائے[۴] مگر یہ کہہ کر نہیں کہ فلاں شخص میں یہ عیوب ہیں[۵]۔

---

[۱] وتجب الغيبة لغرض صحيح شرعي لايتوصل اليه الابهاوتنحصرفي ستة اسباب: الاول: التظلم، الرابع: تحذير المسلمين من الشر، فتجوز اجماعاً، وكان يشيروان لم يستشر على مريد تزوج اومخالطة لغيره في امردينى اودنيوى ويقتصرعلى مايكفى، فان كفى لايصلح لك فذاك ولايجوزالزيادة على مايكفى، روح المعانى ص ۲۴۲/ ج ۱۴/ الجزء السادس والعشرون، سورة الحجرات، تحت آيت ۱۲/ مطبوعه مصطفى احمدالباز، مكة المكرمة، نووى على هامش المسلم ص ۳۲۲/ ج ۲/ كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، مطبوعه رشيديه دهلى، احياء علوم الدين ص ۱۳۲، ۱۳۳/ ج ۳/ كتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشر بيان الاعذار المرخصة في الغيبة، مطبوعه مصر.

[۲] فاذارأيت فقيها يتردد الى مبتدع او فاسق وخفت ان تتعدى اليه بدعته وفسقه فلك ان تكشف له بدعته وفسقه، احياء علوم الدين ص ۱۳۲/ ج ۳/ كتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشر، بيان الاعذار المرخصة فى الغيبة، مطبوعه مصر.

[۳] لاتكون الغيبة الافى قوم معلومين، والكف عن ذالك افضل، تنبيه الغافلين للسمرقندى ص ۹۳/ باب الغيبة، مطبوعه عباس احمدالباز المكة المكرمة.

[۴] ولاغيبة لظالم يؤذى الناس الىٰ قوله قلت فتباح غيبة مجهول وظالم ومتظاهر بقبيح ولمصاهرة ولسؤاعتقاد تحذيراً منه الخ، سكب الانهرعلى مجمع الانهر ج ۴/ ص ۲۲۱/ مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، كتاب الكراهية، فصل فى (باقی حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(د) محض آبروریزی کے لئے ایسا ہرگز نہ کیا جائے[۱]، آپ کی نصیحت سرآنکھوں پر، جی خوش ہوا، ایسے آدمی کم ہیں، جو اس طرح خیرخواہی سے نصیحت کریں، ضوابط کام کی سہولت کے لئے ہی بنائے جاتے ہیں، یہ بھی صحیح ہے کہ بعض سوال کا جواب بہت مختصر ہاں یا نہیں، میں چلتا ہے، بعض کا جواب تفصیل طلب ہوتا ہے، جس میں دیر لگتی ہے، اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لئے دفتر اہتمام سے مراجعت فرمائیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۲/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲/۸۹ھ

فاسق کی غیبت

سوال:- فاسق کی غیبت میں ویسا ہی گناہ ہے جیسا غیر فاسق کی یا کچھ فرق ہے، یا بالکل گناہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فاسق کی غیبت اگر دوسروں کو اس کے ضرر سے بچانے کے لئے یا اس کی اصلاح کے

(پچھلے صفحہ کے باقی حواشی) المتفرقات، شرح منظومة ابن وهبان ص ۱۶۶ / ج ۲ / فصل من كتاب الكراهية، بيان ثلاث صور من ذكر المساوى لاتعد غيبة، مطبوعه الوقف المدنى الخيرى ديوبند، درمختار على الشامى كراچى ص ۴۰۹ / ج ۶ / كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع.

[۵] ومن الغيبة ان يقول: بعض من مربنا اليوم، اذا كان المخاطب يفهم شخصا معيناً لان المحذور تفهيمه، درمختار على الشامى كراچى ص ۴۱۰ / ج ۶ / كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع.

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] (وفى حديث طويل) عن ابى هريرةؓ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بحسب امرء من الشر ان يحقر اخاه المسلم، كل المسلم على المسلم حرام، دمه وماله وعرضه، مسلم شريف ص ۳۱۷ / ۲، كتاب البر والصلة، باب تحريم ظلم المسلم وخذله الخ مطبوعه رشيديه دهلى.

لئے کسی بڑے کے سامنے کی جائے[1] اور بقدر ضرورت کی جائے تو گناہ نہیں ورنہ گناہ ہے۔[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیر صاحب کا مریدین کی غیبت کرنا

سوال:- ایک پیر صاحب اپنے مریدین کی لوگوں کے سامنے برائی کیا کرتے ہیں، یہ غیبت ہوئی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی بھی مسلمان کی غیبت کرنا جبکہ مصلحت دین اس سے متعلق نہ ہو ممنوع ہے "وَلَایَغْتَب بَعْضُکُمْ بَعْضاً" (القرآن الکریم[3]) اگرچہ پیر صاحب کا مقصد غیبت سے مرید

[1] الاصل فی الغیبة الحرمة وقدتجب اوتباح لغرض صحیح شرعی لایتوصل الیه الابها،الرابع: تحذیر المسلمین من الشرونصیحتهم کجرح الرواة الخ،الثانی الاستعانة علی تغییر المنکر بذکره لمن یظن قدرته علی ازالته بنحوفلان یعمل کذا فازجره عنه، الزواجرلابن حجر الهیثمی ص۵۵۶/ ج۳/کتاب النکاح،الکبیرة الثامنة والتاسعة والاربعون بعد المأتین الغیبة والسکوت علیها،مطبوعه نزار مصطفی الباز، شامی زکریا ص۵۸۶/ج۹/کتاب الحظروالاباحة،فصل فی البیع،شامی کراچی ص۴۰۹/ج۶/تنبیه الغافلین للسمرقندی ص۹۳/باب الغیبة،مطبوعه عباس احمدالباز،روح المعانی ص۲۴۲/ج۱۴/الجزء السادس والعشرون،سورة الحجرات تحت آیت۱۲/مطبوعه دارالفکر.

[2] وان توقف علی ذکره،عیب ذکره،ولاتجوز الزیادة علیه اوعیبین اقتصرعلیهما وهکذا لان ذالک کاباح المیتة للمضطرفلایجوز تناول شئ منها الابقدرالضرورة،الزواجرص۵۵۶/ج۳/کتاب النکاح،الکبیرة الثامنة والتاسعة والاربعون بعد المأتین،مطبوعه نزارمصطفی الباز، روح المعانی ص۲۴۲/ج۱۴/الجزء السادس والعشرون،سورة الحجرات آیت۱۲/مطبوعه دارالفکر.

[3] الآیة ۱۲/سورة الحجرات.

ترجمہ: تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کرے۔ (بیان القرآن)

کی اصلاح کرنا ہے، اور مرید کے سامنے ظاہر کرنا خلافِ مصلحت ہو، اور لوگوں کے سامنے مرید کی برائی اس واسطے کرتے ہیں تا کہ ان کے ذریعہ مرید کو اپنی برائی کا علم ہو جائے تو ایک یا دو آدمی کے ذریعہ اس مرید کو اطلاع کرادیں کہ جس سے مرید کی اصلاح ہو جائے[1]، مجمع میں لوگوں کے سامنے بیان نہ کریں[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۲/۸۸ھ

موتی کی غیبت اور برائی

سوال:- کسی متبع شریعت مسلمان مردہ کو ابوجہل چور اور قسم قسم کے ناساز الفاظ سے ملقب کرنا، اور تہمت لگانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کوئی مردہ واقعۃً بھی چوری وغیرہ کبائر میں مبتلا تھا، تب بھی اس کے ان افعال کا ذکر کر کے اس کی برائی کرنا غیبت اور حرام ہے[3]، اور مردہ کی غیبت کا گناہ زندہ کی غیبت سے

---

[1] وتباح الغيبة لغرض شرعي، وذالک لستة اسباب، الثاني الاستعانة على تغيير المنكر ورد المعاصي الى الصواب فيقول لمن يرجو قدرته فلان يعمل كذا فازجره عنه ونحو ذالک، شرح النووي على المسلم ص ۳۲۲/ج ۲/كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، مطبوعه رشيديه دهلي، روح المعاني ص ۲۴۲/ج ۱۴/الجزء السادس والعشرون تحت آيت ۱۲/مطبوعه دار الفكر بيروت، ولا تجوز الزيادة، على مايكفي، روح المعاني (المصدر السابق)

[2] تقدم تخريجه: تحت عنوان "فاسق کی غیبت گناہ ہے یا نہیں؟"

[3] قال ابن بطال: سب الاموات يجري مجرى الغيبة فان كان غالب احوال المرء الخير فالاغتياب له ممنوع، ويحتمل ان يكون النهي على عمومه فيما بعد الدفن، وقد عملت عائشة رضی روایة هذا الحديث بذلک في حق من استحق عندها اللعن فكانت تلعنه وهو حي، فلما مات تركت ذالک ونهت عن لعنه الخ، فتح الباري ص ۲۳۳/ج ۳/كتاب الجنائز، باب ماينهى من سب الاموات، مطبوعه نزار مصطفى الباز.

زیادہ سخت ہے[۱]، اور اگر واقعۃً وہ ان میں مبتلا نہ تھا تو یہ بہتان ہے[۲] اس کا گناہ غیبت سے بھی زیادہ ہے۔ ''فلیس شئی من الذنوب اعظم من البہتان، تنبیہ الغافلین[۳] ص ۶۰/.

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/صفر ۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/صفر ۵۹ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/صفر ۵۹ھ

غیبت کی معافی کا طریقہ

سوال:- ایک آدمی کی غیبت کی وہ معافی مانگنے پر معاف نہ کرے تو تلافی کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جس شخص کی غیبت کی گئی ہے اس سے وہ باتیں جو اس سے غائبانہ میں کی ہیں، تفصیل کے ساتھ بیان کر کے خلوص کے ساتھ معافی مانگنا ضروری ہے، بلا اس کے کوئی چارہ نہیں، البتہ

---

[۱] لقوله عليه السلام: لاتسبوا الاموات فانهم قدافضوا الى ماقدموا وقال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم: اذكروا محاسن موتاكم وكفواعن مساويهم، كتاب الاذكار للنووى ملخصاً ص ۱۵۱/ باب النهى عن سب الاموات، مطبوعه دارالكتاب العربى بيروت.

[۲] عن ابى هريرة رضى اللّه تعالىٰ عنه ان رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم قال: اتدرون ما الغيبة؟ قالوا اللّه ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بمايكره قيل: افرأيت ان كان فى اخى مااقول؟ قال: ان كان فيه ماتقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه فقدبهتّه، مسلم شريف ص ۳۲۲/ج۲/ كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، مطبوعه رشيديه دهلى.

[۳] تنبيه الغافلين للامام الشيخ نصربن محمدبن ابراهيم السمرقندى ص ۹۲/باب الغيبة، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، شرح فقه اكبر ص ۱۹۶/بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى.

اگر تفصیلی بیان میں ضرر کا اندیشہ ہو تو مجہولاً ہی (مثلاً یہ کہے کہ مجھ سے جو کچھ غلطی ہوئی ہے معاف کر دیجئے) معافی مانگ لے لیکن اگر معافی مانگنے اور احسان ومودت کرنے کے باوجود معاف نہ کرے تو توبہ واستغفار کر لے، یہی غیبت کی تلافی کر دے گا (کمافی ردالمحتار[۱] ج۵/ص ۲۶۳/مطبوعہ نعمانیہ)

توضیح:- جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف بھی کی جائے، اس کے لئے دعاءِ خیر کی جائے، ایصالِ ثواب کیا جائے، اس کے ساتھ اور اس کے متعلقین کے ساتھ احسان کیا جائے، انشاءاللہ تعالیٰ مکافات ہو جائے گی[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۴/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

مسلمان سے کینہ رکھنا

سوال:- ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کسی بنا پر اپنے دل میں کینہ رکھتا ہے اور

---

[۱] قال ملاعلی القاری فی شرح المشکوٰۃ: وهل يكفيه أن يقول اغتبتک فاجعلنی فی حل ام لابدان يبين مااغتاب ؟ قال بعض علماء نا فی الغيبة لايعلمه بها بل يستغفر الله لهٗ ان علم ان اعلامه يثير اعلامه فتنةً، ويدل عليه ان الابراء عن الحقوق المجهولة جائز عندنا، والمستحب لصاحب الغيبة ان يبرئه عنها، قال النوی ورأيت فی فتاویٰ الطحاوی انه يكفی الندم والاستغفار فی الغيبة (شامی زکریا ج۹/ ص ۵۸۹/ مطبوعه کراچی ص ۴۱۱/۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، مرقاة شرح مشکوة ص ۶۴۵/ج۴/باب حفظ اللسان والغيبة الخ، الفصل الثالث، قبيل باب الوعد، مطبوعه بمبئی.

[۲] لابدمن الاستحلال ان قدرعليه فان كان غائباً اوميتاً فينبغی ان يكثر له الاستغفار والدعاء ويكثر من الحسنات، وسبيل المتعذران يبالغ فی الثناء عليه والتودد اليه ويلازم ذالک الخ، احياء علوم الدين ص ۱۳۳/ ج۳/ کتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة عشر، بيان كفارة الغيبة، مطبوعه مصر.

ظاہر میں وہ اس سے ملتا جلتا ہے، تو وہ شخص شرع کے لحاظ سے کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بلا وجہ شرعی کے مسلمان کی طرف سے کینہ رکھنا گناہ ہے خواہ کتنا ہی بڑا گنہگار کیوں نہ ہو[۱]، البتہ کسی فاسق کے فسق سے خوش ہونا بھی جائز نہیں، بلکہ اس کے فسق کو برا سمجھنا چاہئے[۲]، اور خود اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، زبان سے سمجھائے، دل سے دعا کرے، اگر اس نے ستایا ہے اس وجہ سے دل میں برائی رہے تب بھی چاہئے کہ دل کو صاف کرنے کی کوشش کرے، اور یہ سوچے کہ میں خداوند تعالیٰ کا نافرمان بندہ ہوں، اگر خداوند تعالیٰ اپنی ناراضی مجھ پر اس وجہ سے کریں تو پھر میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا، جب میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں، کہ وہ میرے قصور کو معاف کردے گا، تو مجھے بھی چاہئے کہ میں اس ستانے والے کے قصور کو معاف کردوں، اس کے باوجود بھی اگر وہ دل سے برائی نہ نکلے تب بھی اس برائی کے تقاضہ پر عمل کرنا جائز نہیں، اور ایسی حالت میں یہ شخص معذور ہے، تاہم اس کے نکالنے کی کوشش جاری رکھے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۶/۵۶ھ

صحیح: عبد اللطیف مفتی مدرسہ ہذا

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۱۱/۵/۵۶ھ

---

[۱] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث، ولاتحسسوا ولاتجسسوا ولاتناجشوا ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وکونوا عباداللّٰہ اخواناً. (مشکوٰۃ ج۲/ ص۴۲۷، باب ماینھی عن التھاجر والتقاطع، الفصل الاول،

[۲] قال تعالیٰ: ولاترکنوا الی الذین ظلموا الآیۃ، النھی متناول للانحطاط فی ھواھم والانقطاع الیھم والرضاء بأعمالھم، مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف ص ۶۴۰/ ج۴/ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الثالث، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی.

فصل سوم:- تحقیر مسلم کا بیان

کسی کی تحقیر وتذلیل

سوال:- بکر اپنے عیوب کو چھپاتا ہے، اور دوسرے کے عیب کو برملا ظاہر کرتا ہے، کیا شرعاً ایسا کرنا جائز ہے، اگر نہیں تو جواب میں کوئی حدیث تحریر فرمائیں اور یہ بھی واضح فرمائیں کہ اسلام میں بکر کا کیا مقام ہے؟ بینوا بالسنۃ والکتاب توجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محض مشغلہ مجلس بنانے یا دوسروں کو ذلیل ورسوا کرنے کے لئے اس کے عیوب کو ظاہر کرنا اور اُچھالنا خود ہی بہت بڑا عیب ہے اور سخت معصیت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی اور پردہ دری کرتا ہے، اللہ پاک اس کو رسوا کرتا ہے، اور اس کا عیب ظاہر کرتا ہے، اگر چہ وہ اپنے مکان میں چھپ کر عیب کا کام کرے[۱]، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان آبروریزی بدترین سود ہے[۲] (سود کا ایک درہم ۳۶/دفعہ زنا

---

[۱] عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما قال: صعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المنبر، فنادی بصوت رفیع، فقال: یامعشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان الیٰ قلبہ لا تؤذ واالمسلمین ولاتعیروھم ولاتتبعوا عوراتھم فانہ من یتبع عورۃ اخیہ المسلم یتبع اللّٰہ عورتہ ومن یتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولوفی جوف رحلہ (مشکوٰۃ ج۲/ص ۴۲۹/باب ماینھی عنہ من التھاجر، الفصل الثانی جمع الفوائد ص ۲۵۱/ج۲/کتاب الآداب، الحسدوالظن وتتبع العورات، مطبوعہ مشروع المکتبۃ الجامعۃ المکۃ المکرمۃ.

[۲] عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: ان من اربی الربوا لاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق (مشکوٰۃ ج۲/ ص ۴۲۹، باب ماینھی عنہ من التھاجر، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

کرنے سے بھی سخت ہے[۱]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۹۰ھ

اپنی بات کو اُونچا رکھنا

سوال:- اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کی راہ کے خلاف چل کر اپنی بات کو اونچی رکھے اور اپنے فلاں بہنوئی کی بات کو گرانا چاہتا ہے ہو کسی وجہ سے، تو وہ شخص کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وہ شخص گنہگار رہے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۹۲ھ

اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو ذلیل سمجھنا

سوال:- اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسرے کو ذلیل سمجھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اپنے کو بڑا سمجھنا تکبر ہے[۳] جو کہ حرام ہے[۴] جس کو اپنا امام یا امیر بنالیا ہے، جائز کاموں

---

۱ عن عبداللّٰه بن حنظلة (غسيل الملائكة) قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: درهم رباً يأكله الرجل وهو يعلم اشدمن ستة وثلاثين زِنية، مشكوة شريف ص ۲۴۶/ ج ۱/ كتاب البيوع، باب الربا، الفصل الثالث، مطبوعه ياسر نديم.

۲ قال ان اللّٰه جميل يحب الجمال الكبر بطر الحق وغمط الناس (مشكوٰة شريف ج ۲/ ص ۴۳۳، باب الغضب والكبر، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، راجع للتفصيل الزواجر عن اقتراف الكبائر ص ۱۲۲/ ج ۱/ الكبيرة الرابعة الكبر والعجب والخيلاء، مطبوعه احمد الباز.

۳ اماالكبر فقال الراغب هو الحالة التى يتخصص بها الانسان من (باقی حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

میں اس کی مخالفت کرنا نہیں چاہئے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۶/۸۵ھ

مسئلہ پر عمل کرنے والے کو ذلیل وحقیر سمجھنا

سوال:- اگر کوئی شخص شریعت کے مسئلہ پر عمل کرتا ہے تو لوگ اس کو ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں آیا اس مسئلہ پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

شریعت کے مسئلہ پر عمل کرنے سے کم علم اور کم دین والے حقیر سمجھتے ہیں اپنا نقصان خود کرتے ہیں، اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اس کی عزت ہوگی دنیا والوں کی نظروں میں عزت حاصل کرنے کیلئے احکام شرع کو ہرگز ترک نہ کیا جائے۔ ”ایبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعا الاية[2]. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱۱/۹۲ھ

(پچھلے کے باقی حواشی) اعجاب نفسه بان يرى نفسه اكبر من غيره، مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ ص۸۴۷/اول باب الغضب والكبر، مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[۴] قال النوى قال العلماء الخيلاء والمخيلة والبطروالذهووالتبختر كلها بمعنى واحد وهو حرام الخ اتحاف السادة المتقين ص۸/۳۴۷/ كتاب العجب والكبر، بيان ذم الاختيال واظهار آثار الكبر فى المشى،مطبوعه دارالفكر بيروت.

---

[۱] وطاعته(اى الامير)واجب على كل مسلم سواء امربمايوافق طبعه اولم يوافقه بشرط ان لايامره بمعصية فان امره بها فلاتجوز طاعته ،مرقاة شرح مشكوٰة ج۴/ص۱۱۸/كتاب الامارةوالقضاء،الفصل الاول،مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[۲] سورۃ نساء الآیۃ ۱۳۹/کیا ان کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے،

فصل چہارم:- وعدہ خلافی کا بیان

وعدہ خلافی کا حکم

سوال:-اگر کوئی شخص وعدہ خلافی کرے تو شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ اس وعدہ کی کوئی حد مقرر نہ کی گئی ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وعدہ خلافی کرتے وقت یہ نیت کرنا کہ اس کو پورا نہیں کرنا ہے، یہ منافق کی نشانی ہے لیکن اگر نیت تو پورا کرنے کی تھی، پھر کسی عذر کی وجہ سے پورا نہیں کرسکا، تو اس پر گناہ نہیں، بلا عذر پورا نہ کرنا گناہ ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۸۸ھ

وعدہ خلافی

سوال:- ایک شخص مجمع کثیر میں حتمی وعدہ کرتا ہے، کہ جب بھی میں حج بیت اللہ شریف کو جاؤنگا، اپنے استاذ محترم کو لے جاؤں گا، لیکن اب اس کی نیت بدل گئی، اب جاتے وقت اکیلا جارہا ہے؟ استاذ کو اپنے ہمراہ نہیں لے جارہا ہے، انکا خرچ ہی برداشت کرنے کو تیار ہے، تو اب اس شخص کو کیا کہا جائے؟ دروغ گو یا وعدہ خلاف؟ شرعی رو سے اس کا تاوان

---

[1] عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: اذا وعدالرجل اخاہ ومن نیتہ ان یفی لہٗ فلم یف ولم یجئی للمیعاد(لمانع) فلااثم علیہ، مشکوٰۃ ج۲/ص۴۱۶، باب الوعد، قال الملاعلی القاری تحت ھذا الحدیث ،مفھومہ ان من وعد ولیس من نیتہ ان یفی فعلیہ الاثم سواء وفی بہ اولم یف فانہ من اخلاق المنافقین، مرقاۃ ج۴/ ص۶۴۷، باب الوعد، مطبوعہ اصح المطابع)

دنیا میں کیا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیا

اگر وعدہ کرتے وقت یہ نیت ہو کہ اس کو پورا نہیں کرونگا، بلکہ محض دھوکہ دینے کے لئے وعدہ کیا ہے، تو یہ منافق کی علامت ہے، سخت معصیت ہے، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، اگر وعدہ کرتے وقت پورا کرنے کا ارادہ تھا لیکن بعد میں کسی عذر کی وجہ سے پورا نہیں کرسکا تو یہ گناہ ہی نہیں، اگر بلا عذر پورا نہیں کیا تو یہ گناہ ہے[1] الاشباہ والنظائر میں ہے "الحلف فی الوعد حرام"[2] اس کے ذیل میں علامہ حموی نے تفصیل بیان کی ہے[3] پس زید کا خیال جیسا ہوگا اس پر ایسا ہی حکم ہوگا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۹۰ھ

ضمانت میں وعدہ خلافی

سوال:- ولی محمد نے ایک وقت میں حاجت مندی اور پریشانی کی حالت میں محمد اسماعیل سے کہا کہ میرے یہاں بیاہ شادی پڑی ہوئی ہے، نقد روپیہ میرے پاس نہیں، جس بزاز سے آپ کپڑا خریدتے ہیں اس کی آپ سے جان پہچان اور لین دین ہے، لہٰذا شادی

[1] عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نیته ان یفی لهٗ فلم یف ولم یجئی للمیعاد (لمانع) فلا اثم علیه، مشکوٰۃ ج ۲/ص ۴۱۶، باب الوعد، قال الملا علی القاری، تحت هذا الحدیث مفهومه ان من وعدو لیس من نیته ان یفی فعلیه الاثم سواء وفی به اولم یف فانه من اخلاق المنافقین، مرقاۃ ج ۴/ص ۶۴۷، باب الوعد، مطبوعه اصح المطابع بمبئی،

[2] والاشباه والنظائر ص ۱۵۹/کتاب الحظر والاباحة، الفن الثانی مطبوعه اشاعت الاسلام دهلی.

[3] راجع: الاشباه والنظائر مع شرحه للحموی ص ۲۳/ج ۳/کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه کراچی.

کے موقعہ پر اُدھار کپڑا مجھے دلوادیجئے؟ محمد اسماعیل نے اس کی مجبوری کو محسوس کر کے حسب ضرورت مبلغ دوسوروپیہ کا کپڑا اپنی ضمانت پر اس کو دلوادیا، بعد شادی وعدہ کے مطابق چند بار تقاضا بھی کیا گیا، مگر وہ بلا مجبوری استطاعت ہوتے ہوئے بھی آج کل کرتا رہا، یہاں تک کہ کئی سال گذر گئے، اب اس کی نیت ہی بدل گئی کہ نہیں دیں گے، تو کیا کر سکتے ہیں، کوئی رقعہ اور دستاویز تو روپیہ کی بابت لکھا نہیں ہے، کہ بذریعہ نالش عدالت وصول کر لیتے، لہٰذا حیلہ بہانہ کر کے روپیہ مذکور بزاز اور ضامن محمد اسماعیل کو ادا کرنے سے انکار کر دیا، حاصل کلام یہ ہے کہ کیا ولی محمد کے لئے ایسی وعدہ خلافی کرنا اور اپنے بار کو ضامن پر ڈال دینا جائز ہوگا، اور آخرت میں اس کا مواخذہ نہ ہوگا، اور اگر اس طرح کی وعدہ خلافی کرنا اور اپنا بار ضامن پر ڈالنا ناجائز ہو اور آخرت میں مواخذہ بھی ہو تو اس سے بچنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ وعدہ خلافی اور دوسرے کا روپیہ استطاعت کے باوجود نہ دینا ظلم ہے، گناہ ہے[۱]، یہ حق العبد ہے، جس پر آخرت میں سخت پکڑ ہوگی، اور دنیا میں بھی وبال آئے گا، خدا سے ڈرنا چاہئے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۱۱/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۱۱/۹۲ھ

۱؎ الخلف فی الوعد حرام (الاشباہ والنظائر ص ۱۵۹، کتاب الحظر والاباحۃ، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ، ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: مطل الغنی ظلم الحدیث متفق علیہ ص ۲۵۱/ ج ۱/ کتاب البیوع، باب الافلاس والانظار، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم.

۲؎ قال رسول اللّٰہ ﷺ من کانت لہٗ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ اوشیء فلیتحللہٗ منہ الیوم قبل ان لایکون دینار ولا درھم من کان لہٗ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم یکن لہٗ حسنات اخذ من سیّئات صاحبہ فحمل علیہ. (مشکوٰۃ شریف ج ۲/ ص ۴۳۵/) باب الظلم، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

E:\F.M.Fainal\Jild-29\21-Vada Khilafi

وعدہ خلافی اور قسم کا کفارہ

سوال:- دو شخص ملکر آپس میں کاروبار کرتے تھے، دونوں نے زبانی طور سے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ ہم دونوں مل کر ہمیشہ کاروبار کریں گے، مگر کچھ دنوں بعد دونوں میں پھوٹ پیدا ہوگئی، ان دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے اقرار کو توڑ دیا تو بتائیں کہ اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر قسم نہیں کھائی تھی صرف وعدہ کیا تھا اور بلا وجہ وعدہ توڑ دیا تو اس سے گناہ ہوا، اگر کوئی وجہ پیش آئی تو وعدہ توڑنے سے گناہ نہیں ہوا، کذا فی شرح الاشباہ والنظائر[1]، اگر قسم کھائی تھی پھر اسکے خلاف کیا تو اسکے ذمہ کفارہ لازم ہے، دس غریبوں کو دو وقت شکم سیر کھانا کھلائے یا ان کو کپڑا پہنائے، اگر اتنی وسعت نہ ہو تو تین روزے مسلسل رکھے، کذا فی ردالمحتار[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند یکم جمادی الثانیہ ۹۰ھ

---

[1] الخلف فی الوعد حرام کذافی اضحیة الذخیرة وفی القنیة وعده ان یاتیه فلم یاته لایاثم ولایلزم الوعدالخ (الاشباه والنظائر)وفی شرحه للشیخ محمدعلی الرافعی: والتوفیق بینه وبین الاول یحمل الاول علی ماذا وعد وفی نیته الخلف فیحرم والثانی علی ماذانوی الوفاء وعرض مانع (الاشباه والنظائرص ۱۵۹، کتاب الحظروالاباحة، مکتبه اشاعت الاسلام دهلی)

[2] وکفارته تحریر رقبة اواطعام عشرة مساکین اوکسوتهم بمایسترعامة البدن وان عجزعنها کلها وقت الاداء صام ثلاثة ایام ولاء(الدرالمختار علی الشامی، مطبوعه کراچی، ج۳/ ص۷۲۵، ۷۲۷، کتاب الایمان،مطلب فی کفارة الیمین، کنزمع التبیین ص۱۱۲، ۱۱۳/ج۳/ کتاب الایمان،مطبوعه امدادیه ملتان)

ایضاً

سوال:- زید عمر سے ایک بڑے کام کا معاملہ کرتا ہے، عمر اس کے کہنے پر کام کرتا رہتا ہے، مگر ایک حصہ کام کا ہو جانے کے بعد زید معاملہ ختم کر دیتا ہے، اس ختم معاملہ میں عمر کا کوئی دخل نہیں، عمر کہتا ہے کہ جتنا کام کر چکا ہوں اس کا معاوضہ ادا کر دو، زید یہ تسلیم کرنے کے باوجود کہ معاملہ اس کی طرف سے ختم ہوا ہے، اور معاوضہ واجب ہے، ادائیگی معاوضہ میں طرح طرح کے حیلے بہانے کرتا ہے، عمر عاجز آکر بحلف یہ کہہ دیتا ہے کہ میں اپنا حق معاف کر دونگا، اس صورت میں:۔

(۱) جو معاوضہ زید عمر کو دے چکا ہے زید کو اس کی واپسی کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

(۲) یا معاوضہ جو عمر نے چھوڑ دیا ہے زید کے ذمہ عنداللہ اس کی ادائیگی ہے یا نہیں؟

(۳) عمر اگر قسم کا کفارہ ادا کر دے تو پھر زید سے اپنے حق کا مطالبہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اس حلف کی بنا پر زید کو یہ بھی حق نہیں کہ اس کے ذمہ وعدہ اور معاملہ کی وجہ سے عمر کا جو کچھ مطالبہ واجب الادا ہے اس کو روک لے، چہ جائیکہ جو کچھ اس حلف سے پہلے ادا کر چکا ہے، اس کو واپس لے، عمر کو یہ حق ہے کہ زید سے واجب الاداء مطالبہ وصول کر کے[۱] مگر قسم کی وجہ سے اس صورت میں اس پر کفارہ واجب ہوگا۔ کذا فی شرح الاشباہ والنظائر[۲]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳؍۶؍۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳؍۶؍۹۰ھ

---

[۱] الحق لایسقط بتقادم الزمان (قواعد الفقه ص ۷۷)

[۲] و کفارته تحریر رقبة او اطعام عشرة مساکین او کسوتهم بما (باقی حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اصلاح کا عہد کرکے توڑ دینا

سوال:- ہماری قوم میں چند رسمیں غلط چل رہی تھیں مثلاً بیاہ شادی میں سب مل کر جاتے تھے، اس میں بے عزتی ہوتی تھی، یا چوتھی کی رسم کرتے تھے، بہرحال ان رسومات پر عہد لیا گیا کہ کوئی نہیں کرے گا، نہ شریک ہوگا، اب اگر اس کو توڑ دیا تو کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

غلط طریقہ تو بہرحال غلط ہے، اس کی اصلاح ضروری ہے، پھر عہد کرکے توڑ دینا تو گناہ در گناہ ہے، ہرگز ایسا نہ کیا جائے[1]، اس سے سب نظام درہم برہم ہوتا ہے، اس کا وبال عہد توڑنے والوں پر ہوتا ہے، ایسے لوگ توبہ کریں اور عہد (حلف) توڑنے کا کفارہ ادا کریں، ایک حلف کا کفارہ دس غریبوں کو دووقت شکم سیر کھانا کھلانا ہے، یا ان کو کپڑے پہنانا ہے، اگر اتنی استطاعت نہ ہوتو تین روزے مسلسل رکھنا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۲/۸۹ھ

(پچھلے صفحہ کے باقی حواشی) يستر عامة البدن وان عجز عنها كلها وقت الاداء صام ثلاثة ايام ولاء (الدر المختار على الشامى كراچى ج۳/ ص ۷۲۵، ۷۲۷، كتاب الايمان، مطلب فى كفارة اليمين، الاشباه والنظائر ص ۱۵۹، كتاب الحظر والاباحة، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلى)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] ثم ان الاخلال بالوفاء بالعهد على ماتقتضيه الاحاديث الصحيحة قيل كبيرة وقد جاء عن على كرم الله وجهه انه عدمن الكبائر نكث الصفقة اى الغدر بالمعاهد بل صرح شيخ الاسلام العلائى بانه جاء فى الحديث: عن النبى صلى الله عليه وسلم انه سماه كبيرة الخ، روح المعانى ج۱۵/ ص ۱۷، تحت قوله واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا، سورۂ بنى اسرائيل آيت: ۳۴، مطبوعه مصطفائيه ديوبند.

[2] وكفارته تحرير رقبة او اطعام عشرة مساكين او كسوتهم بمايستر عامة البدن فان عجز عنها كلها وقت الاداء صام ثلاثة ايام ولاء (الدر المختار على الشامى ج۳/ ص ۷۲۵، ۷۲۷/ كتاب الايمان، مطلب فى كفارة اليمين، كنز مع التبيين ص ۱۱۲، ۱۱۳/ كتاب الايمان، مطبوعه امداديه ملتان)

زمین دوسرے کو دینے کا وعدہ کر کے انکار کرنا

سوال:- ایک سرکاری زمین پر دو آدمی جھونپڑیوں میں رہتے تھے سرکار نے یہ جگہ لے کر دوسری جگہ دی جس پر پیسہ بھی لیا ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے لینے سے انکار کر دیا کہ مجھ سے پیسہ نہیں دیا جائے گا تو دوسرے نے کہا میں لے لیتا ہوں تجھے کوئی اعتراض نہ ہو تو اور میں ہی پیسہ ادا کر دوں گا دوسرے نے کہا مجھے کوئی اعتراض نہیں تو لے لے۔ اس پر دوسرے شخص نے پھر کہا کہ چونکہ زمین تیری بھی ہوگی۔ اس لئے کہیں ایسا نہ ہو بعد میں اپنی بات سے پھر جائے اس نے کہا نہیں ایسا نہ ہوگا یہ ایمانداری ہے اس پر اس شخص نے اس کے نام سے لکھوا کر زمین لے لی اور خود اسی کے پاس زمین چھوڑ دی جس پر ایک طرف اس کی جھونپڑی ہے دوسری طرف مالک کے بھانجے کی جھونپڑی ہے اب جب یہ پلاٹ فروخت ہونے لگا تو اس شخص کے دل میں بے ایمانی آ گئی اور وہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور اس پلاٹ کو دینے سے انکار کرتا ہے اس صورت میں کیا اپنے حق کے لئے اس سے لڑا جائے یا اس کے عوض آخرت میں نیکی ملنے کا خیال ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ اس نے پہلے اقرار کر لیا تھا کہ ''یہ ایمانداری ہے میں نہیں لوں گا'' اور روپیہ کا بھی ذمہ دار ہونے سے انکار کر کے دوسرے آدمی سے کہہ دیا تھا کہ تو ہی خرید لے اور یہ معاملہ طے ہونے کے بعد اس کے نام سے وہ پلاٹ خریدا گیا تو وہ یقیناً اسی شخص کا ہے جس نے قیمت کی ذمہ داری لی ہے پھر اس نے یہ احسان کیا کہ جس کے نام سے خریدا ہے اسے رہنے دیا اب اس کا لالچ میں آ کر اپنے اقرار سے انکار کرنا اور اس پلاٹ کو اپنا کہنا وعدہ خلافی اور گناہ ہے[1]

---

[1] الخلف فی الوعد حرام کذافی اضحیة الذخیرة. الاشباہ والنظائر ص ۱۵۹ / کتاب الحظر والاباحة، مطبوعہ اشاعة الاسلام دھلی.

مالک کوحق ہے کہ جس تدبیر سے ممکن ہو اسی کا قبضہ کرے لیکن اگر وہ تبرع اور احسان کرکے درگذر کرے اور اس کا قبضہ نہ ہٹائے بلکہ اس کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اسی کو دیدے تو یہ مکارم اخلاق کے عین مطابق ہے اور ایسا کرنے پر حدیث پاک میں بڑی بشارت آئی ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۸۶/۱/۱۲ھ

جواب درست ہے: سید مہدی حسن غفرلہٗ، ۸۶/۱/۱۳ھ

نفاق کی علامت

سوال:- کون سے عمل سے مسلمان منافق ہوجاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل نفاق تو یہ ہے کہ دل میں کفر زبان سے اسلام کا اقرار ہو[۲]، باقی کچھ علامتیں حدیث پاک میں بتائی گئی ہیں، مثلاً یہ کہ جب کوئی وعدہ کرتا ہے، اس نیت سے کرتا ہے کہ یہ پورا نہیں کرے گا، جب بات کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، لڑائی ہوجائے تو گالی دیتا ہے، جب اسکے پاس کچھ امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] عن ابن عمر ان رضی اللّٰه عنه رسول اللّٰه ﷺ قال المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه ومن كان فی حاجة اخيه كان اللّٰه فی حاجته ومن فرج عن مسلم كربة فرج اللّٰه عنه كربة من كربات يوم القيامة الحديث. مشكوٰة شريف ص ۴۲۲/ مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب الشفقة والرحمة على الخلق.

[۲] (قوله: آية المنافق) واصله من يظهر خلاف يضمر ثم غلب على من يظهر الاسلام ويبطن الكفر مرقاة شرح مشكوة ص۱۰۶/ ج ۱/ باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی.

[۳] عن عبداللّٰه بن عمرو قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: اربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

وعدہ خلافی منافق کی نشانی کب ہے؟

سوال:- ایک صاحب عالم کہلاتے ہیں، صوفی اور خلیفہ کا لقب بھی، نماز، روزہ کے احکام سے تھوڑا بہت واقف ہیں، پیری مریدی بھی کرتے ہیں، اکثر قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے ہیں "واماالذین آمنوا وعملواالصالحات فیوفیھم اجورھم" ان مولانا صاحب نے ایک مکان کرایہ پر لیا اور تحریری وعدہ کیا کہ جب مالک مکان کو ضرورت ہوگی مکان خالی کردونگا، مالک مکان چار سال سے خوشامد کررہا ہے، مگر مولانا مکان خالی نہیں کرتے، اور وعدہ سے منہ موڑلیا ہے، مالک مکان سے چارسال سے بول چال بند ہے، کیا ان کے پیچھے نماز پڑھنا، ان کو کسی فیصلہ میں شامل کرنا، ان سے نکاح پڑھوانا، ان سے بیعت ہونا کیسا ہے؟ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر وعدہ کرتے وقت ہی یہ نیت ہو کہ وعدہ پورا نہیں کرنا ہے، بلکہ دھوکا دینے کے لئے جھوٹا وعدہ کیا ہے، تو یہ نیت گناہ اور منافق کی علامت ہے[1]، ایسی حالت میں ایسے آدمی سے بیعت ہونا یا اس کو اپنے لئے مصلح تجویز کرنا غلط ہے، ذاتی نفسانی رنج کی وجہ سے بول چال بند کرنا تین دن سے زائد درست نہیں، اس پر وعید آئی ہے[2]، اگر وعدہ تو پورا کرنے کی نیت سے کیا

(پچھلے صفحہ کا باقی حاشیہ) یدعھا، اذاؤ تمن خان، واذا حدث کذب، واذاعاھدغدر، واذاخاصم فجر متفق علیہ. مشکوٰۃ شریف ص۱۷/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، باب الکبائروعلامات النفاق، الفصل الاول.

[1] قال الملا علی القاری ان من وعد ولیس من نیتہ ان یفی فعلیہ الاثم سواء وفی بہ اولم یف فانہ من اخلاق المنافقین، مرقاۃ ج۴/ص۶۴۷، باب الوعد، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی،

[2] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیالٍ، الحدیث (مشکوٰۃ ج۲/ص۴۲۷، باب ماینھی منہ من التھاجر والتقاطع، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم وفی روایۃ: فمن ھجرفوق ثلاث فمات دخل النار، جمع الفوائد ص۲۵۰/ج۲/ کتاب الآداب، الحسدوالظن والھجران، مطبوعہ مشروع المکتبۃ الجامعۃ، مکۃ المکرمۃ.

ہے، مگر کسی عارض ومجبوری کی وجہ سے پورا نہیں کیا جاسکا تو اس کا یہ حکم نہیں[1]، مجبوری کی تفصیل معلوم ہونے پر اس کا حکم لکھا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۳/۹۵ھ

[1] الخلف فی الوعد حرام کذافی اضحیة الذخیرہ وفی القنیة: وعدہ ان یاتیه فلم یاته لایاثم ولایلزم الوعد، الاشباہ والنظائر، وفی شرحه للشیخ محمدعلی الرّافعی: والتوفیق بینه وبین الاول یحمل الاول علی ماذا وعد وفی نیته الخلف فیحرم والثانی علی ماذا نوی الوفاء وعرض مانع (الاشباہ والنظائرص ۱۵۹/کتاب الحظروالاباحة، مکتبه اشاعت الاسلام.

فصل پنجم:- بائیکاٹ وقطع تعلق

پنچوں کا بائیکاٹ کی سزا دینا

سوال:- ہم مسلم لوہار جماعت کے فرد ہیں، ہم نے اپنے ایک لڑکے کی شادی منصوری میں جماعت ہی کی لڑکی سے کی ہے، صرف اس بات کولیکر کھنڈوں کی مسلم جماعت لوہار نے ہم کو اور ہمارے بھائی بندوں کو جماعت سے بند کررکھا ہے، برادری کے نائی کو ہدایت کردی گئی ہے کہ موت اور شادی بیاہ میں ہمارے خاندان کو بلاوا نہ دیا جائے، ایک میت کے موقعہ پر برادری کے کھانے پر ہی ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو اٹھا دیا گیا، جبکہ ہم برادری کے تمام حق وحقوق پوری طرح ادا کرتے رہے ہیں، اس طرح ہم کو بلاوجہ برادری سے بند کرکے ہماری توہین وتذلیل کی گئی ہیں، اور ہمارے خاندان کو شادی بیاہ موت اور میت کے معاملات میں پریشانی اور مشکلات میں مبتلا کیا گیا ہے، برائے مہربانی ازروئے شریعت فتویٰ صادر فرمایا جاوے کہ پنچوں اور سرپنچ صاحبوں کا یہ ہتک آمیز سلوک ہمارے خاندانوں کے ساتھ جائز ہے یا ناجائز؟ اور پنچ سرپنچ صاحبان اس سلوک کی وجہ سے ازروئے شریعت کس قسم کے گناہ کے مرتکب ہوں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

آپ کا قصور کیا تھا، جس پر آپ کو یہ سزا دی گئی، بلاقصور ایسی سزا دینا سخت گنا ہے، اس کا وبال دنیا میں بھی سخت ہے اور آخرت میں بھی، پنچ وسرپنچ[1] صاحبان کو لازم ہے کہ بلاقصور

---

[1] عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لايحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلٰث فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار، مشكوٰة شريف ص ۴۲۸/ (مطبوعه ياسر نديم اينڈ كمپنى ديوبند) باب ماينهٰى عنه من التهاجر الخ. (حاشیہ کا ترجمہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

سزا نہ دیں، اور جو کچھ غلطی ہوگئی اس کا تدارک کریں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۵/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۵/۹۰ھ

بے نمازی کا بائیکاٹ کرنا

سوال:- ہمارے یہاں کی مسجد کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ہر مسلمان بھائی پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے، ہمارے گاؤں میں تین مسجدیں ہیں، وہ کسی بھی مسجد میں نمازیں ادا کریں، جو بھی وقت ملے، اگر کسی بھائی کو پانچ وقت کی نمازیں نہیں ملتی ہیں تو جو بھی وقت ملے وہ نماز میں شریک ہوں، ایک بھی وقت نہیں ملتا ہے تو آٹھ روز جمعہ کی نماز میں ضرور شریک ہوں، بغیر عذر شرعی کے جمعہ میں بھی نہیں آتا، تو اس شخص کے گھر غمی یا خوشی کے کام میں جماعت شریک نہیں ہوگی، یہ اعلان صرف صوم وصلوٰۃ کے پابند ہونے کے لئے گیا ہے، ویسے ایسے کام جیسے شادی ومیت وغیرہ اس شخص پر ہوتی ہے جو بغیر شرعی عذر کے نماز کو نہیں آتا، وہ خود جب تک جماعت کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی اور نماز کا وعدہ نہیں کرتا، اس وقت تک جماعت شریک نہیں ہوتی، لہٰذا یہ اعلان کچھ حضرات کو ناگوار ہوا، اور کچھ حضرات کو اچھا بھی، اب کمیٹی آپ سے دریافت کرتی ہے، کہ یہ اعلان جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اصل مقصود اصلاح حال اور فرائض خداوندی کی پابندی ہے، ترک تعلق اور خوشی میں

(پچھلے صفحہ کا باقی حاشیہ) **ترجمہ:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین روز سے زائد چھوڑے رکھے، اگر تین روز سے زائد چھوڑے رکھا اور وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا۔

عدم شرکت بھی اس کا ایک طریقہ ہے، "فلاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین[1] (الآیۃ) اگر یہ مفید ہوتو اس کو اختیار کرلیا جائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۲/۹۶ھ

جو شخص ساتھ نہ دے اس سے ترک تعلق

سوال:- جو مسلمان کسی مسلمان کی امداد نہ کرے بلکہ تماشائی بن کر دیکھتا رہے، اس کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ ہم لوگوں نے عہد کیا تھا کہ جو مسلمان ہماری امداد نہ کرے اس کو برادری میں شریک نہیں کریں گے، کیونکہ انہوں نے ہمارے اوپر کئے گئے غلط اور جھوٹے مقدمہ میں ہماری امداد نہیں کی، اس وجہ سے ہم نے قطع تعلق کا فیصلہ کرلیا، اور اس دور میں ان لوگوں کی لڑکی فوت ہوگئی، جس کے جنازہ میں ہم شامل نہیں ہوئے، کیونکہ ہم نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ ان کو شریک برادری نہیں کریں گے، جو ہمارا ساتھ نہیں دیں گے، تو شریعت اس بارے میں کیا حکم دیتی ہے؟ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ایسے معاملہ میں جو مفاد عامہ کے لئے ہو سب کو ہی ساتھ دینا چاہئے، ان آدمیوں کا الگ رہنا اور ساتھ نہ دینا بہت بری بات ہے، اگر کسی ناجائز بات میں شریک نہ ہوں الگ رہیں تو ٹھیک ہے[3] اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کرکے نادم ہوں تو ان کو برادری میں شامل کرلیا

---

[1] الآیۃ ص ۶۸/سورۃ انعام۔ **ترجمہ**: یاد آنے کے بعد قوم ظالمین کے ساتھ نہ بیٹھے۔

[2] نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثۃ)ھو دلیل علی وجوب ھجر ان من ظھرت معصیۃ فلایسلم علیہ الاان یقلع وتظھرتوبتہ. المفھم لمااشکل من تلخیص کتاب مسلم ج۷/ص۹۸/کتاب الرقاق، باب یھجرمن ظھرت معصیتہ، دارابن کثیر بیروت.

[3] وتعاونواعلی البر والتقویٰ ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان الایۃ، سورہ مائدۃ. آیت ۲/یأمر تعالیٰ عبادہ المؤمنین بالمعاونۃ علی فعل الخیرات وھوالبدء وترک المنکرات وینھاھم عن التناصرعلی الباطل والتعاون علی المآثم والمحارم، تفسیرابن کثیرص۹/ج۲/سورۃ المائدۃ تحت آیت ۲/مطبوعہ مصطفی احمدالبازمکۃ المکرمۃ.

جائے[1]، جولڑکی فوت ہوگئی، اس کے جنازہ میں شریک نہ ہونا بھی غلطی ہے، آئندہ ایسا نہ کریں[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳/۹/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/۸۸ھ

دینی مضرت کے اندیشہ سے ترک گفتگو

سوال:- کسی شخص سے مصلحت دینی کی وجہ سے ترک کلام کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگر گفتگو کرنے میں دینی مضرت ہوتو ترک گفتگو درست ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۸۸ھ

رنجش کی وجہ سے ترک کلام کی حد

سوال:- یہ جومشہور ہے کہ اگر مسلمان آپس میں تین روز تک کلام نہ کریں اور اسی میں مرجاوے تو وہ دوزخی ہے، یہ مسئلہ خاوند وبیوی کے ساتھ خاص ہے، یاعام اور نہ بولنا اپنی

---

[1] راجع تحت عنوان ''بے نمازی کا بائیکاٹ کرنا''۔

[2] ان اباھریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: حق المسلم علی المسلم خمس ردالسلام وعیادۃ المریض واتباع الجنائز واجابة الدعوۃ وتشمیت العاطش (بخاری شریف ج ۱/ص ۱۶۶/کتاب الجنائز، بالامر باتباع الجنائز مطبوعه رشیدیه دھلی.

[3] واجمع العلماء علی ان من خاف من مکالمة احد وصلته مایفسد علیه دینه اویدخل مضرۃ فی دنیاہ یجوز له مجانبته (مرقاۃ ج۴/ص ۷۱۶/)باب ماینھی عنه من التھاجر والتقاطع، الفصل الاول مطبوعه بمبئی.

ذاتی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر کسی شخص سے کلام کو ترک کر دیا جائے اس وجہ سے کہ اس کی دینی حالت خراب ہے یا اس سے اس کی اصلاح ہو جائے گی، یا اس سے ضرر کا اندیشہ ہے تو یہ شرعاً مذموم نہیں، "افضل الاعمال الحب فی اللّٰہ والبغض فی اللّٰہ"[1] (جمع الفوائد ج۲/ص۴۸/) البتہ اگر ذاتی اور دنیوی امور کی وجہ سے کلام کو ترک کر دیا جائے اور تین روز سے زیادہ گذر جاویں اور کوئی دینی منفعت بھی پیش نظر نہ ہو بلکہ محض غیظ نفسانی ہو تو شرعاً مذموم اور منہی عنہ ہے اور یہ حکم سب کو عام ہے "لا یحل لمومن ان یهجر مؤمنا فوق ثلاث فان مرت به ثلاثة فلیلقه ولیسلم علیه فان ردعلیه اشترکافی الاجروان لم یردعلیه فقد باء بالاثم وفی روایة: فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار (ابوالخراش السلمی) جمع الفوائد[2] ج۲/ ص ۱۶۰/. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح: عبداللطیف غفرلہٗ ۱۹/ذی الحجہ ۵۲ھ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] جمع الفوائد ص ۲۳۱/ ج۲/ کتاب الادب، التوادو کتمان السروصلاح ذات البین الخ، مطبوعه مشروع المکتبة الجامعة، مکة المکرمة.

ترجمہ: اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے دشمنی سب اعمال سے افضل ہے ۱۲/۔

[2] جمع الفوائد ص ۲۵۰/ ج۲/ الحسدوالظن والهجران الخ، کتاب الآداب، مطبوعه مشروع المکتبة الجامعة، مکة المکرمة.

ترجمہ: کسی مؤمن کیلئے کسی مؤمن کو تین دن سے زائد چھوڑے رکھنا (قطع تعلق رکھنا) حلال نہیں، اگر تیسرا دن گذر جائے تو چاہئے کہ اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے، پس اگر سلام کا جواب دیدیا تو دونوں اجر میں شریک ہو گئے اور اس نے جواب نہیں دیا وہ گنہگار رہوا، ایک روایت میں ہے کہ جس نے تین دن سے زائد چھوڑے رکھا پھر وہ مر گیا جہنم میں داخل ہوگا ۱۲/۔

کسی نافرمان سے قطع تعلق

سوال:- مسمیٰ مہردین عرصہ پندرہ سال سے اسلام سے مفرور ہے، اس نے گویا کہ اسلام کو دل سے نکال دیا ہے، اس کے لڑکے نے گذشتہ سال چوری کی تھی، جو قرآن کے مطابق ثابت ہے، مگر یہ شخص قرآن کریم کو ناجائز الفاظ سے پکارتا ہے، جس کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کرسکتا، مہردین کی زوجہ گالیاں بکتی ہے، جس سے اس کے پڑوسی تنگ ہیں ایسی صورت میں اگر اس کا بائیکاٹ کردیا جائے تو کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسمیٰ مہردین وغیرہ کے حالات پڑھ کر بہت افسوس ہوا، تمام برادری اور بڑے لوگوں کو لازم ہے کہ اپنے علاقہ میں تعلیم وتبلیغ کا انتظام کریں، تاکہ لوگ قرآن پاک اور حدیث شریف اور فقہ کو سمجھیں، اپنے ایمان وعمل کو ٹھیک کریں، اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانیں، کسی کو بدعملی اور بدعقیدگی کی وجہ سے سب مل کر جب اپنے دائرہ سے خارج کردیں گے تو کیا ہوگا، اس سے عامۃً اصلاح نہیں ہوتی، بلکہ طبیعت میں ضد پیدا ہوتی ہے، اور ضدو جہالت کی وجہ سے آدمی اکثر اوقات کھلم کھلا غیر مذہب والوں میں جا کر شامل ہوجاتا ہے، اور اس کے بیوی بچہ بھی اس کے ساتھ چلے جاتے ہیں، اور اس کی یہ حالت دیکھ کر دوسروں کو بھی جرأت ہوتی ہے[۱] البتہ اگر کسی کے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ قطع تعلق کرنے کی بنا پر غیر مذہب میں جا کر شامل نہ ہوگا، بلکہ نادم ہوکر اپنی غلط حرکتوں سے توبہ کرلے گا، تو عارضی طور پر اس سے قطع تعلق کرلینے کی اجازت ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۷/۸۸ھ

۱؎ راجع تحت عنوان ''بائیکاٹ کا عہد کئے ہوئے کے گھر کھانا پینا''۔

۲؎ وقوله نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سلامنا ايها الثلاثة هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته فلايسلم عليه الا ان يقلع وتظهرتوبته (المفهم شرح مسلم ج۷/ ص۹۸/) كتاب الرقاق، باب من يهجرمن ظهرت معصيته) دارابن كثير بيروت.

تعزیہ بنانیوالوں سے ترک تعلق

سوال:- ایسے لوگوں سے سب لوگوں کو قطع تعلق کرنا چاہئے یا نہیں؟

ایضاً:- یہاں کے مولوی اور مسلمان ان لوگوں کو منع نہیں کرتے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان ناجائز امور میں شرکت تو یقیناً ناجائز ہے[۱]، اگر نافع ہوتو ترک تعلقات کردیا جائے، یا ان سے اختلاط تعلق سے دوسروں پر عملی اخلاقی اعتقادی برا اثر پڑے گا، تو ضرور ترک تعلق کردیا جائے[۲]، اگر یہ توقع ہو کہ ترک تعلق سے ان کی حالت اور خراب ہوجائے گی، اور تعلق کے ذریعہ ان کی اصلاح کی امید ہوتو پھر ترک تعلق نہ کیا جائے، بلکہ مناسب طریق سے ان کو سمجھا کر اصلاح کی جائے۔

حسب حیثیت ومواقع اصلاح وتنبیہ ضروری ہے اگر قدرت ہو اور نافع ہونے کی توقع ہوتو وعظ ونصیحت سختی یا نرمی سے جیسا کہ مناسب ہو ضروری ہے، اگر قدرت نہ ہو یا نافع نہ ہو بلکہ اور زیادہ فتنہ فساد کا اندیشہ ہوتو پھر اس کی رعایت ضروری ہے[۳]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان الایۃ ۲/سورۂ مائدۃ.

[۲] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كلامنا ايها الثلاثة،هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته فلايسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته .المفهم شرح تلخيص مسلم ج۷/ ص۹۸/) كتاب الرقاق،باب يهجر من ظهرت معصيته)دار ابن كثير بيروت،مرقاة شرح مشكوة ص۲۱۷/ ج۴/باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع،الفصل الاول،مطبوعه بمبئی.

[۳] ثم ذكر واللأمر بالمعروف شرائط منها:ان يكون ذالک تحت قدرته وان لايكون موجباً للفتنة والفساد وزيادة الذنوب،وذكرصاحب المدارک ان يكون عالماًبطريقه،(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

غلط محفل کرنے والوں کا بائیکاٹ

سوال:- چند حضرات جن کا شمار علاقہ کے شرفاء ورؤسا میں ہوتا ہے، اورقوم کے نمائندے گنے جاتے ہیں، یہاں پر جتنی شرعی وغیرشرعی پنچایتیں ہوتی ہیں، ان میں ان حضرات کوضرور مدعوکیا جاتا ہے، اور فیصلہ انہیں کے دوش پر رکھا جاتا ہے، غرضیکہ ہر معاملہ میں یہ مدعو ہوکر پیش پیش رہتے ہیں، ان کے گھر کے دروازے پرایک مسجد ہے جس میں پنجگانہ نماز واذان ہوتی ہے، امسال بماہ مئی ۷۰ھ میں انہیں شرکاء حضرات میں سے ایک صاحب محمد عرفان خاں ابن مولیٰ خاں ہیں، انہوں نے ایک شادی کے موقعہ پراپنے دروازے پر مسلسل دوشب چمار کا ناچ جس کو نوٹنکی کہتے ہیں کرایا، جس میں تمام حضرات شائقین وسامعین ناچ اوران کے گھر کی عورتوں نے برقعہ اوڑھ کر شرکت کی، یہ ناچ دودن ہوا جس میں تمام لغویات وفواحشات کی باتیں ہوتی رہیں، اور مسجد میں اذان ونماز بھی پڑھنے والے پڑھتے رہے، اب ہم لوگ اس خلافِ شرع حرکت پران لوگوں سے ترک برادری کرنا چاہتے ہیں، مگرعوام کہتے ہیں کہ جو دیوبند کا افتاء کہے وہ کریں گے، آپ فرمائیں کہ ان لوگوں سے ترک برادری کرنا درست ہے یانہیں؟ اوران کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اوران کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں سے ربط ضبط رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ سخت گناہ کا کام کیا گیا[1] اس سے علی الاعلان توبہ لازم ہے،[2] اپنے قصور کا اقرار کرکے

(پچھلے صفحہ کاباقی حاشیہ) فانه يبدأ اولاً بالسهل والتنبيه والتواضع حتى يؤثر فيه فان لم ينتفع ترقى الى الصعب الخ، احكام القرآن للتهانوی ص۷/ ج۲/ سورۂ آل عمران، شرائط الامر بالمعروف، مطبوعه ادارة القرآن كراچی، الزواجر لابن حجر الهيثمی ص ۸۳۹/ ج۲/ الكبيرة الثالثة والتسعون بعدالثلاثمائة، ترک الامربالمعروف والنهی عن المنكرمع القدرة، مطبوعه مصطفى احمدالبازمكة المكرمة. (حاشیہ ۱/و۲/ اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں)

ندامت کے ساتھ استغفار کریں، آئندہ پوری احتیاط رکھیں[۱]، اگر وہ لوگ غلطی اور قصور کا اقرار کر کے توبہ نہ کریں اور ایسی حرکت سے باز نہ آئیں تو ان سے ترک تعلق کر دینا درست ہے، جبکہ اس طرح اصلاح کی توقع ہو[۲] 'فلاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین'[۳]

تنبیہ:-شرعی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے مجرم کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مرتکب کبائر اعزاء سے ترک تعلق

سوال:-اعزاء واقرباء میں جو لوگ علی الاعلان کبائر میں مبتلا ہوں تو ان لوگوں سے ترک تعلق ٹھیک ہے یا نہیں؟ اور اگر وہ اعزاء غیر محرم ہوں تو کیا حکم ہے؟ کیونکہ وہ تو غیر کے حکم

(پچھلے صفحہ کے باقی حواشی) [۱] وفی البزازیة: استماع صوت الملاهی حرام لقوله علیه الصلاة والسلام استماع صوت الملاهی معصیة، والجلوس علیها منطق، والتلذذبها کفر، درمختارعلی الشامی مطبوعه کراچی ص ۳۴۹/ج ۶/کتاب الحظر والاباحة، بزازیة علی هامش الهندیة ص ۳۵۹/ ج ۶/کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، مطبوعه دارالکتاب دیوبند.

[۲] والتوبة علی حسب الجنایة فالسر بالسروالاعلان بالاعلان هدایة ص ۱۷۴/ج ۳/کتاب الشهادة کتاب الرجوع عن الشهادات، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

---

[۱] قدنصوا علی ان ارکان التوبة ثلاثة، الندامة علی الماضی، والاقلاع فی الحال، والعزم علی عدم العود فی الاستقبال شرح فقه اکبر ص ۱۹۴/بیان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

[۲] نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن کلامنا ایهاالثلاثه هودلیل علی وجوب هجران من ظهرت معصیته فلایسلم علیه الاان یقلع وتظهر توبته (المفهم شرح تلخیص مسلم ج ۷/ ص ۹۸، کتاب الرقاق، باب من یهجرمن ظهرت معصیته، داربن کثیر بیروت)

[۳] الایة ۶۸/سورة الانعام. **ترجمہ**: یاد آنے کے بعد قوم ظالمین کے ساتھ نہ بیٹھئے۔

میں ہیں، اوراگروہی مبتلائے کبائراہل دین کا مذاق اُڑاتے ہوں، یا بیوقوف وذلیل سمجھتے ہوں یاوہ خوداہل دین سے اجتناب رکھتے ہوں محض دیندار ہونے کی وجہ سے تواہل دین کو کیا کرنا چاہیئے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اگرحسن اخلاق ومروت سے وہ متأثر ہوکرکبائرترک کردیں یاان کی فہمائش کا موقع ملے جس سے نفع کی امید ہوتوان سے تعلق باقی رکھ کراصلاح کی کوشش کی جائے، اگرترک تعلق سے اصلاح کی توقع ہو، یاتعلق کی وجہ سے خودمبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہوتوتعلق ترک کردیا جائے،[1] دعا بہرحال کرتے رہیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند۲۰/۷/۹۴ھ

کبائر میں مبتلا رشتہ داروں کے ساتھ تعلق

سوال:- اعزہ اقرباء میں جولوگ علی الاعلان کبائر میں مبتلا ہوں توان لوگوں سے ترک تعلق ٹھیک ہے یانہیں اوراگروہ اعزہ غیرمحرم ہوں توکیاحکم ہے کیونکہ وہ توغیرکےحکم میں ہیں۔اوراگروہی مبتلائے کبائراہل دین کا مذاق اڑاتے ہوں یا بیوقوف وذلیل سمجھتے ہوں یاوہ خوداہل دین سے اجتناب رکھتے ہوں محض دیندارہونے کی وجہ سے تواہل دین کوکیا کرنا چاہیئے جواب عنایت فرمائیں۔

---

[1] واجمع العلماء علی ان من خاف من مکالمة احد وصلته مایفسد علیه دینه اویدخل مضرة فی دنیاه یجوزله مجانبته وبعده،وان هجرة اهل الاهواء والبدع واجبة علی مرالاوقات مالم یظهر منه التوبة والرجوع الی الحق، مرقاة ج۴/ باب ماینهی عنه من التهاجروالتقاطع، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی المفهم لمااشکل من تلخیص کتاب مسلم ص۹۸/ج۷/کتاب الرقاق، باب یهجرمن ظهرت معصیته، مطبوعه دارابن کثیربیروت،

E:\F.M.Fainal\Jild-29\22-Bykat v Qata Talluq

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر حسن اخلاق ومروت سے متاثر ہوکر کبائر کوترک کردیں یاان کوفہمائش کا موقع ہے جس سے نفع کی امید ہوتو ان سے تعلق باقی رکھ کر اصلاح کی کوشش کی جائے اگر ترک تعلق سے اصلاح کی توقع ہو یا تعلق کی وجہ سے خود مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتو تعلق ترک کردیا جائے[1] دعاء بہرحال کرتے رہیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ناحق آبروریزی کرنے والے سے قطع تعلق

سوال:-اگرکسی کے والدین کی ناحق کوئی شخص مسلمان ناحق آبروریزی کرتا ہو، یا کسی مسلمان کی ناحق آبروریزی کرتا ہوتو کیا اولاد کو یا دیگر مسلمان لوگوں کو ایسے شخص سے قطع سلام وکلام جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بلا وجہ شرعی کوئی شخص یہ نالائق حرکت کرتا ہے، اور قطع تعلق سے اس کی اصلاح کی توقع ہے یا اس فتنہ سے تحفظ ہے تو قطع تعلق کردیا جائے[2] ”لقولہ تعالیٰ: ولاترکنوا الی

[1] قولہ نھی رسول اللّٰہ ﷺ عن کلامنا ایھا الثلاثہ) ھو دلیل علی وجوب ھجران من ظھرت معصیتہ فلا یسلم علیہ الا ان یقلع وتظھر توبتہ (المفھم شرح مسلم ص۹۸/ج۷/) کتاب الرقاق باب یھجر من ظھر معصیتہ طبع دارابن کثیر بیروت،وفی المرقاۃ واجمع العلماء علی ان من خاف من مکالمۃ احد وصلتہ مایفسد علیہ دینہ اویدخل مضرۃ فی دنیاہ یجوزلہ مجانبتہ (مرقاۃ ص۱٦۷/ج۴/) باب ما ینھی عنہ من التھاجر والتقاطع،طبع بمبئی طیبی ص۲۴۳/ج۹/ کتاب الآداب،باب ماینھی عنہ من التھاجر والتقاطع،مطبوعہ زکریادیوبند.

[2] قولہ نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثۃ ھودلیل علی وجوب ھجر ان من ظھرت معصیتہ فلایسلم علیہ الا ان یقلع وتظھرتوبتہ (المفھم لمااشکل من تلخیص کتاب مسلم ج۷/ص۹۸/) کتاب الرقاق،باب یھجر من ظھرت معصیتہ) داربن کثیر بیروت.

الذین ظلموا الایۃ[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۲/۲۵ ۱۴۰۶ھ

اندیشۂ تہمت سے ترک تعلق

سوال:- دنیا کے اندر یہ قاعدہ رائج ہے کہ انسان اپنے کسب مقاصد کے لئے غیر ممالک کا سفر کرتا ہے، مثلاً تحصیل علوم ودیگر اکتسابات دنیویہ ہر انسان کی عادت بھی یوں ہوتی ہے، کہ ایک آدمی کی طبیعت دوسرے شخص کی طبیعت سے نہیں ملتی بلکہ اپنی طبیعت کے موافق آدمی لے کر سفر کے اندر اپنی زندگی بسر کیا کرتے ہیں، چنانچہ رات دن کا مشاہدہ بھی یہی ہے۔

اب آئندہ تمہید کے بعد یہ عرض ہے کہ مقدمۂ سابقہ کی بناء پر سفر میں دو آدمی ہم عمر باریش سن رسیدہ نہایت اتفاق اور اتحاد سے کام کیا کرتے ہیں، یعنی روپیہ پیسہ کی بابت ایک دوسرے کی اعانت کرتا ہے، اور ہر خورد وکلاں مقابلہ کے اندر ایک دوسرے کے لئے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے، مثلاً کھانے پینے وغیرہ ذالک۔

اب ان کے اس اتفاق واتحاد کو دیکھ کر متعصبین حسد لیجاتے ہیں، اور طرح طرح کی بدنامیاں اور تہمت باندھتے ہیں، حالانکہ انکا اتہام بالکل بے محل اور حق شناس لوگوں کی آرا کے خلاف ہے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ متعصبین کے اتہام کی وجہ سے انکے درمیان تفرقہ شرعاً واجب ہے یا نہیں؟ اور اگر بالفرض اس اتہام کی وجہ سے ان کے درمیان انقطاع سلام وکلام کا فیصلہ کیا جاوے شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟ اس فیصلہ پر تعمیل ضروری ہے یا ترک تعمیل ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مسلم کا مسلم سے ترک موالات کرنا اور دل میں کینہ رکھ کر ترک سلام وکلام کرنا

---

[1] الآیۃ ۱۱۳/سورہ ھود. **ترجمہ**: اور مت جھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں۔

ناجائز ہے[1]۔

ایک دوسرے کی اعانت حسب ضرورت وحسب حیثیت ضروری ہے[2]، لیکن مظنہ تہمت سے بچنا بھی لازم ہے[3]، جس کے ساتھ جس قدر اختلاط سے نفس الامر میں فتنہ اور معصیت کا اندیشہ ہو اسی قدر اس سے اجتناب واحتیاط واجب ہے، خاص کر جب اپنے اکابر منع فرماویں، اور ایسی صورت میں چونکہ دل میں حسد اور عداوت نہیں بلکہ اس مصلحت شرعیہ اور حکم اکابر کی وجہ سے اختلاط کو منع کیا ہے، تو اس سے گناہ نہ ہوگا، اور اگر وہ محل محل تہمت نہیں بلکہ مخالفین اور حاسدین کو اپنی مخالفت اور حسد کی بنا پر ان کی ہمدردی اور معاونت کے تعلقات گراں گذرتے ہیں، تو پھر ان کی رعایت سے ترک تعلق لازم نہیں، البتہ ایسی صورت میں بھی اگر یہ اندیشہ ہو کہ مخالفین اذیت پہنچائیں گے اور مدافعت دشوار ہوگی، جو کہ مستقل فتنہ ہے تب بھی ترک اختلاط کرنا قرین مصلحت ہے[4]، اس کا فیصلہ کہ یہ محل تہمت ہے یا نہیں؟ کسی تجربہ کار بڑے شخص سے صورت اختلاط پیش کر کے کرالیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۱/۵/۷۵ھ

صحیح: عبد اللطیف مفتی مظاہر علوم ۱۲/۱/۷۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1] عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایحل للرجل ان یھجرہ اخاہ فوق ثلاث لیال الحدیث (مشکوٰۃ شریف ج ۲/ص ۴۲۷/)باب ماینھی عنہ من التھاجر والتقاطع،الفصل الاول،مطبوعہ یاسر ندیم.

[2] وتعاونوا علی البر والتقویٰ الآیۃ ،سورۂ مائدۃ آیت ۲/.

[3] من اتام نفسہ مقام التھم فلایلومن من اساء الظن بہ اکشف الخفاء ج ۱/ص ۴۴/حرف الھمزۃ رقم ص ۸۸/مطبوعہ دار احیاء التراث العربی.

[4] واجمع العلماء علی من خاف من مکالمۃ احدوصلیہ مایفسد علیہ دینہ اویدخل مضرۃ فی دنیاہ یجوز لہٗ مجانبتہ وبعدہٗ (مرقاۃ ،شرح مشکوٰۃ ،ج ۴/ص ۷۱۶/)باب ماینھی عنہ من التھاجر والتقاطع،الفصل الاول،مطبوعہ بمبئی.

اغوا کرنے والے کی سزا برادری سے ترک تعلق

سوال:- شکر اللہ کی بیوی کو ممتاز علی درزی نے بھگالیا، کچھ دن اِدھر اُدھر بھاگا پھرا جب یہ لوگ گھر واپس آئے تو شکر اللہ نے زوجہ کو طلاق دیدی، عدت کے بعد ممتاز علی نے اس عورت سے اپنا نکاح پڑھوالیا، اب جولا ہے کے چودھری نے گاؤں کے تمام مسلمانوں کو منع کر دیا کہ تمام درزیوں سے کوئی بات چیت نہ کرے، سلام دعا تک بند کرادی، صحیح راستہ پر کون ہے اور میں کس کے ساتھ رہوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

دوسرے کی عورت کو بھگالیجانا اور عورت کا غیر مرد کے ساتھ بھاگ جانا عقلاً وعرفاً سخت معیوب اور شرعاً سخت گناہ اور معصیت ہے[1]، شکر اللہ نے اس کو طلاق دیدی، اچھا کیا[2]، بعد عدت ممتاز علی درزی نے اس سے نکاح کرلیا، تو وہ جائز ہوگیا، اب جولا ہوں کے چودھری کا حکم کہ درزی لوگوں سے کوئی بات چیت نہ کرے، غلط ہے، تمام درزیوں کی کیا خطا ہے، جس نے ناجائز کام کیا اس کی خطا تھی، اس سے تعلقات ترک کرنے کا حکم نہیں دیا، جب اس نے شریعت کے موافق نکاح پڑھوالیا تب حکم دیا، وہ بھی سب سے ترک تعلقات کا، اس لئے یہ حکم

---

[1] رجل خدع امرأة انسان واخرجها وزوجها من غيره اوصغيرة بحبس الى ان يحدث توبة او يموت لانه ساع فى الارض بالفساد الخ الاشباه والنظائر ص ۱۰۰ / كتاب الحدود والتعزير ، مطبوعه اشاعت الاسلام دهلى، شامى زكريا ص ۱۳۴ / ج ۶ / باب التعزير.

[2] بل يستجب لومؤذية اطلقه فشمل المؤذية له اولغيره بقولها اوبفعلها الخ درمختار مع الشامى زكرياص ۴۲۸ / ج ۴ / كتاب الطلاق، بحر ۲۳۷ / ج ۳ / كتاب الطلاق، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهرالفائق ص ۳۱۰ / ج ۲ / كتاب الطلاق، دارالكتاب العلمية بيروت.

غلط ہے[1]، چودھری کو چاہئے کہ اپنا یہ حکم واپس لے لے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

داماد اور ساس کو برادری نے خارج کردیا غلط تعلق کیوجہ سے

سوال:- عرصہ دراز ہوا زید کی شادی نابالغہ لڑکی سے ہوئی تھی، زید کی ساس بیوہ تھی، اس کے خاندان میں اس کا پرسانِ حال کوئی نہیں تھا، اس وجہ سے بیوہ بھی زید کی رفاقت میں تھی، ساتھ رہتے رہتے زید سے ساس کے ساتھ ناجائز تعلق ہوگیا، پھر معلوم ہوا کہ زید کی ساس حمل سے ہے، یہ چیز بھی ظاہر ہوگئی، اس بناء پر زید کے برادریوں نے اور گاؤں ومحلّہ کے غیر برادریوں نے زید کو چھوڑ دیا، اور زید نے اس دوران اپنی بیوی کو طلاق بھی دیدی، تقریباً بیس سال ہوئے، زید کے نطفہ سے ساس کے بطن سے دولڑکی اور ایک لڑکا بھی موجود ہے، ہرحال میں زید نے برادری کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی کہ برادری مجھے بھی اپنے ساتھ لے لے، اور برادری والوں نے کہا کہ تم اپنی ساس کو اپنے سے علیحدہ کرلو، تو برادری اپنے ساتھ لے لے گی، زید نے کہا کہ اس طرح ہمارا کام نہیں چل سکتا، ہمیں کھانا وغیرہ کون کھلائے گا، برادری والوں کو اگر ہماری بات کا یقین ہوجائے تو میں برادری کے سامنے حلف دے کر یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ آج سے ہم اس کو ماں کی طرح سمجھیں گے، اور یہ ہم کو بیٹے کی طرح سمجھے گی، ہمارا خلط ملط اس طرح سے رہے، برادری والوں نے اس بات کو منظور کرلیا، زانی اور زانیہ سے حلف لے کر ماں بیٹا بنا کر خلط ملط اپنے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا، غرض کہ اسکی پوری رفاقت پسند کر کے زید کو اپنے ساتھ لے لیا، لیکن محلّہ کی غیر برادریوں نے اس کو نہیں مانا

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایحل لمؤمن ان یھجر مومناً فوق ثلث الحدیث مشکوۃ شریف ص ۴۲۸/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، باب ماینھی عنہ من التھاجر.

اور کہا کہ یہ فیصلہ غلط ہے، سوال یہ ہے کہ زید کی برادری نے جو فیصلہ کیا ہے، وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ کیا توبہ کرکے پھر زانیہ اور زانی ایک ساتھ رہ سکتے ہیں؟ آپ سے استدعا ہے کہ جواب صاف صاف لکھیں تاکہ عام لوگ پڑھ سکیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

ان دونوں کا ساتھ مل جل کر رہنا ہرگز جائز نہیں، محض زبانی یہ کہہ دینا کہ میں اس کو ماں کی طرح سمجھوں گا، اور یہ مجھ کو بیٹے کی طرح سمجھے گی، کافی نہیں، نفس وشیطان دونوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں، وہ پھران کو مکاری پر آمادہ اور مجبور کردیں گے، جیسا کہ اب تک کرتے رہے، ماں کہنے کے ساتھ وہ شرعی ماں نہیں ہوگی، جس سے انسان کو طبعی حیا ہوتی ہے، بلکہ وہ ساس ہی ہے اور اس کے ساتھ تعلق ناجائز ہے، اس لئے ان دونوں کو آپس میں ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی[1] کھانا پکانے کا عذر شرعاً معتبر نہیں، اس کی وجہ سے حرام کو حلال نہیں کیا جاسکتا، دوسرا نکاح کرے، یا کوئی دوسرا انتظام کرے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۹/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۹/۹۱ھ

زانی کی مدد بھی گناہ ہے لہٰذا ایسے شخص سے ترک تعلق

سوال:- ایک شخص برسرعام زنا کرتا ہے، جبکہ اس کے پاس دو عورتیں شادی شدہ موجود ہیں، پھر بھی دوسری عورتوں کو بہلا کر پھسلا کر گھر لاتا ہے، اس کے اس کام میں اس کے

---

[1] وعن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لایخلون رجل بامرأة الا کان ثالثهما الشیطان مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۹/باب النظر الی المخطوبة، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ: حضرت عمرؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں یکجا ہوتا ہے، تو وہاں تیسری ہستی شیطان کی ہوتی ہے۔

والدین وغیرہ بھی شامل ہیں، تو کیا اس زنا کا گناہ اس کو تنہا ہوگا؟ یا جو اس کام میں اس کی مدد کررہے ہیں ان کو بھی ہوگا؟ نیز ایسے شخص سے تعلق رکھنا، کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

زنا کرنا حرامکاری ہے[1]، اس میں اس کی جس قدر بھی کوئی مدد کرے گا وہ بھی گناہ میں شریک ہوگا[2]، تمام خاندان والوں کو ضروری ہے کہ اس کی روک تھام کریں، اگر ترک تعلق سے اس کی اصلاح کی توقع ہو تو اس کے یہاں کھانا پینا وغیرہ چھوڑ دیں[3]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

توبہ واستغفار میں فرق اور زانی زانیہ سے ترک تعلق

سوال:- توبہ واستغفار میں کیا فرق ہے؟ اگر زانی اور زانیہ نے صرف توبہ و استغفار کیا تو ان سے ہر قسم کی تعظیم وتکریم، سلام، حسن سلوک کرنا چاہئے یا برائے تنبیہ ترک موالات ہو؟

---

[1] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا زانی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلمۃ فاذاخرج من ذٰلک العمل رجع الایمان(مشکوٰۃ شریف ج ۱/ص ۱۸/)باب الکبائر.

[2] ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان الایۃ،سورہ مائدۃ،رقم ۲/یأمر تعالیٰ عبادہ المؤمنین بالمعاونۃ علی فعل الخیرات،وینھاھم عن التناصر علی الباطل والتعاون علی المآثم والمحارم،تفسیر ابن کثیر ص ۹/ج ۲/سورۃ المائدۃ تحت آیت ۲/.

[3] (نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامنا ایھا الثلاثہ) ھو دلیل علی وجوب ھجران من ظھرت معصیتہ فلایسلم علیہ الا ان یقلع وتظھر توبتہ (المفھم شرح مسلم ج۷/ص۱۸/) کتاب الرقاق،باب من یھجر من ظھرت معصیتہ،دار ابن کثیر بیروت،مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۷۱۴/ج۴/باب ماینھی عنہ من التھاجر والتقاطع،الفصل الاول،مطبوعہ بمبئی.

الجواب حامداً ومصلیاً

توبہ میں گذشتہ پرندامت کے ساتھ آئندہ پرہیز کا پہلو غالب ہے[۱] اور استغفار میں جرم کی معافی کا پہلو غالب ہے[۲] جبکہ بذریعہ توبہ واستغفار اصلاح کے آثار ظاہر ہو جائیں، تو پھر ترک موالات نہیں چاہئے، ہاں اگر ترک تعلق اصلاح کا ذریعہ بن سکے تو ترک تعلق ٹھیک ہے[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۱/۱۴۰۱ھ

بائیکاٹ کا عہد کئے ہوئے کے گھر کھانا پینا

سوال:- زید کی خواہش تھی کہ اس کی بستی میں بڑے جرم کرنے والے مثلاً: کسی کی بیوی اغواء کرنے والے اور منکوحہ کا بلا مفارقت نکاح کردینے والوں کا بائیکاٹ کردے، اتفاق سے ایک ایسا موقع آ گیا جس کی وجہ سے پوری آبادی بائیکاٹ کرنے پر آمادہ ہوگئی، اور گاؤں

۱؎ قدنصوا علی ان ارکان التوبة ثلثة الندامة علی الماضی والاقلاع فی الحال، والعزم علی عدم العودفی الاستقبال شرح فقه اکبر ص ۱۹۴/بیان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، تنبیه الغافلین للسمرقندی ص ۵۶/باب التوبة ،مطبوعه عباس احمد الباز مکة المکرمة حاشیه مشکوة شریف ص ۲۰۳/ج ۱/باب الاستغفار والتوبة رقم الهامش ص ۱/.

۲؎ الاستغفار اطلب المغفرة بعد روية المعصية المغفرة من اللّٰه الخ قواعد الفقه ص ۱۷۴/ الرسالة الرابعة مطبوعه دارالکتاب دیوبند، قال تعالیٰ: وان استغفروربکم الآیة ای وامدکم بالاستغفارمن الذنوب السایفة، تفسیرابن کثیر ص ۶۷۵/ج ۲/سورة الهود، آیت ۳/مطبوعه المکتبة التجاریة مصطفی البازمکة المکرمة، حاشیه مشکوة شریف ص ۱۰۳/ج ۱/باب الاستغفاروالتوبة، رقم الهامش ۱/.

۳؎ نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن کلامنا ایها الثلاثه هودلیل علی وجوب هجران من ظهرت معصیته فلا یسلم علیه الاان یقلع وتظهرتوبته(المفهم شرح مسلم ج۷/ص ۹۸/ کتاب الرقاق، باب من یهجرمن ظهرت معصیته، دارابن کثیربیروت.

E:\F.M.Fainal\Jild-29\22-Bykat v Qata Talluq

والوں نے غیر بیوی کو اپنی بیوی بنانے والے شخص عبدالاحد کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا، لیکن عبدالاحد کے تعلقات غیر مسلموں سے تھے، اس لئے غیر مسلموں نے عبدالاحد کی طرفداری کی اور طرفداری کے واسطے بکر بھی تیار ہوگیا، آخر کار بکر کا بھی بائیکاٹ کردیا گیا لیکن بعد میں کچھ پڑھے لکھے لوگ ان کے یہاں کھانے پینے لگے، اب یہ سب سے معدوم ہوگیا، اس لئے شریعت جنہوں نے ان کی امداد کی ہے، کیا ان کو مجرم گردانتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

اپنی بستی کی اصلاح کی تدبیر کرنا تو بہت بہتر ہے، لیکن عامۃً دیکھا یہی جاتا ہے کہ بائیکاٹ کی تدبیر کامیاب نہیں ہوتی ہے، کیونکہ آپس میں اتفاق نہیں ہے، آہستہ آہستہ آدمی اس کے ساتھ ملتے جاتے ہیں، جس کا بائیکاٹ کیا گیا ہے، اور مجرم پر اس کا اچھا اثر نہیں ہوتا، بلکہ بغض اور فساد کی آگ بھڑک جاتی ہے، اور سخت خلفشار پیدا ہوجاتا ہے، فتویٰ حاصل کرنے والے حضرات فتویٰ لئے لئے پھرتے ہیں، مگر جب دلوں میں شریعت کا احترام ہی نہیں، حلال وحرام کی تمیز ہی نہیں، تو پھر فتویٰ ہی کا کیا اثر ہوگا، خدا کا ڈر ہو تو فتویٰ کا بھی اثر ہو، اگر شفقت اور نرمی سے اصلاح کی جاوے، دینی کتاب سنانے کا اہتمام کیا جائے، نماز کے لئے سب کو بلا کر مسجد کو آباد کیا جائے، اہل قلب بزرگوں کی صحبت ونسبت حاصل کرنے کی ترغیب دی جاوے، اہل باطن علماء کا وعظ کرایا جائے تو انشاء اللہ نفع زیادہ ہوگا[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۵/۱۳۹۰ھ

---

[1] ثم ذكروا للأمر بالمعروف شرائط منها: ان يكون ذالك تمت قدرته وان لايكون موجباً للفتنة والفساد، وزيادة الذنوب الى قوله وذكر صاحب المدارك: ان يكون عالماً بطريقه وترتيب اقامته فانه يبدأ وولاً بالسهل والتنبيه والتواضع حتى يؤثر فيه احكام القرآن للتهانوى ص ۲۰۷/ج ۲/باب الامر بالمعروف شروط الامر بالمعروف مطبوعه ادارة القرآن كراچی، مرقاة ص ۴،۳/ج ۵/باب الامر بالمعروف الفصل الاول مطبوعه بمبئی.

کسی کو پنچایت سے خارج کرنا

سوال:- اگر محلّہ کی پنچایت زید کو قصور وار قرار دے کر اپنے سے الگ کر لیا ہو مگر عمر بدعہدی کر کے زید کے ساتھ رہتا ہے اور پنچایت کے دائرہ میں بھی رہنا چاہتا ہے۔ ایسے فسادی عمر کو پنچایت نماز باجماعت سے شرکت کرنے سے روکے تو کیا یہ جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

نماز باجماعت کی شرکت سے روکنے کا کسی کو حق نہیں۔ تین حضرات سے ترکِ تعلق کا حکم کیا گیا تھا ان کو باجماعت نماز سے نہیں روکا گیا، جیسا کہ بخاری شریف میں موجود ہے[1]، ان میں سے ایک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں جاتا اور نماز میں شرکت کیا کرتا تھا۔ پنچایت کو یہ حق ہے کہ جس کو اپنے مشورہ میں شریک کرنا مفید نہ سمجھے اس کو شریک نہ کرے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ پنچایت کے سارے کام شریعت کے تحت انجام دئے جائیں۔ آزاد ہو کر نہیں[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

نخلع و نترک من یفجر پرعمل کی صورت

سوال:- موجودہ دور میں نخلع و نترک من یفجرک پر کس طرح عمل پیرا ہو

---

[1] فی حدیث کعب ابن مالک ونھی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایھا الثلاثۃ الی قولہ، فکنت اخرج فاشھدالصلوٰۃ مع المسلمین الحدیث بخاری شریف ص ۶۳۵ / ج ۲ / (مطبوعہ اشرفی دیوبند) باب حدیث کعب ابن مالک کتاب المغازی رقم الحدیث ۴۴۲۰ / ۲۔

[2] کمایستفادامر السلطان انما ینفذاذاوافق الشرع الخ الدر المختار ص ۴۲۲ / ج ۵ / مطلب طاعۃ الامام واجبۃ کتاب القضاء ،مطبوعہ کراچی.

سکتے ہیں۔ رہبانیت کے علاوہ اور صورت بھی ہو سکتی ہے؟ مگر اسلام رہبانیت کی بھی اجازت نہیں دیتا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فجور پر حسبِ استطاعت نکیر کرنے سے اس پر عمل ہو جائے گا[1] جیسے کہ اگر بچہ نجاست میں ملوث ہو تو اس کی وجہ سے بچے کو نہیں چھوڑا جاتا نہ اپنے کو اس کی وجہ سے نجاست میں ملوث کیا جاتا ہے بلکہ حسن تدبیر سے اس کی نجاست سے بچتے ہوئے اس کو بھی نجاست سے پاک کیا جاتا ہے۔ یہی تقاضائے شفقت ورحمت ہے اور یہی تقاضائے طہارت ونظافت ہے اور یہی تقاضائے عبودیت وطاعت ہے اور یہی تقاضائے اتباعِ سنت ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

بائیکاٹ کا اثر میت پر

سوال:- مسمیٰ زید کے باپ کا چند معمولی باتوں پر بائیکاٹ کر دیا تھا جب باپ کا انتقال ہو گیا تو جماعت نے فیصلہ سنا دیا کہ جو شخص جنازہ میں شریک ہوگا اسے مناسب سزا دی جائے گی مردہ نہلانے کا تختہ بھی ہے اور چارپائی سب منع کر دی گئی حتی کہ امام مسجد کو نماز پڑھانے سے روکا گیا درزی کو کفن سینے سے منع کرایا گیا مسلمان دوکاندار کو کفن بیچنے سے منع کر دیا گیا مجبوراً گھر کے کواڑ پر تختہ بنا کر نہلایا اور دوسرے گاؤں کے لوگوں نے جنازہ پڑھا اور اٹھایا سوال یہ ہے کہ اس جماعت کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جماعت کی یہ کارروائی سخت ترین ظلم اور ناانصافی ہے میت ہو جانے پر پرائے دشمن

---

[1] عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۶/ باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

بھی آکر ہمدردی کرتے ہیں اور اس وقت بغض وعداوت کا اثر نہیں لیتے۔ امام درزی، پارچہ فروش وغیرہ کسی کے ذمہ اس ظالمانہ جماعت کے حکم کا ماننا لازم نہیں بلکہ جائز بھی نہیں[1]۔ جماعت اپنی خیر چاہتی ہے تو اپنے اس فیصلہ پر نادم ہو کر توبہ کرے اور معافی مانگے۔ ورنہ خدائے قہار کی پکڑ کی منتظر رہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام لدین

مسلمان کا بائیکاٹ کرنا

سوال:- مسلمانوں میں آپس میں ایک دوسرے سے بغیر کسی عذر شرعی کے بائیکاٹ کر دینا کیسا ہے اور بائیکاٹ کرنے والوں پر کفارہ آتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مسلمانوں میں آپس میں اتفاق اور میل ملاپ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ بلا وجہ شرعی بائیکاٹ کرنا تعلیمات اسلام کے خلاف ہے اس سے حدیث شریف[3] میں سخت وعید آئی ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: العبد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق الحديث الدر المختار على الشامي زكريا ص ۵۸۳/ ج ۹/ كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع.

[2] لا يحل لسلم أن يهجر اخاه فوق ثلث (مشكوٰة شريف ص ۴۲۸/ باب ماينهى عنه من التهاجر)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زائد چھوڑے رکھے۔

[3] لا يحل لمسلم أن يهجر اخاه فوق ثلٰث فمن هجر فوق ثلاث فمات دخل النار. مشكوٰة شريف ص ۴۲۸/ باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع الخ الفصل الثانی.

پڑوسی پر احسان جب کہ وہ چور ڈاکو ہو

سوال:- اگر پڑوسی چور یا ڈاکو ہوں تو ان پر احسان کرنا چاہئے یا نہیں جب کہ وہ چور ڈاکو اکثر ایذاء پہنچاتے رہتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

ان پر بھی احسان کرنا چاہئے امید ہے کہ وہ اس احسان سے متاثر ہوکر نیک عمل اختیار کریں گے[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۲۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۶/۵/۲۱ھ

ناجائز اولاد کو سماج میں جگہ دینا

سوال:- ہمارے یہاں قصبہ سیانہ ضلع بلند شہر میں ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی گذارتی تھی۔ اس اثناء میں آج سے قریب پچیس سال قبل اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک دوسرے شخص کے ساتھ ناجائز طریقہ کے ساتھ چلی گئی اور گھر سے فرار ہونے کے بعد اس شخص کے ساتھ بغیر طلاق اور بغیر نکاح کے رہنے لگی جس کے بطن سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جبکہ دونوں لڑکے اور لڑکیاں اب بالغ ہیں اور قریب دس سال پہلے اس شخص کا انتقال ہو چکا ہے جس سے یہ چار بچے پیدا ہو چکے ہیں۔ اب ان بچوں کا سرپرست کوئی نہیں ہے۔ لہٰذا ہم اہل قصبہ سیانہ ضلع بلند شہر کے مسلمان بھائی یہ چاہتے ہیں کہ ان بچوں کو سماج میں

---

[1] مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت أنه سیورثه. الحدیث (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۲ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ترجمہ: حضورؐ کا فرمان ہے کہ حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی (کے حقوق کی رعایت) کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ عنقریب اس کو وارث قرار دیں گے۔

جگہ دی جائے اوراس عورت کے بارے میں بھی فتویٰ صادر فرمائیں کہ ان کوسماج میں جگہ دی جائے یانہیں؟

الجواب حامداًمصلیاً

ان بچوں نے تو کوئی جرم نہیں کیا ان کوسماج میں جگہ دے کر ان کے ساتھ شفقت کا معاملہ کیا جائے[۱] جس سے ان کی اچھی طرح تعلیم وتربیت ہواوراس عورت کواس کی نالائق اور کمینہ حرکات سے توبہ کراکے اس کی بقیہ زندگی کوشریعت کے موافق بنانے کی کوشش کی جائے[۲]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴۰۱/۸/۶ھ

برادری کی جماعت کی مخالفت کاحکم

سوال:- جو جماعت علماء دین اوران کے کسی شرعی فیصلہ کولا پرواہی سے نظرانداز کرےاورلوگوں میں افتراق وانشقاق پیدا کرے۔افتراء پرداز۔اتہام طراز ہواس سے شرعاً ترک موالات کرنا ضروری ہے یانہیں اور جو ان باتوں کے ثابت ہونے کے بعد بھی اس جماعت کا ساتھی رہے وہ خدااوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف سمجھا جائے گایانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

جوشخص یاجماعت بلاوجہ شرعی علماء کے فیصلہ کوتسلیم نہ کرےاوراختلاف پیدا کرےاور بہتان باندھے اس کواولاً نرمی سے مسئلہ اوراس کی حیثیت کوسمجھانا چاہئے[۳] اگر بازآوے توبہ

---

[۱] من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا فليس منا الخ الحديث مشكوٰة شريف ص ۴۲۳/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) باب الشفقة والرحمة على الخلق،الفصل الثانى.

[۲] ادع الى سبيل ربک بالحكمة والموعظة الحسنة.الآية.سورة النحل آيت۱۲۵/.

[۳] ادع الى سبيل ربک بالحكمة والموعظة الحسنة الآية، سورۃ النحل آیت۱۲۵/۔

ترجمہ: آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اوراچھی نصیحتوں کےذریعہ سے بلائیے(ازبیان القرآن)

E:\F.M.Fainal\Jild-29\22-Bykat v Qata Talluq

کرلے تو بہتر ہے ورنہ بااثر لوگوں سے اس پرزور دیا جائے تب بھی نہ مانے تو ترک تعلقات کی سزادی جائے[۱] اور اس کے خلاف شرع کام میں شرکت و اعانت بہرحال ممنوع ہے[۲] دارالاسلام نہ ہونے کی وجہ سے شرعی حدود نافذ کرنے کا اختیار نہیں[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

غلط کام کرنے والے سے بھی میل ملاپ رکھنا چاہئے

سوال:- بعض آدمی لنگی کے اوپر اور بعض ازار کے اوپر والے دامن کا کرتہ چوتڑ ڈھانک پہننا اور کہنیاں تک ہی کی آستین رکھوانا، داڑھی گلے کے نیچے کی صاف کرانا اور رخسار کے اوپر سے صاف کرانا اور ہمیشہ مشت بھر سے کم ہی رکھنا۔ بعدہٗ حوض میں وضو کرنے کا طریقہ، ایک ایک اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا، بہنوں کا حصہ نہ دینا، لال رنگ کی ترکی ٹوپی پہننا۔ اور لمبے پاؤں پھیلا کر مسجد کے ستون کا سہارا لیکر وہی ترکی کیپ نیچے رکھ کر آرام کرنا۔ قرآن پڑھتے وقت ایک ایک آیت پر ناک کی رینٹ ایک رومال میں پونچھتے جانا لیکن مسجد کے باہر صاف کرنے نہ جانا، ان عاداتِ قبیحہ کے علاوہ تراویح قرآن شریف کی ارادۃً ترک کرنا، نہ الم ترکی مسجد میں پڑھنے جانا، بغیر عنوان کے بشکل وعظ کہتا رہتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ کے علاوہ قنوت نازلہ کو منسوخ کہتا ہے۔ انہیں بار بار کہا جاتا ہے لیکن اینٹھتا رہتا ہے تو ایسے شخص

---

[۱] قولہ ونهى رسول الله ﷺ عن كلامنا. ايها الثلاثة هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته الخ المفهم شرح المسلم ص ۹۸ / ج ۷ / (مطبوعه دار ابن كثير بيروت) كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته

[۲] ولا تعاونوا على الاثم والعدوان الآية، سورۃ المائدۃ آیت ۲/۔

ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (از بیان القرآن)

[۳] فی دار الاسلام لانہ لاحد بالزنا في دار الحرب الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۲ / ج ۶ / اول كتاب الحد.

سے میل ملاپ، سلام کلام کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

میل ملاپ کر کے نرمی وشفقت کے ساتھ اصلاح کرتے ہی رہنا چاہئے[1]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۹/۱۰ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[1] **ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة**، الآية، سورۃ النحل آیت ۱۲۵/۔

ترجمہ: آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اوراچھی نصیحتوں کے ذریعہ سے بلائیے۔(از بیان القرآن)



فصل ششم:- معاصی اوراس سے توبہ

توبہ کی تعریف

سوال:- گناہ کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور نماز روزہ چھوڑ دینا گناہ کبیرہ ہے پھر قضا کے کیا معنی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی کے ذمہ سرکاری محصول یا کسی اور کا روپیہ واجب الاداء ہو جس کی ادائیگی کی تاریخ متعین ہو اور وہ وقت پر ادا نہ کرے جو کہ جرم ہے جس کی پاداش میں مقدمہ قائم ہوا اور وہ معافی مانگ لے کہ میں نے وقت پر ادا نہیں کیا معافی چاہتا ہوں تو حاصل صرف اتنا ہے کہ وقت پر ادا نہ کرنے کو یعنی دیر ہو جانے کو معاف کر دیا جائے مگر اس کی وجہ سے نفس روپیہ معاف نہیں ہو جاتا وہ تو ادا ہی کرنا ہوگا۔ اسی طرح نماز کا معاملہ سمجھئے کہ توبہ سے تاخیر اداء معاف ہوگی یہ کبیرہ گناہ ہے نفس نماز ساقط نہیں ہوگی یا پھر اس طرح سمجھئے کہ بغیر قضا نماز پڑھے توبہ ادا ہی نہیں ہوئی توبہ اسی وقت ہوگی جب تاخیر پر ندامت ہو اور قضاء نماز پڑھ لے توبہ صرف الفاظ

کا نام نہیں کہ یا اللہ میری توبہ ہے۔ سئل عن علی عن التوبة فقال یجمعها ستة اشياء على الماضى من الذنوب الندامة وللفرائض الاعادة ورد المظالم واستحلال اى الخصوم وان تعزم على ان لا تعودوان تُربِىَّ نفسك فى طاعة الله تعالىٰ اه بیضاوی[1] ص۷۵۳ ج۵ مطبوعه دار الفکر۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

کبیرہ گناہ کی معافی بغیر توبہ کے

سوال:- اگر کوئی شخص گناہ کبیرہ کرلے کیا وہ بغیر توبہ کے کسی عمل سے معاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شریعت نے ہر گناہ سے توبہ کا حکم دیا ہے[2]، اور اس کا طریقہ بتایا ہے جب تک اس طریقہ سے توبہ نہ کی جائے وہ گناہ معاف نہیں ہوتا ہے[3]۔ تاہم مالک الملک اپنے فضل وکرم

---

[1]...... (بیضاوی مع حاشية القونوی ص۱۶۵ ج۱۹ سورة تحريم الآية ۸، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تفسير مظهری ص۹/۳۴۵، سورۂ تحريم آيت:۸، مطبوعه رشيديه كوئٹه، روح المعانى ص۲۸/۱۶۰، سورۂ تحريم آيت:۸، مطبوعه مصطفائيه ديوبند.

[2]...... يا ايها الذين آمنوا توبوا الى الله توبة نصوحا (سورۂ تحريم آيت:۸) اتفقوا على ان التوبة من جميع المعاصى واجبة وانها واجبة على الفور لايجوز تاخيرها سواء كانت المعصية صغيرة او كبيرة (نووی على مسلم ص۲/۳۵۴، اول كتاب التوبة، مكتبه بلال ديوبند، روح المعانى ص۲۸/۱۵۹، سورۂ تحريم آيت:۸، مطبوعه مصطفائيه ديوبند)

[3]...... قال الطيبى والتوبة فى الشرع ترك الذنب لقبحه والندم على مافرط منه والعزيمة على ترك المعاودة مرقاة شرح مشكوٰة ص:۶۰، ج۳، اول باب الاستغفار والتوبة، مطبوعه اصح المطابع بمبئى. نووی على مسلم ص۲/۳۵۴، اول كتاب التوبة، مكتبه بلال ديوبند، طيبى ص۵/۹۷، كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، مطبوعه زكريا ديوبند.

سے جس کے گناہ بغیر توبہ ہی کسی عمل پر معاف فرمادے تو وہ فضل ہے وہ کسی ضابطہ کا پابند اور مجبور نہیں، انسان پابند ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گناہ کبیرہ پر اصرار

سوال:۔ کوئی شخص گناہ کبیرہ کا کئی مرتبہ مرتکب ہوا یا کبیرہ کو کبیرہ سمجھتا ہے استخفاف یا استحباب کبیرہ اس سے نہیں پایا جاتا ہر دفعہ بعد ازارتکاب توبہ و استغفار کر لیتا ہے، مگر شہوات نفسانی میں مغلوب ہو کر بارہا اس سے وہ کبیرہ سرزد ہو جاتا ہے اس کو مصر علی الکبیرہ کہا جاویگا اور اس سے اس کا نکاح ٹوٹ جاوے گا اور مصر علیٰ الکبیرۃ شرعاً کس کو کہتے ہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱) جب تک گناہ کو حلال سمجھ کر یا بہ نیت استخفاف بالدین نہ کیا جاوے تو اس سے شرعاً ایمان سلب نہیں ہوتا، لہٰذا صورت مسئولہ میں شخص مذکور مؤمن ہے اور اس کا نکاح بھی نہیں ٹوٹا **''والکبیرۃ لاتخرج العبد المؤمن من الایمان ولاتدخلہ فی الکفر قال التفتازانی تحتہ ومجرد الاقدام علیٰ الکبیرۃ لغلبۃ شھوۃٍ اوحمیۃ اوانفۃ اوکسل خصوصا اذا اقترن بہ خوف العقاب ورجاء العفو والعزم علیٰ التوبۃ لاینافیہ (ای الایمان) نعم اذاکان بطریق الاستحلال والاستخفاف کان کفراً لکونہ علامۃ للتکذیب''**[2] شرح عقائد نسفی، ص۸۳/ تفسیر فتح العزیز، ص۳۱۰/ میں اس

---

[1]...... لان العمل الصالح لیس بموجب للجزاء بل الجزاء بفضل اللّٰہ ورحمتہ (الی قولہ) جاز عندنا غفران الکبیرۃ بدون التوبۃ الخ، شرح فقہ اکبر ص: ۱۹۱، بحث التوبۃ. مطبوعہ مجتبائی دھلی، ویغفر مادون ذالک لمن یشاء من الصغائر والکبائر مع التوبۃ او بدونھا (شرح عقائد ص ۱۱۲، مبحث الکبیرۃ، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند)

[2] شرح عقائد نسفی ص ۱۰۶/ یاسرندیم اینڈ کمپنی.

مسئلہ کو بسط کے ساتھ بیان کیا ہے[1] اصرار کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کے بعد نادم ہوکر توبہ نہ کرے ،اگر گناہ کے بعد صدق دل سے توبہ کرلی لیکن غلبۂ شہوۃ کی وجہ سے پھر گناہ صادر ہوگیا تو اس کو اصرار نہ کہیں گے "من اتبع ذنبه بالاستغفار فليس بمصر عليه وان تكرر منه. (مجمع البحار[2] ص ۲۴۲ / ج ۲ / والبسط فی رسالة المعاصی من الرسائل الزينية ص[3] ۳۵۵) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جیسا گناہ ویسی توبہ

سوال:- اتنے گناہ ہوگئے کہ اس کو عذاب کا ڈر ہے؟ ایسی صورت میں اگر کچھ روپیہ خیرات کردے تو یہ درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

روپیہ خیرات کرنا تو خیر ہی خیر ہے[4] لیکن گناہوں سے توبہ ضروری ہے اور ہر قسم کے

---

[1] و در حدیث شریف وارد است کہ اگر بندہ از سر صدق توبہ وندامت میکند از گناہی حق تعالیٰ آنرا قبول فرماید اگر چہ د ریک روز آں گناہ راہفتاد بار مرتکب گردد،(تفسير فتح العزيز فارسی ص ۳۱۰/ جزالم آيت ۵۴/ مترجم سوره بقره ص ۱۵۳، مکتبه رحيميه ديوبند)

ترجمہ:- حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اگر بندہ گناہ سے پکی سچی توبہ کرتا ہے اور نادم ہوتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں، اگرچہ ایک دن میں اس گناہ کا ستّر بار مرتکب ہوا ہو۔

[2] مجمع بحار الانوار ص ۳/۳۱۱، حیدرآباد، تحت ماده صرر، مرقاة ص ۶۷، ۳/۶۸، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی.

[3] الثالثة تصح التوبة عنه ولو بعد نقضها مرارا، رسائل زينية ص ۹۸، مطبوعه کراچی،

[4]...... عن مرثد بن عبد الله حدثنی بعض اصحاب رسول الله ﷺ انه سمع رسول الله ﷺ يقول ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقته، رواه احمد (مشكوة شريف ص ۱۷۰، باب فضل الصدقة، الفصل الثالث، مطبوعه دارالكتاب ديوبند.

گناہوں سے توبہ اسی کے موافق ہوگی[۱] مثلاً زکوٰۃ، نماز، روزہ اگر ذمہ میں ہوں تو قضا بھی لازم ہے[۲] کسی کا مالی حق ہوتو اس کا ادا کرنا یا معاف کرانا ضروری ہے[۳]، غرض جیسا گناہ ویسی توبہ ضروری ہے۔ اللہ پاک سے توبہ قبول کرنے کی امید ہے۔ وہ مغفرت فرمانے والا ہے۔ یہ یقین پورے وثوق کے ساتھ رکھا جائے۔ ''اِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ، الآیۃ[۴]''۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

توبہ سے حقوق العباد کی معافی

سوال:۔کوئی شخص براکام کرتا ہے چوری بھی کی اور برافعل عورت سے کیا اورلڑکوں سے اورحیوان سے کیا، اور ہاتھ ادھار لے کرنہ دیا، اب اس کا دل یہ چاہتا ہے کہ ان سب

---

[۱]...... التوبة على حسب الجناية، هدايه ص: ۱۷۴، ج:۳، كتاب الرجوع عن الشهادة. مطبوعه ياسرنديم ديوبند.

[۲]...... وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة. الدر المختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ۵۲۴ ج ۲ باب قضاء الفوائت، هندية كوئٹه ص ۱/۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، بحر كوئٹه ص ۲/۷۹، كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند.

[۳]...... واما حقوق الادميّين فلابُدَّ من ايصالهاالى مستحقيها فان لم توصل الى اربابها لم يتخلص من ضرر ذلك الذنب الا بتركه الخ، المفهم شرح مسلم ص ۱۷ ج۷ كتاب الرقاق، باب وجوب التوبة وفضلها. مطبوعه دارابن كثير بيروت، وان كانت عما يتعلق بالعباد فان كانت من مظالم الاموال فيتوقف صحة التوبة منها مع ماقد مناه فى حقوق الله على الخراج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم فى الحال او الاستقبال بان يتحلل منهم او يردها اليهم او الى من يقوم مقامهم من وكيل او وارث (شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند، رياض الصالحين ص ۱۰، ۱۱، باب التوبة، مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق.

[۴]...... سورہ طٰہٰ آیت: ۸۲، **ترجمہ**: اورمیں ایسے لوگوں کیلئے بڑا بخشنے والا ہوں جوتوبہ کرلیں (بیان القرآن)

کاموں سے توبہ کرلوں کیا وہ ان عیبوں سے پاک ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جن کالیکرنہیں دیا ان کا قرض ادا کرے، جنکا مال چرایا ہے ان کا واپس کرے، اور اپنے گذشتہ گناہوں کی انتہائی پشیمانی اور عاجزی کے ساتھ اللہ پاک سے معافی چاہے، روئے گڑ گڑائے اور آئندہ کو پختہ عہد کرے کہ کوئی گناہ نہیں کریگا، انشاء اللہ سب خطائیں معاف ہوجائیں گی، اورتوبہ قبول ہوگی۔ "**قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ من یعمل سوءً اویظلم نفسه ثم یستغفر اللّٰہ یجد اللّٰہ غفوراً رحیما**"[۱]

"**قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسهم لاتقنطوا من رحمة اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً انه هو الغفور الرحیم**"[۲]

وجاء فی الحدیث التائب من الذنب کمن لاذنب له[۳] حقوق العباد ذمہ میں باقی رہتے ہوئے محض اللہ پاک کے سامنے زبان سے توبہ کرنا کافی نہیں بلکہ یا وہ حقوق ادا کرے یا

---

[۱]...... سورۂ نساء الآیة ۱۱۰،

(**ترجمه**) اور جوشخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی رحمت والا پاوے گا (بیان القرآن)

[۲]...... سورۂ زمر الآیة ۵۳،

(**ترجمه**) آپ کہد یجئے کہ اے میرے بندوں جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم خدا تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کومعاف فرمادیگا، واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت کرنے والا ہے۔(بیان القرآن)

[۳]...... فی حدیث عبداللّٰہ بن مسعود مرفوعاً التائب الخ، ابن ماجة ص ۳۱۳/ باب ذکر التوبة، مطبوعه اشرفی بکڈپو دیوبند، مشکوٰۃ ص ۲۰۶، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، مطبوعه دارالکتاب دیوبند)

صاحب حق سے معاف کرائے بغیراس کے وہ حقوق معاف نہ ہوں گے[۱] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف ۲۸ر صفر ۵۸ھ

حقوق العباد کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا

سوال: - بکر کے ساتھ ظلم وستم لوٹ مار تو زید کرے جب تک بکر معاف نہیں کرے گا تو کیا خدا معاف کردے گا۔ شریعت خدا اور رسول کا کیا حکم ہے کرنے والے یا کرانے والے کو ایک ہی گناہ ہے یا علیحدہ علیحدہ؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قانون یہی ہے کہ حقوق العباد کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... وان كانت ممايتعلق بالعباد فتتوقف صحة التوبة منها على ان يتحلل اويردها اليهم (ملخصاً شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بيان اقسام التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند، رياض الصالحين ص ۱۰، ۱۱، باب التوبة، مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق)

[۲]...... اعلم ان ظاهر الحديث يفيد غفران الصغائر والكبائر السابقة لكن الاجماع ان المكفرات مختصة بالصغائرعن السيئات التى لاتكون متعلقة بحقوق العباد من التبعات فانه يتوقف على ارضائهم الخ مرقاة شرح مشكوٰة ص ۱۲۸ ج۳ كتاب الحج، الفصل الاول. مطبوعه اصح المطابع بمبئى، وفى روضة العلماء الزانى اذا تاب تاب الله وصاحب الغيبة اذا لم يتب الله عليه حتى يرضى عنه خصمه (شرح فقه اكبر ص۱۹۵، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند، رياض الصالحين ص ۱۱، باب التوبة، مطبوعه دمشق.

خدا کے واسطے معافی مانگنے پر معاف نہ کرنا اورروپے لیکر معاف کرنا

سوال:- جہاں خدااور رسول کا واسطہ مانگنے پر معافی نہ ہوسکے وہاں چندروپے دے کر معاف کردیا آپ اس بارے میں کیا صلاح دیتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کسی شخص سے کوئی قصور ہوجائے اور وہ معافی مانگے تو اعلیٰ بات یہ ہیکہ اسکو معاف کردیا جائے خاص کر جبکہ وہ اللہ کے واسطے معافی مانگے ولیعفوا ولیصفحوا[1] (الآیۃ) خدا کے نام پر معافی مانگنے سے معاف نہ کرنا اور روپئے لے کر معاف کرنا بڑی پست حوصلگی کی بات ہے، البتہ اگر کسی نے مال نقصان کیا ہوتو اس نقصان کا معاوضہ لینا درست ہے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گناہ کی توبہ خدا کے سامنے ہو یا چودھریوں کے

سوال:- زید سے ایک گناہ سرزد ہوا اس پر لوگوں نے اس سے قطع تعلق کردیا بعدازاں زید نے ایک معتبر عالم کے سامنے توبہ کی اور اپنے فعل پر نادم ہوا اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کی۔ لیکن چودھری لوگ مذاق اڑانے کے لئے کہتے ہیں کہ برادری سے معافی

۱...... سورۃ نور ، پ ۱۸ ، آیت: ۲۲ ، **ترجمہ**: چاہئے کہ معاف کردیں اور درگذر کردیں (شیخ الہند)

۲...... وان كانت المعصية تتعلق بآدمي فشروطها اربعة هذه الثلاثة وان يبرأ من حق صاحبها فان كانت مالا او نحوه رده اليه الخ، (رياض الصالحين ص ۱۱ ، باب التوبة، مطبوعه دمشق، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴ ، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند.

مانگے تو برادری میں اور ہنگامہ پیدا ہوا اور لوگوں کو چودھری منع کرتے ہیں کہ اس سے میل جول نہ کریں۔ جبکہ وہ توبہ کر چکا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر برادری کا گناہ نہیں کیا تو برادری یا چودھریوں سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ چودھریوں کا مطالبہ غلط ہے۔ خدائے پاک سے سچے دل سے نادم ہوکر معافی مانگنا ضروری ہے[1] برادری نے اگر قطع تعلق اس لئے کیا ہے کہ اصلاح ہو جائے اور اب برادری کو ظنِ غالب حاصل ہوگیا کہ زید کی اصلاح ہوگئی اور وہ واقعی نادم ہے سچی توبہ کر چکا ہے آئندہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ توبہ کے آثار (ندامت واصلاح) اس پر ظاہر ہو گئے ہیں تو اب اس سے قطع تعلق کو ختم کر دیا جائے[2] چودھری اگر واقعۃً مضحکہ اڑانے کیلئے معافی مانگنے کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ ان کی زیادتی ہے ان کو ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... ثم ان الذنب الذی یتاب منه اما حق اللّٰه تعالیٰ واما حق لغیره فحق اللّٰه تعالیٰ یکفی فی التوبة منه الترک الذی ذکرناه الی قوله واما حقوق الادمیین فلا بُدَّ من ایصالها الی مستحقیها الخ المفهم شرح مسلم ص ۱۷ ج۷ کتاب الرقاق. باب وجوب التوبة وفضلها. مطبوعه دارابن کثیر بیروت، فان کانت المعصیة بین العبد وبین الله تعالیٰ فلها ثلاثة شروط احدها ان یقلع عن المعصیة، الثانی ان یندم علی فعلها والثالث ان یعزم ان لا یعود الیها ابدا (ریاض الصالحین ص ۱۰، ۱۱، باب التوبة، مطبوعه دمشق، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[2]...... وهو دلیل علی وجوب هجران من ظهرت معصیته فلا یسلم علیه الاان یقلع وتظهر توبته الخ المفهم شرح مسلم ص ۹۸ ج۷ کتاب الرقاق. باب یهجر من ظهرت معصیته الخ دارابن کثیر بیروت، مرقاة ص ۱۷۶/۴، باب ماینهی عنه من التهاجر والتقاطع الخ، مطبوعه بمبئی، طیبی ص ۲۴۳/۹، کتاب الآداب، باب ماینهی عنه من التهاجر والتقاطع الخ، زکریا دیوبند.

[3]...... یاایها الزین آمنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونا خیرا منهم (سورۂ حجرات آیت: ۱۱)

معصیت بنفسہ کیا ہے

سوال:-بنفسہ معصیت کون سی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جوشئ اصالۃً معصیت ہے محض کسی عارض کی وجہ سے معصیت نہ ہو جیسے زنا کہ محض حق غیر کی بناء پر معصیت نہیں ورنہ بلاشوہر والی سے بحالت رضامندی درست ہوتا اور شوہر والی سے باجازت شوہر درست ہوتا[1]، اور جو روپیہ کہ زید کے پاس ہے اس کی حرمت حق زید کی بناء پر ہے اگر اس روپیہ کو زید کی رضامندی سے کسی اپنے حق کے عوض میں وصول کرے تو جائز ہے بلا حق بلا اجازت لینا درست نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ
معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

خودکشی

سوال:-اگر کوئی خودکشی کو حرام سمجھتے ہوئے خودکشی کر ڈالے تو اس کو کیسا گناہ ہوگا اور

---

[1]...... النهى نوعان نهى عن الافعال الحسية كالذنا وشرب الخمر والكذب والظلم (الى قوله) وحكم النوع الاول ان يكون المنهى عنه هو عين ماورد عليه النهى فيكون عينه قبيحا فلا يكون مشروعا اصلا (اصول الشاشى ص ۴۶، فصل فى النهى، مطبوعه امداديه ديوبند، نور الانوار س ۶۶، مبحث النهى، مطبوعه دارالكتاب ديوبند.

[2]...... لا يحل مال امرا الا بطيب نفس منه (مشكوة ص ۲/۵۵، باب الغصب والعارية، مطبوعه دارالكتاب ديوبند، شعب الايمان للبيهقى ص ۲/۷۶۹، الباب الثامن والثلاثون فى قبض اليد عن الاموال المحرمة، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه، مسند احمد ص ۵/۷۲، مسند عم ابى حرة الرقاشى، مطبوعه دارالفكر بيروت.

عنداللہ اس کی بخشش کی امید ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

خودکشی حرام ہے[1] لیکن جب کوئی اسکوحرام سمجھ کرکرتا ہےاورعقاب کاخوف بھی اسکو ہےتو انشاءاللہ مغفرت کی امید ہے۔ویعفر مادون ذٰلک لمن یشآءالآیۃ[2]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودحسن گنگوہی عفااللہ عنہ معین المفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور

الجواب صحیح عبداللطیف ۶ ؍صفر ۵۳ھ

خودکشی کی سزا

سوال:-اگرکوئی شخص کسی بناء پرخودکشی کر لے (نعوذ باللہ) تواس کوکفار کی طرح دائمی عذاب ہوگا یا کبھی نجات کی امید کی جاسکتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگرخاتمہ ایمان پرہواتو نجات کی امید ہے،دائمی عذاب کفار کے لئے ہے[3]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... واما احکام الاحادیث ومعانیها ففيهابيان تحريم قتل نفسه (شرح نووی علی مسلم ص۷۳ ج ۱، کتاب الایمان، بیان غلظ تحریم قتل الانسان بنفسه الخ، فتح الباری ص ۵۹۳، ج۳، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، مطبوعه دارالفکر بیروت، عمدة القاری ص ۱۹۱ ج۴، الجزء الثامن، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت، روح المعانی ص۱۶ ج۵، سورۂ نساء آیت: ۲۹، مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائیه دیوبند.

[2]...... سورة النساء آیت:۴۸، **ترجمہ**:اوراس کے سواءاور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا بخش دیں گے(ازبیان القرآن) (حاشیہ نمبر:۳؍اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں)

خودکشی کا گناہ

سوال:-خودکشی کرنے والے کا کیا حکم ہے اور آخرت میں اس کا کیا عذاب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خودکشی کبیرہ گناہ ہے[1] سخت عذاب کا موجب ہے مگر جس کا خاتمہ ایمان پر ہو اس کے لئے کبھی کبھی نجات کی صورت ہو ہی جائے گی۔ جس آلہ سے خودکشی کی ہے وہی آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اپنے کو مارتا ہوا اٹھایا جائے گا[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۶ھ
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [3]...... ان مذهب اهل السنة وما عليه اهل الحق من السلف والخلف ان من مات موحدا دخل الجنة قطعا الى قوله فلا يخلد فى النار احد مات على التوحيد ولو عمل من المعاصى ما عمل كما انه لايدخل الجنة احد مات على الكفر ولوعمل من اعمال البر ما عمل الخ، (نووى على مسلم شريف ص ۴۱/۱، كتاب الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة، مطبوعه رشيديه دهلى)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... واما احكام الاحاديث ومعانيها ففيهابيان تحريم قتل نفسه (شرح نووى على مسلم ص ۷۳ ج ۱، كتاب الايمان، بيان غلظ تحريم قتل الانسان بنفسه الخ، فتح البارى ص ۵۹۳، ج ۳، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى قاتل النفس، مطبوعه دارالفكر بيروت، عمدة القارى ص ۱۹۱ ج ۴، الجزء الثامن، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى قاتل النفس الخ، مطبوعه دارالفكر بيروت، روح المعانى ص ۱۶ ج ۵، سورۂ نساء آيت: ۲۹، مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائية ديوبند.

[2]...... عن ابى هريرةؓ اراه رفعه قال من قتل نفسه بحديدة جاء يوم القيامة وحديد ته فى يده يتوجأ بها بطنه فى نارجهنم خالداً مخلدا ابدا الحديث ترمذى شريف ص ۲۵ ج ۲ (مطبوعه رشيديه دهلى) .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

زہر ملی ہوئی تاڑی پینے سے کیا خودکشی کا گناہ ہے

سوال:- زید کو کوئی نشہ کی چیز پینے کی عادت ہے (مثلاً تاڑی) ایک مرتبہ کسی نے اس تاڑی میں زہر ملا کر دیدیا، جس کو پی کر زید کا انتقال ہوگیا، تو اب خودکشی کا گناہ کس پر ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اس عادی معصیت کے باوجود صورت مسئولہ میں زید خودکشی کا گنہگار نہیں، **لعدم قصوره وعدم علمه**. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کافر کو قتل کرنا

سوال:-(۱) مطلقاً کافر کو جان سے ماردینے کی وجہ سے آخرت میں پکڑ ہوگی یا نہیں؟

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**)......ابواب الطب، باب من قتل نفسه بسم اوغيره. مسلم شريف ص ۷۲ ج ۱، كتاب الايمان، بيان غلظ تحريم قتل الانسان نفسه، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند، بخاری شريف ص ۱۸۲ ج ۱، كتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، مطبوعه اشرفی ديوبند.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوہے سے اپنی جان ہلاک کی وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے ہمیشہ اپنے پیٹ میں بھونکتا رہے گا اور دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

(**حاشیہ صفحہ ھذا**) [۱]...... ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما، و من يفعل ذلك عدوانا وظلما فسوف نصليه نارا وكان ذٰلك على الله يسيرا، سورة النساء الآية ص ۲۹، ۳۰، وقيد الوعيد بذكر العدوان والظلم ليخرج منه فعل السهو والغلط والجهل المعذور به، الزواجر عن اعتراف الكبائر ص ۲۰۲، ۲۰۳/۳، الكبيرة الرابعة عشرة بعد الثلاث، مائة قتل الانسان لنفسه، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه.

(۲) ایک کافر ہے جو مسلمانوں کو بہت ستاتا ہے اور ایک مسلمان کو قتل بھی کر چکا ہے۔ اب اگر کوئی اس کو جان سے ماردے تو کیا آخرت میں اس کی پکڑ ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) بغیر جرم کے ہرگز اسکی اجازت نہیں ایسا کرنے سے آخرت میں اسکی پکڑ ہوگی[1]۔

(۲) کیا اس کافر نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے۔ اگر قتل کیا بھی ہو تب بھی قانون اپنے ہاتھ میں لینا خلاف قانون ہے اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اس کے ظلم کو ثابت کر کے اس کو سزا دلوائی جائے اس کو اگر خود قتل کر دیا تو پھر خدا جانے کتنے ناکردہ گناہ قتل کئے جائیں گے۔ ان کے قتل کا وبال کس پر ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

زنا اور تکبر میں سے کون سا گناہ بڑا ہے؟

سوال:- زید کھلم کھلا زنا کاری کرتا ہے، اور اس کے گھر کی عورتیں بھی اس گناہ میں مبتلا ہیں۔ ان عورتوں کو بھی تنبیہ نہیں کرتا خوب مل جل کر رہتا ہے اور دوسرا شخص بکر ہے جو نہایت متکبر ہے اور لوگوں پر حد درجہ مظالم کرتا ہے، اس کے خلاف کوئی ایک لفظ نہیں کہہ سکتا۔ تو مذکورہ ان دونوں میں کیا فرق ہے باعتبار گناہ کے اور ان سے تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ تو ایسا ہی سوال ہے جیسے کوئی پوچھے کہ خنزیر کا پیشاب زیادہ نجس ہے یا پاخانہ، ظاہر

---

[1]...... عن عبد اللہ بن عمر وعن النبی ﷺ قال من قتل نفسا معاهدة لم یرح رائحة الجنة (بخاری شریف ص ۱۰۲۱/۲، کتاب الدیات، باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم، مطبوعه اشرفی دیوبند)

ہے کہ دونوں ہی قابل پرہیز ہیں۔ایک کو بھاری بتا کر دوسرے کو ہلکا نہیں قرار دیا جا سکتا۔

زنا کرتے وقت ایمان کا نکل جانا حدیث شریف میں مذکور ہے[1]، مگر جب خاتمہ ایمان پر ہوتو زنا کے باوجود کبھی نہ کبھی دخول جنت ضرور ہوگا[2]۔جس کے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جب تک جلا جلا کر اس کا تکبر نہیں نکال دیا جائے گا[3]۔اللہ سبھی معاصی سے محفوظ رکھے۔ان میں سے ہرایک کی اعانت حرام ہے[4]۔اگر ترکِ تعلق کے ذریعہ اصلاح اور اپنی حفاظت ہوسکتی ہوتو ترکِ تعلق کردیا جائے اور اگر برقرار رکھ کر نرمی یا سختی سے اصلاح ہوسکتی ہوتو اس کو اختیار کیا جائے۔غرض مقصود اصلاح ہے اس کو ذاتی تعلقات کے پیشِ نظر ہر

---

[1]...... عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰهﷺ اذا زنی العبد خرج منه الایمان فکان فوق رأسه کالظلة فاذا خرج من ذلک العمل رجع الیه العمل.مشکوٰة شریف ص۱۸ باب الکبائر، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح رہتا ہے جب وہ اس عمل سے الگ ہوتا ہے تو اس کے پاس لوٹ جاتا ہے۔

[2]...... ففیه اشارة الی ان عاقبته دخول الجنة وان کان له ذنوب جمّة لکن امره الی اللّٰه ان شاء عفاعنه وادخله الجنة وان شاء عذبه بقدر ذنبه ثم ادخله الجنة. (مرقاة شرح مشکوٰة ص۸۶ ج۱ کتاب الایمان، الفصل الثانی، تحت حدیث ما من عبد قال لا اله الا اللّٰه الخ. مطبوعه اصح المطابع بمبئی. نووی علی مسلم ص۱/۴۱، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند)

[3]...... لا یدخل الجنة احد فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر وفی المرقاة معنی هٰذا الحدیث انه لایدخل الجنة مع الکبر بل یصفی منه ومن کل خصلة مذمومة امابا لتعذیب اوبعفو اللّٰه ثم یدخل الجنة مرقاة شرح مشکوة ص۷۵۰ ج۴ باب الغضب والکبر، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، طیبی شرح مشکوة ص۹/۲۵۰، باب الغضب والکبر، الفصل الاول، مطبوعه ادارة القرآن کراچی.

[4]...... ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، سوره مائده آیت:۲، **ترجمہ**: گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مددمت کرو۔(از بیان القرآن)

گز ترک نہ کیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

پتلا جلانا

سوال:- ہڑتال یا غیر ہڑتال میں کسی مسلم غیر مسلم کا پتلہ بنا کر پورے علاقہ میں مع جلوس نکال کرنا گفتہ بہ نعرے لگانا از روئے شرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پتلہ بنانا اوراس کو جلانا غیر مسلموں کا طریقہ ہے اس سے بچنا واجب ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

بھاوج سے زنا

سوال:- بڑی بھاوج سے جبراً صحبت کی اور کہا کہ ہم دونوں بھائی تجھ کو ہی رکھیں گے۔ چار آدمیوں میں جب اس کا تذکرہ ہوا تو باپ نے کہا کہ یہ کیا بات ہے دیور بھاوج میں

---

[1]...... ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن. سورة نحل آیت: ۱۲۵، **ترجمہ:** آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اوراچھی نصیحتوں کے ذریعہ سے بلایئے اوران کے ساتھ اچھے طریقہ سے بحث کیجئے۔ از بیان القرآن

[2]...... من تشبه بقوم فهو منهم الحدیث مشکوٰة شریف ص ۳۷۵ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب اللباس، الفصل الثانی، ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے۔

ایسا ہو ہی جاتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

زنا حرام ہے۔[۱] بھائی کی بیوی سے اور بھی قبیح ہے۔[۲] شوہر کے والد کا یہ جواب کہ دیور بھابھی میں ایسا ہو ہی جاتا ہے یہ انتہائی بے غیرتی کا جواب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مشت زنی

سوال: - ایک شخص مشت زنی کرتا ہے اس کی شادی نہیں ہوئی عمر رسیدہ شخص ہے۔ ایک شخص کی شادی ہو چکی ہے وہ بھی اس لعنت میں مبتلا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدیث شریف میں اس فعل کی مذمت آئی ہے۔ بعض روایات میں اس فعل کے کرنے والے پر لعنت وارد ہوئی ہے۔[۳] جس کی شادی ہو چکی ہے اور بیوی سے صحبت کرنے کا موقع بھی

---

[۱]...... ان الزنا حرام فی جمیع الادیان والملل. شامی زکریا ص۷ ج۶، کتاب الحدود، مطلب الزنا شرعا لا یختص بما یوجب الخ، بحر کوئٹہ ص ۵/۴، کتاب الحدود، فتح القدیر ص ۵/۲۱۱، کتاب الحدود، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[۲]...... عن عبد الله قال سألت رسول الله ﷺ ای الذنب اعظم عند الله ان تجعل لله ندا (الی قوله) قلت ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارک (مسلم ص۱/۶۳) معنی تزانی ای تزنی بها برضاها وذالک یتضمن الزنا وافسادها علی زوجها واستمالة قلبها الی الزانی وذلک افحش وهو مع امرأة الجار اشد قبحا واعظم جرما (نووی علی مسلم ص۱/۶۳، کتاب الایمان، باب بیان کون الشرک اقبح الذنوب، مکتبہ بلال دیوبند)

[۳]...... ناکح الید ملعون . کشف الخفاء ص۳۲۵ ج۲، مطبوعہ احیاء التراث بیروت، رقم الحدیث: ۲۸۳۸، ومن الناس من .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

اس کو ہے تو اس کے لئے یہ فعل زیادہ شنیع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

زنا، لواطت، مشت زنی منع ہے

سوال:- عمر کہتا ہے کہ زنا کاری اور لواطت گناہ ہے مگر مشت زنی جائز ہے زید کہتا ہے کہ مشت زنی بھی حرام ہے عمر کہتا ہے کہ مشت زنی بوقت مجبوری جائز ہے تو اس کی حقیقت کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زنا کاری اور لواطت دونوں چیزیں حرام ہیں[۱]۔ مشت زنی بھی حرام ہے لیکن اس کی حرمت ان دونوں کی حرمت سے کچھ کم ہے جس پر شہوت کا غلبہ ہو اور ان دونوں حرکتوں میں سے کسی میں مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور وہ ان سے محفوظ رہنے کے لئے مشت زنی سے کام لے لے جس سے تسکین شہوت ہو کر زنا کاری ولواطت سے محفوظ ہو جائے تو اس کا معاملہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ....استدل علی تحریمه بشیء آخر نحو ماذکره المشائخ من قوله ﷺ "ناکح الید ملعون" وعن سعید بن جبیرؓ عذب الله تعالیٰ امة کانوا یعبثون بمذاکیرهم وعن عطاء سمعت قوما یحشرون وایدیهم حبالی واظن انهم الذین یستمنون بایدیهم (روح المعانی ص ۱۱، ج۱۸، سورۂ مؤمنون آیت:۷، مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائیة دیوبند، تفسیر مظهری ص ۶/۳۶۵، سورۂ مؤمنون آیت:۷، مطبوعه رشیدیه کوئٹه)

(حاشیہ صفحہ هذا)

[۱]...... ان الزنا حرام فی جمیع الادیان والملل (شامی زکریا ص۶/۷، کتاب الحدود، مطلب الزنا شرعا لا یختص بما یوجب الخ، بحر کوئٹه ص ۵/۴، کتاب الحدود، فتح القدیر ص ۵/۲۱۱، کتاب الحدود، مطبوعه دارالفکر بیروت.

اہون ہے۔امید ہے کہ وہ بڑے گناہ کا مرتکب شمار نہ ہوگا۔ کذافی ردّ المحتار[۱]. لیکن محض استلذاذ کی خاطر مشت زنی کا ارتکاب ہرگز نہ کرے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دشمن کے اندیشہ سے بیوی کو قتل کردینا

سوال:۔دوآدمیوں پرکافرحملہ زن ہیں یعنی میاں اور بیوی پر،عورتوں کی اکثر عادت وحالت ہوتی ہے کہ زیادہ چلنے وبھاگنے سے مجبور ہوتی ہیں، مایوس ہوکر اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ مجھ کو قتل کردے تاکہ میں ان کافروں کے شر سے بچوں تمہارے اوپر کسی قسم کا مطالبہ نہیں؟

میاں نے اس بیوی کو قتل کردیا،اب شریعت کا اس خاند پر کیا حکم ہے،''مخلد فی النار'' ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ قتل حرام ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... الا ستمناء حرام ای بالکف اذا کان لاستجلاب الشهوة اما اذا غلبته الشهوة، ولیس له زوجة ولا أمة ففعل ذالک لتسکینها فالرجاء انه لا وبال علیه الی ماقال وفی البحر حرمتها (ای اللواطة) اشد من الزنا الخ (الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۴۲، ۳۸ ج ۶، مطبوعه کراچی ص۲۷ ج ۴، کتاب الحدود، مطلب فی حکم اللواطة، بحر کوئٹه ص ۱۶ /۵، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد، ومالایوجبه، فتح القدیر ص ۲/۳۳۰، کتاب الصوم، باب مایوجب القضاء والکفارة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[۲]...... عن عبدالله بن مسعود قا ل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایحل دم امرئ مسلم یشهد ان لااله الا الله وانی رسول الله الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینه التارک للجماعةمشکوٰة شریف ص ۲۹۹ / مطبوعه دیوبند، کتاب القصاص.

جائداد کے لئے کسی کو قتل کرنا

سوال:۔ زید نامرد ہے، جس میں مردانگی کی قوت بالکل نہیں ہے، اس کے پاس اچھی خاصی جائداد تھی، بکر کی ایک بہن تھی، جس کا شوہر زندہ ہے، اور اس کے دو بچے ہیں، شوہر اپنی بیوی کے تمام حقوق ادا کرتا رہا، لیکن بکر نے زبردستی اپنی بہن کی طلاق لے لی، اور اس خیال سے کہ زید جو نامرد ہے، اس سے اپنی بہن کی شادی کرکے جائداد حاصل کرلے، بہرحال بکر نے اپنی بہن ہندہ کا نکاح زید سے کردیا، چند ہی دنوں کے بعد زید مرگیا، اب جائداد دستور ہند کے مطابق پوری کی پوری ہندہ کی ہوتی ہے، لیکن شریعت چوتھائی کی اجازت دیتی ہے، مقدمات میں ہندہ کی ڈگری مسلسل ہوتی جارہی ہے، زید کا بھائی خالد شریعت اور پنچایت سے چوتھائی حصہ دے رہاہے، ہندہ پورا حصہ لینا چاہتی ہے، یعنی مکمل جائداد لینا چاہتی ہے، خالد اور اس کے جتنے ہم خیال لوگ ہیں، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہندہ کو قتل کردیا جائے، تو سارا معاملہ درست ہوجائے، تو سوال یہ ہے کہ ہندہ کا قتل کرنا ازروئے شرع جائز ہوگا یا نہیں؟ جبکہ کوئی اور شکل سمجھ میں نہیں آتی، اور یہ بھی امکان ہے کہ فتنہ زیادہ بڑھ جائے، ہندہ کے قتل پر سب نزاع اور فتنہ ختم ہوجائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

ہندہ کو قتل کرڈالنا ہرگز جائز نہیں، بالکل حرام ہے، اس کی سزا جہنم ہے[1]، جبکہ قانونی طور پر ہندہ کی ڈگری ہوگئی، تو ہندہ کے مرنے پر کیا وہ جائداد خالد کو مل جائے گی، جبکہ وہی ہندہ

[1]...... ومن يقتل مؤمنا متعمداً فجزاء ه جهنم خالداً فيها الآية. سورة النساء آيت ۹۳/

ترجمہ:- اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے، کہ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ الخ

(از بیان القرآن)

کا قاتل ہوگا، جائداد تو کیا ملتی البتہ پھانسی کی سزا ممکن ہے، جو یہاں مل جائے، اور آخرت کی سزا مستقل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۹/۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/۹/۹۱ھ

قاتل ومقتول ہر دو کے لئے جہنم کی وعید کب ہے؟

سوال:- اگر کوئی شخص ناحق کسی کو دباوے حتی کہ اس کو جان سے مارنے کے لئے تیار ہو جائے تو مقتول جنت میں جائے گا یا جہنم میں؟ مقتول کن حالات میں جہنمی ہوگا؟ اور قاتل کن حالات میں؟ اور کہاں صبر جائز ہوگا اور کہاں سختی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حمیت جاہلیت کی وجہ سے جب دو شخص قتال کریں اور ہر ایک دوسرے کو قتل کرنے کا عزم رکھتا ہو تو قاتل ومقتول دونوں کے لئے جہنم کی وعید ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۰/۹۵ھ

---

[1]...... اذا التقى المسلمان بسيفهما فالقاتل والمقتول فى النار قلت يارسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه كان حريصاً على قتل صاحبه الحديث، بخارى شريف ص ۹ ج ۱، مطبوعه اشرفى ديوبند، كتاب الايمان، باب المعاصى من امر الجاهلية الخ، وهو ايضاً محمول على غير المتأول كمن قاتل لمعصية اوغيرها مما يشبهها (عمدة القارى ص ۲۱۲ ج ۱ طبع دارالفكر)

ترجمہ: جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ۔ یہ قاتل تو ٹھیک ہے۔ مگر مقتول کا کیا حال ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے حریف کے قتل کا حریص تھا۔

مقتول اور قاتل کی مدد کرنا

سوال:-ایک مسلمان کو چند مسلمانوں نے مل کر قتل کردیا، اب چند مسلمان قاتلوں کی جانی و مالی امداد کررہے ہیں، ان کیلئے کیا حکم ہے؟ جبکہ مقتول بظاہر بے گناہ ہے، ایسی صورت میں قاتل کی مدد کی جائے یا مقتول کے ورثاء کی مدد کی جائے۔ ازروئے شرع جواب دیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ناحق قتل کرنا جرم عظیم ہے[۱] ظلم کا ساتھ دینا اور اس کی مدد کرنا بھی سخت گناہ ہے۔ **لِقَوْلِہٖ تَعَالیٰ تَعَاوَنُوا علی البرّ والتقویٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الاِثْمِ وَالْعُدْوَان، الآیۃ**[۲] اس کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔ مظلوم کی مدد کرنا حسب حیثیت لازم ہے[۳]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱]...... **ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا عظيما (سورۂ نساء آیت: ۹۳) عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ اجتنبوا السبع الموبقات قالوا يا رسول الله وما هن قال الشرک بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق الحديث شريف مشكوٰة شريف ص۱۷، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الاول،**

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو۔ صحابہؓ نے فرمایا اے اللہ کے رسولؐ وہ کیا ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا، جادو، کسی ایسی جان کا ہلاک کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ الخ۔

[۲]...... **سورۃ المائدۃ آیت: ۲، ترجمہ**:- نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (از بیان القرآن) **(حاشیہ:۳/اگلے صفحہ پر)**

E:\f.m.Fainal\Jild-29\23-Maasi & Usse Toba

قاتل کی مدد کرنا

سوال: - زید نے عمر کو جان بوجھ کر قتل کر دیا، جس کا سبب کچھ زمین کا جھگڑا ہے اور اب قتل ہو جانے کے بعد زید پریشان ہیکہ مغفرت کی کیا شکل ہو، تو کیا ایسے شخص کی مغفرت ہونے کی کوئی شکل ہے؟ ایسے شخص کی بعد القتل رہائی کی کوشش کرنا اور مدد کرنا کہ کسی طرح چھوٹ جائے اور آئندہ ایسی حرکت سے باز آجائے شرعاً درست ہیکہ نہیں؟ جو فعل اس سے صادر ہوا ہے وہ مقتول کی بدعنوانیوں کو دیکھ کر ہوا ہے تو کیا ایسی شکل میں اس مدد کرنیوالے کو کوئی گناہ نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مقتول کے واسطے دعائے مغفرت، ایصال ثواب اور اس کے بچوں کی اعانت (امداد) دلجوئی کرتا رہے، زیادہ سے زیادہ ندامت کے ساتھ توبہ واستغفار میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ سے توقع ہے کہ وہ اس جرم عظیم میں تخفیف فرمائے گا۔ وہ اس مرحوم مقتول کو اپنے خزانۂ غیب سے بہت کچھ دیکر راضی فرمادے تو کیا بعید ہے[1]۔ جس طرح مقتول کے ساتھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [3]...... عن البراء بن عازبؓ قال امرنا رسول اللہ ﷺ بسبع ونهانا عن سبع فذكر عيادة المريض واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام ونصر المظلوم (بخاری ص ۱/۳۳۱، ابواب المظالم، باب نصر المظلوم، مطبوعه اشرفی بکڈپو دیوبند، قال العلماء نصر المظلوم فرض واحب على المؤمنين على الكفاية فمن قام به سقط عن الباقين ويتعين فرض ذالک على السلطان ثم على من له قدرة على نصرته (عمدة القاری ص ۶/۲۹۰، الجزء الثانی عشر، ابواب المظالم، باب نصر المظلوم، مطبوعه دارالفکر بیروت، فتح القدير ص ۵/۳۸۸، ابواب المظالم، باب نصر المظلوم، مطبوعه دارالفکر بیروت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... ان كانت المظالم فى الاعراض كالقذف والغيبة فيجب فى التوبة فيها ان يخبر اصحابها بما قال من ذالک ويتحلل منهم (الى قوله) فان عجز عن ذالک كله بان كان صاحب الغيبة ميتا او غائبا مثلا فليستغفر الله والمرمن فضله ان يرضى خصمائه من خزائن احسانه فانه جواد كريم رؤوف رحيم (شرح فقه اكبر ص ۱۹۵، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند.

ہمدردی کا حکم ہے، قاتل کے ساتھ بھی ہمدردی کا حکم ہے۔ اس کی ہمدردی یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے۔ **کما وردفی الحدیث: انصر اخاک ظالماً او مظلوماً**[۱] اس پر دریافت کیا گیا کہ ظالم کی نصرت کس طرح کی جائے تو فرمایا اس کو ظلم سے روکنا یہ اس کی مدد ہے[۲]۔ اگر رہائی میں اس کی توقع ہو تو یہ بھی اس میں داخل ہے۔ لیکن اس کو بے قصور قرار دینے کی کوشش کرنا یہ جائز نہیں ہے۔ یہ ظلم کی اعانت ہے[۳]، جھوٹ ہے جو کہ خود مستقل جرم ہے[۴]۔

ہاں کوشش اس طرح ہوسکتی ہے کہ مقتول کے ورثاء کو روپیہ دیکر خوشامد کر کے راضی کرلیا جائے۔ یہ صورت درست ہے[۵]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... **مشکوۃ شریف ص ۴۲۲ باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الاول،**

ترجمه: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

[۲]...... **فقال رجل یا رسول اللّٰہ انصره مظلوما فکیف انصره ظالما قال تمنعه من الظلم فذالک نصرک ایاه الحدیث (مشکوۃ شریف ص ۴۲۲، باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الاول، مطبوعه دارالکتاب دیوبند)**

ترجمه: تو مرد نے فرمایا اے اللہ کے رسولؐ میں مظلوم کی مدد کرتا ہوں مگر ظالم کی مدد کس طرح کروں آپؐ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روک دو۔ تو یہ تمہاری اس کی مدد کرنا ہے۔

[۳]...... **ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان ، الآیة سورة المائده آیت: ۲،**

ترجمه: گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (از بیان القرآن)

[۴]...... **الکذب حرام (مجمع الانهر ص ۲۲۱/۴، کتاب الکراهية، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، الدر مع الشامی کراچی ص۴۲۷/۶، کتاب الکراهية، فصل فی البیع، سکب الانهر ص ۲۲۱/۴، کتاب الکراهية، فصل فی المتفرقات، مطبوعه بیروت.**

[۵]...... **ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا ای سلطنة علی القاتل فانه بالخیار فیه ان شاء قتله قودا وان شاء عفا عنه علی الدية وان شاء عفا عنه مجانا کما ثبتت السنة بذالک (تفسیر ابن کثیر ص ۶۴/۳، سورۂ اسراء آیت: ۳۳، مطبوعه مکتبه تجاریه مکه مکرمه.**

ظالم کو مار ڈالنا

سوال: ۔عمر اور نرنجن کی ایک اراضی کی بناء پر رنجش ہے، زیادتی نرنجن غیر مسلم کی ہے، وہ بڑا فسادی اور غنڈہ ہے، عمر شریف اور دیندار ہے، ایک مرتبہ عمر کو لاٹھیوں سے مارنا شروع کیا اور دوسری مرتبہ گھونسوں اور جوتوں سے زدوکوب کیا، یہ شخص پولیس کا دلال بھی ہے، اس لئے پولیس والے اسکے خلاف کارروائی نہیں کرتے، ایسی حالت میں اپنی جان کی حفاظت کے لئے نرنجن کو جان سے مروادینا شرعاً جائز ہے یا نہیں، قیامت میں اس کا مواخذہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنی جان کی حفاظت لازم ہے، اوراس کیلئے ہر مناسب تدبیر کو اختیار کیا جاسکتا ہے، دوسرے کی جان لینا مقصود نہ ہونا چاہئے[1]، اس کا انجام دنیا اور آخرت میں برا ہے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۵۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۵۸ھ

ظالم سے انتقام

سوال: ۔بستی میں ایک صاحب گاؤں کے امیر اور سردار ہیں عوام اس کے ظلم سے

---

[1]...... المظلوم له ان يدفع الظلم عن نفسه بما قدر لكن ليس له ان يظلم غيره، قواعد الفقه ص ۱۲۴، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[2]......عن ابی الدرداء عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال کل ذنب عسی اللّٰه ان یغفره الا من مات مشرکاً اومن یقتل مؤمنا متعمداً، مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۱، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، کتاب القصاص،

ازحد پریشان ہیں کیونکہ ظلم حد سے بڑھ چکا ہے، شرابی بھی ہیں، بلا وجہ مار دھاڑ کرنا کچھ لوگوں کے گھر لٹوانے اور آگ لگوانے کی سازش کرتا ہے، ایسی حالت میں ایسے ظلم سے بچنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی، ایک خون بھی کر چکا ہے، جو غالباً کسی دوسرے پروگرام میں تھے، کہ اچانک گولی دغ گئی، اور ایک لڑکی مرگئی، زنا کاری میں مبتلا ہیں، اگر ان کے ساتھ کوئی جانی کارروائی کی جائے تو کیا خداوند کریم کے یہاں گرفت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

ظالم سخت گنہگار ہے اور مستحق سزا ہے، ہر مظلوم کو انتقام کا حق ہے[1] مگر قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں، اس سے پوری احتیاط کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۳/۹۵ھ

فاحش ظالم کو قتل کرنا

سوال:- بکر اور اس کے خاندان کے لوگ مالی اعتبار سے تو مضبوط ہیں مگر طاقت واثرات کے اعتبار سے کمزور ہیں۔ بکر کی بیوی سے زید کے ناجائز تعلقات ہوگئے اور بکر کو کافی نقصان پہونچایا۔ اس بارے میں پنچایت بھی کی گئی مگر زید کے طاقتور ہونے کی وجہ سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ نہ پنچایت کسی قسم کا دباؤ ڈال سکی۔ اکثر لوگ ڈرتے ہیں، حالانکہ زید نے شادی

[1]...... قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ لایغفر اللّٰہ الی قولہ دیوان لایترکہ اللّٰہ ظلم العباد فیما بینہم حتی یقتص بعضہم من بعض .(مشکوٰۃ شریف، ج۲/ص ۴۳۵/ باب الظلم، الفصل الثانی.

[2]...... لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسہ، الحدیث، (ترمذی شریف ص ۲/۵۰، ابواب الفتن، مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

بھی کرلی ہے مگر پھر بھی بکر کی بیوی سے ناجائز تعلق رکھتا ہے اوراپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔ معاملہ یہاں تک بڑھ گیا کہ اب زید بکر کی جان کے فکر میں ہے۔ان حالات میں بکر بھی مجبور ہوکر خیال کر چکا ہے کہ میں خود یا کسی ذریعہ سے اس کو ختم کرادوں اور مجھ پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ان حالات میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جان سے مارنے کا نہ خود حق ہے نہ کسی اور کے ذریعہ سے قتل کرانے کی اجازت ہے۔ ایساارادہ ہرگز نہ کریں۔ورنہ سخت وبال سے گرفتار ہوں گے۔ہاں برادری کے ذریعہ یا قانونی حیثیت سے اپنی شکایات دور کرے اور تحفظ کی کوشش کرے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

ظالم کی مدد

سوال:- زید وعمر دو بھائی تھے۔زید نابالغ اورعمر بالغ۔عمر نے اپنے باپ خالد کا

[۱]...... عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الکبائر الاشراک باللّٰہ وعقوق والوالدین وقتل النفس الحدیث (مشکوٰۃ شریف ص۱۷ باب الکبائر وعلامات النفاق ،الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، عن ابی سعید وابی ہریرۃؓ عن رسول اللہ ﷺ قال لو ان اھل السماء والارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار، رواہ الترمذی، عن عبد اللہ بن عمر ان النبی ﷺ قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم رواہ الترمذی والنسائی، (مشکوۃ شریف ص ۳۰۰، کتاب القصاص، الفصل الثانی، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند)

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں (۱) کسی کوخدا کا شریک ٹھہرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو مارڈالنا۔

قرض مشترکہ زمین سے ادا کیا زمین فروخت کر کے۔لیکن زید کی نابالغی کی وجہ سے دستخط نہیں ہوئے۔اب چکبندی کے دوران بیع شدہ زمین عمر کے حصہ میں آئی۔اورزید کا حصہ نہیں دیا کہ دستخط نہیں تھے۔زید کا مطالبہ ہوا کہ موجودہ زمین سے نصف مجھے دو۔عمر نے انکار کیا جس کی وجہ سے معاملات کشیدہ ہوگئے۔یہاں تک کہ عمر زید کوقتل کرنے کے ارادہ سے کئی مرتبہ گیا۔اس کے بعد ایک بیوہ عورت نے زید کے لڑکے سے نکاح کرنا چاہا۔عمر اپنے لڑکے سے چاہتا تھا مگر عورت تیار نہیں تھی۔جس کی وجہ سے عداوت میں کافی اضافہ ہوگیا۔پھر دونوں بھائیوں نے مل کر مصالحت چاہی مگر عمر نے دوسرے روز زید کو دن میں مصالحت کے بہانہ سے بلاکر اچانک قتل کردیا جب زید کی عورت نے شور مچایا تو اس کو بھی ختم کردیا۔اس صورت میں زیداوراس کی بیوہ شہید ہوئے کہ نہیں؟اورعمر کی قید سے رہائی کیلئے مدد کرنا جائز ہےکہ نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زیداوراس کی عورت دونوں شہید ہیں[۱]۔اگر عمر نے اپنی حرکت پر نادم ہوکر سچی توبہ کرلی اوراس پر اطمینان ہوتواس کی مدد کرنا بھی درست ہے[۲]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

---

[۱]...... فالمرتث شهيد الآخرة وكذالجنب ونحوه اى كالمجنون والصبى والمقتول ظلماً الخ الدر المختار مع الشامى زكريا ص ۱۶۴ ج۳، مطبوعه كراچى ص ۲۵۲ ج۲، باب صلاة الجنازة، باب الشهيد. مطلب فى تعدد الشهداء، هندية كوئٹه س ۱۶۸/۱، كتاب الصلوة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، الفصل السابع فى الشهيد، النهر الفائق ص ۴۰۵/۱، كتاب الصلوة، باب صلوة الشهيد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

[۲]...... عن عبد الله بن مسعودؓ قال قال رسول اللهﷺ التائب من الذنب كمن لا ذنب له (مشكوة شريف ص ۲۰۶، باب الاستغفار والتوبة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

ناجائز کام کی اعانت بھی ناجائز ہے

سوال:-مزدوروں کی جماعت کا صدر، سکریٹری بننا کیسا ہے؟ جسمیں شرعی اور غیر شرعی ہر قسم کے کام کرنے ہوتے ہیں، کیا کسی مسلمان صدر کو کسی غیر مسلم کی میت میں جانا یا اس کی ہڈیاں جمع کرنے کیلئے جانا اور ندی میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ نیت شرک کی نہیں نہ استعانت کی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر شرعی ناجائز کام کرنا سب کے لئے ناجائز ہے۔ صدر یا سکریٹری کو ناجائز کام کرنا یا کرانا اپنے انتظام سے اور بھی زیادہ مذموم ہے[۱]، خاص کر جو امور شعارِ کفر ہوں ان کی ہرگز اجازت نہیں[۲]۔ اگرچہ شرک کی نیت اور اعانت و استعانت مقصود نہ ہوں[۳]، جہاں تک اجتماعی نظم کا تعلق ہے اس کیلئے اگر صدر یا سکریٹری بنادیا جائے تو اس کی ممانعت نہیں جبکہ وہ آدمی اس کی

[۱]...... ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان، الآیة، سورة المائدہ آیت: ۲،

ترجمہ: گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔

فیعم النھی کل ماھو من مقولة الظلم والمعاصی (روح المعانی ص۵۷/۲، الجزء السادس، سورۂ مائدہ آیت: ۲، مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائیة دیوبند، تفسیر مراغی ص۴۵/۲، الجزء السادس، سورۂ مائدہ آیت: ۲، مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر مظھری ص۱۹/۳، سورۂ مائدہ آیت: ۲، مطبوعه رشیدیه کوئٹه،

[۲]...... من کثر سواد قوم فھو منھم (نصب الرایه ص۳۴۶/۴، کتاب الجنایات، الحدیث التاسع، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل، کنز العمال ص۲۲/۹، رقم الحدیث ص۲۳۵، تا ۲۴۱، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، اتحاف ص۱۲۸/۶، کتاب الحلال والحرام، الباب السادس. مطبوعه درالفکر بیروت.

[۳]...... والاعطاء باسم النیروز والمھرجان لا یجوز ای الھدایا باسم ھذین الیومین حرام وان قصد تعظیمه یکفر ...... ولواھدی لمسلم ولم یرد تعظیم الیوم بل جری علی عادة الناس لا یکفر وینبغی ان یفعله قبله او بعده نفیا للشبھة (الدر مع الشامی کراچی ص۷۵۴، ج۶، کتاب الخنثی، مسائل شتی، بحر کوئٹه ص۴۸۷/۸، مسائل شتی، تبیین الحقائق ص۲۲۸، ج۶، کتاب الخنثی، مسائل شتی، مطبوعه امدادیه ملتان.

اہلیت بھی رکھتا ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معصیت میں ساتھ دینا

سوال:۔ مسماۃ زہرہ بی منکوحہ مسمّٰی گل حسن کو مسمی غلام محمد فرار کر کے لے گیا ہے، اور چار ماہ سے اس کے ساتھ زنا کر رہا ہے، مسمّٰی گل حسن غریب اور ناتواں ہے، بجز شریعت کے وہ کسی اور کو نہیں پکار سکتا، غلام محمد کہتا ہے کہ اسلام چھوڑ دونگا، مگر عورت کو نہیں چھوڑ وں گا، کچھ لوگ غلام محمد کی پشت پناہی کررہے ہیں، اب دارالعلوم دیوبند سے اس کا فیصلہ مطلوب ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

زنا کرنا قطعی حرام ہے "وَلَاتَقْرَبُوا الزِّنیٰ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلاً (الاية[1]) جو شخص اس خبیث فعل میں مبتلا ہو وہ سخت گنہگار ہے، اور لوگوں کے ذمہ حسب استطاعت اس سے روکنا ضروری ہے، اس میں اس کا ساتھ دینا اور مدد کرنا معصیت ہے "لقوله تعالیٰ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلٰى الاثْمِ وَالْعُدْوَان " (الاية[2]) اگر اس کے ساتھ میل جول ترک کر دینے سے اس کی اصلاح کی توقع ہے تو میل جول ترک کر دینا چاہئے، ظالم سے الگ رہنے کا حکم ہے "ولاتركنوا الى الدين ظلموا فتمسكم النار" (الاية[3]) جو شخص یہ کہے کہ اسلام کو چھوڑ

[1]...... سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۲/

ترجمہ:- اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو بلا شبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ (بیان القرآن)

[2]...... سورہ مائدہ آیت ۲/.

ترجمہ:۔ اور گناہ و زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔ (بیان القرآن)

[3]...... سورۂ ھود آیت ۱۱۳/

ترجمہ:۔ اور ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے۔ (بیان القرآن)

دونگا، حرام کاری نہیں چھوڑوں گا، اس کا ایمان برقرار رہنا دشوار ہے، حق تعالیٰ ہدایت دے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱۲/۱۹۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۱۲/۹۱ھ

جبراً اغلام بازی

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ ہم نے اس سے قبل آپ کے یہاں کا فتوے بابت ۱۹/مئی ۱۹۷۱ء دیکھا اس میں مدعی کا تو معلوم نہیں کیا مضمون آپ کے پاس تحریر کیا مگر آپ کی تحریر یہ ہے کہ اگر مذکورہ شخص اغلام کو معیوب نہ سمجھے یا اور کچھ لفظ تھا جو سمجھ میں نہیں آیا) تو کسی اچھے باورچی کا انتظام کرلو اور وہ میں ہوں، میں گناہ سے تائب ہوں میرا سوال یہ ہے کہ وہ فتویٰ منگانے والا شخص جہاں میں باورچی کا کام کرتا ہوں منتظم ہے بھنڈار خانہ میں جہاں چالیس پچاس آدمی کھانا کھاتے ہیں، اور میں خانسامہ کا کام کرتا ہوں تقریباً دوسال سے فروز میں یا روح میں زنانہ پن کا اثر ہے یعنی میلا پن کا ہے اور میں اغلام کی بہت مخالفت کرتا ہوں، نہ میرا کوئی خیال تھا اب سے قریب ڈیڑھ سال قبل اس بھنڈار خانہ کے منتظم نے جس نے وہ فتویٰ طلب کیا ہے مجھے بہت ہی مجبور کر کے مجھ سے اغلام کیا کواٹر میں میرے اوراس کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا رات کا وقت تھا خاموش ہونا پڑا اس نے بہت ہی محبت جتلائی اور قرآن ہاتھ میں لیکر قسم کھائی کہ میں سچی محبت کرتا ہوں لیکن وہ میری مرضی کے خلاف بات تھی میں نے جب ہی سے کام کو منع کردیا مگر وہ شخص مجھے اس گناہ کا راز پھیلانے کی دھمکی دیتا رہا میں نے بہت ہی خوشامد کی کہ مجھے جانے دو اور باورچی کا بندوبست خانسامہ کرلو مگر آپ

[1]...... ان استحلال المعصية صغيرة كانت او كبيرة كفرا اذا ثبت كونها معصية بدلالة قطعية الخ، شرح فقه اكبر ص ١٨٦، بحث الاستحلال كفر، مطبوعه مجتبائى دهلى.

ودانہ ایسا اڑا ہے کہ کئی مرتبہ بھاگ جانے کی سوچ کر بھی کام کرنا پڑا، اب دوماہ سے میرا کافی جھگڑا چل رہا ہے اور میں ایک منٹ بھی نہیں رہنا چاہتا بلکہ میں اس شخص کی صورت سے نفرت کرتا ہوں، اور آدمی ہیں وہ کہتے ہیں کیوں جاتے ہو کیا تکلیف ہے تنخواہ اور بڑھالو مگر بات ایسی ہے کہ کسی سے کیا کہا جائے میں نے کہا کہ دوکان کھولونگا اپنا کام کرونگا تو اس منتظم نے یہ کہا کہ میں برباد کردونگا میں خود برباد ہوجاؤنگا تو اس نے فتویٰ طلب کیا اس فتوے کو ایک روز میں نے دیکھ لیا اس فتوے کے آنے پر بھی مجھ کو علیحدہ نہیں کیا گیا براہ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ منتظم بھی کچھ گنہگار یا سزا کا مستحق ہے یا صرف میں ہی ہوں؟ میں خود دیوبند آتا مگر شرم کی بات ہے براہِ کرم شرعی حکم سے مطلع فرمائیں کہ اس منتظم کا کیا حکم ہے؟ کہ جواب بھی مجھ سے کام کرا رہا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

محترمی ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اغلام کرنے والا اور کرانے والا دونوں سخت گنہگار ہیں بہت بڑے مجرم ہیں، دنیا اور آخرت میں اس کمینہ حرکت کا بہت بڑا وبال ہے[1]، دونوں کو توبہ ضروری ہے[2]، آپ اس شخص سے اپنا تعلق بالکل ختم کردیں جو آپکو اس حرکت پر مجبور کرتا ہے، ہرگز اس کا کہنا نہ مانیں ملازمت

---

[1]...... من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به، رواه الترمذى (مشكوة شريف ص ۳۱۲، كتاب الحدود) عن ابن عباس وابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ملعون من عمل عمل قوم لوط (مشكوة شكريف ص۳۱۳، كتاب الحدود، الفصل الثالث، مطبوعه دار الكتاب ديوبند)

[2]...... التوبة من جميع المعاصى واجبة على الفور لا يجوز تاخيرها (نووى على مسلم ص ۲/۳۵۴، اول كتاب التوبة، مطبوعه بلال ديوبند، روح المعانى ص ۲۸/۱۵۹، سورة تحريم آيت:۸، ادارة الطباعة المصطفائيه ديوبند)

چھوٹتی ہے تو چھوٹ جائے اگر وہ بدنام کرے گا تو اس کا مستقل گناہ ہوگا، اگر وہ وہاں رہ کر دوکان کرنے سے آپ کو تباہ وبرباد کرنا چاہتا ہے تو اس کی پرواہ نہ کریں، حق تعالیٰ سے پکا عہد کر کے تعلق ملازمت ختم کردیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی پوری مدد ہوگی وہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۰؍۴؍۹۱ھ

کیا فسق وفجور فطری ہے

سوال:- ہر وہ شخص جو فطری طور پر منہیات شرعیہ کا عادی ہو اور فسق وفجور میں مبتلا ہو۔ ایسا شخص کسی دینی تبلیغی مشن کا ذمہ دار ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فطری طور پر فسق وفجور میں مبتلا ہونے کا کیا مطلب ہے کیا وہ پیدائشی فاسق وفاجر ہے؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۱؍۳؍۹۱ھ

---

[1]...... لاتكون اللواطة فی الجنة علی الصحیح لانه تعالیٰ استقبحها وسماها خبیثة والجنة منزهة عنها حرمتها عقلية فلاوجودلها فی الجنة وفی البحر حرمتها اشد من الزنا لحرمتها عقلا وشرعاً وطبعاً والزنا ليس بحرام طبعا وتزول حرمته بتزوج وشراء بخلافها (درمختارمع الشامی کراچی ،ج۴/ص ۲۸/ کتاب الحدود، مطلب لاتكون اللواطة فی الجنة، بحر کوئٹہ ص ۵/۱۶، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ومالایوجبه، فتح القدیر ص ۵/۲۶۳، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد ومالایوجبه)

جو شخص پیشاب پلائے اس کا حکم

سوال:-ایک شخص دھوکہ دے کر چند مسلمانوں کو پیشاب پلاتا ہے اور اپنی زبان سے اقرار کرتا ہے کہ میں نے ایسا کیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ نہایت خبیث اور گندی حرکت ہے۔ ایسا شخص اس قابل نہیں کہ اس سے کھانے پینے رہنے سہنے کا تعلق رکھا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

قوم میں تفرقہ ڈلوانا

سوال:-قوم میں تفرقہ ڈلوانا پھوٹ ڈلوانا اور نئی شرع قائم کرنا اور نوایجاد باتیں اور جھوٹ بہتان واتہام لگانا کیسا ہے؟ اور ایسا کام کرنے والا شخص کون ہوسکتا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نفسانی اغراض (مال واقتدار کی خاطر) پھوٹ ڈلوانا کبیرہ گناہ ہے[2]حضرت رسول

---

[1]...... وهو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته فلا يسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته الخ (المفهم شرح مسلم ص ۹۸ ج۷، كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته الخ، مطبوعه دار ابن كثير بيروت، مرقاة ص ۱۶ ۷، ۴، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع، مطبوعه بمبئى، طيبى ص ۹/۲۴۳، كتاب الآداب، باب ماينهى عنه من التهاجر والتقاطع، مطبوعه زكريا ديوبند. (حاشیہ:۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

مقبول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مقابلے میں نئی شریعت ایجاد کرنا رسول پاک ﷺ سے بغاوت کرنا ہے جھوٹ[۱] بہتان حرام ہے[۲] مسلمان کو ایسے کاموں کے پاس بھی نہیں جانا چاہیے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

پریشانی کا حل کیا ہے؟

سوال: - جب مصیبت اور پریشانی بہت زیادہ ہو تو اس وقت کیا پڑھنا چاہیے اور کونسا عمل کرنا چاہیے جس سے مصیبت دور ہو جائے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲...... صح عن النبی ﷺ انه قال ان الشیطان قد أیس ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم" فکل من حرش بین اثنین من بنی آدم ونقل بینهما ما یؤذی احدهما فهو نمام من حزب الشیطان من اشر الناس کما قال النبی ﷺ الا اخبرکم بشرارکم قالوا بلی یارسول الله قال شرارکم المشاؤن بالنمیمة المفسدون بین الاحبة الباغون للبراء العنت (کتاب الکبائر للذهبی ص ۱۷۹، الکبیرة الثالثة والخمسون اذی المسلمین وشتمهم، فصل فی الترهیب من الافساد والتحریش بین المؤمنین الخ، مطبوعه مکتبه نزار مصطفی الباز، مشکوة شریف ص: ۱۹، باب فی الوسوسة، الفصل الاول، وص: ۴۱۵، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مطبوعه دارالکتاب دیوبند.

(حاشیہ صفحہ هذا) ۱...... الکذب حرام. درمختار علی الشانی زکریا ص ۲۱۲/۹، مطبوعه کراچی ص ۶۲۷، ج: ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مجمع الانهر ص ۲۲۱/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، سکب الانهر مع المجمع ص ۲۲۱/۴،

۲...... الغیبة ذکر الانسان فی غیبته بما یکره واصل البهت ان یقال له الباطل فی وجهه وهما حرامان (نووی علی مسلم ص: ۳۲۲، ج: ۲، کتاب البر والصلة، باب تحریم الغیبة، سعد بکڈپو دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

استغفار اور درود شریف زیادہ پڑھا جائے اور صدقہ دیا جائے[1] اور جس جس کا حق اپنے ذمہ ہو اس کو ادا کیا جائے یا معاف کرایا جائے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پے در پے مصائب کا علاج

سوال: - جب پے در پے مصیبتیں آرہی ہوں تو کیا ان کا کوئی علاج ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصیبتوں کا علاج گناہوں سے توبہ واستغفار[3] اور حقوق کا ادا کرنا ہے[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... الصدقة تمنع سبعين نوعاً من انواع البلاء اهو نهما الجذام والبرص. كنز العمال ص ۳۴۶ ج ۶ حديث : ۱۵۹۸۲ الباب الثانى فى السخاء والصدقة. الفصل الاول فى ترغيبها، مطبوعه موسسة الرسالة بيروت، عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب رواه احمد وابوداؤد وابن ماجه (مشكوة شريف ص ۲۰۴، باب الاستغفار، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

[2]...... واما حقوق الآدميين فلا بدّ من ايصالها الى مستحقيها، المفهم شرح مسلم ص ۱۷ ج ۷، كتاب الرقاق، باب وجوب التوبة وفضلها. مطبوعه دارابن كثير بيروت، وان كانت عما يتعلق بالعباد فان كانت من مظالم الاموال فيتوقف صحة التوبة منها على الخروج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم فى الحال او الاستقبال بان يتحلل منهم او يردها اليهم (شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند.

[3]...... عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ ...... (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

گالی کی معافی اور ازخود قوم کا سردار بننا

سوال:-کوئی شخص قوم کو بیٹی کی گالی دے اور قوم سے معافی مانگ لے تو اس کو معاف کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور قوم کا سردار بننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گالی دینا غلط طریقہ ہے[۱] اگر کسی نے غصہ میں آکر گالی دے دی۔ پھر نادم ہوکر معافی مانگتا ہے تو معاف کردینا چاہئے[۲]۔

ازخود قوم کا سردار بننے کی خواہش وکوشش کرنا غلط ہے[۳]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حواشی صفحہ گذشتہ)......من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجا ومن كل هم فرجا ورزقه من حيث لا يحتسب (مشكوة ص ۲۰۴، باب الاستغفار، مطبوعه دار الكتاب ديوبند)

[۴]...... ثم ان الذنب الذى يتاب منه اما حق اللّٰه تعالىٰ واما حق لغيره فحق اللّٰه يكفى فى التوبة منه الترك الذى ذكرناه الى قوله واما حق الآدميين فلا بد من ايصالها الى مستحقيها الخ، (المفهم شرح مسلم ص ۱۷ ج۷، كتاب الرقاق، باب وجوب التوبة وفضلها، مطبوعه دارابن كثير بيروت، شرح فقه اكبر س ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحيميه ديوبند، رياض الصالحين ص ۱۱، باب التوبة، مطبوعه دارالمامون للتراث دمشق.

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... سباب المسلم فسوق لان شتمه بغير حق حرام (مرقاة المفاتيح ص ۱۲۱ ج۴، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، طبع بمبئى، شرح فقه اكبر ص ۸۶، سب الشيخين، مطبوعه مجتبائى دهلى.

[۲]...... من سأل اخاه المسلم ان يقيله فاقاله اقاله اللّٰه عثرته الحديث الديلمى عن انس (كنز العمال ص ۳۷۶ ج۳، رقم الحديث: ۷۰۲۱، مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت، قرطبى ص ۱۹۲ ج۶، الجزء الثانى عشر، سورۂ نور آيت: ۲۲، مطبوعه دارالفكر بيروت، (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

کسی کو حکم تسلیم کرنے کے بعد اس سے رجوع

سوال:- زید اور عمر کا ایک زمین کے متعلق اختلاف ہوا کہ اس زمین کو کس نے پہلے خریدا۔ اس معاملہ کا فیصلہ کرانے کے لئے دونوں نے ایک متقی عالم کو متفقہ طور پر پسند کر کے حکم اور فیصل مقرر کر دیا۔

زید نے عالم صاحب سے کئی بار ملاقات کر کے یہ کہا کہ ’’تم فیصلہ اس طرح کرو کہ عمر اس زمین کا حق چھوڑے اور میں اس کے عوض عمر کو دس ہزار روپے یا جتنی بھی رقم آپ فرمائیں وہ رقم عمر کو دیدوں‘‘ اور زید نے عالم صاحب سے یہ بھی کہا کہ اگر آپ اس کے خلاف فیصلہ کریں گے تو میں عدالت میں جاؤں گا اور آپ کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کروں گا۔ عالم صاحب نے تحقیق شروع کی اور ان کو یہ ظاہر ہوا کہ زید جھوٹا ہے اور اس نے عمر کے زمین خریدنے کے بعد زمین خریدی ہے۔ لہٰذا انہوں نے زبانی فیصلہ ان کو سنا دیا کہ عمر حق پر ہے اور تم جھوٹے ہو۔ اور چونکہ زید نے پہلے کہا تھا کہ اگر میرے خلاف فیصلہ کرو گے تو میں عدالت میں جاؤں گا۔ اس لئے عالم صاحب نے اس معاملہ کو تحریری شکل دینے کے لئے زید و عمر دونوں کو اطلاع دی کہ تم فلاں تاریخ کو اپنے کاغذات وثبوت لے کر فلاں مقررہ جگہ حاضر ہو جاؤ۔ اس اطلاع کے ملتے ہی زید نے عدالت میں دعویٰ داخل کر دیا کہ عالم صاحب جھوٹے ہیں ان پر ہم کو

(حواشی صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے معافی کی درخواست کرے پس وہ اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو معاف فرما دیں گے۔

۳...... **عن عبدالرحمن بن عمرة قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسأل الامارة فانک ان اعطیتها عن مسئلة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها متفق علیه (مشکوٰة المصابیح ص ۳۲۰، کتاب الامارة، مطبوعه دارالکتاب دیوبند)**

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امارت وحکومت مت طلب کرو اس لئے کہ اگر وہ تم کو مانگنے سے ملے تو تم کو اس کے حوالہ کر دیا جائے گا اور اگر بلا مانگے تم کو دی جائے تو تمہاری اس پر اعانت ہوگی۔

اعتماد نہیں۔ اس لئے حکومت ان کو حکم اور فیصل کے لئے نا اہل ٹھہرائے۔ اب سوال یہ ہے کہ تحریر کے بغیر زبانی فیصلہ سنانے کے بعد زید کو عدالت میں جانے اور فیصلہ رد کرانے کا حق رہتا ہے؟ اور جو شخص عالم کے اوپر غلط الزام لگا کر ان کے زبانی فیصلہ کو نہ ماننے اور عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے تو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حکم اور فیصل قرار دے کر کسی فریق کا یہ کہنا کہ اگر میرے خلاف فیصلہ کیا تو عدالت میں جاؤں گا، ظاہر کرتا ہے کہ اس کی نیت شرعی فیصلہ کرانے کی نہیں ہے بلکہ اپنے موافق ہی فیصلہ کرانے کی ہے (چاہے ثبوت اور شرع کے موافق ہو یا خلاف ہو) ایسی صورت میں اس کو لازم تھا کہ وہ حکم ہی تجویز نہ کرتا۔ لیکن جب حکم تسلیم کرلیا تب بھی حکم کے فیصلہ سے رجوع کرنے کا حق حاصل رہتا ہے۔ کہہ دے کہ میں آپ سے فیصلہ نہیں چاہتا، آپ فیصلہ نہ کریں۔ کسی الزام اور بہتان کی اجازت نہیں۔ بلا وجہ بھی رجوع کرنے کا حق ہے[۱]۔

تحریر سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم صاحب نے صرف زبانی جو کچھ فرمایا ہے وہ اظہار خیال ہے، اس کی حیثیت فیصلہ اور حکم کی نہیں۔ اسی لئے دونوں فریق کو اپنے کاغذات وثبوت لے کر فلاں جگہ فلاں تاریخ کو حاضر ہونے کے لئے کہا ہے تاکہ تحریری حکم دیدیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ فریقین کے کاغذات وثبوت بھی عالم صاحب کے پاس نہیں بلکہ فریقین ہی کے پاس ہیں جن کو عالم کے سامنے رکھ کر فیصلہ کو تحریری شکل دیں گے۔

---

[۱]...... لکل من الخصمين عزل المحكم قبل الحكم لانه مقلد من جهتهما فكان لكل منهما عزله وهو من الامور الجائزة فينفرد احدهما بنقضه (شرح المجلة لسليم رستم باز ص۱۱۹۷، ج:۲، رقم المادة: ۱۸۴۷، اتحاد بکڈپو دیوبند، مجمع الانهر ص: ۲۴۱، ج:۳، كتاب القضاء، فصل فى التحكيم، مطبوعه بيروت، الدر مع الشامى كراچى ص ۵/۴۲۹، كتاب القضاء، باب التحكيم، مطلب حكم بينهما قبل تحكيمه ثم اجازه الخ.

اس لئے صورت مسئولہ میں عالم صاحب کو چاہئے کہ فیصلہ نہ کریں، اپنا حکم نہ لکھیں بلکہ خود ہی ان کا مقدمہ واپس کر دیں۔ غلطی یہ ہوئی کہ حکم و فیصلہ سے پہلے ہی رائے ظاہر کردی جس کے نتیجہ میں یہاں تک نوبت پہونچی عدالت بھی زبانی فیصلہ کو تسلیم نہیں کرے گی۔ اور یہاں تو وہ اظہار رائے کے درجہ میں ہے، فیصلہ کے درجہ میں ہے بھی نہیں۔ اگر عالم صاحب فیصلہ باضابطہ تحریر فرما دیتے تو بھی عدالت میں جانا بے سود اور غلط ہوتا۔[1] غلط الزام لگانا بہر حال ناجائز اور حرام ہے۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیر پکڑ کر معافی مانگنا

سوال:- پیر پکڑ کر معافی مانگنا اسلام میں جائز ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ پیر پکڑنے میں جھکنا پڑتا ہے اور کسی کے سامنے جھکنا درست نہیں ہے۔ پس اگر جائز ہے تو اچھا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

معافی مانگنے کے لئے پیر پکڑنا کہیں نظر سے نہیں گذرا۔ بظاہر تو یہ برہمن کی تعظیم ہے۔

---

[1]...... لا يصح الرجوع بعد حكمه لانه صدر عن ولايته عليهما كالقاضي اذا قضى ثم عزل لايبطل قضاؤه (مجمع الانهر ص ۲۴۱/۳، كتاب القضاء، فصل فى التحكيم، مطبوعه دارالكتب العلمية بيرت، الدر مع الشامى كراچى ص ۴۲۹/۵، باب التحكيم، مطلب حكم بينهما قبل تحكيمه الخ، هنديه كوئٹه ص ۳۹۷/۳، كتاب القضاء، الباب الرابع والعشرون فى التحكيم.

[2]...... البهتان وهو الباطل والغيبة ذكر الانسان فى غيبته بمايكره واصل البهت أن يقال له الباطل فى وجهه وهما حرامان (مسلم مع نووى ص ۳۲۲ ج ۲ كتاب البر والصلة، باب تحريم الغيبة، شرح فقه اكبر ص ۸۷، اختلفوا فى اللعن على اليزيد، مطبوعه مجتبائى دهلى)

بغیر معافی کے بھی ان کے یہاں کسی کے پیر چھونے کا رواج ہے جس کو پیر الاگن کہتے ہیں بطور پیغام بھی کسی کے پاس کہلاتے ہیں۔ ہماری طرف سے پیر لاگن کہنا۔ کس عالم زاہد کے پیر کو بوسہ دینا مصرح ہے۔ **طلب من عالم اوزاهدٍ ان يدفع اليه قدمه ويمكنه من قدمه ليقبله اجابه** مگراس کے مقابلہ میں دوسرا قول بھی ہے **وقيل لا يرخص فيه** اھ[1] (درمختار) اس کے ثبوت میں علامہ شامیؒ[2] ص۲۴۵ ج۵ میں لکھا ہے۔ **اخرجه الحاكم ان رجلاً اتى النبىﷺ فقال يارسول اللّٰه ارنى شيئاً ازدادبه يقينا فقال اذهب الى تلك الشجرة فادعها فذهب اليها فقال ان رسول اللّٰهﷺ يدعوک وجاء ت حتى سلمت على النبىﷺ فقال لها ارجعى فرجعت قال ثم آذن له فقبل راسه ورجليه وقال لوكنت اٰمراً احداً ان يسجد لا حد لا مرت المرأة ان تسجد لزوجها. وقال صحيح الاسناد من رسالة الشرنبلالى** اھ۔ مگر ایسی ہیئت نہ ہو کہ سجدہ کی شکل بن جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مسلمان یتیموں کو پریشان کرنا

سوال:- مسلمان یتیموں کو طرح طرح سے پریشان کرنے والے مسلمان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

---

۱ / ۲...... درمختار مع الشامى زكريا ص ۵۵۰ ج۹، مطبوعه كراچى ص۳۸۳ ج۶، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، هندية كوئٹه ص ۵/۳۶۹، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون، طحطاوى على المراقى ص ۲۵۹، فصل فى صفة الاذكار الواردة بعد صلاة الفرض، مطبوعه مصرى.

الجواب حامداًومصلیاً!

اسکا وبال دنیا میں بھی پڑیگا اور آخرت میں بھی سخت سزا ملے گی[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

محرمات میں آپس میں فرق ہے

سوال:-حرام حرام سب برابر ہیں یا ان میں کمی بیشی ہے،مثلاً ایک شخص شراب پیتا ہے،یا خنزیر کا گوشت کھاتا ہے،دوسرا شخص اسکے ساتھ معازف،مزامیر کے ساتھ قوالی بھی سنتا ہے،تو دونوں کے گناہوں میں فرق ہے یا دونوں برابر ہیں،ایک شخص معازف ومزامیر کے ساتھ گانا گاتا ہے،یا اس میں اعانت کرتا ہے،یا اس پر لوگوں کو آمادہ کرتا ہے اوراس سے خوش ہوتا ہے،یا اس کو جائز بتاتا ہے،یا جو شخص قوالی سے منع کرے اس کو غلط بتاتا ہے،اسی طرح ایک شخص شراب اور خنزیر کو خود استعمال کرتا ہے،یا دوسروں کو کھلاتا پلاتا ہے،یا اسمیں مدد کرتا ہے یا لوگوں کو اس پر آمادہ کرتا یا اس سے خوش ہوتا ہے،یا اس کو جائز بتاتا ہے،لوگوں کو رغبت دلاتا ہے،اور منع کرنے والے کو غلط بتاتا ہے،کیا یہ دونوں برابر ہیں،مثلاً رمضان میں بعض یہ کہہ دیتے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو،یا ہم ایسی مشقت کیوں جھیلیں یا کوئی شخص جھوٹ بول رہا ہے،اگر کسی نے زنا کرلیا شراب پی لیا تو یہ جھوٹ بولنے والا ہی ملامت کرتا ہے،کسی نے شراب پی ہوگی،یا زنا کیا ہوگا،تو ایک دفعہ دو دفعہ کیا ہوگا،مگر یہ جھوٹ

---

[1]...... قال رسول اللہ ﷺ خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یساء الیہ (مشکوة ص ۴۲۳ ج ۲، باب الشفقة والرحمة علی الخلق،

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان و سلوک کیا جائے اور مسلمان کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔

بولنے والا تو دن بھر جھوٹ بولتا ہے، لیکن وہ اپنے گناہ کو گناہ خیال ہی نہیں کرتا۔

الجواب حامداًومصلّیاً!

جس چیز کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا اور اس کی حرمت لعینہ ہے، وہ اپنی حرمت کے لحاظ سے شدید ہے، حتیٰ کہ اس کو حلال اعتقاد کرنے پر تکفیر کی گئی ہے، جیسا کہ شرح عقائد[۱] طحطاوی[۲] اور بحر[۳] وغیرہ میں مذکور ہے، ایسا بھی ہے کہ ایک چیز کی حرمت نص قطعی میں مذکور نہیں مگر اس سے پیدا ہونے والے مفاسد بہت ہیں، اس اعتبار سے اس کی حرمت بھی خوفناک ہو جاتی ہے، بعض اوقات خود ایک حرام کا ارتکاب بہت سے محرمات کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے، اس لحاظ سے وہ مجموعۂ محرمات ہوتا ہے، اگر چہ اس کی حرمت صاف صاف منصوص نہیں، بعض دفعہ ایک حرام کے ارتکاب کا اثر یہ ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں، یہ بہت ہی باعث انسداد ہے جس جگہ جس قسم کی حرمت ہوگی، اس پر اس کی حیثیت سے نکیر کی جائے گی، نکیر کرنے والے کی حیثیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے سب کا ایک حکم نہیں اس لئے بعض محرمات پر حد ہے بعض پر حبس ہے، بعض پر تعزیر ہے، وہ بھی مختلف ہے، حتیٰ کہ تعزیراً بعض صورتوں میں قتل تک نوبت پہونچ جاتی ہے[۴]۔

---

[۱]...... واستحلال کفر المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی (شرح عقائد ص ۱۲۶، مبحث استحلال المعصیة کفر)

[۲]...... طحطاوی ص ۲۱۵، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، باب الحیض والنفاس.

[۳]...... (بحر ص ۱۲۲ ج۵، مطبوعه ایم ایچ کراچی، باب احکام المرتدین)

[۴]...... قد یکون به ای بالضرب وبالحبس ویکون التعزیر بالقتل (درمختار بر حاشیه شامی نعمانیه ص ۱۷۹ ج۳، شامی کراچی ص ۶۲ ج۴، کتاب الحدود، مطلب فی التعزیر باخذ المال، مجمع الانهر ص: ۲/۳۷۲،۳۷۱، فصل فی التعزیر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص: ۴۱،۴۰/۵، فصل فی التعزیر)

رمضان المبارک کے متعلق جو جملہ سوال میں مذکور ہے، اس پر تکفیر کی گئی[1] بعض محرمات پر صرف توبہ واستغفار کا حکم ہے ابواب فقہیہ کے مطالعہ سے سب تفصیلات سامنے آتی ہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۱۲/۹۴ھ

ریا کاری کی سزا

سوال:۔عبادات میں ریاکاری کو جوشرک اصغر حدیثوں میں فرمایا ہے، تو کیا اس شرک اصغر کا مرتکب بھی مخلد فی النار ہوگا یا چند مدت جہنم میں رہ کر خلاصی ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اصالۃً تو عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے کرتا ہے،لیکن کسی قدر اس میں ریا کی آمیزش بھی ہوجاتی ہے،تو اس سے خلود فی النار نہیں[2] ہوگا،مگر عبادات کی نگرانی بے حد ضروری ہے، کہ ریا سے بالکل پاک صاف ہوں اور اس کیلئے استغفار ودعا بھی لازم ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

بے وضو قرآن پاک چھونے اور بے غسل مسجد میں جانیکی توبہ

سوال:۔ایک آدمی نے بے وضو قرآن پاک اکثر چھوا ہے،اور بغیر غسل مسجد میں داخل

---

[1]...... ماکان دلیل الاستخفاف یکفر بہ (شامی کراچی ص ۲۲۲ ج۴، شامی نعمانیہ ص ۲۸۴ ج۳، باب المرتد (زوال السنۃ ص ۱۲، بحوالہ اغلاط العوام)

[2]...... ریاء ایک کبیرہ گناہ ہے،مگر کبیرہ گناہ کی وجہ سے کوئی مخلد فی النار نہیں ہوتا،فلایخلد فی النار احدمات علی التوحید ولوعمل من المعاصی الخ، نووی علی مسلم شریف ج ۱/ص ۴۱/ مطبوعہ رشیدیہ دھلی، کتاب الایمان، باب الدلیل علیٰ ان مات علی التوحید دخل الجنۃ

ہوا ہے، اوراکثر ایام حیض میں اپنی بیوی سے ہمبستر ہوا ہے، لہٰذا اب وہ نادم ہے، ڈرتا ہے، اورتوبہ کرتا ہے ،تواس کا گناہ توبہ سے معاف ہوجائے گا یانہیں؟ اگر معاف ہونے کی کوئی اورصورت ہوتو جواب عنایت ہو، جوصورت اس کے لئے مفید ہوحکم فرمایا جاوے تاکہ عذاب سے چھوٹے ؟

الجواب حامداًومصلیاً!

خدا کے سامنے روئے عاجزی کرے اور سچی توبہ کرے، اللہ تعالیٰ توّاب رؤف رحیم ہیں، معاف فرمادینگے[1] حسب وسعت کچھ صدقہ بھی دیدے[2]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ذی الحجہ ۶۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/ذی الحجہ ۶۷ھ

بدعہدی کرنے والے کی سزا

سوال:۔ایسے شخص کے لئے شریعت نے کیا سزا تجویز فرمائی ہے جوکسی شرعی فیصلہ پر

---

[1]...... ومن یعمل سوءً اویظلم نفسه ثم یستغفر اللّٰه یجد اللّٰه غفوراً رحیما ،سورة النساء آیت ص ۱۱۰/

ترجمہ:-اور جوشخص برائی کرے یا اپنی جان کا ضرر کرے، پھر اللہ سے معافی چاہےتو وہ اللہ تعالیٰ کو بڑی مغفرت والا بڑی رحمت ولا پاوے گا۔(از بیان القرآن)

[2]...... عن ابن عباس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فی الذی یأ تی امرأته وهی حائض قال یتصدق بدینار اونصف دینار، (ابوداؤد شریف ج ۱/ص ۳۵/ کتاب الطهارة، باب فی اتیان الحائض. مطبع رشیدیه دهلی،

ترجمہ:-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں صحبت کرے، ارشاد فرمایا کہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

عمل کرنے کا عہد کرنے کے بعد بدعہدی کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

عہد کرکے اس کے خلاف کرنا بلا عذر شرعی گناہ ہے[1]، اگر عہد میں الفاظ یمین تھے، تو قسم کا کفارہ بھی ادا کرے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

گناہ سے توبہ کافی ہے تو اسے سزا کیوں دی جاتی ہے

سوال:۔ کیا توبہ کرنے سے گناہ بخشد یئے جاتے ہیں، اوراگر بخشد یئے جاتے ہیں تو زمانہ سابقہ میں یعنی صحابہ کرام کے زمانہ میں لوگوں کو سزائیں کیوں دی جاتی تھیں؟ کیا وہ لوگ توبہ نہیں کرسکتے تھے، اوراگر توبہ کرسکتے تھے، اور بہت سے لوگوں نے توبہ کیں بھی تو ان کو رجم کیوں کرتے تھے، (تبلیغ دین) مترجم مولانا عاشق الٰہی صاحبؒ میں لکھا ہے کہ یہ جو شخص گناہ کرے اوراس کی شہرت بھی کرتا رہے تو حدیث میں آیا ہے کہ یہ گناہ کبھی معاف نہ ہوگا، ایسے گناہ کسی صورت سے بھی معاف ہوسکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

توبہ جب اپنے شرائط کے مطابق ہوگی تو قبول ہوگی، اور گناہ بخشد یئے جائیں گے،

[1]...... عن انس رضی اللہ عنہ قال فلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولادین لمن لا عھد لہ (مشکوۃ شریف ص ۱۵، کتاب الایمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

[2]...... وحکم الیمین باللہ تعالیٰ عند الحنث وجوب الکفارۃ الخ، فتاوی قاضیخان ص ۲/۲، کتاب الایمان، مطبوعہ کوئٹہ، بحر ص ۴/۲۷۷، کتاب الایمان، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ، مجمع الانھر ص ۲/۲۶۰، کتاب الایمان، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت.

جب گناہوں پر دنیوی (حد) سزا اوراخروی عذاب ہردو کا شریعت نے ترتب بتایا ہے، محض توبہ کرنے سے دنیوی سزا (حد) مرتفع نہیں ہوتی ہے، کذا فی فتح القدیر[1] تبلیغ دین میں یہ حدیث شریف کا مضمون ہے، گناہ کی شہرت ایک مستقل گناہ اور بڑا گناہ ہے، اس سے بھی توبہ ضروری ہے[2] جب اس سے بھی توبہ کریگا تو انشاء اللہ معافی ہوجائیگی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

چوری حق اللہ یا حق العباد

سوال:۔ چوری حقوق اللہ یا حقوق العباد کے لئے سوال کیا تھا کہ چوری وغیرہ توبہ سے معاف ہوجاتی ہیں یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا غالباً تین مرتبہ ''وان زنی وان سرق'' میں نے چوری کو حقوق العباد سمجھا تھا کیوں کہ بندہ کی چیز گئی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چوری حق اللہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے قانون کے خلاف کرتا ہے، حق العبد بھی ہے،[3] کہ دوسرے کا مال لیتا ہے، اگر مال موجود ہوتو اس کو واپس کرنا لازم ہے،[4] حق اللہ ہونے کی وجہ سے چوری کی سزا ملے گی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷؍۳؍۹۴ھ

---

[1]...... ان التوبة لاتسقط الحدفی الدنیا الخ، فتح القدیر ص ۲۱۱، ج۵، مطبوعه دارالفکر بیروت، اول کتاب الحدود، بحر ص ۵/۳، کتاب الحدود، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، النهر الفائق ص۱۲۵ /۳، کتاب الحدود، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2]...... (تبلیغ دین ص ۱۹۱/ مطبع رحیمیه دیوبند) تیسری قسم قلب کو اخلاق محمودہ کے ساتھ مزین کرنے کے بیان میں، اور پہلی اصل توبہ کا بیان۔

[3]...... تحت قوله تعالیٰ السارق والسارق فاقطعوا ایدیهما، الایة، والظاهر ان الجزاء اشارة الیٰ حق العبد والنکال اشارة الیٰ حق الله تعالیٰ (تفسیر مظهری ص۱۰۷ /۳/ سورة المائدة) (حاشیہ:۴ اگلے صفحہ پر)

توبہ کی تکمیل کیلئے تصدّق

سوال:۔ایک زانی زانیہ نے توبہ کی بستی والوں نے جرمانہ لگایا کہ تم گذشتہ گناہوں کی پاداش میں صدقہ نکالو تا کہ گناہوں کا کفارہ ہوجائے، چنانچہ اس نے برائے تصدق لازم روپے نکالے، اب عرض یہ ہے کہ اہل قریہ کے کہنے سننے سے اگر اپنے اوپر تصدق لازم کرلے، اپنی خوشی سے تو کیا حکم ہے؟ اور محض لوگوں کے کہنے سننے سے تصدق لازم کرلے تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیا!

لوگوں کے مجبور کرنے کی صورت میں تصدق ناجائز ہے، اپنی خوشی کی صورت میں جائز ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۶۱ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۶۱ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۴]...... فان كان المال المسروق موجودا يسترد المالك من السارق اجماعاً (تفسیر مظهری ج۳/ ص۱۰۶/ سورة المائدة، مجمع الانهر ص۳۹۸/۲، كتاب السرقة، فصل فی كيفية القطع الخ، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، زيلعی ص ۲۳۱/۳، كتاب السرقة، فصل فی كيفية القطع الخ، مطبوعه امداديه ملتان)

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايحل مال امرءٍ الابطيب نفس منه. (مشكوٰة شريف ج۱/ص۲۵۵، كتاب الغصب، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، السنن الكبرى للبيهقی ص۱۰۰/۶، كتاب الغصب، باب من غصب لوحا الخ، مطبوعه دارالمعرفة بيروت، شعب الايمان ص۷۶۹، ج۲، الفصل الثامن والثلاثون، باب فی قبض اليد عن الاموال المحرمة، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكة المكرمه.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب بست وپنجم

مسائل شتیّٰ

زمین کا خانۂ ملک میں اندراج ثبوت ملک کیلئے کافی ہے

سوال:- زید کے نام ایک زمین ہے، خالد اور عمر اس پر قابض ہیں۔ خالد کی وفات کے بعد خالد کی بیوی کا وہ لڑکا جو خالد سے نہیں ہے یعنی خالد کا ربیب خالد کی طرف سے زمین پر قابض ہوا۔ اب اس زمین کے سلسلہ میں زید اور عمر اور خالد کے ربیب ہر ایک دعویدار ہیں کہ وہ میری زمین ہے۔ زید کہتا ہے کہ باپ دادا کے وقت سے ہم لوگ سرکاری کاغذات پر مندرج ہیں۔ اس لئے میری ہے۔ اس لئے تینوں کے درمیان شدت سے لڑائی جھگڑا ہے۔ زید وعمر اور خالد کے ربیب نے رشوت دے کر زمین اپنے نام کرالیا۔ عمر کو جب یہ معلوم ہوا تو زید سے مل کر عدالت میں زید کے حق میں بیان دیدیا۔ جس سے زید کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اب سوال یہ ہے کہ زید شرعاً زمین کا مالک ہوا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ زمین زید کے نام سے اور سرکاری کاغذات میں خانۂ ملکیت میں اسکا نام درج ہے تو اس کیلئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں[1]۔ خالد اور عمر کا اس پر قبضہ بغیر اثبات ملک کے بے محل ہے۔ خالد کے انتقال کے بعد اسکے ربیب کی ملک اسپر ثابت نہیں ہوئی[2]۔ خالد کے ربیب کا رشوت دے کر اپنے نام کرالینا بھی غلط ہوا[3]۔ زید کے نام پہلے سے ہی تھا، اور اب عمر نے بھی جبکہ اسکے حق میں بیان دیدیا، تو گویا کہ اپنی ملک کا دعوی واپس لے لیا۔ اور یہ بھی اقرار کرلیا کہ عمر کا پہلا قبضہ زمین پر صحیح نہیں تھا۔ پس زید کے حق میں فیصلہ درست ہوگیا[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۳/۲/۹۴ھ

خط لکھنے کے بعد مٹی سے خشک کرنا

سوال: -مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب کی ایک تصوف کی کتاب میں لکھا ہے کہ خط

---

[1]...... لان الديوان وضع ليكون حجة عندالحاجة الخ شامی زکریا ص ۴۵ ج۸، كتاب القضاء، مطلب فی العمل بالسجلات الخ

[2]...... لايجوز التصرف فی مال غيره بغير اذنه ولا ولايته، الاشباه والنظائر ص۱۵۷، كتاب الغصب، الفن الثانی، مطبوعه مكتبه اشاعة الاسلام دهلی، درمختار علی الشامی ص ۹/۲۹۱، كتاب الغصب، فيما يجوز من التصرف بمال الغير الخ، مطبوعه زكريا،

[3]...... عن عبدالله بن عمر قال لعن رسول اللهﷺ الراشی والمرتشی، ترمذی شريف ص۲۴۸ ج۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، ابواب الاحكام، باب ماجاء فی الراشی الخ،

ترجمہ: -حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے پر اور رشوت مانگنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

[4]...... المرء مؤاخذ باقراره الخ قواعد الفقه ص ۱۲۰، مطبوعه اشرفی ديوبند، رقم القاعدة: ۳۱۴،

لکھنے کے بعد مٹی سے خشک کرنے میں ایک راز ہے۔ لیکن راز کا انکشاف نہیں فرمایا۔ براہِ کرم اس راز سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اس سے خط میں لکھی ہوئی حاجت پوری ہوتی ہے[1]۔ اتنی بات تو ظاہر ہے کہ اگر روشنائی خشک نہ کی جائے تو ہاتھ وغیرہ لگ کر اس کے پھیل جانے اور تحریر کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر ایسی حالت میں مکتوب الیہ اس کو پڑھ نہیں سکے گا۔ کاتب کا مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ لہٰذا روشنائی خشک کر دی جائے تاکہ حروف اصلی صورت پر باقی رہیں اور مکتوب الیہ بسہولت صحیح پڑھ لے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۲۶/۶/۹۴ھ

دانۂ گندم کی تشبیہ

سوال: -عوام کے اندر مشہور ہے کہ گندم کی جو صورت وہیئت ہے وہ فرج عورت کے مشابہ ہے عذاب حواء علیہا السلام کی وجہ سے، جیسے حیض آنا عورتوں کو عذاب حواء کی طرف اشارہ ہے ناخن ہاتھ کے یہ جنت کی اشیاء میں سے ایک شئی ہے کیا یہ باتیں درست ہیں؟

---

[1]...... **عن جابر ان رسول اللہ ﷺ قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربه فانه انجح للحاجة، ترمذی شریف ص ۹۶ ج ۲ ابواب الاستیذان والآداب، باب ماجاء فی تتریب الکتاب، مطبوعه رشیدیه دهلی، ص ۱۰۰/۲، مطبوعه اشرفی دیوبند،**

ترجمہ :- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی خط لکھے تو اسے گرد آلود کر لے کیونکہ ایسا کرنا حاجت روا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بعض کتب میں بھی درج ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۹/۴/۹۵ھ

زمین کو چک بندی سے بچانے کی ترکیب

سوال:- زید کی ایک زمین جس پر وہ اپنے دادا کے زمانہ سے قابض ہے اور اس پر درخت بھی لگا چکا ہے جن کی مدت تقریباً ۲۰/سال کی ہو چکی ہے دو سال سے معلوم ہوا کہ وہ زمین بنجر ہے۔ لہٰذا گرام سماج کی ملکیت ہے اور بوقت چک بندی زید کی ملکیت سے نکل جائے گی۔ لیکن ایک صورت اس کے بچانے کی یہ ہے کہ زمیندار سے زمینداری لوٹنے سے پہلے باغ لگانے کا اجازت نامہ حاصل کرلیا جائے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ اس زمین کا مالک ہے، اور اس کی یہ مملوکہ زمین اس طرح بچ سکتی ہے تو اس کو بچانے کے لئے ایسی ترکیب اختیار کرنے کی گنجائش ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱۶/۵/۸۸ھ

---

[۱]...... قال سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اللّٰه تعالىٰ: يا آدم ماحملك على ماصنعت؟ قال يارب زينته لى حواء قال فانى اعقبتها ان لا تحمل الا كرها ولا تضع الا كرها ودميتها فى الشهر مرتين فرنت حواء عند ذالك فقيل عليك الرنة وعلى بناتك (التفسير المظهرى ص۵۷ ج ۱) سوره البقرة الآية ۳۶، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

امرد کی تعریف

سوال:-امرد کسے کہتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جس کی لبیں معمولی سی ہوں اور داڑھی نہ نکلی ہو یا اس سے قبل ہی اس قابل ہو کہ عورتوں کو اس کی طرف رغبت (شہوت)[۱] ہوتی ہو۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غلط پروپیگنڈہ کی مذمت

سوال:-مسلمان کے خلاف پروپیگنڈہ قائم کرنا اور ان مسلمانوں کے جو کہ واقعی مسلمان ہیں یعنی نماز روزہ کے پابند،اور یہ پروپیگنڈہ کرنے والے اپنے کو شریعت کا پابند کہتے ہیں اور یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ان سے نہ کوئی بولے نہ ان کی میت وغیرہ میں شریک ہو،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲]...... الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعريض الخ درمختار على الشامی زکریا ص ۶۱۲ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، سکب الانهر على هامش المجمع ص ۴/۲۲۱، کتاب الكراهية، فصل فی المتفرقات، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، عالمگیری ص ۵/۳۵۲، کتاب الکراهية، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو الخ، مطبوعه رشیدیه کوئٹه، وكل حيلة يحتال بها الرجل ليتخلص بها عن حرام او يتوصل بها الى حلال فهی حسنة، عالمگیری ص ۶/۳۹۰، كتاب الحيل، الفصل الاول فی بيان جواز الحيل وعدم جوازها، مطبوعه دارالكتاب دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... هو الشاب الذی طر شاربه ولم تنبت لحيته الى ماقال وأن ابتداءه من حين بلوغه سنا تشتهيه النساء الخ، شامی زکریا ص ۸۰ ج ۲، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الى وجه الامرد،

اور جب وہ لوگ سلام کرتے ہیں تو شریعت کے پابند اشخاص جو کہ اپنے کو سمجھتے ہیں تھوکتے ہیں اور سلام کا جواب نہیں دیتے تو ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بلا وجہ ایسا کرنا حرام ہے[1] جس وجہ سے ایسا کرتے ہیں اس کی وجہ معلوم ہونے پر زیادہ تفصیل اور توضیح کی جاسکتی ہے کہ اس وجہ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ
دارالعلوم دیوبند

جمعیۃ العلماء میں شرکت

سوال:- جمعیۃ العلماء نامی جماعت میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ عوام کو دور رکھنا اور شرکت سے منع کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جمعیۃ العلماء ہند کا دستور منگا کر مطالعہ کریں اگر اس میں کوئی بات تحقیق طلب ہو یا جمعیۃ کا کوئی خاص رویہ محل تامل ہو تو اس کو دریافت کرلیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... **عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۴۲۷ باب ماینھٰی من التھاجر الخ، الفصل الاول،**

ترجمہ:- حضرت ابوایوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرد کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے کہ دونوں کی ملاقات ہو تو یہ اس سے اعراض کرے اور وہ اس سے اعراض کرے۔

ظالم کی ہمدردی کا طریقہ

سوال:- ظالم انسان کے ساتھ ہمدردی کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ضرور ہمدردی کی جائے اور اس کی ہمدردی یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکا جائے۔ کما ورد فی حدیث انصر اخاک ظالماً او مظلوماً الحدیث[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

نئی صدی کا استقبال

سوال:- کیا پندرہویں صدی کے استقبال میں جلسے جلوس کرنا درست ہے کیا قرآن وحدیث اور فقہ سے اس کا ثبوت ملتا ہے جو لوگ ایسا کریں ان کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مجھے اس کا ثبوت دلائل شرعیہ میں کہیں نہیں ملا۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مطالبہ منوانے کے لئے بھوک ہڑتال

سوال:- یہاں بہت دنوں سے سوت کی گرانی چل رہی ہے جس کی وجہ سے لاکھوں

---

[1]...... عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ انصر اخاک ظالما او مظلوما فقال رجل یارسول اللہ انصره مظلوما فكيف انصره ظالما؟ قال تمنعه من الظلم فذلک نصرک اياه، متفق عليه، مشکوٰة شریف ص ۴۲۲/۲، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الفصل الاول،

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 24-Masaile Shitta

بنکر مصیبت اور بھوک کے شکار ہوگئے ہیں، حکومت کو بار بار متوجہ کیا گیا کہ وہ اس کا انتظام کرے کہ بنکروں کو مناسب قیمت پر سوت ملے، لیکن حکومت نے اس کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ مجبوراً یہاں کے بنکروں نے یہ فیصلہ کیا کہ حکومت سے اپنا مطالبہ منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کیا جائے۔ چنانچہ بھوک ہڑتال شروع ہوچکی ہے جس میں ہندو مسلمان سبھی شامل ہیں۔

سوال یہ ہے کہ حکومت سے اس قسم کا مطالبہ منوانے کے لئے مسلمانوں کو بھوک ہڑتال کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر اس قسم کی بھوک ہڑتال میں کسی مسلمان کی موت ہوجائے تو شرعاً اس کی موت کیسی ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ مطالبہ شرعاً ایسا نہیں ہے کہ اس کو منوانا واجب ہو۔ بھوک ہڑتال اس حد تک کہ جان تلف ہوجائے۔ شرعاً جائز نہیں۔ جان بچانے کے لئے تو حرام چیز کی حرمت بھی مرتفع ہوجاتی ہے۔ اور حالت اضطرار میں اس کا کھانا واجب ہوجاتا ہے۔ پھر حلال اور مباح چیز کے ہوتے ہوئے اس کو نہ کھا کر جان دے دینا کیسے جائز ہوگا؟ **ولا تقتلوا انفسکم**[۱] (الآیۃ) کے ذیل میں حافظ ابوبکر جصاص رازی نے لکھا ہے۔ **ومن امتنع من المباح حتی مات کان قاتلاً نفسه متلف لها عند جمیع اهل العلم** ص۱۲۷ ج۱[۲] اس سے معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے درمختار میں ہے **الاکل للغذاء والشرب للعطش ولو من حرام اومیتة اومال غیره**

۱...... سورة النساء آیت: ۲۹،

ترجمہ: اور تم ایک دوسرے کو قتل بھی مت کرو (از بیان القرآن)

۲...... **احکام القرآن للجصاص ص۱۲۷ ج۱، مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، باب ذکر الضرورة المبیحة لأکل المیتة،**

وان ضمنه فرض يثاب عليه بحكم الحديث ولكن مقدار مايدفع الانسان الهلاک عن نفسه ومأجور عليه اس پر علامہ شامی نے لکھا ہے۔ **فان ترک الاکل والشرب حتى هلک فقد عصى لان فيه القاء النفس الى التهلكة وانه منهى عنه فى حكم التنزيل اهـ ردالمحتار[۱] ص ۲۱۵ ج ۵.**

یہ بحث الگ ہے کہ بھوک ہڑتال کرنے والوں نے اپنی قدر ومنزلت حکومت کے دل میں اس قدر پیدا کردی ہے کہ وہ ان کے سامنے جھک کر ان کے مطالبات پورے کردے گی یا پیدا نہیں کی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ
۹۲/۶/۱۸ھ

جشن بخاری شریف

سوال:- رسم ورواج کے مطابق جشن بخاری شریف منایا جارہا ہے اور ہر طالب علم سے چالیس روپے لیتے ہیں، بعض طلبہ تو ایسے بھی ہیں جو ناشتہ وغیرہ بھی نہیں کرتے ہیں، تقریباً تین سال سے یہ جشن منایا جارہا ہے، نیز روپے ناظم انجمن یا ناظم رقم کو نہ دینے کی وجہ سے انجمن کے کچھ افراد کہتے ہیں کہ تمہارا نام انجمن سے خارج کردونگا۔ ان وجوہات کے پیش نظر لڑکے خائف ہوکر روپے ادا کرتے ہیں اور ان روپیوں سے تمام انجمن والے بریانی پلاؤ وغیرہ نوش کرتے ہیں، کیا یہ فعل شرعاً درست ہے؟ اور ہمارے اکابرؒ کا اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں؟

---

[۱]...... درمختار مع الشامی زکریا ص۴۸۸ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة،

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی نیک کام کی توفیق ہوتو اس پر بطور شکر کے اگر احباب وفقراء کو کچھ کھلا دیا جائے تو ناجائز نہیں۔ مشہور ہے کہ حضرت عمرؓ نے جب سورہ بقرہ یاد کرلی تو ایک اونٹ ذبح کرکے اعزہ واقرباء کو کھلایا[1]۔ لیکن جو صورت سوال میں درج ہے اس میں قباحت زیادہ ہے۔ بعض غریب طلباء ہیں جن میں وسعت نہیں ان سے چندہ لیا جائے وہ شرم کی وجہ سے انکار نہ کرسکیں یا دباؤ ڈال کر ان سے وصول کیا جائے اور وہ مجبور ہوکر دیں تو ایسا پیسہ لینا اور اس کو کھانا شرعاً درست نہیں۔ حدیث شریف میں ہے **لا یحل مال امرأ مسلم الابطیب نفس منه**[2]۔ اور فتاویٰ عالمگیری[3] میں ہے **لایجوز لاحد من المسلمین ان یأخذ مال احد بغیر سبب شرعی**۔ نیز اس میں تفاخر ہے اور ریا ہے اسلئے اس کی اجازت نہیں[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۴/۷/۱۴۰۶ھ

---

[1]...... وأخرج الخطیب فی رواۃ مالک والبیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر قال: تعلم عمر البقرۃ فی اثنتی عشرۃ سنة فلماختمها نحر جزوراً الخ، تفسیر الدرالمنثور ص ۵۴ ج ۱، مطبوعه دارالفکر بیروت، اول سورۃ البقرۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۴۵/۱، کیفیة التعلم والفقه الکتاب الله تعالیٰ الخ، مقدمة المؤلف، مطبوعه دارالفکر بیروت،

[2]...... مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۵، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، کتاب الغصب والعاریة، الفصل الثانی، السنن الکبریٰ للبیهقی ص ۱۰۰/۶، کتاب الغصب، باب من غصب لوحا، مطبوعه دارالمعرفة، شعب الایمان للبیهقی ص ۲/۲۶۹، رقم الحدیث: ۵۴۹۳، الباب الثامن والثلاثون، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمة، مطبوعه نزار مصطفی احمد الباز،

[3]......عالمگیری ص ۱۶۷ ج ۲، مطبوعه کوئٹه، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، شامی کراچی ص ۶۱/۴، باب التعزیر، مطلب فی التعزیر باخذ المال، البحرالرائق کوئٹه ص ۴۱، ج ۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر،

سبز پتوں اور شاخوں کو کاٹنا

سوال:- سبز درختوں کو فروخت کرنا، ان کو کاٹنا، ان کے تختے نکالنا کیسا ہے جبکہ درخت کی پتیاں تسبیح کرتی ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ضرورت کے لئے ایسے درختوں کو کاٹنا فروخت کرنا، آرہ مشین چلا کر تختہ نکالنا سب درست ہے۔ سبز درختوں کی تسبیح کی وجہ سے ضروریات کو نہیں روکا جاتا ورنہ جانوروں کو گھاس کھلانا ہی منع ہو جائے گا اور سبزی کھانا بھی ختم ہو جائے گا۔ سبز شاخ کو حضورِ اکرم ﷺ نے خود ہی درخت سے جدا فرما کر اس سے کام لیا ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، یکم ربیع الاول ۸۸ھ

ایک زمین کے متعلق نزاع

سوال:- زید کے مکان کے متصل کچھ زمین مثلاً بیس مربع فٹ کسی ایسے مسلمان کی بیکار کھنڈر کھنڈ یرے کی صورت میں ہے اور وہ کسٹوڈین کے قبضہ میں جا چکی ہے اس زمین کا

---

[1]...... عن ابن عباس قال: مر النبی ﷺ بقبرین فقال انهما یعذبان الی ان قال ثم اخذ جریدة رطبة فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة، الحدیث، مشکوٰۃ شریف ص ۴۲، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، باب آداب الخلاء، الفصل الاول، صحیح البخاری ص ۱۸۲/۱، کتاب الجنائز، باب الجرید علی القبر، رقم الحدیث: ۱۳۴۵، مطبوعه اشرفی دیوبند،

ترجمہ:- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گذر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ ان دونوں قبروں والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے...... پھر آپؐ نے ایک تر شاخ لے کر دو ٹکڑے کر کے ہر قبر پر ایک ایک گاڑ دیا۔

مالک کوئی مسلمان تھا وہ پاکستان میں کہیں رہتا ہے اور اس کے یہاں موجود اعزاء اقرباء یاوارث کون ہیں اس کا پتہ لگانا بھی مشکل ہے اور کسی کو مل نہیں سکتی کیونکہ کسٹوڈین نے ایک سندھی کو زمین دیدی ہے لیکن زید کے ذاتی مکان کے نقشہ میں اتفاقاً یا جس طرح بھی ایسی پیمائش لکھی ہے کہ وہ مذکورہ بالا زمین اس کے ذاتی مکان کے نقشہ میں پوری طرح ضم ہو جاتی ہے اور مکان سے ملی ہوئی ہے اس لئے زید نے اس زمین کو اپنی ذاتی مکان کی زمین سے بتلا کراے ڈی ایم میں اپنا دعویٰ کر دیا اور پڑوس کے سندھی نے اپنا دعویٰ کر دیا کہ مجھے کسٹوڈین نے میری پاکستان کی زمین کے معاوضہ میں دی ہے۔ فیصلہ زید کے حق میں ہوا مذکورہ بالا صورت میں شرعاً عنداللہ زید کو زمین لینا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسٹوڈین کے قبضہ کرنے اور سندھی کو معاوضہ میں دینے کی وجہ سے وہ زمین اس جانے والے کی ملک سے خارج ہوگئی اور سندھی کی ملک ہوگئی اب زید کا غلط بیان کر کے اس کو اپنی زمین ظاہر کرنا اور بذریعہ مقدمہ غلط ثبوت پیش کر کے اپنے مکان میں شامل کرنا جائز نہیں حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بعض آدمی باتیں خوب بنا کر اپنا دعویٰ ثابت کر دیتا ہے۔ پس اگر کسی کی غلط بیانی کے بعد اس کے حق میں فیصلہ کر دوں جو کہ درحقیقت اس کا حق نہیں ہے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے اس کو ہرگز نہیں لینا چاہئے (مشکوٰۃ شریف ص ۳۲۷)[۱] میں یہ

[۱]...... عن ام سلمة أن رسول اللهﷺ قال انما انا بشر و انكم تختصمون الى ولعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحوما اسمع منه فمن قضيت له بشئى من حق اخيه فلايأخذنه فانما اقطع له قطعة من النار، مشكوٰة شريف ص۳۲۷ مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب الاقضية والشهادة، الفصل الاول، شعب الايمان للبيهقى ص: ۷۷۰، رقم الحديث: ۵۴۹۶، الباب الثامن والثلاثون، باب فى قبض اليد عن الاموال المحرمة، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة، (ترجمہ حدیث اگلے صفحہ پر)

حدیث موجود ہے اس لئے دوسرے کا مکان لینے کی ہرگز کوشش نہ کی جائے لیکن اگر زید نے خود جھوٹ نہیں لکھوایا بلکہ سرکاری نقشہ میں اندراج ہوکر وہ زید کومل گئی تو وہ ملک زید کی ہوگئی۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۱۰/۲۲/ ۸۷ھ

چھوٹی باتوں کی تعیین ہر ایک کے بس میں نہیں

سوال:- آپس میں چھوٹی باتوں کو پکڑ کر برادری سے بائیکاٹ کردیتے ہیں ایسا کرنا شرعاً ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چھوٹی باتیں تو زیادہ گرفت کے قابل نہیں ہوتی لیکن کسی بات کے متعلق یہ تجویز کرنا کہ یہ شریعت کی نظر میں بڑی ہے چھوٹی ہے ہر ایک کے بس میں نہیں اس کو ماہرین اور حدود شرع سے واقف حضرات ہی سمجھتے ہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۲/۱۴/ ۸۶ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح سید مہدی حسن غفرلہٗ ۲/۱۸

(ترجمہ صفحہ گذشتہ) ترجمہ:- ام سلمہ کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور تم میں سے ممکن ہے بعض شخص ایسا ہو جو اپنی دلیل کے ساتھ خوب تقریر کرسکے اور میں حکم دیتا ہوں اس بیان پر جو سنتا ہوں پس وہ شخص جس کے حق میں فیصلہ کروں اور حقیقت میں وہ چیز جس کا فیصلہ کیا گیا ہے اس کے بھائی کی ہو تو وہ اس کو نہ لے ایسی صورت میں گویا اس کے لئے دوزخ کے ایک ٹکڑے کا فیصلہ کرتا ہوں۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... فسئلو اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون، الآية سورة النحل آيت: ۴۳،

ترجمہ:- سو اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ (از بیان القرآن)

اپنا حق وصول کر لینا

سوال:- ناچیز نے بصیغۂ بیماری رخصت پندرہ یوم نصف تنخواہ پر لی تھی۔ اور اخبار میں گزٹ بھی ہو گیا کہ بصیغۂ بیماری رخصت نصف تنخواہ پر منظور ہوگی مگر وصولی تنخواہ پر محکمہ سے پوری ملی نصف تنخواہ وضع نہیں کی گئی جو بذمہ بندہ واجب الاداء ہے۔ جس کو عرصہ دو سال کا گذر چکا ہے۔ اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جو لگان یعنی ٹھیکہ نقد مالیہ زمین کا سرکار ہم سے ششماہی وصول کرتی ہے غالباً وہ شرعاً ظلم ہے تو اگر یہ نصف تنخواہ اس ٹھیکہ میں محسوب کر کے رکھ لی جائے اور داخل خزانہ نہ کی جائے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ اسکول کے دیگر اساتذہ کی تنخواہ کمیٹی سے وصول ہوتی ہے اور میری تنخواہ خزانہ صدر مقام یعنی دار الخلافہ سے وصول ہو کر آتی ہے۔ اس کے متعلق پوری پوری تشفی فرمائی جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنا حق وصول کرنا شرعاً درست ہے۔ جس طرح سے لیا گیا ہے اسی طرح سے وصول کرلے یا دوسرے طریقہ سے[1] لیکن ریاست اسلامیہ کا حال ہمیں معلوم نہیں۔ انگریزی حکومت کی زمین پر اس کو قیاس کرنا درست نہیں لہٰذا وہاں کے لگان کے متعلق ظلم یا غیر ظلم کا حکم نہیں لگا سکتے۔

تنخواہ کا معاملہ صاف ہے کہ تراضی طرفین سے قرار پایا ہے اور لگان کا معاملہ تحقیق طلب ہے لہٰذا مشکوک ہے پس حق مشکوک کے عوض میں حق یقینی کو ساقط کرنا خلافِ احتیاط

[1]...... وجد دنانیر مدیونه وله علیه دراهم له ان یاخذه لا تحادهما جنساً فی الثمنیة الی قوله والفتویٰ الیوم علی جوازا لاخذ عند القدرة من ای مال کان لا سیمافی دیارنا لمداوا متهم العقوق (شامی کراچی ص ۱۵۱ ج۶ ، کتاب الحجر، قبیل مطلب تصرفات المحجور، طحطاوی علی الدرالمختار ص ۹۶/۴، کتاب الحجر، مطبوعه دارالمعرفة بیروت،

ہے۔لہٰذا حق واجب الاداء کوادا کرنا یقینی برأت ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ا جمادی الثانی ۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبداللطیف ۹ ج ۲ ۵۷ھ

انتقام کی صورت

سوال:- وہ کون سا گناہ ہے جو برابر کا بدلہ لیا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مثلاً کسی نے آپ کا ایک روپیہ چھین لیا تو آپ بھی اس کا کسی طرح ایک روپیہ وصول کر لیجئے[1] اگر چہ اس میں تعریضاً کذب کی نوبت آئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عابد بخیل بہتر ہے یا زانی سخی؟

سوال:- کہتے ہیں کہ ایک عابد بخیل سے ایک زانی یا سودخور سخی بہتر ہے کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس لئے کہتے ہیں کہ اس سخی سے دوسروں کی ضرورت پوری ہوتی ہے[2] مگر یہ یاد رہے

[1]...... وجددنانیر مدیونه وله علیه درهم له ان یاخذه لاتحادهما جنسافی الثمنیة الی قوله والفتوی الیوم علی جوازا لاخد عند القدرة من ای مال کان لاسیمافی دیارنا لمداوامتهم العقوق، شامی کراچی ص ۱۵۱ ج۶ کتاب الحجر، قبیل تصرفات المحجور. طحطاوی علی الدرالمختار ص ۴/۸۶، کتاب الحجر، مطبوعه دارالمعرفة بیروت، تکملة فتح الملهم ص ۲/۵۷۸، کتاب الاقضیة، باب قضیة هند، مطبوعه دارالعلوم کراچی، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کہ اس سخاوت کی وجہ سے نہ سود لینے کا جرم ہلکا ہوتا ہے نہ زنا کرنے کا۔ عابد بخیلوں سے دوسروں کی ضرورت پوری نہیں ہوتی ہے مگر اس کی وجہ سے اس کی عبادت ضائع نہیں ہوتی۔ اس کا اجر مستقلاً اس کو ملتا ہے۔ ہاں اگر وہ بخل کی وجہ سے حقوق واجبہ بھی ادا نہیں کرتا مثلاً زکوٰۃ اس پر فرض ہے وہ ادا نہیں کرتا ہے، صدقۂ فطر نہیں دیتا ہے، قربانی نہیں کرتا ہے، اس کے ذمہ کوئی کفارہ یا نذر ہے اس کو ادا نہیں کرتا ہے، بیوی بچوں کے نفقات واجبہ نہیں دیتا ہے تو وہ مجرم اور ماخوذ ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۵/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

نومسلم کب تک نومسلم رہے گا؟

سوال:- ایک نومسلم کتنے سال تک نومسلم کہلایا جائے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نومسلم کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود اسلام لایا ہے مسلمان کی نسل سے پیدا نہیں ہوا، اس

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۲]...... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، السخی قریب من اللہ قریب من الجنة قریب من الناس الی ماقال ولجاهل سخی احب الی اللہ من عابد بخیل الحدیث، مشکوۃ شریف ص ۱۶۴، کتاب الزکوۃ، باب الانفاق وکراهیة الامساک، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... والبخیل هو من ترک الواجب الشرعی المالی والسخی ضده ولاشک ان من قام بالفرائض وترک النوافل افضل ممن قام بالنوافل وترک الفرائض، واکثر الناس مبتلون لهذا البلاء الخ، مرقات ص ۲/۴۶۳، کتاب الزکوۃ، باب الانفاق الخ، مطبوعہ ممبئی،

معنٰی کے اعتبار سے وہ ساری عمر نومسلم ہی رہے گا۔ اور یہ کوئی عیب نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱۷/۳/۹۱ھ

انتقام کی صورت

سوال:- بدلہ لینا بموجب تفسیر بیان القرآن محض زبانی الفاظ سے ہے یا دستی زد و کوب سے بھی جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ظالم نے زبان سے کچھ کہا تو اس کا انتقام زبان سے درست ہے بشرطیکہ وہ لفظ کہنا حرام نہ ہو[1]۔ مثلاً ایک نے ماں باپ کی گالی دی اور زانی کہا تو اس کے عوض میں اس کے ماں باپ کو زانی کہنا درست نہیں اگر اس نے کاذب کہا اور واقع میں وہ کاذب نہیں ہیں تو عوض میں اس کو بھی کاذب کہنا درست نہیں اگر ہاتھ سے ظلم کیا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اسی قدر ہاتھ سے بھی انتقام درست ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کیڑے مکوڑوں کی پیدائش

سوال:- جس طریقے سے انسان کی پیدائش کے پہلے اسمیں روح کا فرشتہ روح ڈال

---

[1]...... قیل له یا خبیث ونحوه جاز له الردفی کل شتیمة لاتوجب الحدوترکه افضل، شامی زکریا ص۲۰۸ ج۹، آخر کتاب الحظر والاباحة،

[2]...... وجاز المجازاة بمثله الخ درمختار علی الشامی زکریا ص۱۱۲ ج۶، باب التعزیر،

دیتا ہے، اسی طریقے سے کیا کیڑے مکوڑے چیونٹی یا اسی طریقے کے جاندار کیا انمیں بھی روح ڈالی جاتی ہے یا یونہی پیدا ہوجاتے ہیں، جیسے اناج میں ہوجاتے ہیں، مچھر ہوجاتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کیڑے مکوڑے بھی سب باذن خداوندی پیدا ہوتے ہیں، خود بخود پیدا نہیں ہوتے[1]۔ تفصیلی کیفیت پیدائش کی معلوم نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تعمیر مکان کے لئے وقت مقرر نہیں

سوال:- مکان تعمیر کرنے کے لئے کوئی وقت شرع سے مقرر ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوئی وقت مقرر نہیں جب ضرورت ہو بقدر ضرورت بنانے کی اجازت ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۲/۵/۸۹ھ

نیک عمل کا ثواب پڑوسی کو

سوال:- اگر کوئی نیک عمل کرے تو کیا اس عمل کا ثواب بغیر اس کے پہونچائے اس

---

[1]...... عن ابی هريرة قال اخذ رسول الله ﷺ بيدی فقال خلق الله التربة يوم السبت وخلق فيها الجبال يوم الاحدالی قوله وبث فيها الدواب يوم الخميس الخ، مشكوٰة شريف ص: ۵۱۰، باب بدء الخلق وذكر الانبياء عليهم السلام، الفصل الثالث، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

کے ہمسایہ کو بھی مل سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کسی درجہ میں اس کا تعاون حاصل ہے[۱] تو وہ بھی شریک ہے ورنہ شریک نہیں۔ لیکن اچھے پڑوسی سے نفع فی الجملہ پہونچتا ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

مالِ مسروقہ کی واپسی کی ایک صورت

سوال: - ایک شخص نے بہت سی چوریاں کیں، پھر اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دیدی، اب اس نے چاہا کہ مالِ مسروقہ ادا کردوں، لیکن چوریوں کی کثرت کی وجہ سے حق والوں کو بھول گیا اور بعینہ وہ سامان بھی نہیں ہے، اب وہ اس کو کیسے ادا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مال مسروقہ کی مقدار تخمینہ سے متعین کرکے مالک یا اس کے ورثاء کو پہونچادیں۔ اگر مالک یا اسکے ورثاء کا علم نہ ہو تو اتنی مقدار مالک کی نیت سے غریبوں کو صدقہ کردیں، اور خدائے

---

[۱]...... وتعاونوا على البر والتقوى وهو امر لجميع الخلق بالتعاون على البر والتقوى اى ليعن بعضكم بعضا وتحاثوا على ما امر الله تعالىٰ واعملوا به الى ماقال وهذا موافق لماروى عن النبى ﷺ، الدال على الخير كفا عله الخ، احكام القرآن للقرطبى ص۱۸/۳، سورة المائدة آيت: ۲، مطبوعه دارالفكر بيروت،

[۲]...... عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه وخير الجيران عند الله خيرهم لجاره الخ، مشكوة شريف ص۴۲۴، باب الشفقة والرحمة على الخلق، الفصل الثانى، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

پاک سے توبہ واستغفار کرتے رہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۹۴/۵/۶ھ

دوسرے کی مرغی اگر نقصان کرے تو اس کو ذبح کرنا

سوال:- آج کل مرغیاں پالنے کا عام رواج کثرت سے ہے بعض نہیں پالتے اور پڑوسیوں کی مرغیاں ان کے گھر آنے جانے سے تنگ وپریشان کرتی ہیں۔ مالک مرغیاں کہنے سننے پر بھی اپنی مرغیوں کی صحیح نگرانی نہیں کرتے، ایسی صورت میں جو مرغیاں اپنے گھر یا جانوروں کے چارہ کا نقصان کرنے میں ملیں تو ان کو مارڈالنا کیسا ہے؟ تاوان ہے کہ نہیں؟ شریعت میں کون مجرم ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرغیوں والے سے کہہ دیا جائے کہ ہمارے گھر آکر آپ کی مرغیاں نقصان کرتی ہیں ان کی حفاظت کا انتظام کیا جائے ورنہ ذبح کردیں گے۔ اگر وہ پھر بھی انتظام نہ کریں تو جو مرغی مکان میں آکر نقصان کرے اس کو ذبح کرکے مالک کو دیدیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۵/۶ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه الخ شامي زكرياص ۳۰۱ ج۷ باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، بذل المجهود ص۱/۳۷، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه مجتبائی سهارنپور،

[۲]...... وفی اضحية النوازل رجل له كلاب لايحتاج اليها ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

آلۂ مکبر الصوت کا استعمال

سوال:- ایک شخص نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے کہ بڑے بڑے مجمع میں (قرآن خواں، وعظ، مقرر) کی آواز تمام مجمع کے حاضرین کو اس آلہ کے ذریعہ سے بلا تکلف اور بخوبی قاری صاحب، واعظ مقرر صاحب کی آواز پہنچ جائے اور کوئی فرد واحد اس کثیر مجمع میں حضرات فائض کے فیض سے محروم نہ رہ سکیں۔ استفسار طلب یہ امر ہے کہ ایسے آلہ کا استعمال ضرورت مذکورہ کے وقت شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ آلہ کے جواز وعدم جواز کی دلیل کتب شرعیہ سے ہونی چاہئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس جگہ محض آواز کا پہونچانا مقصود ہو اور اس میں صرف حاضرین کو خطاب ہی ہو اور کوئی عبادت اس کے علاوہ نہ ہو وہاں اس آلہ کا بھی استعمال جائز ہے کہ اصل مقصود کے حصول کا معین ہے جب اصل مقصود مباح ہے تو اس کا وہ معین کہ جس کی ممانعت پر کوئی دلیل

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

.... ولجيرانه فيها ضرر فان امسكها في ملكه فليس لجيرانه منعه وان ارسلها في السكة فلها منعه فان امتنع والا رفعوه الى القاضي اوالى صاحب الحسبة حتى يمنعه عن ذلك وكذالك من امسك دجاجة اوجحشا اوعجولا في الرستاق فهو على هذا الوجهين عالمگیری کوئٹہ ص ۳۶۱ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الحادى العشرون فيما يسع من جراحات بنى آدم الخ، المحيط البرهانى ص ۸/۹۴، كتاب الكراهية، الفصل الثالث والعشرون فيما يسع من جراحات بنى آدم والحيوان، مطبوعہ ڈابھیل، فتاوى خانية على الهندية ص ۳/۱۱۴، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى الختان، مطبوعہ کوئٹہ،

نہ ہووہ بھی مباح ہوتا ہے[۱]۔ **وھذا مما لا یخفی علی احد ممن مارس علم الفقه والحدیث**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۵/۵۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبداللطیف، ۹/۵/۵۹ھ

اسلام کی ترقی

سوال:- میرے گھر کے سب ہی لوگوں کو اسلام سے کچھ بھی دلچسپی و ہمدردی نہیں ہے وہ لوگ یورپ کی تہذیب کو اپنانا چاہتے ہیں۔ میں اپنے سے چھوٹے بچوں اور بچیوں کو پڑھاتا ہوں۔ انہیں بالکل اسلامی طریقہ سے پڑھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ میرے بڑے بھائی کا خیال ہے کہ یورپ کی تہذیب کو اپنائے بغیر اسلام ترقی نہیں کرسکتا۔ اس لئے وہ بچوں کو ناچنے گانے وغیرہ کی تعلیم دیتے ہیں اور ہر چیز غیر اسلامی کرنے کو کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ بچے پریشان ہوجاتے ہیں۔ اور وہ مجھ سے کہتے ہیں کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اس کے برخلاف بڑے بھائی کرنے کو کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ ان کی بات نہ مانا کرو۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق انسانیت کی ترقی صرف اسلامی اصول سے ہی ہوسکتی ہے جب تک کہ ہر مسلمان اپنی زندگی کو قرآن وحدیث کے مطابق نہ ڈھالے اس وقت تک اس دنیا میں مسلمان بھی ترقی نہیں کرسکتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ میں جو جواب اپنے بھائی صاحب کے حق میں بچوں کو دیتا ہوں وہ درست ہے یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ فرمائیں۔ نیز مطلع فرمائیں کہ میرا سلوک اپنے بھائی صاحب اور گھر کے لوگوں کے ساتھ کیسا ہونا چاہئے؟ خیال

---

[۱]...... تفصیل ملاحظہ ہو جواھر الفقه رسالہ "آلات جدیدہ کے شرعی احکام" ص ۳۸ ج ۵ آلہ مکبر الصوت کا استعمال عبادت غیر مقصودہ میں، مطبوعہ مکتبہ تفسیر القرآن جامع مسجد دیوبند،

رہے کہ میرے بڑے بھائی مجھ سے نو سال بڑے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمان کی ترقی اسکے اسلام کی ترقی سے ہے جس کا مدار قرآن کریم اور حدیث شریف کے اتباع پر ہے۔ اگر یورپین طریقوں کو اختیار کیا جائے گا تو یہ نہ اسلام کی ترقی اور نہ مسلمان کی ترقی ہوگی، بلکہ مسلمان کے ذریعہ سے یورپین طریقہ کی ترقی ہوگی۔ اور مسلمان کی حیثیت ایسی ہوگی کہ گویا وہ عیسائیوں کا ایجنٹ ہے اور اس کو نہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے تعلق ہے نہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین سے تعلق ہے بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد یہی قرار دے لیا ہے کہ وہ خدا ورسول کے باغیوں کی صورت شکل بنائے۔ ان کا طریقہ اختیار کرے، ان کی صف میں آکر بڑے عہدے حاصل کرے۔ اور نام اپنا پھر بھی رکھے مسلمان۔ اس میں اس نے اپنے لئے عزت کا تصور کر رکھا ہے۔ قرآن پاک میں ہے ایبتغون عندھم العزۃ فان العزۃ للّٰہِ جمیعاً[1] الآیۃ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۶/۲۸/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۶/۲۹/ ۹۰ھ

عیدالاضحیٰ کو ۱۲/ ربیع الاول پر ترجیح دینا

سوال:- (۱) اہل اسلام کے نزدیک قرآن وحدیث شریف میں بارہ ربیع الاول کو زیادہ اہمیت وعظمت وفضیلت حاصل ہے یا یوم عیدالاضحیٰ کو کیونکہ تمام اسلامی تقریبات کا

---

[1]...... سورہ نساء آیت: ۱۳۹،

ترجمہ:- کیا ان کے پاس معزز رہنا چاہتے ہیں سو اعزاز تو سارا خدا تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ (از بیان القرآن)

حصول حضور رحمت دوعالم ﷺ کے وجود کے صدقے اور طفیل میں ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص بلا دلیل یوم عیدالاضحیٰ یا کسی اور تقریب کو ۱۲؍ربیع الاول پر ترجیح دیتا ہے تو اس کا یہ فعل شرعاً حسن ہے یا قبیح ہے اور وہ قابل تسلیم لائق تعمیل ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) عیدالاضحیٰ کے متعلق شریعت نے احکام تجویز فرمائے ہیں یہ یوم النحر ہے رات مزدلفہ میں گذار کر صبح کو منیٰ میں پہنچ کر شیطان کے کنکری ماری جاتی ہے، سر منڈایا جاتا ہے قربانی کی جاتی ہے، طواف زیارت کیا جاتا ہے[۱] ان مشاغل کی وجہ سے حاجی سے نماز عید بھی ساقط ہے[۲] حج ایسا فریضہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے تمام گناہ معاف ہو کر آدمی ایسا ہو جاتا ہے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو[۳]۔ بارہ ربیع الاول کے متعلق شریعت نے ایسے احکام

---

[۱]...... ویبیت بمزدلفة فاذا طلع الفجر صلی بغلس ...... فاذا اسفر نفر قبل طلوع الشمس الی منی فیبدؤ فیها برمی جمرة العقبة من بطن الوادی ثم یذبح ثم یحلق ثم یذهب فیطوف للزیارة الخ، ملتقی الابحر علی هامش المجمع ملخصا ص: ۴۱۰، تا ۴۱۴/۱، کتاب الحج، فصل فاذا دخل مکة الخ، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، قد روی ص: ۶۰، کتاب الحج، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، کنز الدقائق ص: ۷۸، تا ۷۹، کتاب الحج، مطبوعه دارالاشاعت کلکته،

[۲]...... ان منی موضع تجوز فیه صلوة العید الاانها سقطت عن الحاج، (شامی کراچی ص ۵۲۰، ج ۲، مطلب فی حکم صلاة العید فی منی،

[۳]...... عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللهﷺ من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه متفق علیه، (مشکوة ص ۲۲۱، ج ۱، کتاب المناسک، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

ترجمہ:- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کیا پھر اس نے نہ تو گناہ کیا اور نہ فسق وفجور کا کام کیا تو وہ لوٹے گا اس دن کی طرح جس دن کہ وہ پیدا ہوا تھا۔

تجویز نہیں کئے نفلی روزہ اس دن رکھ لیا جائے تو بہتر ہے[۱]، پیر کے دن حضور اکرم ﷺ عامۃً روزہ رکھتے تھے[۲]، ارشاد بھی فرمایا تھا کہ اس دن میری ولادت ہوئی ہے[۳]، اس تفصیل سے امید ہے کہ سوال خود بخود حل ہو جائے گا۔

(۲) جواب (۱) کے بعد شاید اس سوال کی ضرورت نہ رہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند، ۱۳/۹/۹۹ھ

فتنہ وفساد پیدا کرنے والے کا حکم

سوال:- جو مسلمان حق وانصاف کا دامن چھوڑ دے فتنہ وفساد پیدا کرے دیکھنے میں پرہیز گار وشرعی نظر آوے وہ کیسا شخص ہے کیا حکم ہے؟

---

[۱]...... عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیها وصوموا نهارها الحدیث، ابن ماجه شریف ص ۹۹/۱، ماجاء فی قیام شهر رمضان، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، مطبوعه اشرفی دیوبند، الترغیب للمنذری ص ۱۱۹/۲، کتاب الصوم، الترغیب فی صوم شعبان الخ، مطبوعه مصطفی البابی الحلبی بمصر،

[۲]...... عن عائشة کان رسول اللہ ﷺ یصوم الاثنین والخمیس (مشکوٰة ص ۱۷۹ ج ۱، باب صیام التطوع، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

[۳]...... عن ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه سئل رسول اللہ ﷺ، عن صوم الاثنین؟ فقال فیه ولدت وفیه انزل علی، رواه مسلم، مشکوة شریف ص ۱۷۹/۱، کتاب الصوم، باب صیام التطوع، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، قال الطیبی فی شرحه: فای یوم افضل واولیٰ للصیام منه؟ طیبی ص ۱۸۲/۴، المصدر السابق، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 24-Masaile Shitta

الجواب حامداً ومصلیاً!

فتنہ وفساد پیدا کرنے اور حق وانصاف کے خلاف کرنے کی وجہ سے گنہگار ہے[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۶ھ

۷۸۶ لکھنے کی وجہ

سوال:- ایک ہندو سوال کرتا ہے کہ ۷۸۶ کے عدد تم لکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ بسم اللہ کے عدد ہیں لہٰذا گذارش یہ ہے کہ اس کا جواب کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ۷۸۶ بسم اللہ کا عدد ہے[۲] تو اس پر اعتراض کیا ہے تا کہ اس کا جواب دیا جائے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱۰/۹۵ھ

پتھر میں اسم مبارک ﷺ قدرتی طور پر نکلا اسکو کیا کیا جائے

سوال:- یہاں ضلع راجوری کے قصبہ تھانہ منڈی میں جہاں پر ہمارا مدرسہ ہے اس سے تقریباً چار میل دور ایک گاؤں ہے عظمت آباد، نہایت ہی پسماندہ اور غیر مشہور ہے وہاں پر

۱...... قال اللّٰہ تعالیٰ والفتنۃ اشد (ای اعظم وزراً) من القتل، سورۃ البقرہ الأیۃ: ۱۹۱ (التفسیر المظھری ص ۲۱۳ ج ۱، مطبوعہ زکریا دیوبند،

۲...... فتاوی نظامیہ اوندرویہ ص ۳۹۵/۱، کتاب الحظر والاباحۃ، عنوان ''بسم اللہ کی جگہ ﴿۷۸۶﴾ لکھنا'' آپ کے مسائل اوران کا حل ص ۳۴۸/۸، حظر واباحۃ، عنوان بسم اللہ کے بجائے ﴿۷۸۶﴾ تحریر کرنا، مطبوعہ نعیمیہ دیوبند،

چند نوجوان ہیں جن کو دین کی کوئی واقفیت نہیں ہے، ظاہری طور پر فاسق وفاجر ہیں، ایک سال سے انہوں نے وہاں پر جامع مسجد بنانے کا پروگرام بنایا ہے اور کام شروع بھی کرادیا ہے۔ تعمیری نگرانی میری ہی ہے یعنی ہمارے مدرسہ کی ہے۔ مشورہ وغیرہ ہم سے لیتے ہیں کام وہ خود اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ چند مہینہ قبل وہاں دریا میں سے پتھر چیرتے ہوئے ایک پتھر چیرا گیا تو اس کے دو ٹکڑے صاف ہوگئے اور درمیان میں حضور اکرم ﷺ کا اسم گرامی قدرتی طور پر کندہ نکلا۔ شروع میں الف بھی ہے لیکن صاف ظاہر نہیں۔ یہ ایک قدرتی سفید لکیر ہے اس میں کسی کے دستی لکھنے وغیرہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہاں پر دور دراز سے لوگ زیارت کے لئے آرہے ہیں، کچھ لوگ نیاز وغیرہ بھی چڑھا رہے ہیں۔ ریڈیو اور اخبارات میں بھی نشر ہوا ہے۔ یہاں پر کچھ آدمی ایسے ہیں جو اس لئے انکار کرتے ہیں کہ یہ پوجا کا مرکز نہ بنے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اگر قدرتی تھا تو صاف لکھنا چاہئے تھا۔ اس سلسلہ میں کافی فضلاء دیوبند بھی آئے انہوں نے بھی تقاریر کیں اور کہا کہ یہ ایک معجزہ ہے۔ عام لوگوں کی مختلف آراء ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کا نام حجرِ عظمت رکھا جائے، کوئی کہتا ہے کہ اس کا نام حجر نور یا حجر نورانی وغیرہ رکھا جائے۔ اس پتھر کے لگانے کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ گاؤں کے مقامی لوگ کافی اہمیت دے رہے ہیں۔ کارکنانِ مسجد کو برائے تعمیر ذریعہ آمدنی بھی بن گیا ہے، وہ اس کے خلاف ایک لفظ سننا نہیں چاہتے ہیں اور امکان ہے کہ چند ہی یوم میں یہاں پر لڑائی نہ ہو جائے۔ اس پتھر کے رکھنے کے لئے اس وقت بہت بڑے بڑے پروگرام بن رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس کے لئے علیحدہ حجرہ تعمیر کراؤ، کوئی کچھ کہتا ہے۔ ہم نے پہلے یہ تجویز رکھی تھی کہ مسجد کے دروازہ پر دیوار میں لگوادیں۔ لیکن عام شہرت نے حالات کو بدل دیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس پتھر کو مسجد کی تعمیر میں کس جگہ لگایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس پتھر کو مسجد کی تعمیر میں بلندی پر نمایاں کر کے لگوایا جائے کہ دیکھنے والے اس کو دیکھ

سکیں۔ بظاہر تو یہ قدرتی طور پر پتھر کی ساخت ہے۔ نام مبارک ﷺ کی اگر صورت نمودار ہوگئی ہے تو اس سے سبق لیا جائے کہ لوگ بیش از بیش حضور اکرم ﷺ کے لائے ہوئے علوم کو حاصل کریں اور آپ کے دین کو سیکھیں اور پھیلائیں، واللہ الموفق، درحقیقت یہی قدردانی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

گھٹنے کی چوتھائی کی مقدار کیا ہے؟

سوال:- گھٹنے کی چوتھائی کی پیمائش کا حساب کیا ہے۔ آیا گھٹنے کے پورے ٹھیکرے سے لگے گا یا اوپر سے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس حصہ کو گھٹنہ کہا جاتا ہے اس کی چوتھائی مراد ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۴۱۳/۲/۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

انسان میں عناصر اربعہ

سوال:- آدم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے عناصر اربعہ سے پیدا فرمایا ہے اور ہر عناصر کی کتنی قسمیں ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

خلقت آدم علیہ السلام میں عناصر اربعہ ہیں[1]۔ ہر عنصر کی کتنی اقسام ہیں مجھے اس کی

---

[1]...... ولعل اضافة خلق آدمؑ الی الطین وخلقه الی النار باعتبار الجزء الغالب والا فقد تقرر أن الاجسام من العناصر الاربعة (روح المعانی ص ۸۹ ج۸ تحت قوله تعالی "خلقتنی من النار وخلقته من طین" سورۂ اعراف، رقم الآیة: ۱۲، مطبوعه مصطفائیه دیوبند)

تحقیق نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۵/۶/۱۴۰۱ھ

آب حیات

سوال:- آب حیات کیا چیز ہے؟ آیا اس کے اجزاء ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کتب حدیث وتفسیر میں اس کا وجود مذکور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ میں آبِ حیات کی تفصیل ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۷/۴/۹۰ھ

جس چیز کے کئی رکن ہوں تو ہر رکن کو ادا کرنا ضروری ہے

سوال:- کیا شریعت کا کوئی ایسا عمل یا فعل یا عبادت ہے کہ اگر اسکے چند فرائض میں

[1]...... ان ذالقرنين كان له صديق من الملائكه فطلب منه أنه يدله على شئى يطول به عمره فد له على عين الحياة وهى داخل الظلمة فسار اليها والخضر على مقدمته فظفر بها الخضر ولم يظفر بها ذوالقرنين (فتح البارى شرح بخارى ص ۳۱۰ ج ۶ كتاب احاديث الانبياء، باب حديث الخضر مع موسى عليهما السلام، مكتبه يوسفى ديوبند) ان أباه كان ملكاو أن امه كانت بنت فارس واسمها ألمى (الى قوله) ثم ان الخضر فرمن الملك لاسباب يطول ذكرها الى أن وجدعين الحياة فشرب منها (الجامع لاحكام القرآن للقرطبى دارالفكر ص ۴۱۶، ج ۵، الجزء العاشر، سورة كهف تفسير الآيات: ۷۹. ۸۲)

سے صرف ایک فرض ادا کرلیا جائے تو وہ عمل یا فعل یا عبادت عندالشریعت مکمل ہوجائے گی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو فعل یا عبادت چند فرائض سے مرکب ہوتو اس کی ادائیگی ان تمام فرائض پر موقوف ہوگی، بعض فرائض ادا کر لینے سے اس فعل یا عبادت کی حقیقت شرعیہ وجود میں نہ آئے گی۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۲۴/۴/۹۱ھ

معصیت کا اثر عبادات پر

سوال:- ایک شخص نماز روزے کا پابند ہے باقی دینی کاموں میں بھی دلچسپی لیتا ہے مگر اپنی عورت کے علاوہ دوسری عورت سے بھی ناجائز تعلقات رکھتا ہے تو اس کی نماز روزے اور دوسرے دینی کام پر اس کا کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عورت سے ناجائز تعلق رکھنا معصیت ہے،[2] اسکی سزا مستقل ہے اور نماز روزے

---

[1]...... فرضها يعنى مالاتجوز الصلوة بدونه التحريمة والقيام فى كل ركعة من الفرض والقراءة قدرماتجوز به الصلوة، والركوع والسجود والقعود الاخيرة قدر التشهد الخ، مجمع الانهر ملخصا ص ١٣٠/١، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الصلاة اصلها فى الغة الدعاء بالخير، الى قوله وفى الشرع هو اسم لهذه الافعال المعلومة من القيام والركوع والسجود او عن اركان مخصوصة، واذكار معلومة، بشرائط محصورة فى اوقات مقدرة، معجمة المصطلحات والالفاظ الفقهية ص٣٧٧/٢، حرف الصاد، الصلاة، مطبوعه دارالفضيلة قاهرة،

[2]...... والكبيرة قداختلف الروايات فيها فروى ابن عمر انها تسعة الشرك بالله وقذف المحصنة والزنا الخ. شرح عقائد ص١٠٧، بحث الكبيرة، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کی پابندی کرنا اطاعت اور موجب اجر ہے[۱]، عورت کے ساتھ غلط تعلق کی بنا پر اس کی نماز روزے کو غلط قرار نہیں دیا جاسکتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عبادات کس شخص سے معاف ہیں؟

سوال:- بزرگوں میں سے کسی بزرگ کے متعلق یہ مشہور ہے کہ خداوند پاک نے ان سے اپنے فرائض اور نبی علیہ السلام نے ان سے سنتیں ان کی تکالیف اور ضعیفی کی بناء پر معاف کردیا تھا۔ اگر جناب والا کی نظر سے کسی کتاب میں یہ واقعہ گذرا ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

خصوصیت سے یہ واقعہ تو مجھے کسی کتاب میں دیکھنا یاد نہیں لیکن مسئلہ صحیح ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اتنا بیمار اور ضعیف ہے کہ نہ وضو کرسکتا ہے نہ تیمّم، نہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے نہ بیٹھ کر نہ لیٹ کر، نہ رکوع کرسکتا ہے نہ اشارہ، نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ حج کرسکتا ہے اور اسی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، الزواجر لابن حجر الهیثمی ص ۴/۷۷۹، الکبیرة الثامنة والخمسون بعد الثلاثمائة: الزناء، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکة المکرمة،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱]...... عن ابی الدرداء رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ خمس من جاء بهن مع ایمان دخل الجنة: من حافظ علی الصلوات الخمس، علی وضوئهن، ورکوعهن، وسجودهن، ومواقیتهن، وصام رمضان، وحج البیت ان استطاع الیه سبیلا، وآتی الزکوة بها نفسه، وادی الامانة، قیل یارسول الله: وما اداء الامانة؟ قال الغسل من الجنابة، ان الله لم یأمن ابن آدم علی شیء من دینه غیرها، رواه الطبرانی باسناد جید، الترغیب للمنذری ص ۱/۲۴۱، کتاب الصلاة، الترغیب فی الصلوات الخمس والمحافظة علیها الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت،

حالت میں کچھ مدت تک زندہ رہ کر مرجائے تو یہ سب عبادتیں اس سے معاف ہیں، کوئی فدیہ یا وصیت بھی واجب نہیں۔ کتب فقہ نورالایضاح[1] وغیرہ میں بھی اس کی تصریح موجود ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بیمار لڑکی کی شادی کی، مرگئی، کون ذمہ دار؟

سوال:-(۱) زید نے اپنی لڑکی کا مورخہ ۱۸؍دسمبر ۱۹۷۷ء کو عمر کے ساتھ نکاح پڑھا دیا تھا، جو صرف تین مہینے ۱۸ دن زندہ رہ کر یکم اپریل ۱۹۷۸ء کو ٹی بی دواخانہ میں انتقال کرگئی؟

(۲) زید کو یہ معلوم تھا کہ اس کی لڑکی ٹی بی کی مریضہ ہے، تیسرے درجہ میں بیمار ہے، یہ سب جانتے ہوئے شادی کرادی، اس بچی کی موت کا ذمہ دار کون ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱؍۲ جبکہ اس لڑکی کو کسی نے قتل نہیں کیا، تو اس کی موت کا کوئی ذمہ دار نہیں، علاج کی کوشش کے باوجود نہیں بچی تو کسی کا کیا قصور[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰؍۷؍۹۹ھ

---

[1]...... اذامات المريض ولم يقدر على الصلوٰة بالايماء لايلزمه الايصاء بها وان قلت وكذالصوم ان افطر فيه المسافر والمريض وماتاقبل الاقامة والصحة، الخ نور الايضاح ص ۱۰۴ فصل في اسقاط الصلاة. مطبوعه معراج ديوبند، عالمگيری كوئٹه ص ۱۳۷ ج ۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض.

[2]...... مستفاد وان شربت المرأة دواء لتصح نفسها وهي حامل فلا بأس بذلك وهو اولى وان سقط الولد حيا او ميتا فلا شيء عليها، عالمگيری كوئٹه ص ۵/۳۵۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر في التداوي والمعالجات، المحيط البرهاني ص ۸/۸۲، كتاب الكراهية، الفصل التاسع عشر في التداوي والمعالجات، مطبوعه المجلس العلمي ڈابهيل،

E:\f.m.Fainal\Jild-29\ 24-Masaile Shitta

کیا جس دن عید ہو اسی دن محرم ہے؟

سوال:- لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ جس دن عید ہوتی ہے، اسی دن محرم ہوتا ہے کیا یہ ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بات کہ جس دن عید ہو اسی دن محرم ہو شرعی دلیل سے ثابت نہیں، کچھ لوگوں کا تجربہ ہے جو دائمی نہیں، اس کے خلاف بھی ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۹؍۱؍۹۵ھ

ایک گھنٹہ کا انصاف کتنی سال کی عبادت سے بہتر ہے

سوال:- ایک گھنٹہ کا انصاف کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایک گھنٹہ کا انصاف کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس کا حوالہ مجھے یاد نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸؍۷؍۱۴۰۰ھ

۱؎...... **عدل یوم افضل من عبادة ستین سنة (عن ابی هریرة) کنز العمال ص ۱۲، ج ۶، الحدیث: ۱۴۲۳، مطبوعه مؤسسة الرسالة،**

ترجمہ: ایک دن کا انصاف کرنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

تم الجزء

التاسع والعشرون بحمد اللّٰہ

واحسانہ وتوفیقہ تعالیٰ وبمنہ وکرمہ

ویلیہ الجزء الثلاثون اولہ کتاب الفرائض

انشاء اللّٰہ تعالیٰ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وتب علینا انک انت التواب الرحیم بحرمۃ حبیبک

سید المرسلین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ

وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

الی یوم الدین

محمد فاروق غفرلہ